امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً 300 تصانیف سے ماخوذ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

مرتب

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خان رضوی بریلوی

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث و آثار

اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویۃ من الاحادیث النبویۃ والآثار المرویۃ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد پنجم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر

شبیر برادرز

نام کتاب	•=•=•	المختارات الرضویۃ من الاحادیث النبویۃ والآثار المرویۃ
عرفی نام	•=•=•	جامع الاحادیث
افادات	•=•=•	امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
تصحیح ونظر ثانی	•=•=•	بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مبارک پوری
ترتیب وتخریج	•=•=•	مولانا محمد حنیف رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف
پروف ریڈنگ	•=•=•	مولانا عبد السلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف
باہتمام	•=•=•	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
سن اشاعت اوّل	•=•=•	۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

۳۰

کتاب المناقب

ابواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ جل جلالہ

۱۔ حضور افضل الخلق والانبیاء ہیں

(۱) حضور اولاد آدم کے سردار اور صاحب شفاعت ہیں

۲۸۰۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنّہ لَم یَکُن نَبِیّ اِلّا لَہ دَعوَۃ قَد تخیر ھا فی الدنیا و اِنّی قد اختبأت دعوتی شفاعۃ لأمتی و أنا سید و لد آدم یوم القیامۃ و لا فخر ، و أنا اول من تنشق لہ الارض و لا فخر ، و بیدی لواء الحمد و لا فخر ، وآدم و من دونہ تحت لوائی و لا فخر، فاذا أراد اللہ ان یصدع بین خلقہ نادی منا د أین أحمد و امتہ ، فنحن الاٰخرون الاولون ، نحن آخر الامم و اول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقتنا فتمضی غرا محجلین من أثر الطھور ، فیقول الامم ، کادت ھذہ الأمۃ أن تکون أنبیاء کلھا ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا میں کر چکے، اور میں نے اپنی دعا روز قیامت کے لئے چھپا رکھی ہے، وہ شفاعت ہے میری امت کے واسطے اور میں قیامت میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں، اور اول میں مرقد اطہر سے اٹھوں گا اور کچھ فخر مقصود نہیں، اور میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کچھ افتخار نہیں، آدم اور انکے بعد جتنے ہیں سب میرے زیر نشان ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں ۔ جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت؟ تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول، ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے ۔ تمام امتیں ہمارے لئے راستہ دیں گی، ہم

۲۸۰۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی المنیۃ و الارادۃ ۱۱۱۳/۲
الصحیح لمسلم کتاب الایمان ۱۱۳/۱
السنن لابن ماجہ باب ذکر الشفاعۃ ۳۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۱/۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۰۴/۱۲
التفسیر للقرطبی ۲۲۵/۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۴۴۲/۴
اتحاف السادۃ للزبیدی ۲۲۵/۹ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۱۸۸۱، ۴۰۴/۱۱
البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر ۲۷۱/۱ ☆

چلیں گے اثر وضو سے درخشندہ رخ اور تابندہ اعضاء، سب امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیا ہو جائے۔ فتاوی افریقہ ص ۱۳۲

۲۸۰۲۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الزراع و کانت تعجبہ فنھس منھا نھسۃ ثم قال ۔ انا سید الناس یوم القیامۃ و ھل تدرون مما ذلک ؟ یجمع الناس الاولین و الآخرین فی صعید واحد یسمعھم الداعی و ینفذھم البصر و تد نو الشمس فیبلغ الناس من الغم و الکرب ما لا یطیقون و لا یحتملون فیقول الناس : الا ترون ما قد بلغکم ، الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم؟ فیقول بعض الناس لبعض علیکم بآدم، فیاتون آدم فیقولون لہ : انت ابو البشر خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ و امر الملائکۃ فسجدوا لک، اشفع لنا الی ربک، الا تری الی ما نحن فیہ ، الا تری الی ما قد بلغنا ، فیقول آدم علیہ السلام : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ و لن یغضب بعدہ مثلہ ، و انہ قد نہانی عن الشجرۃ فعصیتہ ، نفسی نفسی ، اذھبوا الی غیری اذھبوا الی نوح علیہ السلام، فیاتون نوحا فیقولون : یا نوح ! انک انت اول الرسل الی اھل الارض و قد سماک اللہ عبدا شکورا، اشفع لنا الی ربک ، الا تری الی ما نحن فیہ ، فیقول: ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ و لن یغضب بعدہ مثلہ ، و انہ قد کانت لی دعوۃ دعوتھا علی قومی، نفسی نفسی نفسی ، اذھبوا الی غیری ، اذھبوا الی ابرھیم علیہ السلام ، فیاتون ابراھیم فیقولون : یا ابراھیم ! انت نبی اللہ و خلیلہ من اھل الارض ، اشفع لنا الی ربک، الا تری الی ما نحن فیہ ،فیقول لھم : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ و لن یغضب بعدہ مثلہ ، و انی قد کنت کذبت ثلث کذبات فذکرھن ابو حیان فی الحدیث، نفسی نفسی نفسی ، اذھبوا الی غیری ، اذھبوا الی موسی ، فیاتون موسی فیقولون : یا موسی انت رسول اللہ ، فضلک اللہ برسالتہ و بکلامہ علی الناس ، اشفع لنا الی ربک ، اما تری الی ما نحن فیہ ، فیقول : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ و لن یغضب بعدہ مثلہ ، و انی قد قتلت نفسا لم اومر بقتلھا ، نفسی نفسی نفسی ، اذھبوا الی غیری ، اذھبوا الی عیسی علیہ السلام ، فیاتون عیسی فیقولون : یا عیسی انت رسول اللہ و کلمتہ القاھا الی

۲۸۰۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تفسیر سورۃ بنی اسرائیل ۶۸۴/۲

مریم و روح منه ، و کلمت الناس فی المھد صبیا ، اشفع لنا ، الا تری الی ما نحن فیه فیقول عیسی علیه السلام : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ، و لن یغضب بعده مثله ، و لم یذکر ذنبا، نفسی نفسی نفسی ، اذھبوا الی غیری ، اذھبوا الی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، فیاتون محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فیقولون : یا محمد ! انت رسول اللہ و خاتم الانبیاء و قد غفر اللہ لك ما تقدم من ذنبك و ما تاخر ، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فیه ، فأنطلق فاتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ، ثم یفتح اللہ علیّ من محامده و حسن الثناء علیه شیًا لم یفتحه علی احد قبلی ثم یقال : یا محمد ! ارفع راسك ، سل تعطه ، واشفع تشفع فارفع راسی فاقول: امتی یا رب ! امتی یا رب ! امتی یا رب! فیقال : یا محمد! ادخل من امتك من لا حساب علیھم من الباب الایمن من ابواب الجنة و ھم شرکاء الناس فیما سواء ذالك من الابواب، ثم قال: و الذی نفسی بیده! ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنة کمابین مکة و حمیر، او کما بین مکة وبصری ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھنا ہوا گوشت پیش کیا گیا، اس میں سے ایک دست حضور کی خدمت میں پیش ہوئی کیونکہ دست کا گوشت حضور کو پسند تھا۔ لہذا آپ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا اور اس کے بعد نگاہ نبوت سے نوازنا شروع کیا کہ قیامت کے روز میں سب لوگوں کا سردار ہوں۔ کیا تم اس کی وجہ جانتے ہو سنو! اگلے پچھلے سارے انسانوں کو ایک ہی میدان میں جمع کیا جائے گا جو ایسا ہوگا کہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں گے اور سب کو دیکھ سکیں گے۔ اور سورج لوگوں کے اتنا قریب آجائے گا کہ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے اور وہ نا قابل برداشت ہو جائے گی تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھتے، پھر تم ایسی ہستی کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کرے۔ چنانچہ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جانا چاہیے۔ پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست خاص سے بنایا، آپ کے اندر اس نے اپنی جانب سے برگزیدہ روح ڈالی اور اس نے فرشتوں کو حکم فرمایا: تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ لہذا اپنے رب

کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔
حضرت آدم فرمائیں گے: آج میرے رب نے غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس سے پہلے کبھی فرمایا اور اس کے بعد نہ ایسا کبھی فرمائے گا، بیشک اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہوگئی۔ لہذا اپنی جان کی فکر ہے، اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے حضرت نوح! آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے آنے والے رسول ہیں ہماری شفاعت فرمائیے آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں؟ وہ ان سے فرمائیں گے آج میرے رب عزوجل نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی ایسا اظہار فرمایا اور اس کے بعد نہ کبھی ایسا اظہار فرمائے گا، بیشک میرے رب نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت دی تھی تو میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف استعمال کی، لہذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے حضرت ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے: بیشک میرے رب نے یہ غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا۔ بیشک مجھ سے تین ایسی باتیں واقع ہوئیں جو ظاہری صورت کے خلاف تھیں۔ ابو حیان نے اپنی روایت میں ان تینوں باتوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ لہذا مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: کہ اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور شرف ہم کلامی کے ساتھ دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر فضیلت دی تھی، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں: کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: کہ آج میرے رب نے غضب کا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا

کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا۔ بیشک میں نے ایک آدمی کو جان سے مار دیا تھا جبکہ مجھے اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ لہذا مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، چنانچہ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے حضرت عیسی! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں جو اس نے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم کی جانب القا فرمایا تھا۔ نیز آپ اس کی جانب کی روح ہیں اور آپ نے پالنے کے اندر بچپن میں لوگوں سے باتیں کی تھیں، لہذا آپ ہماری شفاعت فرمائیں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں حضرت عیسی علیہ السلام فرمائیں گے: کہ آج میرے رب نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضب فرمایا اور نہ اس کے بعد ایسا فرمائے گا۔ وہ اپنی کسی لغزش کا اظہار نہیں فرمائیں گے بلکہ فرمائیں گے مجھے اپنا اندیشہ ہے، مجھے اپنا اندیشہ ہے، مجھے اپنا اندیشہ ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، اور تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جاؤ، چنانچہ لوگ حضور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو کر عرض گذار ہوں گے، اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ انبیائے کرام میں سب سے آخری ہیں اور اس کے رسول، اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے تھے، لہذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمایئے، کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ پس میں اس کام کے لئے چل پڑونگا اور عرش اعظم کے نیچے آکر اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤنگا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی حمدیں اور حسن ثناء ظاہر فرمائے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں فرمائی ہوں گی۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی، پس میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے رب! میری امت، میری امت، پھر فرمایا جائے گا: اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کو ہمیں حساب نہیں لینا ہے باب ایمن سے داخل کردو جو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنت میں دوسرے دروازوں سے بھی جاسکتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! بیشک جنت کے ہر دروازہ کی چوڑائی اتنی ہے جتنا مکہ مکرمہ اور حمیر کے درمیان فاصلہ ہے، یا مکہ معظمہ سے بصری جتنی دور ہے۔ ۱۲ ام

٢٨٠٣۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : انا سيد ولد آدم يوم القيامة، و اول من ينشق عنه القبر، واول شافع و اول مشفع۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں، اورسب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لانے والا، اور پہلا شفیع اور پہلا وہ جسکی شفاعت قبول ہو۔ تجلی الیقین ص۸۸

٢٨٠٤۔ **عن** ابی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: انا سيد ولد آدم ولا فخر، وانا اول من تنشق الارض عنه يوم القيامة ولا فخر، وانا اول شافع و اول مشفع ولا فخر، ولواء الحمد بيدی يوم القيامة ولا فخر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں، اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا، میں سب سے پہلے قیامت کے دن قبر انور سے باہر تشریف لاؤں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں، اور میں سب سے پہلا شفیع ہوں اور وہ جسکی سب سے پہلے شفاعت قبول ہوگی اور اس پر مجھے افتخار نہیں، اور میرے ہاتھوں میں لوائے حمد ہوگا اور یہ براہ فخر نہیں کہتا۔
تجلی الیقین ص۸۸

٢٨٠٥۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

٢٨٠٣۔ الصحيح لمسلم، كتاب الفضائل ٢/٢٤٥
السنن لابی داؤد، سنت ١٣، باب فی التير بين الانبياء ٢/٦٤٢
الجامع الصغير للسيوطی، ١/١٦١
٢٨٠٤۔ السنن لابن ماجه باب ذكر الشفاعة، ٢/٣٢٩
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٥٤٠ ☆ المستدرك للحاكم ٢/٦٠٤
اتحاف السادة للزبيدی، ٧/٥٧٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٢٠٤٠، ١١/٤٣٤
المغنی للعراقی، ٣/٥٧ ☆
٢٨٠٥۔ المستدرك للحاكم، ١/٨٣ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٤٣٥
التفسير لابن كثير، ٥/٤٣ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٨/٣٩٥
كنز العمال للمتقی، ٣٢٠٤٢، ١١/٤٣٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٧/٥٧٢

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انا سید الناس یوم القیامۃ ولا فخر، ما من احد الا وھو تحت لوائی یوم القیامۃ ینتظر الفرج، و ان معی لواء الحمد، انا امشی و یمشی الناس معی، حتی آتی باب الجنۃ فاستفتح، فیقال: من ھذا؟ فاقول: محمد فیقال: مرحبا بمحمد، فاذا رأیت ربی خررت لہ ساجدا انظر الیہ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں، سب لوگ میرے جھنڈے کے نیچے پریشانی سے نجات کے منتظر ہوں گے۔ لوائے حمد میرے ساتھ ہوگا۔ میں چلوں گا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے، یہاں تک کہ میں جنت کے دروازہ پر پہونچ کر دروازہ کھلواؤں گا، مجھ سے کہا جائے گا: کون؟ میں کہوں گا: محمد، جواب میں خوش آمدید کہا جائے گا۔ جب میں اپنے رب کا دیدار کروں گا تو بے ساختہ اس کے لئے سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ ۱۲م

۲۸۰۶۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی لا ول الناس تنشق الارض عن جمجمتی یوم القیامۃ ولا فخر، واعطی لواء الحمد ولا فخر، و انا سید الناس یوم القیامۃ ولا فخر، وانا اول من یدخل الجنۃ یوم القیامۃ ولا فخر، و انی آتی باب الجنۃ فاخذ بحلقتھا فیقولون: من ھذا؟ فاقول: انا محمد، فیفتحون لی فادخل، فاذا الجبار عزوجل مستقبلی فا سجدلہ فیقول: ارفع رأسک یا محمد! و تکلم یسمع منک، وقل یقبل منک واشفع تشفع، فا رفع رأسی فاقول: امتی امتی یارب! فیقول: اذھب الی امتک، فمن وجدت فی قلبہ مثقال حبۃ من شعیر من الایمان فادخلہ الجنۃ، فا قبل فمن وجدت فی قلبہ ذلک فادخلہ الجنۃ فاذا الجبار مستقبلی فاسجد لہ فیقول: ارفع رأسک یا محمد! وتکلم یسمع منک، وقل یقبل منک واشفع تشفع، فا رفع رأسی فاقول: امتی امتی ای رب! فیقول: اذھب الی امتک، فمن وجدت فی قلبہ نصف حبۃ من شعیر من الایمان

۲۸۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۴/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۸، ۴۳۵/۱۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۹۱/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۴۹/۷
دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱۲/۱ ☆

فأدخله الجنة ، فاذا الجبار مستقبلی فاسجد له فیقول: ارفع راسك یا محمد! وتکلم یسمع منك، و قل یقبل منك واشفع تشفع ، فارفع رأسی فاقول :امتی امتی ای رب! فیقول : اذهب الی امتك فمن وجدت فی قلبه حبة من خردل من الایمان فأدخله الجنة ، فأدخله الجنة، فاذهب فمن وجدت فی قلبه مثقال ذلك ادخلهم الجنة ـ وفرغ الله من حساب الناس ، وادخل من بقی من امتی النار مع اهل النار ، فیقول اهل النار ما اغنی عنکم انکم کنتم تعبدون الله عزوجل لا تشرکون به شیئا ، فیقول الجبار عزوجل: فبعزتی لاعتقهم من النار ، فیرسل الیهم فیخرجون وقد امتحشوا فیدخلون فی نهر الحیاة فینبتون فیه کما تنبت الحبة فی غثاء السیل ویکتب بین اعینهم هؤلاء عتقاء الله عزوجل فیذهب بهم فیدخلون الجنة ، فیقول لهم اهل الجنة هؤلاء الجهنمیون ، فیقول الجبار :بل هؤلاء عتقاء الجبار عزوجل ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت سب سے پہلے اپنی مرقد انور سے باہر تشریف لاؤں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں ۔ لوائے حمد مجھے دیا جائے گا اور مجھے اس پر کچھ افتخار نہیں ، میں روز قیامت لوگوں کا سردار ہوں گا مجھے اس پر کچھ تفاخر نہیں ، روز قیامت میں سب سے پہلے جنت میں جاؤں گا اور مجھے اس چیز پر فخر نہیں ، میں جنت کے دروازہ پر پہونچ کر اس کی زنجیریں ہلاؤں گا تو مجھ سے دربان کہیں گے: آپ کون؟ میں فرماؤں گا: کہ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا ۔ اچانک مجھے دیدار الٰہی ہوگا اور میں سجدہ میں گر جاؤں گا ، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! سر اٹھاؤ بولو تمہاری بات سنی جائے گی عرض کرو تمہاری گزارش قبول ہوگی ، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے ۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت ، میری امت ۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: جاؤ اپنے اس امتی کو جنت میں داخل کردو جسکے دل میں جو کے دانہ برابر بھی ایمان ہو ، میں آؤنگا اور جسکو ایسا پاؤنگا اس کو جنت میں داخل کردوں گا ۔ پھر مجھے دیدار خداوندی ہوگا اور میں سجدہ کروں گا ، فرمان الٰہی ہوگا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ ، کہو تمہاری بات سنی جائیگی عرض کرو تمہاری عرض داشت قبول ہوگی ، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائیگی ۔ پھر میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا

اے میرے رب! میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائیگا: جاؤ اپنے ہر اس امتی کو جس کے قلب میں جو کے آدھے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو جنت میں داخل کردو، چنانچہ میں ان لوگوں کو بھی جنت میں داخل کردوں گا۔ پھر میں دیدار الٰہی سے سرفراز ہوں گا اور سجدہ کروں گا، حکم ہوگا: اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائیگی، عرض کرو تمہاری گزارش قبول ہوگی اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ اپنے ہر اس امتی کو جنت میں لے جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو، میں ان سب کو بھی جنت میں پہونچادوں گا، اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب سے فارغ ہوگا اور میرے باقی امتی دوزخیوں کے ساتھ دوزخ میں چلے جائینگے۔ ان کو دیکھ کر دوزخی کہیں گے: تمہارا دنیا میں اللہ عزوجل کو پوجنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا کچھ کام نہ آیا۔ یہی سنکر خدائے جبار عزوجل فرمائیگا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ضرور ان کو دوزخ سے آزاد فرماؤں گا، چنانچہ ان کی طرف فرشتوں کو بھیجا جائیگا اور ان کو اس حال میں نکالا جائیگا کہ وہ جل کر کوئلہ ہوچکے ہوں گے، ان سب کو نہر حیات میں داخل کیا جائیگا، وہاں وہ اس تیزی سے صحیح وسالم نکلیں گے جیسے کاپ میں دانہ جلد اگتا ہے، ان کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ اللہ عزوجل کے آزاد کردہ ہیں۔ پھر ان کو دیکھ کر جنتی کہیں گے یہ دوزخی ہیں، اللہ تعالیٰ عظمت والا عزوجل فرمائے گا: نہیں بلکہ یہ عظمت والے خدا کے آزاد کردہ ہیں۔

(۲) حضور تمام جہان کے سردار ہیں

۲۸۰۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انا سید العالمین۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام عالم کا سردار ہوں۔ تجلی الیقین ص ۹۴

(۳) حضور حبیب اللہ ہیں

۲۸۰۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : جلس ناس من

۲۸۰۷۔ المستدرک للحاکم،

۲۸۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ، ۲۰۲/۲

اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينتظرونه قال: فخرج حتى اذا دنا منهم سمعهم يتذاكرون فسمع حديثهم فقال بعضهم عجبا: ان الله تعالىٰ اتخذ من خلقه خليلا، اتخذ ابراهيم خليلا و قال آخر: ما ذا بأعجب من كلام موسى كلمه الله تكليما، وقال آخر: فعيسى كلمة الله وروحه، وقال آخر: آدم اصطفاه الله فخرج عليهم فسلم وقال: قد سمعت كلامكم وعجبكم، ان ابراهيم خليل الله و هو كذلك، وموسى نجي الله وهو كذلك، وآدم اصطفاه الله و هو كذلك، ألا وانا حبيب الله ولا فخر، وانا حامل لواء الحمد يوم القيامة ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع يوم القيامة ولا فخر وانا اول من يحرك حلق الجنة و يفتح الله لى فيد خلنيها ومعى فقراء المؤمنين ولا فخر و انا اكرم الاولين و الآخرين و لا فخر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ در اقدس پر کچھ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بیٹھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتظار میں باتیں کررہے تھے۔ حضور تشریف فرما ہوئے، انہیں اس ذکر میں پایا کہ ایک کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو خلیل بنایا، دوسرا بولا: حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے بے واسطہ کلام فرمایا، تیسرے نے کہا: اور حضرت عیسیٰ کلمۃ اللہ وروح اللہ ہیں، چوتھے نے کہا: حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام صفی اللہ ہیں، جب وہ سب کہہ چکے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ قریب آئے اور ارشاد فرمایا: میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور ہاں وہ ایسے ہی ہیں، اور موسیٰ نجی اللہ ہیں اور وہ بے شک ایسے ہی ہیں، اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور وہ واقعی ایسے ہی ہیں، اور آدم صفی اللہ ہیں اور وہ حقیقت میں ایسے ہی ہیں، سن لو اور میں اللہ کا پیارا ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں، میں روز قیامت لواء الحمد اٹھاؤنگا جس کے نیچے آدم اور ان کے سوا سب ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں، میں پہلا شافع اور پہلا مقبول الشفاعۃ ہوں اور کچھ افتخار نہیں، سب سے پہلے میں دروازۂ جنت کی زنجیر ہلاؤنگا، اللہ تعالیٰ میرے لئے دروازہ کھول کر مجھے اندر داخل کریگا اور میرے ساتھ فقرائے مومنین ہوں گے اور یہ ناز کی راہ سے نہیں کہتا، اور میں سب اگلوں اور پچھلوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ عزت والا ہوں اور یہ بڑائی کے طور پر نہیں فرماتا۔ تجلی الیقین ص ۹۴

(۴) حضور تمام مخلوق سے بہتر ہیں

۲۸۰۹۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: بلغہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض ما یقول الناس قال: فصعد المنبر فقال: من انا؟ قالوا: انت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب، ان اللہ تعالیٰ خلق الخلق فجعلنی فی خیر خلقہ، و جعلہم فرقتین فجعلنی فی خیر فرقۃ و خلق القبائل فجعلنی فی خیر قبیلۃ، و جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیرہم بیتا، فانا خیر کم بیتا و خیر کم نفسا۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعض لوگوں کی چہ میگوئیاں پہونچیں تو حضور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور پوچھا، میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں، بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی تو مجھے بہترین مخلوق میں رکھا، مخلوق کے دو گروہ بنائے تو مجھے بہتر جماعت میں رکھا اور مختلف قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر ان کو مختلف خاندانوں میں بانٹا تو مجھے ان میں بہتر خاندان میں رکھا، لہذا میں خاندان اور ذات دونوں کے اعتبار سے تم میں بہتر ہوں ۱۲م

تجلی الیقین ص ۹۷

(۵) قیامت میں تمام مخلوق پر حضور کی سیادت کا اظہار

۲۸۱۰۔ **عن** ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا کان یوم القیامۃ کنت امام النبیین و خطیبہم و صاحب شفاعتہم غیر فخر۔

۲۸۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۱/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۵/۳
دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱۳۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۰۸/۱
۲۸۱۰۔ السنن لابن ماجہ باب ذکر الشفاعۃ، ۳۳۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۷/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶/۱
المستدرک للحاکم، ۷۱/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۸۸/۱۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۳۴/۱۳
التفسیر للبغوی ۱۹۷/ ☆ التفسیر لابن کثیر ۲۹۶/۴

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا میں تمام انبیاء کا امام اوران کا خطیب اوران کا شفاعت والا ہوں گا اور یہ کچھ فخر سے نہیں کہتا۔ تجلی الیقین ص ۱۲۶

(۶) حضور افضل الانبیاء ہیں

۲۸۱۱۔ **عن** جابربن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکتاب اصابہ من بعض اھل الکتاب فقرأہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فغضب ، فقال : امتھو کون انتم کما تھوکت الیھود و النصاری فیھا یا ابن الخطاب ؟ و الذی نفسی بیدہ لقد جئتکم بھا بیضاء نقیۃ لاتسالوھم عن شیٔ فیخبر و کم بحق فتکذ بوابہ، او بباطل فتصدقوابہ ، والذی نفسی بیدہ و لو ان موسی علیہ الصلوٰۃ و السلام کان حیا ماوسعہ الا ان یتبعنی ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۴

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کتاب لیکر حاضر ہوئے جوانہیں کچھ یہود نے دی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو پڑھ کر غضبناک ہوئے اور فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم یہود و نصاری کی طرح اس میں حیران ہو؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تمہارے پاس روشن اور صاف شریعت آلایا، ان سے کچھ مت پوچھو کہ کبھی ایسا ہوگا کہ وہ تمہیں حق بتائیں گے اور تم اس کو جھٹلا دو گے اور کبھی ایسا بھی ہوگا کہ ناحق بتائیں گے اور تم تصدیق کر بیٹھو گے۔ قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ ۱۲م

۲۸۱۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنسخۃ من التورۃ فقال: یا رسول اللہ! ھذہ نسخۃ من التوراۃ فسکت ، فجعل یقرء و وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتغیر فقال ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ثکلتک

۲۸۱۲۔ السنن للدارمی، ۱/۱۱۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی،

الثواکل ، ما تری ما بوجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنظر عمر رضی الله تعالیٰ عنه الی وجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اعوذبالله من غضب الله و غضب رسوله، رضینا بالله ربا ، و بالاسلام دینا ، و بحمد نبیا ، فقال رسول الله : و الذی نفسی بیده لو بدا لکم موسی فاتبعتموه و ترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ، و لو کان حیا ادرک نبوتی لا تبعنی ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ توارت کا ایک نسخہ لائے اور عرض کیا یارسول اللہ ! یہ توراۃ کا نسخہ ہے حضور خاموش رہے، آپ پڑھنے لگے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ بدلنے لگا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے : اے عمر! تمہیں رونے والیاں روئیں، تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا حال نہیں دیکھتے ؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضور کے چہرۂ اقدس سے جلال وغضب کا اظہار دیکھا تو فورا کہنے لگے : میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اللہ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے، میں اللہ تعالیٰ سے راضی ہوا کہ وہ میرا رب ہے، اور اسلام سے کہ وہ میرا دین ہے، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ وہ میرے نبی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ! کہ اگر آج موسیٰ علیہ السلام ہوں اور تم میری اتباع چھوڑ کر ان کی اتباع کرنے لگو تو سیدھے راستہ سے بھٹک جاؤ، اور اگر آج وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میری اتباع کرتے ۔١٢م

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہی باعث ہے کہ جب آخر الزماں میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت ورسالت پر ہوں گے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی بن کر رہیں گے، حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے۔ حضور کے ایک امتی ونائب یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ٩/٢٣ ☆ تجلی الیقین ١٨

٢٨١٣۔ عن سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قیل لرسول الله صلی

٢٨١٣ ۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالی کلم موسی، وخلق عیسی من روح القدس، واتخذ ابراھیم خلیلا، و اصطفی آدم علیھم الصلوۃ و السلام وما اعطاک فضلا، فنزل جبرئیل علیہ السلام وقال: ان اللہ تعالیٰ یقول: ان کنت اتخذت ابراھیم خلیلا قد اتخذتک حبیبا، وان کنت کلمت موسیٰ فی الارض تکلیما فقد کلمتک فی السماء، وان کنت خلقت عیسی من روح القدس فقد خلقت اسمک من قبل ان اخلق الخلق بالفی سنۃ، ولقد وطأت فی السماء مؤطا لم یطأہ احد قبلک ولا یطأ احد بعدک، و ان کنت اصطفیت آدم فقد ختمت بک الانبیاء، وما خلقت خلقا اکرم علی منک (وساق الحدیث الی ان قال) ظل عرشی فی القیامۃ علیک ممدود، تاج الحمد علی راسک معقود، و قرنت اسمک مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی، ولقد خلقت الدنیا واھلھا لا عرفھم کرامتک، ومنزلتک عندی، ولو لاک ما خلقت الدنیا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا، عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا، ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا، آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضور کو کیا فضل دیا؟ فوراً جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی: حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے: اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا تو تمہیں حبیب کیا، اور اگر موسیٰ سے زمین میں کلام فرمایا تم سے آسمان میں کلام کیا، اور اگر عیسیٰ کو روح القدس سے بنایا تو تمہارا نام آفرینش خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا، اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہونچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا اور نہ تمہارے بعد کسی کی رسائی ہے، اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تو تمہیں خاتم الانبیا ٹھہرایا، اور تم سے زیادہ عزت و کرامت والا کسی کو نہ بنایا۔ قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گستردہ، اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا، کہ کہیں میری یاد نہ ہو جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ۔ اور بیشک میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں، اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔

تجلی الیقین ص ۲۷

۲۸۱۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل علیه الصلوٰة والسلام فقال : ان الله تعالیٰ یقول: لولاك ما خلقت الجنة ، ولولاك ما خلقت النار۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل نے حاضر ہوکر عرض کی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا، اور اگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی آدم و عالم سب تمہارے طفیل ہیں تم نہ ہوتے تو مطیع و عاصی کوئی نہ ہوتا، جنت و نار کس کے لئے ہوتیں، اور خود جنت نار اجزائے عالم سے ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا۔(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔)

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل

منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

تجلی الیقین ص ۴۷

۲۸۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اوحی الله تعالیٰ الی موسی علیه الصلوٰة و السلام نبّی بنی اسرائیل انه من لقینی و هو جاحد باحمد ادخلته النار، قال : یا رب ! و من احمد ؟ قال : ما خلقت خلقا اکرم علیّ منه ، کتبت اسمه مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السموٰت و الارض ، ان الجنة محرمة علی جمیع خلقی حتی یدخلها هو و امته ، قال و من امته ؟ قال :الحمادون (و ذکر صفتهم ثم قال)اجعلنی نبی تلك الامة قال: نبیها منها قال: اجعلنی من امت ذلك النبی ، قال استقدمت واستاخر، ولکن ساجمع بینك وبینه فی دار الخلد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی، بنی اسرائیل کو خبر دے

۲۸۱۴۔ مسند الفردوس للدیلمی، کنز العمال للمتقی، ۴۳۱/۱۱

۲۸۱۵۔ السنة لابن ابی عاصم ۲۰۵/۱

کہ جو احمد کو نہ مانے گا اسے دوزخ میں ڈال دوں گا۔ عرض کی: اے میرے رب احمد کون ہے؟ فرمایا: میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزت والی نہ بنائی، میں نے زمین وآسمان کی پیدائش سے پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا، اور جب تک وہ اور اس کی امت داخل نہ ہولے جنت کو تمام مخلوق پر حرام کیا، عرض کی: الٰہی اس کی امت کون ہے؟ فرمایا وہ بڑی حمد کرنے والی، اور ان کی صفات جلیلہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائیں، عرض کی: الٰہی! مجھے اس امت کا نبی کر، فرمایا: ان کا نبی انہیں میں سے ہوگا۔ عرض کی: الٰہی! مجھے اس نبی کی امت میں کر، فرمایا: تو زمانے میں مقدم اور وہ متاخر ہے، مگر ہمیشگی کے گھر میں تجھے اور اسے جمع کر دوں گا۔

تجلی الیقین ص ۴۷

۲۸۱۶۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لما اسرى بي قربني ربي تعالىٰ حتى كان بيني و بينه تعالىٰ كقاب قوسين او ادنى، لا بل ادنى، قال: يا حبيبي! يا محمد! قلت: لبيك يا رب! قال: هل غمك ان جعلتك آخر النبيين؟ قلت: يا رب! لا، قال: حبيبي هل غم امتك ان جعلتهم آخر الامم؟ قلت يا رب! لا، قال: ابلغ امتك عني السلام و اخبرهم اني جعلتهم آخر الامم لا أفضح الامم عندهم و لا أفضحهم عند الامم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب اسریٰ میں مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا، رب نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کیا تجھے کوئی برا معلوم ہوا کہ میں نے تجھے سب انبیاء سے متاخر کیا؟ عرض کی نہیں، اے رب میرے! فرمایا: کیا تیری امت کو غم ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں سے پیچھے کیا؟ میں نے عرض کی: نہیں، اے رب میرے! فرمایا: اپنی امت کو میرا سلام پہونچا اور انہیں خبر دے میں نے انہیں سب امتوں سے اس لئے پیچھے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں کسی کے سامنے رسوا نہ کروں۔

۲۸۱۶۔ الدر المنثور للسيوطي، ۱۵۸/۴ ☆ كنز العمال للمتقي، ۳۲۱۱۱، ۴۴۹/۱۱
التجافات السنية، ۲۶۳ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۳۰/۵
العلل المتناهية لابن الجوزي، ۱۷۶/۱ ☆

۲۸۱۷ عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لما فرغت مما امرنى الله به من امر السموت قلت : يا رب انه لم يكن نبى قبلى الا وقد اكرمته ، جعلت ابراهيم خليلا ، و موسى كليما ، و سخرت لداؤد الجبال ، ولسليمان الرياح و الشياطين ، و احييت لعيسى الموتى فما جعلت لى ؟ قال : اوليس اعطيتك افضل من ذلك كله ، لا اذكر الا ذكرت معى ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں حسب ارشاد الٰہی سیر سمٰوات سے فارغ ہوا، اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تو نے فضائل بخشے، ابراہیم علیہ السلام کو تو نے خلیل کیا، موسیٰ علیہ السلام کو کلیم، داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑ مسخر کئے، سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا اور شیاطین، عیسیٰ علیہ السلام کے لئے مردے جلائے۔ میرے لئے کیا کیا؟ ارشاد ہوا کیا میں نے تجھے ان سب سے افضل بزرگی عطا نہ کی کہ میری یاد نہ ہو جب تک تو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے۔

۲۸۱۸ ۔ عن ابى هريره رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لما فرغت مما امرنى الله به من امر السموت قلت: يا رب انه لم يكن نبى قبلى الا وقد اكرمته ، جعلت ابراهيم خليلا ، و موسى كليما ، و سخرت لداؤد الجبال ، ولسليمان الرياح و الشياطين ، و احييت لعيسى الموتى ، فما جعلت لى قال : ما اعطيتك خير من ذلك ، اعطيتك الكوثر و جعلت اسمك مع اسمى ينادى به فى جوف السماء (الى ان قال) و خبأت شفاعتك و لم أخبأها لنبى غيرك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں حسب ارشاد الٰہی سیر سمٰوات سے فارغ ہوا تو اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تو نے فضائل بخشے۔ حضرت ابراہیم کو خلیل کیا اور حضرت موسیٰ کو کلیم، حضرت داؤد کے لئے پہاڑ مسخر کئے اور حضرت سلیمان کے لئے ہوا

۲۸۱۷ ۔ البداية و النهاية لابن كثير، ۳۲۱/۶

۲۸۱۸ ۔ دلائل النبوة للبيهقى،

اور شیاطین، حضرت عیسی کے لئے مردے جلائے اور میرے لئے کیا کیا؟ علیہم الصلوۃ والسلام۔
ارشاد ہوا، جو میں نے تجھے دیا وہ سب سے بہتر ہے۔ میں نے تجھے کوثر عطا کیا، اور میں نے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا کہ جوف آسمان میں اس کی ندا ہوتی ہے، اور میں نے تیری شفاعت ذخیرہ کر رکھی ہے اور تیرے سوا کسی کو یہ دولت نہ دی۔

تجلی الیقین ص ۷۷

۲۸۱۹۔ **عن** ابی هريره رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اتخذ الله ابراهيم خليلا ، وموسى نجيا و اتخذني حبيبا ، ثم قال: وعزتي و جلالي لا وثرن حبيبي على خليلي و نجيي ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل اور حضرت موسی کو نجی کیا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! بے شک اپنے پیارے کو اپنے خلیل و نجی پر تفضیل دوں گا۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

۲۸۲۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قال لي ربي عزوجل : نحلت ابراهيم خلتي ، و كلمت موسى تكليما ، واعطيتك يا محمد كفاحا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: مجھ سے میرے رب عزوجل نے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی خلت بخشی، اور موسی سے کلام کیا، اور تجھے اے محمد! اپنا مواجہہ عطا فرمایا کہ پاس آ کر بے پردہ وحجاب میرا وجہ کریم دیکھا۔

۲۸۲۱۔ **عن** وهب بن منبه رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان الله تعالىٰ اوحى فى الزبور ، يا داؤد ! انه سياتى بعدك من اسمه احمد و محمد صادقا نبيا لا اغضب

۲۸۱۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۹۳، ۱۱/۴۰۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۳۱
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۱/۱۴۱ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عاق، ۱/۳۲۳
۲۸۲۰۔ البدایۃ و النہایۃ لابن کثیر، ۶/۲۳۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر،
۲۸۲۱۔ السنن الکبری للبیہقی، ☆

علیه ابدا ، ولا یعصینی ابدا (الی قوله) امته امة رحمة اعطیتهم من النوافل مثل ما اعطیت الانبیاء ، او افرضت علیهم الفرائض التی افترضت علی الانبیاء والمرسلین حتی یاتونی یوم القیامة و نورهم مثل نور الانبیاء (الی ان قال) یا داؤد ! انی فضلت محمدا و امته علی الامم کلهم ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور مقدس میں وحی بھیجی، اے داؤد! عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد و محمد ہے۔ میں کبھی اس سے ناراض نہ ہوں گا اور نہ وہ کبھی میری نافرمانی کرے گا۔ اس کی امت امت مرحومہ ہے۔ میں نے انہیں وہ نوافل عطا کئے جو پیغمبروں کو دئے۔ اور ان پر وہ احکام فرض ٹھہرائے جو انبیاء ورسل پر فرض تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ میرے پاس روز قیامت اس حال پر حاضر ہوں گے کہ ان کا نور مثل نور انبیاء کے ہوگا۔ اے داؤد میں نے محمد کو سب سے افضل کیا اور اس کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت بخشی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابونعیم وبیہقی حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان کے سامنے ایک شخص نے خواب بیان کیا، گویا لوگ حساب کے لئے جمع کئے گئے ہیں۔ اور حضرات انبیاء بلائے گئے ۔ ہر نبی کے ساتھ اس کی امت آئی ہر نبی کیلئے دو نور ہیں اور ان کے ہر پیرو کے لئے ایک نور جس کی روشنی میں چلتا ہے۔ پھر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلائے گئے ۔ ان کے سر انور اور روئے انور کے ہر بال سے جدا جدا نور کے بکے بلند ہیں جنہیں دیکھنے والا تمیز کرے، اور ان کے ہر پیرو کے لئے انبیاء کی طرح دو نور ہیں جس کی روشنی میں راہ چلتا ہے، حضرت کعب احبار نے خواب سن کر فرمایا:

باللہ الذی لا الہ الا ھو، لقد رایت ھذا فی منامك ۔

تجھے قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ،تو نے یہ واقعہ خواب میں دیکھا۔ کہا: ہاں!

و الذی نفسی بیدہ! انها لصفة محمد وامته وصفة الانبیاء وامهم فی کتاب اللہ تعالی ، فکانما قراته فی التوراۃ ۔

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک بعینہ کتاب اللہ میں یونہی صفت

لکھی ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت، اور انبیائے سابقین اور ان کی امتوں کی، گویا تو نے تورات میں پڑھ کر بیان کیا۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں رسالۂ میلاد امام علامہ ابن ظغر بک سے ناقل، مروی ہوا کہ آدم علیہ السلام نے عرض کی: الٰہی تو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی؟ حکم ہوا، اے آدم! اپنا سر اٹھا، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سر اٹھایا۔ سرا پردۂ عرش میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور نظر آیا، عرض کی: الٰہی! یہ نور کیسا ہے؟ فرمایا:

هذا نور نبي من ذريتك اسم في السماء احمد، و في الارض محمد، لولاه ما خلقتك و لا خلقت سماء و لا ارضي۔

یہ نور ایک نبی کا ہے تیری ذریت یعنی اولاد سے اس کا نام آسمان میں احمد ہے اور زمین میں محمد، اگر وہ نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا، اور نہ آسمان وزمین کو پیدا کرتا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نیز مواہب میں ہے۔

مروی ہوا جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت سے باہر آئے۔ ساق عرش اور ہر مقام بہشت میں نام پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام الٰہی سے ملا ہوا لکھا دیکھا۔ عرض کی: الٰہی! یہ محمد کون ہیں؟ فرمایا:

هذا ولدك الذي لولاه ما خلقتك ـ

یہ تیرا بیٹا ہے، یہ اگر نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا۔

عرض کی: الٰہی! اس بیٹے کی حرمت سے اس باپ پر رحم فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم! اگر تو محمد کے وسیلے سے تمام اہل آسمان وزمین کی شفاعت کرتا ہم قبول فرماتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام ابن سبع وعلامہ عزفی سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ناقل:۔

ان الله تعالى قال لنبيه: من اجلك اسطح البطحاء و اموج الموج، وارفع السماء و اجعل الثواب و العقاب ـ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: میں تیرے لئے بچھاتا ہوں زمین، اور موجزن کرتا ہوں دریا، اور بلند کرتا ہوں آسمان اور مقرر کرتا ہوں جزا اور سزا۔

ان سب روایات کا حاصل وہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعت وجود حضور سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں پایا۔

الحق۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ وہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی۔ جان ہے تو جہاں ہے

اما سراج الدین بلقینی کے فتاوی میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: قد مننت علیك بسبعة اشياء، اولها انی لم اخلق فی السموت و الارض اکرم علی منك۔

میں نے تجھ پر سات احسان کئے، ان میں پہلا یہ ہے کہ آسمان وزمین میں کوئی تجھ سے زیادہ عزت والا نہ بنایا۔

امام اجل فقیہ محدث عارف باللہ استاذ ابو القاسم قشیری اور مفسر ثعلبی، پھر علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں: حق عز جلالہ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ الصلوۃ والتسلیم سے فرمایا:۔

الجنة حرام علی الانبیاء حتی تدخلها و علی الامم حتی تدخلها امتك۔

جنت انبیاء پر حرام ہے جب تک تم داخل نہ ہو، اور امتوں پر حرام ہے جب تک تمہاری امت نہ جائے۔

علامہ ابن ظفر کتاب خیر البشر میں، پھر قسطلانی و شامی و حلبی و دولجی وغیرہم علماء اپنی تصانیف جلیلہ میں ناقل، رب العزت تبارک و تعالیٰ کتاب شعیا علیہ الصلوۃ والسلام میں فرماتا ہے۔

عبدی الذی سرت به نفسی انزل علیه و حی فیظهر فی الامم عدلی، و یوصیهم الوصایا و لا یضحك و لا یسمع صوته فی الاسواق، یفتح العیون العور و الآذان الصم، و یحیی القلوب الغلف، و ما اعطیه لا اعطی احدا مشفح یحمد الله حمدا جدیدا۔

میرا بندہ جس سے میرا نفس شاد ہے، میں اس پر اپنی وحی اتاروں گا وہ تمام امتوں میں

میرا عدل ظاہر کرے گا، اور انہیں نیک باتوں پر تاکیدیں فرمائے گا، بے جانہ ہنسے گا، اور بازاروں میں اس کی آواز نہ سنی جائے گی، اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھولدے گا۔ اور غافل دلوں کو زندہ کرے گا، میں جو اسے عطا کروں گا وہ کسی کو نہ دوں گا، مشفح اللہ کی نئی حمد کرے گا۔

مشفح ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اور محمد، ہم وزن اور ہم معنی ہے۔ یعنی بکثرت اور بار بار سراہا گیا۔

علامہ قاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں چند آیات تورایت نقل فرمائیں جن میں حق سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یا موسی ! احمد نبی اذا مننت علیك مع كلامی ایاك بالایمان باحمد و لو لم تقبل الایمان باحمد ما جاو رتنی فی داری، و لا تنعمت فی جنتی، یا موسی ! من لم یومن باحمد من جمیع المرسلین و لم یصدقه و لم یشتق الیه كانت حسناته مردودة علیه، و منعته حفظ الحكمة ولا ادخل فی قلبه نور الهدی، و امحو اسمه من النبوة یا موسی ! من آمن باحمد و صدقه اولئك هم الفائزون، و من كفر باحمدو كذبه من جمیع خلقی اولئك هم الخاسرون اولئك هم النادمون، اولئك هم الغافلون۔

اے موسی! میری حمد بجالا جبکہ میں نے تجھ پر احسان کیا، کہ اپنی ہم کلامی کے ساتھ تجھے احمد پر ایمان عطا فرمایا۔ اور اگر تو احمد پر ایمان لانا نہ مانتا میرے گھر میں مجھ سے قرب نہ پاتا۔ نہ میری جنت میں چین کرتا، اے موسی! تمام مرسلین سے جو کوئی احمد پر ایمان نہ لائے اور اس کی تصدیق نہ کرے اور اسکا مشتاق نہ ہو اس کی نیکیاں مردود ہونگی اور اسے حکمت کے حفظ سے روک دوں گا۔ اور اس کے دل میں ہدایت کا نور نہ ڈالوں گا۔ اور اسکا نام دفتر انبیاء سے مٹا دوں گا، اے موسی! جو احمد پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کرے وہی ہیں مراد کو پہونچنے والے۔ اور میری تمام مخلوق میں جس نے احمد سے انکار اور اس کی تکذیب کی وہی ہیں زیاں کار، وہی ہیں پشیماں، وہی ہیں بے خبر۔

الحمد للہ، یہ آیتیں خوب ظاہر فرماتی ہیں اس عہد و پیمان کو جو آیت کریمہ لتومنن به و لتنصرنه میں مذکور ہوا۔

تذییل: بعض رویات میں ہے

حق عز جلالہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے:

یا محمد! انت نوری نوری و سر سری ، وکنوز ھدایتی و خزائن معرفتی، جعلت فداً لك ملكي من العرش الى ما تحت الارضين ، كلهم يطلبون رضاتي ، و ان اطلب رضاك يا محمد!

اے محمد! تو میرے نور کا نور ہے، اور میرے راز کا راز اور میری ہدایت کی کان، اور میری معرفت کے خزانے، میں نے اپنا ملک عرش سے لیکر تحت الثری تک سب تجھ پر قربان کر دیا۔ عالم میں جو کوئی ہے سب میری رضا چاہتے اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔ اے محمد!

اللهم رب محمد صل على محمد وعلى آل محمد ، اسئالك برضاك عن محمد ، و رضا عنك ان ترضى عنا محمدا، ترضى عنا بمحمد، آمين ، اله محمد و صل على محمد و آل محمد و بارك وسلم ۔ تجلی الیقین ص ۸۵

۲۸۲۲۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : حمد الانبياء ربهم واثنوا عليه، ثم ذكروا فضائلهم و مناقبهم ، فقال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : كلكم اثنى على ربه و انى مثن على ربي ، الحمد لله الذى ارسلنى رحمة للعالمين ، و كافة للناس بشيرا ونذيرا ، و انزل عليّ القرآن فيه تبيان لكل شئ ، و جعل امتي خير امة اخرجت للناس ، و جعل امتي امةً وسطا ، و جعل امتي هم الاولون و الآخرون ، و شرح لى صدرى ، و وضع عنى وزرى ، و رفع لى ذكرى ، و جعلنى فاتحا و خاتما۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے، سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں، حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا اور کافۂ ناس کا رسول بنایا ، خوشخبری دیتا، اور ڈر سناتا، اور مجھ پر قرآن اتارا، اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے، اور میری امت سب امتوں سے بہتر اور امت عادل، اور زمانہ میں موخر اور مرتبہ میں مقدم اور میرے لئے میرا ذکر بلند کیا اور مجھے فاتح باب رسالت وخاتم دور نبوت کیا۔

۲۸۲۲۔ البدایة والنهایة لابن كثير، ۲۲۲/۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۶۹/۱

۲۸۲۳۔ **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قول اللہ عزوجل" سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ھو السمیع البصیر، قال :جاء جبریل علیہ السلام الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومعہ میکائیل، فقال جبرئیل لمیکائیل: ائتنی بطست من ماء زمزم کیما اطھر قلبہ، واشرح لہ صدرہ، قال: فشق عن بطنہ فغسلہ ثلث مرات الی ان قال ' ثم لقی ارواح الانبیاء فاثنوا علی ربھم فقال : ابراھیم : الحمد للہ الذی اتخذنی خلیلا و اعطانی ملکا عظیما، و جعلنی امة قانتا للہ یؤتم بی و انقذنی من النار، و جعلھا علیّ بردا و سلاما، ثم ان موسی اثنی علی ربہ فقال : الحمد للہ الذی کلمنی تکلیما و جعل ھلاک آل فرعون و نجاة بنی اسرائیل علی یدیّ، و جعل من امتی قوما یھدون بالحق و بہ یعدلون، ثم ان داؤد علیہ السلام اثنی علی ربہ، فقال : الحمد للہ الذی جعل لی ملکا عظیما و علمنی الزبور، و ألان لی الحدید، و سخر لی الجبال یسبحن و الطیر، و اعطانی الحکمة و فصل الخطاب، ثم ان سلیمان اثنی علی بہ، فقال الحمد للہ الذی سخر لی الریاح و سخر لی الشیاطین، یعملون لی ما شئت من محاریب و تماثیل و جفان کالجواب و قدور راسیات، و علمنی منطق الطیر، و اتانی من کل شیٔ فضلا، و سخرلی جنود الشیاطین و الانس و الطیر و فضلنی علی کثیر من عبادہ المؤمنین، و اتانی ملکا عظیما لا ینبغی لاحد من بعدی، و جعل ملکی ملکا طیبا لیس علیّ فیہ حساب، ثم ان عیسی علیہ السلام اثنی علی ربہ، فقال :الحمد للہ الذی جعلنی کلمتہ و جعل مثلی مثل آدم خلقہ من تراب، ثم قال لہ : کن فیکون و علمنی الکتاب و الحکمة و التورة و الانجیل، وجعلنی اخلق من الطین کھیئة الطیر، فانفخ فیہ، فیکون طیرا باذن اللہ، وجعلنی ابریٔ الاکمہ و الابرص، ثم ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اثنی علی ربہ ـ الحدیث ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر معراج کی تفصیل اس طرح بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: شب معراج حضرت جبرئیل حضرت میکائیل کولیکر میری بارگاہ میں حاضر آئے اور میکائیل سے فرمایا: ایک طشت میں آب زمزم لاؤ کہ میں قلب

۲۸۲۳ـ التفسیر لابن جریر، ۸/۹

اقدس کو خوب مزید ستھرا کردوں، اور سینہ کشادہ کردوں۔ پھر بطن پاک کو چاک کیا اور قلب اطہر کو تین مرتبہ دھویا۔ (پھر کچھ حدیث بیان فرمائی) اور فرمایا میری ملاقات حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی اور ان سب نے اپنے رب کی خوب حمد وثنا بیان فرمائی۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے خلیل فرمایا اور عظیم ملک عطا کیا، میرے لئے ایسی امت بنائی جو میرے تابعدار اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچایا اور مجھ پر اس کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنادیا۔ پھر حضرت موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی اور کہا: تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے شرف ہم کلامی سے مشرف فرمایا اور آل فرعون کو بحر قلزم میں میرے ہی ذریعہ ہلاک فرمایا اور بنی اسرائیل کو نجات بخشی، میری امت سے ایک ایسی قوم بھی پیدا فرمائی جو سیدھا راستہ دکھاتی اور حق پر ثابت قدم رہتی۔ پھر حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے عظیم ملک عطا فرمایا اور زبور شریف کا علم بخشا، لوہے کو میرے ہاتھ میں نرم کیا اور پہاڑوں اور پرندوں کو میرا مطیع بنایا کہ میرے ساتھ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے، مجھے نبوت عطا فرمائی اور فصاحت کلام سے معزز کیا۔ یعنی حق وباطل میں فیصلہ کرنے والا کلام۔ پھر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی، تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہواؤں کو میرے تابع کیا ،شیاطین میرے تابع فرمان رہتے میں جو چاہتا ہوں ان سے بناتے ہیں پختہ عمارتیں، مجسمے، بڑے بڑے لگن جیسے حوض ہوں اور بھاری دیگیں جو چولہوں پر جمی رہتیں، اور مجھے پرندوں کی بولیاں سکھائیں، اور ہر چیز میں مجھے فضیلت بخشی، میرے تابع کیا شیاطین، انسانوں اور پرندوں کے لشکر کو، بہت سے مومن بندوں پر مجھے فضیلت بخشی، مجھے ایسی سلطنت بخشی جو میرے بعد کسی کو عطا نہ فرمائی اور میری بادشاہت مرے حق میں ایسی مبارک فرمائی کہ مجھ سے اس کا حساب نہ ہوگا۔ پھر حضرت عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی تو فرمایا: تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنا مبارک کلمہ فرمایا اور مجھے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل پیدا فرمایا کہ ان کی تخلیق بغیر ماں باپ صرف مٹی سے ہوئی اور مجھے بغیر باپ پیدا کیا۔ مجھے اپنی کتاب تورات وانجیل کا علم بخشا اور نبوت سے سرفراز فرمایا۔ ساتھ ہی مجھے

یہ معجزہ عطا کیا کہ میں مٹی سے پرندکی صورت بناتا اوراس میں پھونک مارتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن کر اڑ جاتا، اور مجھے یہ معجزہ بھی دیا کہ میں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو صحیح کر دیتا اور مردوں کو اللہ کے اذن سے زندہ فرماتا، مجھے بلند کیا اور پاک کیا، مجھے اور میری والدہ ماجدہ کو شیطان مردود سے محفوظ رکھا لہذا شیطان کا قابو ہم پر نہ چلا۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرماتے ہوئے فرمایا: تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں۔الحدیث۔

تجلی الیقین ص ۱۳۸

۲۸۲٤۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قال لی جبرئیل علیه السلام: قلبت الارض مشارقها و مغاربها، فلم اجد رجلا افضل من محمد، و لم اجد بنی اب افضل من بنی هاشم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل نے مجھ سے عرض کی: میں نے پورب پچھم ساری زمین الٹ پلٹ کر دیکھی، کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا، نہ کوئی خاندان، خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا۔

۳۔ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: صحت کے انوار اس متن کے گوشوں پر جھلک رہے ہیں۔نقلہ فی المواہب۔

تجلی الیقین ص ۱۳۸

۲۸۲۵۔ **عن** عبد الله بن غنم رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنا جلوسا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسجد و معنا ناس من اهل المدینة و هم اهل النفاق، فاذاً سحابة! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: سلم علیّ ملك ثم قال لی: لم ازل استاذن ربی عزوجل فی لقائك حتی کان اوان اذن لی، و انی ابشرك انه لیس احدا اکرم علی الله منك۔

۲۸۲٤۔ المواهب اللدنیة للقسطلانی، ☆

۲۸۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵٤۹۹، ۱۲/٤۳۱ ☆

حضرت عبد اللہ بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد نبوی میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، کچھ مدینہ کے باشندہ منافقین بھی جمع تھے، ناگاہ ایک ابر نظر آیا۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی: مدت سے اپنے رب سے قدمبوسی حضور کی دعا مانگتا تھا، یہاں تک کہ اب اس نے اذن دیا کہ میں حضور کو مژدہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔

۲۸۲۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حملت علی دابۃ بیضاء بین الحمار و بین البغل، فی فخذیھا جناحان تحفز بھما رجلیھا، فلما دنوت لا رکبھا شمست، فوضع جبرئیل یدہ علی معرفتھا ثم قال: الا تستحیین یا براق مما تصنعین؟ و اللہ! ما رکب علیک عبد اللہ قبل محمد اکرم علی اللہ منہ، فاستحیت حتی ارفضت عرقا، ثم اقرت حتی رکبتھا فعملت باذنیھا و قبضت الارض حتی کان منتھی وقع حافرھا طرفھا، وکانت طویلۃ الظھر طویلۃ الاذنین و خرج معی جبرئیل لا یفوتنی و لا افوتہ حتی انتھی بی الی بیت المقدس فانتھی البراق الی موقفہ الذی کان یقف فربطتہ فیہ، وکان مھبط الانبیاء، و رأیت الانبیاء جمعوا لی، فرأیت ابراھیم و موسی و عیسی فظننت انہ لابد من ان یکون لھم امام، فقدمنی جبرئیل حتی صلیت بین ایدھم، و سألتھم فقالوا: بعثنا للتوحید۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی شب میں ایک جانور پر سوار ہوا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ اس کی دونوں رانوں میں پر تھے جن کے ذریعہ وہ خوب تیز چلتا، جب میں سوار ہونے کے قریب ہوا تو اس نے شوخی کی، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کی گردن پر تھپکی دی اور فرمایا: اے براق تجھے اپنی شوخی پر شرم نہیں آتی، قسم بخدا تجھ پر آج تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر اللہ کے یہاں برگزیدہ کوئی دوسرا سوار نہیں ہوا۔ یہ سن کر وہ پسینہ پسینہ ہوگیا، وہ سکون سے ہوا تو میں اس پر سوار ہوا، میں نے اس کے کان پکڑے اور نہایت اطمینان سے بیٹھا

۲۸۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۵۲، ۱۱/ ۳۹۷

جیسے زمین پر بیٹھتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہاں اس کے قدم پڑتے ہیں جہاں نگاہ پہونچتی، اس کی پیٹھ بھی خوب چوڑی تھی اور کان خوب لمبے تھے، حضرت جبرئیل میرے ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہونچ گئے، براق اپنی جگہ پر جا کر ٹھہر گیا اور میں نے اس کو وہاں ہی باندھ دیا، یہ انبیائے کرام کی جائے نزول تھی اور سب حضرات میرے لئے جمع تھے، میں نے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ ان کا کوئی امام ضرور ہوگا۔ پھر حضرت جبرئیل نے میرا دست اقدس پکڑ کر مجھے امام بنایا، میں نے ان کو نماز پڑھائی پھر آپس میں گفتگو شروع ہوئی، میں نے ان سے سوال کیا تو عرض کرنے لگے، ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے اعلان کے لئے مبعوث فرمایا: ۱۲م

۲۸۲۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی بالبراق لیلۃ اسری بہ ملجما مسرجا فاستصعب علیہ فقال لہ جبرئیل علیہ السلام : ابمحمد تفعل ھذا فما رکبک احد اکرم علی اللہ منہ، قال فارفض عرقا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں شب معراج براق لایا گیا جس کی لگام لگی تھی اور زین کسی تھی، اس نے شوخی کی تو حضرت جبرئیل نے فرمایا: اے براق! کیا تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یہ شوخی کرتا ہے۔ حالانکہ ایسا معزز و مکرم آج تک تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ یہ سن کر براق پسینہ پسینہ ہو گیا۔ ۱۲م تجلی الیقین ص ۱۴۰

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شفا شریف میں حدیث نقل فرمائی۔

اطمع ان اکون اعظم الانبیاء اجرا یوم القیامۃ۔

میں طمع کرتا ہوں کہ قیامت میں میرا ثواب سب انبیاء سے زیادہ ہو۔

اسی میں منقول

اما ترضون ان یکون ابراھیم و عیسیٰ کلمۃ اللہ فیکم یوم القیامۃ ثم قال : انھما فی امتی یوم القیامۃ۔

۲۸۲۷۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورۃ بنی اسرائیل ۱۴۱/۲

کیا تم راضی نہیں کہ ابراہیم خلیل اللہ و عیسی کلمۃ اللہ روز قیامت تم میں شمار کئے جائینگے پھر فرمایا: وہ دونوں روز قیامت میری امت میں ہوں گے۔

افضل القری میں فتاوی امام شیخ الاسلام سراج بلقینی سے ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور سے عرض کی: ابشر فانك خير خلقه و صفوته من البشر، حباك الله بما لم يحب به احدا من خلقه، لا ملكا مقربا و لا نبيا مرسلا۔

مژدہ ہو کہ حضور بہترین خلق خدا ہیں۔ اس نے تمام آدمیوں میں سے حضور کو چن لیا اور وہ دیا جو سارے جہاں میں سے کسی کو نہ دیا، نہ کسی مقرب فرشتہ کو نہ کسی مرسل نبی کو۔

علامہ شمس الدین ابن الجوزی اپنے رسالہ میلاد میں ناقل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جناب مولی المسلمین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرمایا:

يا ابا الحسن! ان محمدا رسول رب العالمين و خاتم النبيين و قائد الغر المحجلين وسيد جميع الانبياء و المرسلين الذى تنبأ و آدم بين الماء والطين، رؤف بالمومنين، شفيع المذنبين ارسله الله الى كافه الخلق اجمعين۔

اے ابوالحسن! بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں اور پیغمبروں کے خاتم، روشن رو اور روشن دست و پا والوں کے پیشوا، تمام انبیاء و مرسلین کے سردار، نبی ہوئے جبکہ آدم آب و گل میں تھے، مسلمانوں پر نہایت مہربان، گنہگاروں کے شفیع، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام عالم کی طرف بھیجا۔

بعض احادیث میں مذکور ہے

لى مع الله وقت لا يسعنى فيه ملك مقرب و لا نبى مرسل

میرے لئے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نہیں۔ مدارج النبوۃ۔

مولانا فاضل علی قاری شرح شفا میں علامہ تلمسانی سے ناقل حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل نے مجھے آکر یوں سلام کیا۔

السلام عليك يا اول، السلام عليك يا آخر، السلام عليك يا ظاهر،

السلام علیك یا باطن ۔

میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ تو خالق کی صفتیں ہیں، مخلوق کو کیوں کر مل سکتی ہیں، عرض کی میں نے خدا کے حکم سے حضور کو یوں سلام کیا ہے۔ اس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء و مرسلین پر خصوصیت بخشی ہے، اپنے نام وصفت سے حضور کے لئے نام وصفت مشتق فرمائے ہیں۔ حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور آخر اس لئے کہ ظہور میں سے سب سے مؤخر اور آخر امم کی طرف خاتم الانبیاء ہیں، اور باطن اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے باپ آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساق عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھا اور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا، میں نے ہزار سال حضور پر درود بھیجی یہاں تک کہ حق جل وعلا نے حضور کو مبعوث فرمایا: خوشخبری دینے اور ڈر سنانے کے لئے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور چراغ تاباں، اور ظاہر اس لئے حضور کا نام رکھا کہ اس نے اس زمانہ میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا، اور حضور کا شرف وفضل سب اہل آسمان وزمین پر آشکارا کیا۔

تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور پر درود نہ بھیجی، اللہ تعالیٰ حضور پر درود بھیجے، حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، اور حضور کا رب اول وآخر وظاہر باطن ہے، اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں۔ یہ عظیم بشارت سن کر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد لله الذي فضلني على جميع النبين حتى في اسمي و صفتي۔

حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں کہ میرے نام اور صفت میں۔

هكذا نقل و قال روى التلمسانى عن ابن عباس، وظاهره انه اخرجه بسنده الى ابن عباس، فان ذلك هو الذى يدل عليه روى، كما فى الزرقانى و الله سبحانه تعالىٰ اعلم

تجلی الیقین ص ۱۵۱

۷۔ حضور کے لئے انبیائے کرام سے عہد ومیثاق

۲۸۲۸۔ عن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال:

۲۸۲۸۔ التفسير لابن جرير، ۳۳۲/۳

لم یبعث اللہ عزوجل نبیا آدم فمن بعدہ الا اخذ علیہ العہد فی محمد ، لئن بعث و ہو حی لیؤمنن بہ و لینصرنہ ، و یامرہ فیاخذ العہد علی قومہ ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آخر تک جتنے انبیا بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا کہ اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں تو وہ ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد فرمائے ۔ اور اپنی امت سے اس مضمون کا عہد لے ۔

۲۸۲۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ثم ذکر ما اخذ علیہم ، یعنی علی اہل الکتاب ، و علی انبیائہم من المیثاق بتصدیقہ یعنی بتصدیق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جائہم و اقرار ہم بہ علی انفسہم ، فقال : و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمۃ ، الی آخر الآیۃ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پھر اس عہد میثاق کا ذکر فرمایا جو اہل کتاب اور ان کے انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے لیا گیا تھا کہ جب نبی آخر الزماں حضور احمد مجتبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوں اور وہ ان کے زمانہ میں موجود ہوں تو سب ان کی نبوت و رسالت کی تصدیق کریں اور اقرار کریں ، لہذا اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے و اذ اخذ الآیۃ ۔۱۲ام تجلی الیقین ص ۱۵

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلکہ امام زرکشی و حافظ عماد بن کثیر و امام الحفاظ و علامہ ابن حجر عسقلانی نے اسے صحیح بخاری کی طرف نسبت کیا ، واللہ تعالیٰ اعلم

اس عہد ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء نشر مناقب و ذکر مناصب حضور سید المرسلین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سے رطب اللسان رہتے ، اور اپنی پاک مبارک مجالس ومحافل ملائک منزل کو حضور کی یاد و مدح سے زینت دیتے ، اور اپنی امتوں سے حضور پرنور پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیتے ، یہاں تک کہ وہ پچھلا مژدہ رساں کنواری بتول کا ستھرا بیٹا مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ "مبشرا برسول یاتی من بعدی

۲۸۲۹۔ التفسیر لابن جریر ۲/۲۳۶ ۹۱

اسمہ احمد" کہتا تشریف لایا، اور جب سب ستارے روشن مہ پارے ممکن غیب میں گئے آفتاب عالم تاب ختمیت نے باہزاراں ہزار جاہ وجلال طلوع اجلال فرمایا: صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم دہر الداہرین۔ تجلی الیقین ص ۱۶

(۸) حضور افضل خلق ہیں

۲۸۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ما خلق اللہ وما ذرأ وما برأ نفسا اکرم علیہ من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وما سمعت اللہ اقسم بحیاۃ احد غیرہ۔ قال اللہ تعالیٰ ذکرہ "لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمھون"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا، نہ پیدا کیا، نہ آفرینش فرمایا جو اسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو، نہ کبھی ان کی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرمایا: مجھے تیری جان کی قسم۔ الآیۃ ۱۲ تجلی الیقین ص ۳۲

(۹) حضور کو جنت میں مقام وسیلہ عطا ہوگا

۲۸۳۱۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا صلیتم فاسئلوا اللہ لی الوسیلۃ، قیل: یا رسول اللہ! ما الوسیلۃ؟ قال: اعلی درجۃ فی الجنۃ، لا ینالھا الا رجل واحد، ارجو ان اکون انا ھو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود پاک پڑھو تو میرے لئے وسیلہ کی دعا بھی کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: بلند ترین درجات جنت ہے جسے نہ پائے گا مگر ایک مرد، امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں۔

۲۸۳۲۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الوسیلۃ درجۃ عند اللہ لیس فوقھا درجۃ فسلوا اللہ ان

۲۸۳۰۔ التفسیر لابن جریر، ۱۴/۴۴

۲۸۳۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۲

۲۸۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۸۳

یوتینی الوسیلة ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وسیلہ ایک درجہ ہے اللہ تعالیٰ کے پاس جس سے اونچا کوئی درجہ نہیں، تو اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ مجھے وسیلہ عطا فرمائے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: خدا اور رسول جس بات کو بکلمۂ امید وترجی بیان فرمائیں وہ یقین الوقوع ہے بلکہ بعض علماء نے فرمایا: کلام اولیاء میں بھی رجاء تحقیق ہی کے لئے ۔ ذکر الزرقانی عن صاحب النور عن بعض شیوخہ فی اقسام الشفاعة ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی صاحبہا ۔ تجلی الیقین ص ۱۳۵

۲۸۳۳ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا سمعتہم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ،ثم صلوا علیّ ، فانہ من صلی علیّ صلوة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہا عشرا ، ثم سلوا اللہ لی الوسیلة فانہا منزلة فی الجنة ، لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ ، و ارجو ان اکون انا ہو فمن سأل لی الوسیلة حلت علیہا الشفاعة ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مؤذن سے اذان سنو تو اس کا جواب دو پھر مجھ پر درود پاک پڑھو کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر میرے لئے وسیلہ مانگو کہ جنت میں یہ ایک درجہ ہے فقط ایک بندے کو ملے گا اور مجھے کامل امید ہے کہ وہ میں ہوں تو جو میرے لئے وسیلہ مانگے اس پر میری شفاعت اترے گی۔

۲۸۳۴ ۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ رفعنی یوم القیامة فی اعلیٰ غرفة من جنات النعیم

۲۸۳۳ ۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن، ۱۶۶/۱
السنن لابی داؤد، صلوة ، ۲۶ ، باب ما یقول اذا سمع المؤذن، ۷۷/۱
الجامع للترمذی، مناقب، کتاب المناقب، ۲۰۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۸۹/۲
۲۸۳۴ ۔ کتاب الرد علی الجہمیة للدارمی،

لیس فوقه الا حملة العرش۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے روز قیامت جنات نعیم کے سب غرفوں سے اعلیٰ غرفوں میں بلند فرمائے گا کہ مجھ سے اوپر بس خدا کا عرش ہوگا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

تجلی الیقین ص ۱۳۶

۲۔ معجزات

(۱) انگشتان مبارک سے چشمہ جاری ہوا۔

۲۸۳۵۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحانت صلوۃ العصر فالتمس الناس الوضوء فلم یجدوہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بوضوء فوضع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ذلک الاناء یدہ ، فامر الناس ان یتوضؤا منہ ، فرأیت الماء ینبع من تحت بین اصابعہ فتوضأ الناس حتی توضؤا من عند آخرھم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا تھا اور لوگ وضو کے لئے پانی کی تلاش میں تھے لیکن پانی نہیں مل سکا، حضور مختار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تھوڑا پانی ایک برتن میں لایا گیا، حضور نے اس برتن میں اپنا دست اقدس رکھا، پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وضو کریں، میں نے دیکھا کہ آپ کی انگشتان مبارک سے پانی ابل رہا تھا یہاں تک کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے وضو کیا ۱۲م

۲۸۳۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : عطش الناس یوم الحدیبیۃ و النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین یدیہ رکوۃ فتوضا فجھش الناس نحوہ قال : ما لکم ؟ قالوا : لیس عندنا ماء نتوضأ و لا نشرب الا ما بین یدیک ، فوضع یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یثور بین اصابعہ کامثال العیون ، فشربنا و توضانا قلت : کم کنتم قال : لو کنا مأۃ الف لکفانا ، انا کنا خمس عشرۃ مأۃ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز لوگ پیاس کی شدت میں مبتلا ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس سے آپ نے وضو فرمایا پھر لوگ آپ کے گرد آکر جمع ہو گئے، حضور نے یہ دیکھ

۲۸۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۵۰۴/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی آیات النبوۃ، ۲۰۴/۲

۲۸۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۵۰۵/۱

کر فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہمارے پاس وضو کے لئے پانی نہیں، اور نہ پینے کے لئے، بس یہی تھوڑا سا پانی ہے جو حضور کے پاس رکھا ہے، یہ سن کر آپ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا تو پانی آپ کی انگشتان مبارک سے ایسا ابل پڑا جیسے چشمے سے تو ہم سب نے پیا اور وضو کیا، راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر سے پوچھا کہ آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا اگر ایک لاکھ ہوتے جب بھی کافی ہو جاتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔ ۱۲م

۲۸۳۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنا نعد الآیات برکة و انتم تعدونها تخویفا، کنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فقل الماء، فقال: اطلبوا فضلة من ماء فجاء وا باناء فیه ماء قلیل، فادخل یده فی الاناء ثم قال: حی علی الطهور المبارک و البرکة من الله، فلقد رأیت الماء ینبع من بین اصابع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لقد کنا نسمع تسبیح الطعام و هو یؤکل۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برکت والے معجزات شمار کرتے تھے جبکہ تم خوف دلانے والی آیات کی شمار میں لگے رہتے ہو، سنو! ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی، آپ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی ہو تو لے آؤ، ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں تھوڑا پانی تھا، آپ نے برتن میں اپنا دست اقدس ڈالا اور فرمایا: پاک پانی کی طرف آؤ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور برکت والا ہے میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے ابل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہم نے بارہا یہ معجزہ بھی دیکھا کہ ہم خود آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے۔ ۱۲م

(۲) درخت اور ابر کا سایہ کرنا

۲۸۳۸۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: خرج ابو طالب

۲۸۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام، ۱/۵۰۵

۲۸۳۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی بدء النبوة، ۲/۲۰۲

الی الشام و خرج معه النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فی اشیاخ من قریش ، فلما اشرفوا علی الراهب هبط فحلوا رحالهم ، فخرج الیهم الراهب ، و کانوا قبل ذلك یمرون به فلا یخرج الیهم و لا یلتفت قال : فهم یحلون رحالهم فجعل یتخللهم الراهب حتی جاء فاخذ بید رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم فقال : هذا سید العالمین ، هذا رسول اللہ رب العالمین ، یبعثه اللہ رحمة للعالمین ، فقال له اشیاخ من قریش : ما علمك ؟ فقال : انکم حین اشرفتم من العقبة لم یبق حجر و لا شجر الا خر ساجدا، و لا یسجدان الا لنبی ، و انی اعرفه بخاتم النبوة اسفل من غضروف کتفه مثل التفاحة ، ثم رجع فصنع لهم طعاما ، فلما اتاهم به فکان هو فی رعیة الابل فقال : ارسلوا الیه فاقبل و علیه غمامة تظله، فلمادنا من القوم وجدهم قد سبقوه الی فیء الشجرة ، فلما جلس مال فیء الشجرة علیه فقال : انظروا الی فیء الشجرة مال علیه ، قال : فبینما هو قائم علیهم و هو ینا شدهم ان لا یذهبوا به الی الروم ، فان الروم ان رأوہ عرفوا بالصفة فیقتلونه ، فالتفت فاذا بسبعة قد اقبلوا من الروم فاستقبلهم فقال : ما جاء بکم ؟ قالوا : جئنا ان هذا النبی خارج فی هذا الشهر، فلم یبق طریق الا بعث الیه باُناس و انا قد اخبرنا خبره بعثنا الی طریقك هذا، فقال : هل خلفکم احد هو خیر منکم قالوا: انما اخبرنا خبره بطریقك هذا ، قال: افرأیتم امرا اراد اللہ ان یقضیه ، هل یستطیع احد من الناس رده ؟ قالوا: لا، قال: فبایعوه و اقاموا معه قال: انشد کم باللہ ! ایکم ولیه ؟ قالوا : ابو طالب، فلم یزل یناشده حتی رده ابو طالب۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ابوطالب اور رؤسائے قریش کے ہمراہ شام کی طرف سفر فرمایا، جب بصریٰ میں بحیرہ راہب کے پاس پہونچے تو ابوطالب نے وہاں پہونچ کر قیام کا ارادہ کیا اور اس ارادہ سے سب نے اپنے کجاوے کھول دئے ان لوگوں کو دیکھ کر راہب ان کے پاس آیا حالانکہ ان لوگوں نے اس سے پہلے بھی یہاں قیام کیا تھا لیکن کبھی اس نے ملاقات نہیں کی، اور نہ ہی ان کی طرف کوئی التفات کیا تھا، حضرت ابوموسی اشعری فرماتے ہیں: کہ یہ لوگ ابھی اپنے کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے قریب پہونچا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا یہ تمام جہان کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں،

اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، اکابر قریش نے کہا: تمہیں کس نے بتایا، اس نے کہا: جب تم لوگ مکہ سے چلے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جس نے ان کو سجدہ نہ کیا ہو، اور یہ سب صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔ نیز میں ان کو مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کے مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان تمام لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا، جب وہ کھانا لیکر آیا تو آپ اونٹوں کو چرا رہے تھے، راہب نے کہا: ان کو بلاؤ، آپ تشریف لائے تو آپ کے سر انور پر بادل سایہ فگن تھا، قوم کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ تمام لوگ درخت کے سایہ میں پہونچ چکے ہیں۔ لیکن جب آپ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ کی طرف جھک گیا، راہب نے کہا: درخت کے سایہ کو دیکھو کہ آپ کی طرف جھک گیا۔ راوی فرماتے ہیں: راہب ان کے پاس کھڑا انہیں قسمیں دے رہا تھا کہ انہیں روم کی طرف نہ لے جاؤ کیونکہ رومیوں نے انہیں دیکھ لیا تو ان کی صفات کے ساتھ پہچان لیں گے اور قتل کر دیں گے، اچانک اس نے مڑ کر دیکھا تو سات آدمی روم کی طرف سے آرہے تھے۔ راہب نے ان کا استقبال کیا اور پوچھا کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ نبی اس مہینے گھر سے باہر نکلنے والے ہیں، اس لئے ہر راستہ پر کچھ لوگ بٹھائے گئے ہیں اور ہمیں ان کی خبر ملی ہے لہذا ہم اس راستہ کی طرف آئے ہیں، راہب نے پوچھا، کیا تمہارے پیچھے تم سے کوئی بہتر آدمی بھی ہے؟ بولے: ہمیں آپ کے اس راستہ کی خبر دی گئی ہے اس نے کہا: بتاؤ تو سہی کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ فرمائے تو اسے کوئی روک سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، راوی فرماتے ہیں: کہ ان سب نے حضور کے یا راہب کے ہاتھ پر عہد کر لیا (کہ اپنی حرکت سے باز رہیں گے) اور وہیں اقامت اختیار کر لی کہ واپس ہی نہ گئے۔ پھر راہب نے ان قافلہ والوں سے کہا: میں تمہیں قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابو طالب، چنانچہ وہ ابو طالب کو مسلسل قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ کو واپس کر دیا۔

۲۸۳۹۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انا اسرینا حتی کنا فی آخر اللیل وقعنا وقعۃ، لا

۲۸۳۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصعید الطیب فی وضوء المسلم، ۱/...

وقعة احلى عند المسافر منها ، فما ايقظنا الاحر الشمس فكان اول من استيقظ فلان ثم فلان ثم فلان يسميهم ابو رجاء فنسى ثم عمر بن الخطاب الرابع و ، و كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا نام لم يوقظه حتى يكون هو يستيقظ ، لا نا لا ندرى ما يحدث له في نومه ، فلما استيقظ عمر و رأى ما اصاب الناس و كان رجلا جليدا ، فكبر و رفع صوته بالتكبير فما زال يكبر و يرفع صوته بالتكبير حتى استيقظ لصوته النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فلما استيقظ شكوا اليه الذى اصابهم فقال : لا ضير اولا يضير ، ارتحلوا فارتحل فسارغير بعيد ثم نزل فدعا بالوضوء فتوضأ ونودى بالصلوٰة فصلى بالناس، فلما انفتل من صلوته اذا هو برجل معتزل لم يصل مع القوم قال : ما منعك يا فلان ان تصلى مع القوم ؟ قال : اصابتنى جنابة و لا ماء ، قال عليك بالصعيد، فانه يكفيك ثم سار النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاشتكى اليه الناس من العطش فنزل فدعا فلانا كان يسميه ابورجاء نسيه عوف، و دعا عليا فقال : اذهبا فابتغيا الماء ، فانطلقا فتلقيا امرأة بين مزادتين او سطيحتين من ماء على بعير لها ، فقالا لها : اين الماء ؟ قالت :عهدى بالماء امس هذه الساعة و نفرنا خلوفا ، قالالها : انطلقى اذاً قالت : الى اين؟ قالا: الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، قالت الذى يقال له الصابى قالا : هو الذى تعنين فانطلقى فجاء ا بها الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وحدثاه الحديث ، قال : فاستنزلوها عن بعيرها و دعا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم باناء ففرغ فيه من افواه المزادتين او السطيحتين واو كا افواههما واطلق العزالى و نودى فى الناس ، اسقوا واستقوا فسقى من سقىٰ و استقى من شاء وكان آخر ذلك ان اعطى الذى اصابته الجنابة اناء من ماء، قال: اذهب فافرغه عليك و هى قائمة تنظر الى ما يفعل بمائها وايم الله : لقد اقلع عنها وانه ليخيل الينا انها اشد ملئة منها حين ابتدأ فيها ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اجمعوا لها ، فجمعوالها من بين عجوة و دقيقة و سويقة حتى جمعوالها طعاما فجعلوه فى ثوب و حملوها على بعيرها ووضعوا الثوب بين يديها فقال لها: تعلمين ما رزئنا من مائك شيئا ، ولكن الله هو الذى اسقانا فاتت اهلها وقد احتبست عنهم قالوا : ما حبسك يا فلانة ؟ قالت: العجب لقينى رجلان فذهبا بى الى هذا الرجل الذى يقال له الصابى ففعل كذا وكذا، فوالله انه لأسحر الناس من بين هذه و هذه و قالت اصبعيها الوسطى و السبابة فرفعتهما الى السماء تعنى السماء و الارض و

انه لرسول الله حقا ، فكان المسلمون بعد يغيرون على من حولها من المشركين و لا يصيبون الصرم الذى هى منه ، فقالت يوما لقومها : ما ارى ان هولاء القوم قد يدعونكم عمدا ، فهل لكم فى الاسلام فاطاعوها فدخلوا فى الاسلام۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ رات بھر چلتے رہے اور رات کے آخری حصہ میں ہم نے پڑاؤ کیا، مسافر کے لئے چونکہ رات کے آخری حصہ میں نیند سے زیادہ اور کوئی میٹھی چیز نہیں ہوتی لہذا سب سو گئے اور آنکھ اس وقت کھلی جب سورج کی گرمی پہونچی۔ سب سے پہلے فلاں پھر فلاں اور پھر فلاں بیدار ہوئے (راوی حدیث حضرت ابورجاء نے ان سب کے نام بتائے تھے لیکن ان سے روایت کرنے والے حضرت عوف بھول گئے اس لئے ابورجاء کے بعد کے رواۃ فلاں پھر فلاں ہی سے تعبیر کرتے آئے) پھر چوتھے نمبر پر جاگنے والے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آرام فرماتے تو ہم آپ کو بیدار نہ کرتے جب تک آپ خود نہ جاگتے، کیونکہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ آپ کو خواب میں کیا امور پیش آنے والے ہیں۔ لیکن حضرت عمر جب جاگے تو لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر رہا نہ گیا، چونکہ آپ باہمت شخص تھے اس لئے آپ نے جرأت کر کے تکبیر کہی اور بلند آواز سے مسلسل کہتے رہے یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی آواز سن کر جاگے، لوگوں نے فوراً حضور کی خدمت میں پریشانی عرض کی: فرمایا: کوئی فکر کی بات نہیں، یا فرمایا اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ چلو، تھوڑی دیر چلنے کے بعد اترے وضو کا پانی طلب کیا، وضو فرمایا پھر نماز کے لئے اذان کہی گئی اور آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک طرف بیٹھے ہیں، انہوں نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی، فرمایا: اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روک دیا، عرض کی: مجھے غسل کی ضرورت تھی اور پانی نہیں ہے، آپ نے فرمایا: مٹی سے تیمم کر لیتے یہ تیرے لئے کافی ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روانہ ہوئے لوگوں نے حضور سے پیاس کا شکوہ کیا۔ آپ اترے اور فلاں شخص کو بلایا (یہاں بھی حضرت ابورجاء نے ان شخص کا نام لیا تھا لیکن عوف بھول گئے) اور حضرت علی کو بلایا، ان دونوں حضرات سے فرمایا: دونوں جاؤ اور پانی ڈھونڈ

کر لاؤ یہ دونوں چل دیئے، راستہ میں ایک عورت ملی جس نے پانی کے دو مشکیزے یا تھیلے لٹکا رکھے تھے اور درمیان میں بیٹھی ہوئی جا رہی تھی، اس سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ بولی مجھے پانی کل اسی وقت ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے رہ گئے، ان دونوں حضرات نے فرمایا: تب تو تم ہمارے ساتھ چلو، بولی کہاں؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس چلو، اس نے کہا: وہی جو نئے دین کا بانی صابی کہلاتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں وہی جن کو تم یہ سمجھتی ہو، دونوں حضرات اس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے، سارا ماجرا کہہ سنایا، حضرت عمران بیان کرتے ہیں، لوگوں نے اسے اونٹ سے اتارا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا، دونوں تھیلوں یا مشکیزوں کا منہ کھول کر اس سے پانی ڈالنا شروع کر دیا اور پھر اوپر کا منہ بند کر کے نیچے کا منہ کھول دیا، پھر لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ پانی پیو اور جانوروں کو پلاؤ، لہذا جس نے چاہا پیا اور جس نے چاہا پلایا، آخر میں آپ نے فرمایا: جسے نہانے دھونے کی ضرورت تھی اسے بھی ایک برتن بھر کے دو کہ وہ اپنی ضرورت پوری کرے۔ وہ عورت حیران کھڑی یہ ماجرا دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم! جب پانی لینا بند کر دیا گیا، تو ہمیں ایسا دکھائی دیتا تھا کہ اب وہ مشکیزے پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ اس کے لئے جمع کرو، لوگوں نے آٹا، کھجور اور ستو وغیرہ اکٹھے کرنا شروع کئے یہاں تک کہ کافی مقدار میں کھانا اکٹھا ہو گیا اور کھانا ایک کپڑے میں باندھ کر اسے اونٹ پر سوار کر دیا گیا، آپ نے اس سے فرمایا: جاؤ ہم نے تمہارے پانی سے کچھ بھی کم نہ کیا، اللہ ہی نے ہمیں پلایا ہے پھر وہ عورت اپنے گھر والوں میں پہونچی۔ چونکہ اس کی واپسی میں تاخیر ہو گئی تھی اس لئے پوچھا تجھے کس نے روک لیا تھا؟ وہ بولی: ایک تعجب خیز واقعہ پیش آیا، مجھے دو آدمی ملے اور اس شخص کے پاس لے گئے جسے صابی کہا جاتا ہے، اس نے اس طرح کیا، خدا کی قسم! جتنے لوگ اس کے اور اس کے درمیان ہیں اس نے اپنی بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کیا کہ وہ ان سب میں بڑا جادوگر ہے، یا واقعی وہ اللہ کا رسول ہے۔ پھر مسلمان اس کے ارد گرد مشرکوں کو قتل کرتے مگر جس بستی میں وہ عورت رہتی تھی اسے ہاتھ بھی نہ لگاتے، ایک دن اس عورت نے اپنی قوم سے کہا میں سمجھتی ہوں کہ یہ لوگ عمداً تمہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ تو کیا اب بھی تمہیں اسلام قبول کرنے

میں تامل ہے؟ انہوں نے اس عورت کی بات مانی اور سب اسلام میں داخل ہو گئے۔ ۱۲م

(۴) چاند کا شق ہونا

۲۸۴۰۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه انه حدثهم ان اهل مكة سالوا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يريهم آية فاراهم انشقاق القمر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے بیان فرمایا: کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا۔ ۱۲م　　رسائل نور اور سایہ ۹۵

(۵) سایۂ حضور نہیں تھا

۲۸۴۱۔ عن ذكوان رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لم يكن يرى له ظل فى شمس ولا فى قمر۔

حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ سورج کی دھوپ میں دیکھا گیا اور نہ چاند کی چاندنی میں۔ ۱۲م　　نفی الفی ص ۵۲

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک اس مہر سپہر اصطفاء، ماہ منیر اجتباء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا، اور یہ امر احادیث واقوال علمائے کرام سے ثابت اور اکابر ائمہ و جہابذ فضلاء مثل حافظ رزین محدث وعلامہ ابن سبع صاحب شفاء الصدور وامام علامہ قاضی عیاض صاحب کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفی وامام عارف باللہ سید جلال الملۃ والدین محمد بلخی رومی قدس سرہ وعلامہ حسین بن محمد دیار بکری واصحاب سیرت شامی وسیرت حلبی وامام علامہ جلال الملۃ والدین سیوطی وامام شمس الدین ابو الفرج ابن جوزی محدث صاحب کتاب الوفاء وعلامہ شہاب الحق والدین خفاجی صاحب نسیم الریاض وامام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ وفاضل اجل محمد زرقانی مالکی شارح مواہب وشیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی ومولانا شاہ

۲۸۴۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب سوال المشركين ان يريهم آية ، ۱/۵۱۳

۲۸۴۱۔ نوادر الاصول للحكيم الترمذى،

عبدالعزیز صاحب دہلوی وغیرہم اجلہ فاضلین ومقتدایان کہ آج کل کے مدعیان خام کارکوان کی شاگردی بلکہ کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں، خلفا عن سلف ائمہ اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کرتے آئے اور مفتی عقل وقاضی نقل نے باہم اتفاق کر کے اس کی تاسیس وتشیید کی۔

امام علام حافظ جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کتاب خصائص کبریٰ میں اس معنی کے لئے ایک باب وضع فرمایا اوراس میں حدیث ذکوان ذکر کر کے نقل کیا:

قال ابن سبع من خصائصه صلى الله تعالىٰ عليه و سلم ان ظله كان لا يقع على الارض و انه كان نورا فكان اذا مشى فى الشمس و القمر لا ينظر له ظل قال بعضهم و يشهد له حديث قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى دعائه و اجعلنى نورا۔

یعنی ابن سبع نے کہا حضور کے خصائص کریمہ سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور آپ نور محض تھے تو جب دھوپ یا چاندنی میں چلتے آپ کا سایہ نظر نہ آتا، بعض علماء نے فرمایا: اوراس کی شاہد ہے وہ حدیث کہ حضور نے اپنی دعامیں عرض کیا کہ مجھے نور کردے۔

نیز انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باب ثانی فصل رابع میں فرماتے ہیں۔

لم يقع ظله على الارض و لا رئى له ظل فى شمس و لا قمر فقال ابن سبع لانه كان نورا قال رزين لغلبة انواره۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑا، حضور کا سایہ نظر نہ آیا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں، ابن سبع نے فرمایا: اس لئے کہ حضور نور ہیں، امام رزین نے فرمایا: اس لئے کہ حضور کے انوار سب پر غالب ہیں۔

امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفاء میں فرماتے ہیں:

و ما ذكر من انه لا ظل لشخصه فى شمس و لا قمر لانه كان نورا۔

یعنی حضور کے دلائل نبوت وآیات رسالت سے ہے وہ بات جو مذکور ہوئی کہ آپ کے جسم انور کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں اس لئے کہ حضور نور ہیں۔ انتہی''۔

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

دھوپ اور چاندنی اور جو روشنیاں کہ ان میں بسبب اس کے کہ اجسام انوار کے حاجب

ہوتے ہیں لہذا ان کا سایہ نہیں پڑتا جیسا کہ انوار حقیقت میں مشاہدہ کیا جاتا ہے، پھر حدیث کتاب الوفاء ذکر کر کے اپنی ایک رباعی انشاد کی جس کا خلاصہ یہ ہے، کہ سایہ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن بسبب حضور کی کرامت وفضیلت کے زمین پر نہ کھینچا گیا اور تعجب ہے کہ باوجود اس کے تمام آدمی آپ کے سایہ میں آرام کرتے ہیں، پھر فرماتے ہیں: بہ تحقیق قرآن عظیم ناطق ہے کہ آپ نور روشن ہیں اور آپ کا بشر ہونا اس کے منافی نہیں جیسا کہ وہم کیا گیا، اگر تو سمجھے تو ہو نور علیٰ نور ہیں و هذا نصه الخفاجی ۔

(و) و من دلائل نبوته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما ذكر بالبناء للمجهول و الذى ذكره ابن سبع (من انه) بيان ما الموصولة لا ظل تشخصه) اى جسده الشريف اللطيف اذا كان فى شمس و لا قمر) مما ترى فيه الظلال لحجب الاجسام ضوء النيرين و نحوهما وعلل ذلك ابن سبع بقوله (لانه)(صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان نورا و الانوار شفافة لطيفة لا تحجب غيرها و الانوار لا ظل لها كما تشاهد فى انوار الحقيقة و هذا اورد صاحب الوفاء عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : لم يكن لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ظل و لم يقم مع شمس الا غلب ضوءه ضوئها و لا مع السراج الا غلب ضوءه ضوءه و قد تقدم هذا والكلام عليه ورباعيتها فيه و هى ۔

ماجر لظل احمد اذيال فى الارض كرامة كما قد قالوا
هذا عجب و كم به من عجب و الناس بظله جميعا قالوا

و قالوا هذا من القيلولة و قد نطق القرآن بانه النور المبين و كونه بشرا لا ينافيه كما توهم فان فهمت فهو نور على نور فان النورهم الظاهر بنفسه المظهر لغيره و تفصيله فى مشكوٰة الانوار ۔

حضرت مولوی معنوی قدس سرہ القوی دفتر پنجم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

چوں فنائش از فقیر پیرایہ شود او محمد وار بے سایہ شود (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

مولانا بحر العلوم نے شرح میں فرمایا:

در مصرع ثانی اشارہ بمعجزۂ آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را سایہ نمی افتاد۔

امام علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مواہب لدنیہ و منح محمدیہ میں

فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا دھوپ نہ چاندنی میں، اسے حکیم ترمذی نے ذکوان سے پھر ابن سبع کا حضور کے نور سے استدلال اور حدیث ''اجعلنی نورا'' سے استشہاد ذکر کیا حیث قال:۔

لم یکن له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ظل فی شمس و لا قمر رواه الترمذی عن ذکوان و قال ابن سبع کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نورا فکان اذا مشٰی فی الشمس او القمر لا یظهر له ظل قال غیره و یشهد له قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی دعائه و اجعلنی نورا۔

اسی طرح سیرت شامی میں ہے

و زاد عن الامام الحکیم قال معناه لئلا یطأ علیه کافر فیکون مذلة له۔

امام ترمذی نے فرمایا اس میں حکمت یہ تھی کہ کوئی سایہ اقدس پر پاؤں نہ رکھے۔

اقول: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لئے جاتے تھے، ایک یہودی حضرت کے گرد عجب حرکات اپنے پاؤں سے کرتا جاتا، اس سے دریافت فرمایا: بولا بات یہ ہے کہ اور تو کچھ قابو ہم تم پر نہیں پاتے، جہاں جہاں تمہارا سایہ پڑتا ہے اسے اپنے پاؤں سے روندتا چلتا ہوں، ایسے خبیثوں کی شرارتوں سے حضرت حق عز جلالہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محفوظ فرمایا: نیز اسی طرح سیرت حلبیہ میں ہے۔ قدر ما فی شفاء الصدور۔

محمد زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح میں فرماتے ہیں

حضور کے لئے سایہ نہ تھا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حضور نور ہیں جیسا کہ ابن سبع نے کہا، اور حافظ رزین محدث فرماتے ہیں، سبب اس کا یہ تھا کہ حضور کا نور ساطع تمام انوار عالم پر غالب تھا اور بعض علماء نے کہا کہ حکمت اس کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بچانا ہے اس سے کہ کسی کافر کا پاؤں ان کے سایہ پر پڑے۔ ہذا کلامہ

(زرقانی کی اصل عبارت)

و لم یکن له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ظل فی شمس و لا قمر لانه کان نورا کما قال ابن سبع و قال رزین بغلبة انواره قیل حکمة ذلك صیانته عن ان یطا کافر علی ظله رواه الترمذی الحکیم عن ذکوان ابی السمان الزیات المدنی او

ابی عمر و المدنی مولی عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا و کل منہما ثقة من التابعین فھو مرسل لکن روی ابن المبارك و ابن الجوزی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماو لم یکن للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ظل و لم یقم مع الشمس قط الاغلب ضوؤہ ضوء الشمس و لم یقم مع سراج قط الا غلب ضوئه ضو السراج و قال ابن سبع کان صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نورا فکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظھر له ظل لان النور لا ظل له (و قال غیرہ و یشھد له قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی دعائه) لما سئل اللہ تعالیٰ یجعل فی جمیع اعضائه و جھاته نورا ختم بقوله (واجعلنی نورا) و النور لا ظل له و به یتم الاستشھا د۔ انتھی ۔

علامہ حسین بن محمد دیار بکری کتاب کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النوع الرابع ما اختص صلی اللہ تعالیٰ علیہ بہ من الکرامات میں فرماتے ہیں

لم یقع ظله علی الارض و لا ری له ظل فی شمس و لا قمر

حضور کا سایہ زمین پر نہ پڑتا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں نظر آتا اسی طرح کتاب نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی الاطہار میں ہے۔

امام نسفی تفسیر مدارک شریف میں زیر قولہ تعالیٰ: لو لا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسھم خیرا۔ فرماتے ہیں۔

قال عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنه ان اللہ ما اوق ظلك علی الارض لئلا یضع انسان قدمه علی ذلك الظل

امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

امام ابن حجر مکی افضل القری میں زیر قول ماتن قدس سرہ لم یساووك فی علاك وقد حال سنامنك وونھم و سناء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فضائل میں حضور کے برابر نہ ہوئے حضور کی چمک اور رفعت حضور تک ان کے پہنچنے سے مانع ہوئی۔

فرماتے ہیں:۔

هو مقتبس من تسميته تعالى لنبيه نورا في نحو "قد جاء كم من الله نور و كتاب مبين" و كان صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يكثر الدعا بان الله يجعل كلا من حواسه و اعضائه و بدنه نورا اظهار الوقوع ذلك و تفضل الله تعالىٰ عليه به ليزداد شكره و شكرامته على ذلك كما امرنا بالدعاء الذى فى اخر البقرة مع وقوعه و تفضل الله تعالىٰ به لذلك و مما يؤيد انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صار نورا و انه كان اذا مشى فى الشمس و القمر لا يظهر له ظل لانه لا يظهر الا للكثيف و هو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قد خلصه الله من سائر الكثافات الجسمانيه و صيره نورا صرفا لا يظهر له ظل اصلا ۔

یعنی یہ معنی اس سے لئے گئے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نور رکھا، مثلاً اس آیت میں کہ "بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور تشریف لائے اور روشن کتاب"، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکثرت یہ دعا فرماتے کہ الٰہی! میرے تمام حواس واعضاء اور سارے بدن کو نور کردے اور اس دعا سے یہ متصور نہ تھا کہ نور ہونا ابھی حاصل نہ تھا اس کا حصول مانگتے تھے بلکہ یہ دعا اس امر کے ظاہر فرمانے کی لئے تھی کہ واقع میں حضور کا تمام جسم پاک نور ہے اور یہ فضل اللہ عزوجل نے حضور پر کر دیا جیسے ہمیں حکم ہوا کہ سورۂ بقرہ شریف کے آخر کی دعا عرض کریں وہ بھی اسی اظہار وقوع وحصول فضل الٰہی کے لئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور محض ہو جانے کی تائید اس سے ہے کہ دھوپ یا چاندنی میں حضور کا سایہ نہ پیدا ہوتا، اس لے کہ سایہ تو کثیف کا ہوتا ہے اور حضور کو اللہ تعالیٰ نے تمام جسمانی کثافتوں سے خالص کر کے نرا نور کردیا، لہذا حضور کے لئے سایہ اصلا نہ تھا۔

علامہ سلیمان جمل فتوحات احمدیہ شرح ہمزیہ میں فرماتے ہیں:

لم يكن له صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ظل يظهر فى شمس و لا قمر ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں۔

فاضل محمد بن فہمیہ کی "اسعاف الراغبين فى سيرة المصطفى و اهل بيته الطاهرين" میں ذکر خصائص نبی میں ہے۔

وانه لا فئ له

حضور کا ایک خاصہ یہ ہے کہ حضور کے لئے سایہ نہ تھا

مجمع البحار میں برمز ش یعنی زبدہ شرح شفاء شریف میں ہے:۔

من اسمائه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم النور قيل من خصائصه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه اذا مشى فى الشمس و القمر لا يظهر له ظل۔

حضور کا ایک نام مبارک نور ہے، حضور کے خصائص سے شمار کیا گیا کہ دھوپ اور چاندنی میں چلتے تو سایہ نہ پیدا ہوتا۔

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔

ونبود مرآنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سایہ نہ در آفتاب ونہ درقمر

رواہ الحکیم الترمذی عن ذکوان فی نوادر الاصول وعجب است ازیں بزرگان کہ ذکر نکردند چراغ را ونور یکے از اسمائے انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونور را سایہ نمی باشد۔ انتہی۔

جناب شیخ مجدد جلد سوم مکتوبات مکتوب صدم میں فرماتے ہیں

اورا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سایہ نبود، در عالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف تر است چون لطیف ترے از وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در عالم نباشد اورا سایہ چہ صورت دارد۔

نیز اسی کے آخر مکتوب ۱۲۲ میں فرماتے ہیں:۔

واجب را تعالیٰ چرا ظل بود کہ ظل موہم تولید مثل است ومنبی از شائبہ عدم کمال لطافت اصل، ہرگاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را از لطافت ظل نبود خدائے محمد را چگونہ ظل باشد۔

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی سورہ والضحیٰ میں لکھتے ہیں۔

سایہ ایشاں بر زمین نمی افتاد۔

فقیر کہتا ہے: غفر اللہ لہ استدلال امام ابن سبع کا حضور کے سراپا نور ہونے سے جس پر بعض علماء نے حدیث "واجعلنی نورا" سے استشہاد اور علمائے لاحقین نے اسے اپنے کلمات میں بنظر احتجاج یاد کیا کہ ہمارے مدعا پر دلالت واضحہ ہے۔ دلیل شکل اول بدیہی الانتاج دو مقدموں سے مرکب۔

صغریٰ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں اور کبری یہ کہ نور کے لیے سایہ نہیں۔

جوان دونوں مقدموں کو تسلیم کرے گا نتیجہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے سایہ نہ تھا، آپ ہی پائے گا مگر دونوں مقدموں میں کوئی مقدمہ ایسا نہیں جس میں مسلمان ذی عقل کو گنجائش گفتگو ہو، کبری تو ہر عاقل کے نزدیک بدیہی اور مشاہدہ بصر وشہادت بصیرت سے ثابت، سایہ اس جسم کا پڑے گا جو کثیف ہو اور انوار کو اپنے ماوراء سے حاجب، نور کا سایہ پڑے تنویر کون کرے، اس لئے دیکھو آفتاب کے لئے سایہ نہیں۔ اور صغریٰ یعنی حضور والا کا نور ہونا مسلمان کا تو ایمان ہے، حاجت بیان حجت نہیں مگر تبکیت معاندین کے لئے اس قدر ارشاد ضرور کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیر ا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیراً۔

اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ چمکتا۔

یہاں سراج سے مراد چراغ ہے، یا ماہ، یا مہر، سب صورتیں ممکن ہیں اور خود قرآن عظیم میں آفتاب کو سراج فرمایا

وجعل القمر فیھن نورا و جعل الشمس سراجا۔

اور فرماتا ہے:۔

قد جاء کم من اللہ نو ر و کتاب مبین۔

تحقیق آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے ایک نور اور کتاب روشن۔

علماء فرماتے ہیں یہاں نور سے مراد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

اسی طرح آیہ کریمہ "و النجم اذا ھوی" میں امام جعفر صادق اور کریمہ "وما ادراك ما الطارق، النجم الثاقب" میں بعض مفسرین نجم اور نجم الثاقب سے ذات پاک محمد سید لولاک مراد لیتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

آج تک کسی عالم دین سے اس کا انکار منقول نہ ہوا یہاں تک کہ وہ لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے دین میں ابتداع اور نیا مذہب اختراع اور ہوائے نفس کا اتباع کیا اور بہ سبب اس سوء رنجش کے جو ان کے دلوں میں اس رؤف رحیم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے تھی، ان

کے محو فضائل و رد معجزات کی فکر میں پڑے حتی کہ معجزۂ شق القمر جو بخاری و مسلم کی احادیث صحیحہ بلکہ خود قرآن عظیم و وحی حکیم کی شہادت حقہ اور اہل سنت و جماعت کے اجماع سے ثابت، ان صاحبوں میں سے بعض جری بہادروں نے اسے بھی غلط ٹھہرایا اور اسلام کی پیشانی پر کلف کا دھبہ لگایا فقیر کو حیرت ہے کہ ان بزرگواروں نے اس میں اپنا کیا فائدہ دینی یا دنیاوی سمجھا ہے۔

اے عزیز! ایمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے مربوط ہے اور آتش جاں سوز جہنم سے نجات ان کی الفت پر منوط، جو ان سے محبت نہیں رکھتا واللہ کہ ایمان کی بو اس کے مشام تک نہ آئی، وہ خود فرماتے ہیں۔

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہٖ و الناس اجمعین۔

تم میں سے کسی کو ایمان حاصل نہیں ہوتا جب تک میں اس کے ماں باپ اور اولاد سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔

اور آفتاب نیم روز کی طرح روشن کہ آدمی ہمہ تن اپنے محبوب کے نشر فضائل و تکثیر مدائح میں مشغول رہتا ہے اور جو بات اس کی خوبی اور تعریف کی سنتا ہے کیسی خوشی اور طیب خاطر سے اظہار کرتا ہے، سچی فضیلتوں کا مٹانا اور شام و سحر نفی اوصاف کی فکر میں رہنا کام دشمن کا ہے نہ دوست کا۔

جان برادر! تو نے کبھی سنا ہے کہ جس شخص کو تجھ سے الفت صادقہ ہے وہ تیری اچھی بات سن کر چیں بہ جبیں ہو اور اس کے محو کی فکر میں رہے اور پھر محبوب بھی کیسا جان ایمان و کان احسان جس کے جمال جہاں آرا کی نظیر کہیں نہ ملے گا اور خامۂ قدرت نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب؟ جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا، کیسا محبوب؟ جس نے اپنے تن پر ایک عالم کا بار اٹھا لیا، کیسا محبوب؟ جس نے تمہارے غموں میں دن کا کھانا رات کا سونا ترک کر دیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں منہمک اور لہو و لعب میں مشغول، اور وہ تمہاری بخشش کے لئے شب و روز گریاں و ملول۔

شب کہ اللہ جل جلالہ نے آسائش کیلئے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے موقوف ہے، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں نرم تکیوں میں مست خواب ناز ہے، اور جو محتاج

بے نوا ہے اس کے بھی پاؤں دو گز کی کملی میں دراز، ایسے سہانے وقت میں ٹھنڈے زمانہ میں وہ معصوم بے گناہ پاک داماں عصمت پناہ اپنی راحت وآسائش کو چھوڑ، خواب آرام سے منہ موڑ، جبین نیاز آستانہ عزت پر رکھے ہے کہ الہی میری امت سیاہ کار ہے، در گزر فرما اور ان کے تمام بھوں کو آتش دوزخ سے بچا۔

جب وہ جان راحت کان رافت پیدا ہوا، بارگاہ الہی میں سجدہ کیا اور "رب ھب لی امتی" فرمایا، جب قبر شریف میں اتارا، لب جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ "امتی" فرماتے تھے، قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے باہر، آفتاب سروں پر، سایہ کا پتہ نہیں، حساب کا دغدغہ، ملک قہار کا سامنا، عالم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مجرمان بے یار دام آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا "نفسی نفسی اذھبوا الی غیری" کے کچھ جواب نہ پائیں گے، اس وقت یہی محبوب غمگسار کام آئے گا، قفل شفاعت اس کے زور بازو سے کھل جائے گا، عمامہ سر اقدس سے اتاریں گے اور سر بسجود ہوکر "امتی" فرمائیں گے۔

وائے بے انصافی، ایسے غم خوار پیارے کے نام پر جان نثار کرنا اور مدح وستائش ونشر فضائل سے اپنی آنکھوں کو روشنی اور دل کو ٹھنڈک دینا واجب، یا یہ کہ حتی الوسع چاند پر خاک ڈالے اور ان روشن خوبیوں میں انکار کی شاخیں نکالے۔

مانا کہ ہمیں احسان شناسی سے حصہ نہ ملا، نہ قلب عشق آشنا ہے کہ حسن پسند یا احسان دوست، مگر یہ تو وہاں چل سکے جس کا احسان اگر نہ مانیئے، اس کی مخالف کیجئے تو کوئی مضرت نہ پہنچے اور یہ محبوب تو ایسا ہے کہ بے اس کی کفش بوسی کے جہنم سے نجات میسر نہ دنیا وعقبی میں کہیں ٹھکانا متصور، پھر اگر اس کے حسن واحسان پر والہ وشیدا نہ ہو تو اپنے نفع وضرر کے لحاظ سے عقیدت رکھو۔

اے عزیز! چشم خرد میں سرمہ انصاف لگا اور گوش قبول سے پنبہ انکار نکال، پھر تمام اہل اسلام بلکہ ہر مذہب وملت کے عقلاء سے پوچھتا پھر کہ عشاق کا اپنے محبوب کے ساتھ کیا طریقہ ہوتا ہے اور غلاموں کو مولی کے ساتھ کیا کرنا چاہیے، نشر فضائل وتکثیر مدائح اور ان کی خوبی حسن سن کر باغ باغ ہو جانا، جامے میں پھولا نہ سمانا، یا رد محاسن ونفی کمالات اور ان کے اوصاف حمیدہ

سے یہ انکار تکذیب پیش آنا، اگر ایک عاقل منصف بھی تجھ سے کہہ دے کہ نہ وہ دوستی کا مقتضی نہ یہ غلامی کے خلاف تو تجھے اختیار ہے ورنہ خدا اور رسول سے شرما اور اس حرکت بے جا سے باز آ، یقین جان لے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوبیاں تیرے مٹائے نہ مٹیں گی۔

جان برادر! اپنے ایمان پر رحم کر، خدائے قہار و جبار جل جلالہ سے لڑائی نہ باندھ، وہ تیرے اور تمام جہاں کی پیدائش سے پہلے ازل میں لکھ چکا" ورفعنا لك ذكرك" یعنی ارشاد ہوتا ہے: اے محبوب ہمارے ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا کہ جہاں ہماری یاد ہوگی تمہارا بھی چرچا ہوگا اور ایمان بے تمہاری یاد کے ہرگز پورا نہ ہوگا، آسمانوں کے طبقہ اور زمینوں کے پردے تمہارے نام نامی سے گونجیں گے، موذن اذانوں اور خطیب خطبوں اور ذاکرین اپنی مجالس اور واعظین اپنے منابر پر ہمارے ذکر کے ساتھ تمہاری یاد کریں گے، اشجار و احجار، آہو و سوسمار و دیگر جاندار و اطفال شیرخوار و معبودان کفار جس طرح ہماری توحید بتائیں گے ویسا ہی بہ زبان فصیح و بیان صحیح تمہارا منشور رسالت پڑھ کر سنائیں گے، چار اکناف عالم میں "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا غلغلہ ہوگا، جز اشقیائے ازل ہر ذرہ کلمہ شہادت پڑھتا ہوگا، مسجان ملاء اعلی کو ادھر اپنی تسبیح و تقدیس میں مصروف کروں گا، ادھر تمہارے محمود و رود مسعود کا حکم دوں گا، عرش و کرسی، ہفت اوراق سدرہ، قصور جنان، جہاں پر اللہ لکھوں گا، محمد رسول اللہ بھی تحریر فرماؤں گا، اپنے پیغمبروں اور اولوالعزم رسولوں کو ارشاد کروں گا کہ ہر وقت تمہارا دم بھریں اور تمہاری یاد سے اپنی آنکھوں کو روشنی اور جگر کو ٹھنڈک اور قلب کو تسکین اور بزم کو تزئین دیں جو کتاب نازل کروں گا اس میں تمہاری مدح و ستائش اور جمال صورت و کمال سیرت ایسی تشریح و توضیح سے بیان کروں گا کہ سننے والوں کے دل بے اختیار تمہاری طرف جھک جائیں اور نادیدہ تمہارے عشق کی شمع ان کے کانوں، سینوں میں بھڑک اٹھے گی۔ ایک عالم اگر تمہارا دشمن ہو کر تمہاری تنقیص شان اور محو فضائل میں مشغول ہو تو میں قادر مطلق ہوں، میرے ساتھ کسی کا کیا بس چلے گا، آخر اسی وعدے کا اثر تھا کہ یہود صدہا برس سے اپنی کتابوں سے ان کا ذکر نکالتے اور چاند پر خاک ڈالتے ہیں تو اہل ایمان اس بلند آواز سے ان کی نعت سناتے ہیں کہ سامع اگر انصاف کرے، بے ساختہ پکار اٹھے۔

لاکھوں بے دینوں نے ان کے محو فضائل پر کمر باندھی، مگر مٹانے والے خود مٹ گئے اور ان کی

خوبی روز بروز مترقی رہی، پھر اپنے مقصود سے تو یاس و ناامیدی کر لینا مناسب ہے ورنہ برب کعبہ ان کا کچھ نقصان نہیں، بالآخر ایک دن تو نہیں، تیرا ایمان نہیں۔

اے عزیز! سلف صالح کی روش اختیار کر اور ان کے قدم پر قدم رکھ، ائمہ دین کا وطیرہ ایسے معاملات میں دائما تسلیم وقبول رہا ہے، جب کسی ثقہ معتمد علیہ نے کوئی معجزہ یا خاصہ ذکر کر دیا، اسے مرحبا کہہ کر لیا اور حبیب جان میں بہ طیب خاطر جگہ دی، یہاں تک کہ اگر اپنے آپ احادیث میں اس کی اصل نہ پائی، قصور اپنی نظر کا جانا، یہ کبھی نہ کہا کہ غلط ہے، باطل ہے، کسی حدیث میں وارد نہیں، نہ یہی ہوا کہ جب حدیث سے ثبوت نہ ملا تھا اس کے ذکر سے باز رہتے بلکہ اسی طرح اپنی تصانیف میں اس ثقہ کے اعتماد پر اسے لکھتے آئے، اور کیوں نہ ہو، مقتضی عقل سلیم کا یہی ہے کہ

فائدۂ جلیلہ:۔ جب ہم اسے ثقہ معتمد علیہ مان چکے اور وقوع ایسے معجزے کا یا اختصاص ایسے خاصہ کا ذات پاک سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعید نہیں کہ اس سے عجیب تر معجزات بہ تواتر حضور سے ثابت اور ان کا رب اس سے زیادہ پر قادر اور ان کے لئے اس سے بہتر خصائص بالقطع مہیا اور ان کی شان اس سے بھی ارفع واعلیٰ، پھر انکار کی وجہ کیا ہے، تکذیب میں تو اس راوی سے ثقہ معتمد علیہ ہونا ثابت ہو چکا اور وثوق واعتماد اس کا بتاتا ہے کہ اگر من عند نفسہ کہہ دیتا، خدا اور رسول پر مفتری ہوتا۔ "ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا" (اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے، مرتب) ان وجوہ پر نظر کر کے سمجھ لیجئے کہ بالضرور اس نے حدیث پائی، گو ہماری نظر میں نہ آئی۔ ہر چند کہ فقیر کا یہ دعوی اس شخص کے نزدیک بالکل بدیہی ہے، جو خدمت سیر میں رہا اور اس راہ میں روش علماء کو مشاہدہ کیا مگر ناواقفوں کے افہام اور منکروں پر الزام کے لئے چند مثالیں بیان کرتا ہوں۔

اولا: جسم اقدس ولباس انفس پر مکھی نہ بیٹھنا، علامہ ابن سبع نے خصائص میں ذکر فرمایا علماء نے تصریح کی، اس کا راوی معلوم نہ ہوا اور باجود اس کے بلانکیر اپنی کتابوں میں ذکر فرماتے آئے۔

شفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے۔

وان الذباب کان لا یقع علی جسدہ و لا ثیابہ۔

مکھی آپ کے جسم اقدس اور لباس اطہر پر نہ بیٹھتی تھی۔

امام علامہ جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں۔

باب ذکر القاضی عیاض فی الشفاء والعراقی فی مولدہ ان من خصائصه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه کان لا ینزل علیه الذباب وذکرہ ابن السبع فی الخصائص بلفظ انه لم یقع علی ثیابه ذباب قط وزاد ان من خصائصه ان القمل لم تکن یوذیه۔

قاضی عیاض نے شفاء میں اور عراقی نے اپنے مولد میں ذکر کیا کہ حضور کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ مکھی آپ پر نہ بیٹھتی تھی، ابن سبع نے خصائص میں ان لفظوں سے ذکر کیا کہ مکھی آپ کے کپڑوں پر کبھی نہیں بیٹھتی اور یہ بھی زیادہ کیا کہ جوئیں آپ کو نہیں ستاتی تھیں۔

شیخ ملا علی قاری شرح شمائل ترمذی میں فرماتے ہیں۔

ونقل الفخر الرازی ان الذباب کان لا یقع علی ثیابه و ان البعوض لا یمتص دمه۔

رازی نے نقل کیا کہ مکھیاں آپ کے کپڑوں پر نہیں بیٹھتی تھیں اور مچھر آپ کا خون نہیں چوستے تھے۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں علماء کا وہ قول کہ اس کا راوی نہ معلوم ہوا، نقل کیا اور اس خاصہ کی نسبت لکھا کہ ایک کرامت ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا کی اور اپنے نتائج افکار سے ایک رباعی لکھی کہ اس میں بھی اس خاصہ کی تصریح ہے اور بعض علمائے عجم نے اسی بنا پر کلمہ محمد رسول اللہ کے سب حروف بے نقطہ ہوتے ہیں ایک لطیفہ لکھا کہ آپ کے جسم مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی، لہذا یہ کلمہ پاک کلی نقطوں سے محفوظ رہا کہ وہ شبیہ مکھیوں کے ہیں۔

پھر اسی مضمون پر دوسری عبارت۔

، ومن دلائل نبوته صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان الذباب کان لا یقع علی ثیابه هذا مما قاله ابن سبع الا انهم قالوا لا یعلم من روی هذه، والذباب واحده ذبابة قیل انه سمی به لانه کلما ذب اب ای کلما طرد رجع و هذا مما اکرمه اللہ به لانه طهره اللہ من جمیع الاقذار وهو مع استقذارہ قد یجئ من مستقذر قیل وقد نقل مثلها عن ولی اللہ العارف به الشیخ عبد القادر

الکیلانی ولا بعد فیه لان معجزات الانبیاء قد تکون کرامۃ لاولیاء امتہ و فی رباعیہ لی۔

من اکرم مرسل عظیم حلا لم تدن اذبابۃ اذ ما حلا

ھذا عجب و لم یذق ذو نظر فی الموجودات من حلاہ اجلا

وتظرف بعض علماء العجم فقال محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس فیہ حرف منقوط لان المعلوم ان النقط تشبہ الذباب فصین اسمہ ونعتہ کما قلت فی مدحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

لقد ذب الذباب فلیس یعلو رسول اللہ محمودا محمد

و نقط الحرف یحکیہ بشکل لذلک الخط عنہ قد تجرد

ان کی مکمل عبارت یہ ہے: آپ کے دلائل نبوت سے یہ بھی ہے کہ مکھی آپ کے نہ تو ظاہری جسم پر بیٹھتی تھی اور نہ لباس پر، یہ ابن سبع نے کہا۔محدثین نے کہا کہ اس کا راوی معلوم نہیں،اور ذباب کا واحد ذبابۃ ہے، کہتے ہیں اس کا یہ نام اس لئے ہے کہ اس کو جب بھی بھگایا جاتا ہے واپس آجاتی ہے، یہ کرامت آپ کو اس لئے عطا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پاک رکھا تھا، شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے میں بھی یہی کہا جاتا ہے اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں، کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ ہوتی ہے وہ بطور کرامت ولی کے ہاتھ سے سرزد ہوجاتی ہے اور میں نے (خفاجی) ایک رباعی کہی ہے۔

آپ بزرگ ترین عظیم مٹھاس والے رسول ہیں، یہ عجیب بات ہے کہ آپ کی مٹھاس کے باوجود مکھی آپ کے قریب نہ جاتی تھی اور کسی بھی صاحب نظر نے موجودات میں آپ کی مٹھاس سے زیادہ مٹھاس نہ چکھی۔

اور بعض علماء نے کہا کہ "محمد رسول اللہ" میں کوئی نقطہ نہیں ہے اس لئے کہ نقطہ مکھی کے مشابہ ہوتا ہے،لہذا عیب سے بچانے کے لئے آپ کی تعریف میں یہ کہا ہے۔

بلاشبہ اللہ نے مکھیوں کو آپ سے دور کردیا تو آپ پر مکھی نہیں بیٹھتی ہے، اللہ کے رسول محمود و محمد ہیں اور حروف کے نقطے جو شکل میں مکھی کی طرح ہیں، ان سے بھی اللہ تعالیٰ نے اس لئے آپ کو محفوظ رکھا۔

ثانیاً۔ ابن سبع نے حضور کے خصائص میں کہا: جوں آپ کو ایذا نہ دیتی علامہ سیوطی نے خصائص کبرے میں اسی طرح ابن سبع سے نقل کیا اور برقرار رکھا۔ کما مر

اور ملا علی قاری شرح شمائل میں فرماتے ہیں:۔

ومن خواصه ان ثوبه لم يقمل

ثالثاً۔ ابن سبع نے فرمایا جس جانور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوتے عمر بھر ویسا ہی رہتا اور حضور کی برکت سے بوڑھا نہ ہوتا،

علامہ سیوطی خصائص میں فرماتے ہیں

باب قال ابن سبع من خصائصه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان كل دابة ركبها بقيت على القدر الذى كانت عليه ولم تهرم ببركته ۔

ابن سبع نے کہا کہ آپ کے خصائص میں سے یہ تھا کہ آپ جس جانور پر سوار ہوتے تو وہ عمر بھر ویسا ہی رہتا اور آپ کی برکت کے باعث بوڑھا نہ ہوتا،

رابعاً۔ امام ابوعبدالرحمٰن بقی بن مخلد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اکابر اعیان مائۃ ثالثہ سے ہیں حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ سے حکایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا روشنی میں دیکھتے ویسا ہی تاریکی میں۔

اس حدیث کو بیہقی نے موصولاً مسند روایت کیا اور علامہ خفاجی نے اکابر علماء مثل ابن بشکوال و عقیلی و ابن جوزی و سہیلی سے اس کی تضعیف نقل کی یہاں تک کہ ذہبی نے تو میزان الاعتدال میں موضوع ہی کہہ دیا، بہ ایں ہمہ خود علامہ خفاجی فرماتے ہیں جیسا بقی بن مخلد وغیرہ ثقات نے اسے ذکر کیا اور حضور والا کی شان سے بعید نہیں تو اس کا انکار کس وجہ سے کیا جائے۔

وهذا نصه ملتقطا وحكى بقى بن مخلد ابوعبد الرحمن القرطبى مولده فى رمضان سنة احدى وما تين و توفى سنة ست و سبعين وما تين عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها انها قالت : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يرى فى الظلمة كما يرى فى الضوء وفى روايته كما يرى فى النور ولا شك انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان كامل الخلقة قوى الحواس فوقوع مثل هذا منه غير بعيد وقد رواه الثقات كابن مخلد هذا فلا وجه لا نكاره ۔

بقی بن مخلد ابوعبدالرحمٰن قرطبی نے کہا (رمضان ۲۰۱ھ تا ۲۷۶ھ) عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تاریکی میں دیکھا کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے جس طرح کہ روشنی میں دیکھتے تھے، اس میں کچھ شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کامل الخلقہ، قوی الحواس تھے تو آپ سے اس کیفیت کا وقوع بعید نہیں پھر اس کو ثقات نے روایت کیا ہے لہذا اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔

خامسا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اس سب سے زیادہ یہ ہے کہ باوجود حدیث شدید الضعف وغیر متمسک ہونے کے احیاء والدین، وسعت قدرت وعظمت شان رسالت پناہی پر نظر کرکے گردن تسلیم جھکائی اور سوا اسلمنا وصدقنا، کچھ بن نہ آئی۔

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا، حجۃ الوداع میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب عقبہ حجون پر گزر ہوا، حضور اشکبار ورنجیدہ ومغموم ہوئے، پھر تشریف لے گئے جب لوٹ کر آئے چہرہ بشاش تھا اور لب تبسم ریز، میں نے سبب پوچھا، فرمایا: میں اپنی ماں کی قبر پر گیا اور خدا سے عرض کیا کہ انہیں زندہ کردے، وہ قبول ہوئی اور وہ زندہ ہوکر ایمان لائیں اور پھر قبر میں آرام کیا۔

اخرج الخطیب عن عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : حج بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمر بی عقبۃ الحجون وھو باك حزین مغتم ثم ذھب وعاد وھو فرح متبسم فسألت فقال ذھبت الی قبرامی فسألت اللہ ان یحییھا فأمنت بی وردھا اللہ۔

امام جلال الدین سیوطی خصائص میں فرماتے ہیں، اس کی سند میں مجاہیل ہیں اور سہیلی نے ام المؤمنین سے احیائے والدین ذکر کرکے کہا، اس کی اسناد میں مجہولین ہیں اور حدیث سخت منکر اور صحیح کے معارض۔

ففی مجمع بحار الانوار وح احیٰ ابوی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی امنا بہ قال فی اسنادہ مجاھیل وانہ ح منکر جدا یعارضہ ما ثبت فی الصحیح۔

بایں ہمہ اسی مجمع البحار میں لکھتے ہیں:

وفی المقاصد الحسنۃ وما احسن ما قال۔

حبا اللہ النبی مزید فضل   علی فضل وکان بہ رؤفا

فاحیی امه و کذا اباه لایمان به فضلا لطیفا

نسلم فالقدیم بذا قدیر وان کان الحدیث به ضعیفا

حاصل یہ کہ مقاصد میں ہے وہ کیا خوب کہا۔ خدا نے نبی کو فضل پر فضل زیادہ عطا فرمائے اوران پر نہایت مہربان تھا پس ان کے والدین کو ان پر ایمان لانے کیلئے زندہ کیا اپنے فضل لطیف سے، ہم تسلیم کرتے ہیں کہ قدیم تو اس پر قدرت رکھتا ہے اگر چہ جو حدیث اس معنی میں وارد ہوئی ضعیف ہے۔

اے عزیز! سنا تو نے؟ یہ ہے طریقہ اراکین دین متین واساطین شرع متین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت میں نہ یہ کہ جو معجزہ خاصہ حضور کا احادیث صحیحہ سے ثابت اور اکابر علماء برابر اپنی تصانیف معتبرہ ومستندہ میں جن کا اعتبار واستناد آفتاب نیمروز سے روشن تر ہے، بلا نکیر ومنکر اس کی تصریح کرتے آئے ہوں اور اس کے ساتھ عقل سلیم نے ان پر وہ دلائل ساطعہ قائم کئے ہوں جن پر کوئی حرف نہ رکھ سکے بایں ہمہ اس سے انکار کیجئے اور حق ثابت کے رد پر اصرار، حالانکہ نہ ان حدیثوں میں کوئی سقم مقبول وجرح معقول وارد نہ ان ائمہ کے مستند یا دلائل معتمد ہونے میں کلام کرسکو، پھر اس مکابرہ، کج بحثی اور تحکم وزبردستی کا کیا علاج، زبان ہر ایک کی اس کے اختیار میں ہے چاہے دن کو رات کہہ دے یا شمس کو ظلمات۔

آخر تم جو انکار کرتے ہو تو تمہارے پاس بھی کوئی دلیل ہے؟ یا فقط اپنے منہ سے کہہ دینا، اگر بفرض محال جو حدیثیں اس باب میں وارد ہوئیں نا معتبر ہوں اور جن جن علماء نے اس کی تصریح فرمائی انہیں بھی قابل اعتماد نہ مانو اور جو دلائل قاطعہ اس پر قائم ہوئے وہ بھی صالح التفات نہ کہے جائیں، تاہم انکار کا کیا ثبوت اور وجود سایہ کا کس بنا پر، اگر کوئی حدیث اس بارے میں آئی ہو تو دکھاؤ یا گھر بیٹھے تمہیں الہام ہوا ہو تو بتاؤ، مجرد ماؤمن پر قیاس تو ایمان کے خلاف ہے۔

ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

وہ بشر ہیں مگر عالم علوی سے لاکھ درجہ اشرف واحسن، وہ انسان ہیں مگر ارواح وملائکہ سے ہزار درجہ الطف۔ وہ خود فرماتے ہیں: "لست مثلکم" میں تم جیسا نہیں (رواہ الشیخان)، ویروی "لست کھیئتکم" میں تمہاری ہیئت پر نہیں، ویروی "ایکم مثلی" تم

میں کون مجھ جیسا ہے؟

آخر علامہ خفاجی کو فرماتے سنا: آپ کا بشر ہونا اور نور درخشندہ ہونا منافی نہیں کہ اگر تو سمجھے تو وہ نور علی نور ہیں پھر اس خیال فاسد پر کہ ہم سب کا سایہ ہوتا ہے ان کا بھی ہوگا تو ثبوت سایہ کا قائل ہونا عقل وایمان سے کس درجہ دور پڑتا ہے۔

محمد بشر لا کالبشر

بل ھو یاقوت بین الحجر

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی الہ و صحبہ اجمعین۔

القائے جواب:۔ ایقاظ دفع بعض اوہام وامراض میں، اس مقام پر باوجودیکہ قلب بحمد اللہ غایت اطمینان وتسلیم پر تھا مگر مرتبہ کاوش وتنقیح میں بوسوسہ ایک خدشہ ذہن ناقص میں گزرا تھا یہاں تک کہ حق جل جلالہ نے اپنے کرم عمیم سے فقیر کو اس کا جواب القاء فرمایا جس سے چشم تصور کو نور اور دل منتظر کو سرور حاصل ہوا، الحمد اللہ علی ما اولیٰ، والصلوۃ والسلام علی ھذا المولیٰ، فاقول و باللہ التوفیق۔

مقدمۂ اولیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احادیث صحیحہ سے ثابت کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضور رسالت میں نہایت ادب و وقار سے سر جھکائے، آنکھیں نیچے کئے بیٹھے رعب جلال سلطانی ان کے قلوب صافیہ پر ایسا مستولی ہوتا کہ اوپر نگاہ اٹھانا ممکن نہ تھا۔

مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم حدیبیہ کے طویل قصے میں روایت کرتے ہیں کہ عروہ اصحاب نبی کو گھور رہا تھا، اس نے کہا کہ بخدا! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بھی ناک سنکی تو کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں پڑی اور اس نے اپنے چہرہ پر ملی اور اپنے جسم پر لگائی، جب آپ نے حکم دیا تو انہوں نے ماننے میں جلدی کی، جب آپ وضو فرماتے تو وہ وضو کا پانی لینے پر لڑنے کی قریب ہوجاتے، اور جب گفتگو فرماتے تو صحابہ اپنی آوازیں پست کرلیتے اور آپ کی تعظیم کی وجہ سے آپ کی طرف نگاہ نہ کرپاتے تھے، تو وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ آیا اور کہا میں قیصر وکسریٰ ونجاشی کے درباروں میں آیا، مگر ایسا کوئی بادشاہ نہ دیکھا جسکی

تعظیم اسکے ساتھی ایسے کرتے ہوں جیسی محمد کی ان کے صحابی کرتے ہیں۔

اسی وجہ سے حلیہ شریف میں اکثر اکابر صحابہ سے حدیثیں وارد ہیں کہ وہ نگاہ بھر کر نہ دیکھ سکتے بلکہ نظر اوپر نہ اٹھاتے کماسیأتی، بلکہ اس معنی میں کسی حدیث کے ورود کی بھی حاجت کیا تھی، عقل سلیم خود گواہی دیتی ہے کہ ادنی ادنی نوابوں اور والیوں کے حاضرین دربار ان کے ساتھ کس ادب سے پیش آتے ہیں، اگر کھڑے ہیں تو نگاہ قدموں سے تجاوز نہیں کرتی، بیٹھے ہیں تو زانو سے آگے قدم نہیں رکھتے، خود اس حاکم سے نگاہ چار نہیں کرتے، پس وپیش یا دائیں بائیں دیکھنا تو بڑی بات ہے حالانکہ اس ادب کو صحابہ کے ادب سے کیا نسبت، ایمان ان کے دلوں میں پہاڑ سے زیادہ گراں تھا اور دربار اقدس کی حضوری ان کے نزدیک ملک السموات و الارض کا سامنا، اور کیوں نہ ہوتا کہ خود قرآن عظیم نے انہیں صدہا جگہ کان کھول کر سنا دیا کہ ہمارا اور ہمارے محبوب کا معاملہ واحد ہے، اس کا مطیع ہمارا فرمانبردار، اور اس کا عاصی ہمارا گنہگار، ان سے الفت ہمارے ساتھ محبت، اور ان سے رنجش ہم سے عداوت، ان کی تکریم ہماری تعظیم، اور ان کے ساتھ گستاخی ہماری بے ادبی، لہذا جب ملازمت والا حاصل ہوئی، قلب ان کے خوف خدا سے ممتلی اور گردنیں خم اور آنکھیں نیچی اور آوازیں پست اور اعضاء ساکن ہو جاتے ہیں، ایسی حالت میں نظر ایں وآں کی طرف کب ہو سکتی ہے جو سایہ کے عدم یا وجود کی طرف خیال جائے اور بالضرور ایسے سراپا ادب، ہمہ تن تعظیم لوگوں کی نگاہ اپنے عرش پائے گاہ کی طرف بے غرض مہم نہ ہوگی، اس حالت میں نفس کو اس مقصود کی طرف توجہ ہوگی، مثلاً نظارہ جمال باکمال، یا حضور کا مطالعہ افعال واعمال، تاکہ خود ان کا اتباع کریں اور غائبین تک روایت پہونچائیں کہ وہ حاملان شریعت اور راویان ملت اور حاضری دربار اقدس سے ان کی غرض اعظم یہی تھی، جب نگاہ اس رعب وہیبت اور اس ضرورت وحاجت کے ساتھ اٹھے تو عقل گواہ ہے کہ ایسی حالت میں ادھر ادھر دھیان نہیں جائے گا کہ قامت اقدس کا سایہ ہمیں نظر نہ آیا، آخر نہ سنا کہ ایک ان کا نماز میں مصروف ہوتا، تکبیر کیساتھ دونوں جہان سے ہاتھ اٹھاتا، کوئی چیز سامنے گزرے، اطلاع نہ ہوتی اور کیسا ہی شور وغوغا ہو، کان تک آواز نہ جاتی یہاں تک کہ مسلم بن یسار، کہ تابعین میں ہیں نماز پڑھتے تھے مسجد کا ستون گر پڑا، لوگ جمع ہوئے شور وغوغا ہوا، انہیں مطلق خبر نہ ہوئی، یہی حالت صحابہ کی حضور رسالت میں تھی اور

دربار نبوت میں بارگاہ عزت باری۔

اے عزیز! زیادہ خوض بے کار ہے، تو اپنے ہی نفس کی طرف رجوع کر اگر کسی مقام پر عالم رعب وہیبت میں تیرا گزر ہوا ہو، وہاں جو کچھ پیش نظر آتا ہے اسے بھی اچھے طور پر ادراک کامل نہیں کر سکتا، نہ امر معدوم کی طرف خیال کیا جائے کہ مثلا اگر تجھے کسی والی ملک سے ایسی ضرورت پیش آئے جس کی فکر تجھے دنیا و مافیہا پر مقدم ہو اور اس کے دربار تک رسائی کر کے اپنا عرض حال کرے تو تجھے اول تو رعب سلطانی، دوسرے اپنی اس ضرورت کی طرف قلب کو نگرانی ہر چیز کی طرف توجہ سے مانع ہوں گے، پھر اگر تو واپس آئے اور تجھ سے سوال ہو، وہاں دیواروں میں سنگ موسیٰ تھا یا سنگ مرمر اور تخت کے پائے سیمیں تھے یا زریں اور مسند کا رنگ سبز تھا یا سرخ؟ ہرگز ایک بات کا جواب نہ دے سکے گا بلکہ خود اسی بات کو پوچھا جائے گا کہ بادشاہ کا سایہ تھا یا نہ تھا، تو اگر اس قیاس پر کہ سب آدمیوں کیلئے ظل ہے، ہاں کہہ دے مگر اپنے معائینے سے جواب نہ دے سکے گا۔

صحابہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو اول روز ملازمت سے تا آخر حیات جو کیفیت رعب وہیبت کی طاری رہی، ہماری عقول ناقصہ اس کی مقدار کے ادراک سے بھی عاجز ہیں پھر ان کی نظر اوپر اٹھ سکتی اور چپ وراست دیکھ سکتی کہ سایہ کے عدم یا وجود پر اطلاع ہوتی۔

ثم اقول:۔ اپنے نفس پر قیاس کر کے گمان نہ کرنا چاہئے کہ بعد مرور زمان وتکرر حضور کے ان کی حالت میں کمی ہو جاتی بلکہ بالیقین روز بروز زیادہ ہوتی ہے کہ باعث اس پر دو امر ہیں، ایک خوف کہ اس عظمت کے تصور سے پیدا ہو جو اس سلطان دو عالم کو بارگاہ ملک السموات والارض جل جلالہ میں حاصل ہے، دوسری محبت ایمانی کہ مستلزم خشوع کو اور منافی جرأت وبے باکی اور یہ ظاہر کہ جس قدر دربار والا میں حضوری زائد ہوتی، یہ دونوں امر جو اس پر باعث ہیں بڑھتے جاتے، حضور کے اخلاق وعادات اور رحمت والطاف معائینے میں آتے، حسن واحسان کے جلوے ہر دم لطف تازہ دکھاتے، قرآن آنکھوں کے سامنے نازل ہوتا اور طرح طرح سے اس بارگاہ کے آداب سکھاتا کہ۔

ہمارا ان کا معاملہ واحد ہے، جو ان کا غلام ہے وہ ہمارا قائد ہے، ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل حبط ہو جاتے ہیں، انہیں نام لے کر پکارنے والے سخت

سزائیں پاتے ہیں، اپنے جان ومال کا انہیں مالک جانو، ان کے حضور زندہ بدست مردہ ہو جاؤ، ہمارا ذکران کی یاد کے ساتھ ہے، ان کا ہاتھ بعینہ ہمارا ہاتھ ہے، ان کی رحمت ہماری مہر، ان کا غضب ہمارا قہر، جس قدر ملازمت زیادہ ہوتی حضور کی عظمت ومحبت ترقی پاتی اور وہ حال مذکور یعنی خشوع وخضوع ورعب ہیبت روز افزوں کرتی قال تعالیٰ زادتھم ایمانا اور ایمان حضور کی تعظیم اور محبت کا نام ہے کما لا یخفی۔

مقدمۂ ثانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پر ظاہر کہ آدمی بلاوجہ کسی بات کے درپے تفتیش نہیں ہوتا اور جو بات عام وشامل ہوتی ہے اور تمام آدمی اس میں یکساں کسی شخص میں بالقصد اس کی طرف غور نہیں کرتا، مثلاً ہر ہاتھ کی پانچ انگلیاں ہونا ایک امر عام ہے لہذا بلا سبب کسی آدمی کی انگلیوں کو کوئی شخص اس مقصد سے نہیں دیکھتا کہ اس کی انگلیاں پانچ ہیں یا کم، ہاں پہلے سے سن رکھا ہو کہ زید کی انگلیاں چار ہیں یا چھ تو اس صورت میں البتہ بقصد مذکور نظر کی جائے گی، اسی طرح سایہ ایک امر عام شامل ہے اگر بعض آدمیوں کا سایہ پڑتا اور بعض کا نہیں تو البتہ بیشک خیال جانے کی بات تھی کہ دیکھیں حضور کے بھی سایہ ہے یا نہیں، نہ اس سے کوئی امر دینی مثل اتباع واقتداء کے متعلق تھا کہ اس کے خیال سے بالقصد اس طرف لحاظ کیا جاتا، ہاں ایسی صورت میں ادراک کا طریقہ یہ ہے بے قصد وتوجہ خاص نظر پڑ جائے اور وہ صورت بعد تکرار مشاہدہ ذہن میں منقش اور مثل مرئیات قصد یہ کہ خزانہ خیال میں مخزون ہو جائے، مثلاً زید کہ ہمارا دوست ہے ہم اپنے مشاہدے کی رو سے بتا سکتے ہیں کہ اس کے ہر ہاتھ کی انگلیاں پانچ ہیں اگرچہ ہم نے کبھی اس قصد سے اس کے ہاتھوں کو نہیں دیکھا ہے مگر ہم نے اس کے ہاتھوں کو بارہا دیکھا ہے، وہ صورت خزانہ میں محفوظ ہے نفس اسے اپنے حضور حاضر کر کے بتا سکتا ہے لیکن ہم مقدمہ اولی میں ثابت کر آئے ہیں کہ یہ طریقہ ادارک وہاں معدوم تھا کہ رعب وہیبت اور امور مہمہ کی طرف توجہ اور حضوریہ کے استماع اقوال ومطالعہ افعال میں ہمہ تن صرف ہمت اور نگاہ کا بسبب غایت ادب وخوف الٰہی کے اپنے زانو وپشت پا سے تجاوز نہ کرنا، اس ادراک بلا قصد سے مانع قوی تھا علی الخصوص کسی شی کا عدم کہ وہ تو کوئی امر محسوس نہیں جس پر بے ارادہ بھی نگاہ پڑ جائے

اور نفس اسے یاد رکھے یہاں تو جب تک خیال نہ کیا جائے علم عدم حاصل نہ ہوگا، آدمی جب ایسے مقام رعب وہیبت اور قلب کی مشغولی و مشغوفی میں ہوتا ہے تو کسی چیز کی عدم رویئت سے اس کے عدم پر استدلال نہیں کرتا اور جب اذہان میں بنا بر عادت اس کا عموم وشمول متمکن ہوتا ہے تو بر خلاف عادت اس کے معدوم ہونے کی طرف خیال نہیں جاتا بلکہ اس سے اگر تفتیش کی جائے اور اس امر کی طرف خیال دلایا جائے تو خواہ مخواہ اس کا گمان اس طرف مسارعت کرتا ہے کہ جب یہ امر عام ہے تو ظاہراً یہاں بھی ہوگا، میرا نہ دیکھنا کچھ نہ ہونے پر دلیل نہیں، میری نظر میں نہ آنا اس وجہ سے تھا کہ اول میری نگاہ ادھر ادھر نہ اٹھتی تھی اور جو اٹھی بھی تو ہزار رعب وہیبت اور نفس کے امور دیگر کی طرف صرف ہمت کے ساتھ ایسی حالت میں کیسے کہہ سکوں کہ تھا کہ نہ تھا۔

ثم اقول۔ یہ کیفیت تو اس وقت کی تھی جب صحابۂ کرام حضور سے ملاقی ہوتے اور جو ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہوتے تو وہاں باوجود ان وجوہ کے ایک وجہ اور بھی تھی کہ غالب اوقات صحابۂ کرام کو آگے چلنے کا حکم ہوتا اور حضور ان کے پیچھے چلتے۔

ترمذی نے شمائل کی حدیث طویل میں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا "یسوق اصحابه" یعنی حضور والا صحابہ کرام کو اپنے آگے چلاتے، امام احمد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا:

مارأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یطأ عقبه رجلان۔

حاصل یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیکھا کہ دو آدمی بھی حضور کے پیچھے چلے ہوں۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

کان اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یمشون امامه و یکون ظهره للملائکة

اصحاب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے چلتے او پشت اقدس فرشتوں کے لئے چھوڑتے۔

دارمی نے بہ اسناد صحیح مرفوعاً روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

خلوا ظهری للملائکة۔ میری پیٹھ فرشتوں کے لئے چھوڑ دو،

بالجملہ ہماری اس تقریر سے جو بالکل وجدانیات پر مشتمل ہے کہ کوئی شخص اگر مکابرہ نہ کرے بالیقین اس کا دل ان سب کیفیات کے صدق پر گواہی دے بخوبی ظاہر ہوگیا کہ ظاہراً اکثر صحابہ کرام کا خیال اس طرف نہ گیا اور اس معجزے کی انہیں اطلاع نہ ہوئی اور اگر بر سبیل تنزل ثابت و مبرہن ہو جانا نہ مانئے تو ان تقریروں کی بنا پر یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ عدم اطلاع کا احتمال قوی ہے، قوت بھی جانے دو اتنا ہی سہی کہ شک واقع ہوگیا، پھر یہی استدلال منکر کہ اگر ایسا ہوتا تو مثل حدیث ستون حنانہ مشہور و مستفیض ہوتا، کب باقی رہا، خصم کہہ سکتا ہے کہ ممکن ہے عدم شہرت بسبب عدم اطلاع کے ہو۔ کما ذکرنا و باللہ التوفیق۔

مقدمۂ ثالثہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری تنقیح سابق سے لازم نہیں آتا کہ بالکل کسی کو اس معجزے پر اطلاع نہ ہو اور کوئی اسے روایت نہ کرے، صغیر السن بچوں کو بعض اوقات اس قسم کی جرائتیں حاصل ہوتی ہیں اور وہ اسی طریقہ سے جو ہم نے مقدمہ ثانیہ میں ذکر کیا ادراک کر سکتے ہیں اسی سبب سے اکثر احادیث حلیہ شریفہ ہند ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشتہر ہوئیں نہ اکابر صحابہ سے، ترجمہ ابن ابی ہالہ میں علامہ خفاجی فرماتے ہیں۔

وکان ربیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخا لفاطمۃ وخال الحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم فکان لصغرہ یتشبع من النظر لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویدیم النظر لوجہہ لکونہ عندہ داخل بیتہ فلذا اشتہر وصف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنہ دون غیرہ من کبار الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فانہم لکبرھم کانوا یہابون اطالۃ النظر الیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاحاط بہ نظرہ احاطۃ الہالۃ بالبدر و الاکمام بالتمر ھنیئا لہ مع ان ماقالہ قطرۃ من بحر۔

اور ہر ذی علم جانتا ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمانۂ نبوت میں صغیر السن تھے اور ان کا شمار بہ اعتبار عمر اصاغر صحابہ میں ہے اگر چہ بہ برکت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقاہت میں اکثر شیوخ صحابہ پر مقدم تھے۔

و علی تفنن عاشقیہ بوصفہ   یفنی الزمان و فیہ مالم یوصف

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

مقدمۂ رابعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صحابۂ کرام میں ہزاروں ایسے ہیں جنہیں طول صحبت نصیب نہ ہوا اور بہت ایسے ہیں جنہوں نے سوائے مجامع عظیم کے شرف زیارت نہ پایا، غیر مدینہ کے گروہ کے گروہ حاضر ہوتے اور عرصۂ قلیلہ میں واپس جاتے، ایسی صورت اور مجمع کی کثرت میں موقع سایہ پر نظر اور اس کے ساتھ عدم سایہ کی طرف خیال جانا کیا ضرور، ظاہر ہے کہ مجمع میں سایہ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں ہوتا اور کسی شخص خاص کی نسبت امتیاز کرنا کہ اس کے لئے ظل ہے یا نہیں، دشوار ہوتا ہے، علاوہ بریں یہ کس نے واجب کیا کہ ان اوقات پر حضور والا دھوپ یا چاندنی میں جلوہ فرما ہوں، کیا مدینہ طیبہ میں سایہ دار مکان نہ تھے یا مسجد شریف کہ اکثر وہیں تشریف رکھتے، بے سقف تھی۔

احادیث سے ثابت کہ سفر میں صحابہ کرام حضور کے لئے سایہ دار پیڑ چھوڑ دیتے اور جو کہیں سایہ نہ ملا تو کپڑے وغیرہ کا سایہ کر لیا جیسا کہ روز قدوم مدینہ طیبہ سیدنا ابی بکر الصدیق اور حجۃ الوداع میں واقع ہوا اور قبل از بعثت تو ابر سایہ کے لئے متعین تھا ہی، جب چلتے ساتھ چلتا اور جب ٹھہرتے ٹھہر جاتا، اور ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے غلام میسرہ نے فرشتوں کو سر اقدس پر سایہ کرتے دیکھا اور سفر شام میں آپ کسی حاجت کو تشریف لے گئے تھے، لوگوں نے پیڑ کا سایہ گھیر لیا تھا، حضور دھوپ میں بیٹھ گئے، سایہ حضور پر جھک گیا، بحیرا عالم نصاریٰ نے کہا دیکھو سایہ ان کی طرف جھکتا ہے اور بعض اسفار میں ایک درخت خشک و بے برگ کے نیچے جلوس فرمایا، فوراً زمین حضور کے گرد کی سبزہ زار ہوگئی اور پیڑ ہرا ہو گیا شاخیں اسی ساعت بڑھ گئیں اور اپنی کمال بلندی کو پہونچ کر سائے کے لئے حضور پر لٹک گئیں، چنانچہ یہ سب حدیثیں کتب سیر میں تفصیلاً مذکور ہیں۔

اب نہ رہے مگر وہ لوگ جنہیں طول صحبت روزی نہ ہوا اور حضور کو آفتاب یا ماہتاب یا چراغ کی روشنی میں ایسی حالت میں دیکھا کہ مجمع بھی کم تھا اور موقع سایہ پر بالقصد نظر بھی کی اور ادراک کیا کہ جسم انور ہمسایگی سایہ سے دور ہے اور ظاہر ہے کہ ان سب کا احساس وانکشاف

جن لوگوں کے لئے ہوا ہے وہ بہت کم ہیں، پھر اس طائفہ قلیلہ سے یہ کیا ضرور ہے کہ ہر شخص یا اکثر اس معجزے کو روایت کرتے، ہم نہیں تسلیم کرتے کہ مجرد خرق عادت باعث توفر ودواعی نقل جمیع یا اکثر حاضرین ہے۔

خادم حدیث پر کالشمس فی نصف النہار روشن کہ صدہا معجزات قاہرہ حضور سے غزوات واسفار ومجامع عامہ میں واقع ہوئے کہ سینکڑوں ہزاروں آدمیوں نے ان پر اطلاع پائی مگر ان کی ہم تک نقل صرف آحاد سے پہنچی۔

واقعۂ حدیبیہ میں انگشتان اقدس سے پانی کا دریا کی طرح جوش مارنا اور چودہ پندرہ سو آدمی کا علی اختلاف الروایات اسے پینا اور وضو کرنا اور بقیہ توشہ کو جمع کرنا اور اس سے لشکر کے سب برتن بھر دینا اور اسی قدر باقی بچ رہنا، ایسے معجزات میں ہیں اور بالضرور چودہ پندرہ سو آدمی سب کے سامنے اس کا وقوع ہوا اور سب نے اس پر اطلاع پائی مگر ان میں سے چودہ نے بھی اسے روایت نہ فرمایا۔

فقیر نے کتب حاضرۂ احادیث خصوصاً وہ کتابیں سیر وفضائل کی جن کا موضوع ہی اس قسم کی باتوں کا تذکرہ ہے مانند شفائے قاضی عیاض وشرح خفاجی ومواہب لدنیہ وشرح زرقانی ومدارج النبوۃ وخصائص کبری علامہ جلال الدین سیوطی وغیرہ مطالعہ کیں، پانچ سے زیادہ راوی اس واقعے کے نہ پائے، اسی طرح ردشمس یعنی غروب ہوکر سورج کا لوٹ آنا اور مغرب سے عصر کا وقت ہوجانا جو غزوۂ خیبر میں مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے لئے واقع ہوا کیسی عجیب بات ہے کہ عدم ظل کو اس سے اصلاً نسبت نہیں اور اس کا وقوع بھی ایک غزوہ میں ہوا کما ذکرنا اور تعداد لشکر خیبر کی سولہ سو، بالضرور یہ سب حضرات اس پر گواہ ہوں گے کہ ہر نمازی مسلمان خصوصاً صحابہ کرام کو بہ غرض نماز آفتاب کے طلوع وغروب وزوال کی طرف لاجرم نظر ہوتی ہے۔

توراۃ میں وصف اس امت مرحومہ کا رعاۃ الشمس کیساتھ وارد ہوا، کما رواہ ابو نعیم عن کعب الاحبار عن سیدنا موسی علیہ الصلوۃ والسلام یعنی آفتاب کے نگہبان کہ اس کے تبدل احوال اور شروق وافول وزوال کے جویاں وخبر گیراں رہتے تھے، جب آفتاب نے غروب کیا ہوگا بالضرور تمام لشکر نے نماز کا تہیہ کیا ہوگا، دفعۃً شام سے دن ہوگیا اور

خورشید الٹے پاؤں آیا، کیا ایسے عجیب واقعہ کو دریافت نہ کیا اور نہ معلوم ہوا ہوگا کہ اس کے حکم سے لوٹا ہے جسے قادر مطلق کی نیابت مطلقہ اور عالم علوی میں دست بالا حاصل ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لیکن اس کے سوا اگر کسی صاحب کو معلوم ہو کہ اتنی بڑی جماعت سے دو چار آدمیوں نے اور بھی اس معجزے کو روایت کیا ہو تو نشان دیں۔

بالجملہ۔ یہ حدیث واہبہ ہے جس کی بنا پر ہم عقل ونقل واتباع حدیث وعلماء کو ترک نہیں کر سکتے، کیا یہ اکابر اس قدر نہ سمجھے تھے، انہوں نے دیدہ ودانستہ خدا اور رسول پر افتراء گوارا کیا۔ لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم، بلکہ جب ایک راوی اس حدیث عدم ظل کے ذکوان ہیں اور وہ خود صالح سمان زیات ہوں یا ابو عمر مدنی مولائے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما" تردد فیہ الزرقانی" بہر تقدیر تابعی ثقہ معتمد علیہ ہیں" کما ذکرہ ایضا".....اور تابعین وعلمائے ثقات اہل ورع احتیاط سے مظنون بھی ہے کہ غالب حدیث کو مرسلاً اسی وقت ذکر کریں گے جب انہیں شیوخ وصحابہ کثیرین سے اسے سنکر مرتبہ قرب ویقین حاصل کر لیا ہو۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں اور وجہ اس کی ظاہر ہے کہ درصورت اسناد صدق وکذب سے اپنے آپ کو غرض نہ رہی، جب ہم نے کلام کو اس کی طرف نسبت کر دیا جس سے سنا ہے تو بری الذمہ ہو گئے بخلاف اس کے کہ اس کا ذکر ترک کریں اور خود لکھیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا، ایسا فرمایا، اس صورت میں بار اپنے سر پر رہا تو عالم ثقہ متورع محتاط، بے کثرت سماع واطمینان کلی قلب کے ایسی بات سے دور رہے گا اس طور پر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سایہ نہ ہونا بہت صحابہ نے دیکھا اور ان سب سے ذکوان کو سماع حاصل ہوا اگرچہ ان کی روایات ہم تک نہیں پہونچیں۔

✿✱✿✱✿

✿✱✿

(۶) خواب میں حضور کا دیدار واقعی ہوتا ہے

۲۸۴۲۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من رآنی فی المنام فقد رآنی، فان الشیطان لا یتمثل بی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھی کو دیکھا کہ شیطان میری مثال بن کر نہیں آسکتا۔

۲۸۴۳۔ **عن** ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من رانی فقد رای الحق ، فان الشیطان لا یتزیابی ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کہ شیطان میری وضع نہ بنائے گا۔

۲۸۴۴۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من رانی فقد رای الحق ، فان الشیطان لا یتکوننی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا کہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کرسکتا۔۱۲م

۲۸۴۵۔ **عن** ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من رانی فی المنان فسیرانی فی الیقظۃ و لا یتمثل الشیطان بی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۸۴۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تعبیر الرؤیا، ۱۰۳۶/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قول النبی ﷺ ۵۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ۳۶۱/۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۲۷۲/۸
المستدرک لحاکم ۴۳۵/۴ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ۱۲۵/۱

۲۸۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تعبیر الرؤیا، ۱۰۳۶/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا، ۲۴۲/۲

۲۸۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من رای النبی ﷺ فی المنام، ۱۰۳۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۵/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۸۱/۷
دلائل النبوۃ للبیہقی، ۴۵/۷ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۷۸/۷

۲۸۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب من رای النبی ﷺ فی المنام، ۱۰۳۵/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا، ۲۴۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۶/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۷/۱۹
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۸۲/۷ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۲۷/۱۲

نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا، اور شیطان میری مثال بن کر نہیں آسکتا۔۱۲م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس معنی میں احادیث متواتر ہیں، مگر ازآنجا کہ حالت خواب میں ہوش وحواس عالم بیداری کی طرح ضبط وتیقظ پر نہیں ہوتے، لہذا خواب میں جو ارشاد سنے مثل سماع بیداری مورث یقین نہیں ہوتا۔ اس کا ضابطہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جو ارشادات بیداری میں ثابت ہو چکے ان پر عرض کریں، اگر ان سے مخالفت نہیں فبہا، سواء وجد مطابقۃ الصریح اولا، ایسی حالت میں اس ارشاد کا ماننا چاہیئے اور مخالفت ہے تو یقین کریں گے کہ صاحب خواب کے سننے میں فرق ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حق فرمایا، اور بوجہ تکدر حواس کہ اثر خواب ہے اس کے سننے میں غلط آیا جیسے ایک شخص نے خواب دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے مے کشی کا حکم دیتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضور نے مے کشی سے نہی فرمائی، تیرے سننے میں الٹی آئی۔ اس امر میں فاسق ومتقی برابر ہیں، نہ متقی کا سماع واجب الصحۃ نہ فاسق کا بیان یقینی الکذب، بلکہ ضابطہ مطلقا یہی ہے جو مذکور ہوا۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۲۴

(۷) سفر معراج کی تفصیل

۲۸۴۶۔ **عن** ابی هرير رضی الله تعالیٰ عنه او غيره ، شك ابو جعفر فی قول الله عزوجل " سبحٰن الذی اسری بعبده ليلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنريه من آياتنا انه هو السميع البصير " قال : جاء جبرئيل عليه الصلوة و السلام الی النبی صلی الله تعالیٰ عليه عليه وسلم ومعه مكائيل عليه الصلوة والسلام فقال جبرئيل لميكائيل : ائتنی بطست من ماء زمزم كيما اطهر قلبه ، و اشرح له صدره ، قال : فشق عن بطنه ، فغسله ثلاث مرات ، و اختلف اليه ميكائيل بثلاث طسات من ماء زمزم ، فشرح صدره ، و نزع ما كان

۲۸۴۶۔ التفسير لابن جرير، سورة الاسراء، ۶/۹

فيه من غل، وملأه حلما و علما و ايمانا و يقينا و اسلاما، و ختم بين كتفيه بخاتم النبوة ـ ثم اتاه بفرس فحمل عليه كل خطوة منه منتهى طرفه و اقصى بصره، قال: فسار و سار معه جبرئيل عليه السلام، فأتى على قوم يزرعون فى يوم يحصدون فى يوم كلما حصدوا عاد كما كان، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يا جبرئيل! ما هذا ؟قال: هؤلاء المجاهدون فى سبيل الله، تضاعف لهم الحسنة بسبع مأة ضعف، وما انفقوا من شئ فهو يخلفه و هو خير الرازقين ـ ثم اتى على قوم ترضخ رؤسهم بالصخر، كلما رضخت عادت كما كانت، لايفترعنهم من ذلك شئ فقال: ما هؤلاء ياجبرئيل؟ قال: هؤلاء الذين تتثاقل رؤسهم عن الصلوٰة المكتوبة ـ ثم اتى على قوم على اقبالهم رقاع، و على ادبارهم رقاع، يسرحون كما تسرح الابل و الغنم، ياكلون الضريع الزقوم ورضف جهنم و حجارتها، قال: ماهؤلاء ياجبرئيل ؟قال: هؤلاء الذين لايؤدون صدقات اموالهم و ما ظلمهم الله شيئا، و ما الله بظلام للعبيد، ثم اتى على قوم بين ايديهم لحم نضيج فى قدور، و لحم آخرنئ قذر خبيث فجعلوا ياكلون من النئ، ويدّعون النضيج الطيب، فقال: ما هؤلاء يا جبرئيل ؟ قال: هذا الرجل من امتك تكون عنده المرأة الحلال الطيب فياتى امراة خبيثة فيبيت معه حتى يصبح، قال: ثم اتى على خشبة فى الطريق لايمربها ثوب الاشقته، و لا شئ لا خرقته، قال: ما هذا يا جبرئيل؟ قال: هذا مثل اقوام من امتك يقعدون على الطريق فيقطعونه، ثم قرء (و لا تقعدوا بكل صراط توعدون وتصدون) الآية ـ ثم آتى على رجل قد جمع حزمة حطب عظيمة لا يستطيع حملها، و هو يزيد عليها، فقال: ما هذا يا جبرئيل؟ قال: هذا الرجل من امتك تكون عنده امانات الناس لا يقدر على اذائها، و هو يزيد عليها، و يريد ان يحملها، فلا يستطيع ذلك، ثم اتى على قوم تقرض السنتهم شفاههم بمقاريض من حديد كلما قرضت عادت كما كانت لا يفترعنهم من ذلك شئ، قال: ما هؤلاء يا جبرئيل؟ فقال هولاء خطباء امتك خطباء الفتنة يقولون مالا يفعلون ـ ثم اتى على حجرصغير يخرج منه ثور عظيم فجعل الثور يريد ان يرجع من

حيث خرج فلا يستطيع ، فقال :ما هذا يا جبرئيل ؟ قال:هذ الرجل يتكلم بالكلمة العظيمة ، ثم يندم عليها فلا يستطيع ان يردها ـ ثم اتى على واد ، فوجد ريحا طيبة باردة و فيه ريح المسك و سمع صوتا فقال يا جبرئيل ما هذه الريح الطيبة الباردة و هذه الرائحة التى كريح المسك ، و ما هذا الصوت ؟ قال : هذا صوت الجنة تقول : يا رب آتنى ما وعدتنى فقد كثرت غرفى و استبرقى وحريرى و سند سى وعبقرى و لؤلؤى و مرجانى ، وفضتى ذهبى ، و اكوابى وصحافى واباريقى و فواكهى ونخلى ورمانى ولبنى وخمرى ، فآتنى وماعدتنى ، فقال : لك كل مسلم و مسلمة ، و مؤمن و مؤمنة ، و من آمن بى و برسلى و عمل صالحا و لم يشرك بى، و لم يتخذ من دونى انداداً ، و من خشيتى فهو آمن ، و من سألنى اعطيته ، و من اقرضنى جزيته ، ومن توكل علىّ كفيته ، انى انا الله لا اله الا انا لا اخلف الميعاد ، قد افلح المومنون ، و تبارك الله احسن الخالقين ، قالت: قد رضيت ـ ثم اتى على واد فسمع صوتا منكرا و وجد ريحا منتنة ، فقال : ما هذه الريح يا جبرئيل ؟ و ما هذا الصوت ؟ قال : هذا صوت جهنم ، تقول : يا رب آتنى ما وعدتنى، فقد كثرت سلاسلى و اغلالى و سعيرى و جحيمى و ضريعى و غساقى، وعذابى عقابى ، و قد بعد قعرى و اشتدحرى فآتنى ماوعدتنى،قال لك كل مشرك و مشركة ، وكافرو كافرة ، وكل خبيث وخبيثة وكل جبار لا يومن بيوم الحساب ، قالت: قد رضيت قال : ثم سارحتى اتى بيت المقدس، فنزل فربط فرسه الى صخرة ،ثم دخل فد فصلى مع الملآئكة ، فلما قضيت الصلوٰة ، قالوا : يا جبرئيل من هذا معك؟ قال : محمد ، صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، قالوا : و قد ارسل اليه قال : نعم قالوا: حياه الله من اخ و من خليفة، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجى جاء ، قال : ثم لقى الارواح فاثنوا على ربهم ، فقال ابراهيم عليه السلام : الحمد لله الذى اتخذنى خليلا و اعطانى ملكا عظيما ، وجعلنى امة قانتا لله يوتم بى و انقذ نى من النار جعلها على بردا و سلاما ـ ثم ان موسى عليه السلام اثنى على ربه فقال : الحمد لله الذى كلمنى تكليما وجعل هلاك آل فرعون ونجاة بنى اسرائيل على

یدی ، و جعل من امتی قوما یهدون بالحق و به یعدلون۔ ثم ان داؤد علیه السلام
اثنی علی ربه فقال : الحمد الله الذی جعل لی ملکا عظیما و علمنی الزبور و الان
لی الحدید و سخر لی الجبال یسبحن والطیر ، واعطانی الحکمة و فصل
الخطاب۔ ثم ان سلیمان علیه السلام اثنی علی ربه فقال : الحمد لله الذی سخر
لی الریاح و سخر لی الشیاطین ، یعملون لی ما شئت من محاریب و تماثیل و
جفان کالجواب ، و قدور راسیات و علمنی منطق الطیر، واتانی من کل شئ
فضلا ، و سخر لی جنود الشیاطین والانس و الطیر ، و فضلنی علی کثیر من عبادة
المومنین ، و اتانی ملکا عظیما لاینبغی لاحد من بعدی فجعل ملکی ملکا طیبا
لیس علیّ فیه حساب۔ ثم ان عیسی علیه السلام اثنی علی ربه فقال : الحمد لله
الذی جعلنی کلمة و جعل مثلی مثل ادم خلقه من تراب ، ثم قال له : کن فیکون ،
و علمنی الکتاب و الحکمة و التوراة والانجیل، وجعلنی اخلق من الطین کهیئة
الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله وجعلنی ابرئ الاکمه والابرص واحی
الموتی باذن الله و رفعنی و طهرنی و اعاذنی و امی من الشیطان الرجیم ، فلم یکن
للشیطان علینا سبیل ، قال : ثم ان محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اثنی علی ربه
فقال : کلکم اثنی علی ربه و انا مثن علی ربی ، فقال : الحمد الله الذی ارسلنی
رحمة للعالمین و کافة للناس بشیرا ونذیرا ، وانزل علی الفرقان فیه تبیان کل شئ ،
وجعل امتی خیر امة اخرجت للناس وجعل امتی وسطا وجعل امتی هم الاولون و
هم الآخرون ، وشرح لی صدری و وضع عنی وزری، و رفع لی ذکری، وجعلنی
فاتحا خاتما۔قال ابرهیم علیه الصلوٰة والسلام: بهذا فضلکم محمد صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم ۔ قال ابو جعفر و هو الرازی : خاتم النبوة و فاتح بالشفاعة یوم
القیامة ۔ ثم اتی الیه بآنیه ثلاثة مغطاة افواهها ، فاتی باناء فیه ماء فقیل : اشرب
فشرب منه یسیرا، ثم دفع الیه اناء آخر فیه لبن فقیل له : اشرب ، فشرب منه حتی
روی ، ثم دفع الیه اناء اخر فیه خمر ، فقیل له : اشرب ، فقال : لا اریده قد رویت
فقال له جبرئیل علیه الصلوٰة والسلام: اما انها ستحرم علی امتک ، لو شربت منها

لم یتبعك من امتك الا القلیل ـ ثم عرج به الی السماء الدنیا ، فاستفتح جبرئیل بابا من ابوابها ، فقیل من هذا ؟ قال جبرئیل ، قیل و من معك ؟ فقال : محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالوا: او قد ارسل الیه قال : نعم ،قالوا :حیاه الله من اخ و من خلیفة ، فنعم الاخ و نعم الخلیفة ، و نعم المجی جاء ، فد خل فاذا هو برجل تام الخلق لم ینقص من خلقه شئ ، کما ینقص من خلق الناس ،علی یمینه باب یخرج منه ریح طیبة ،وعن شماله باب یخرج منه ریح خبیثة ، اذا نظر الی الباب الذی عن یمینه ضحك واستبشر ، واذا نظر الی الباب الذی عن شماله بکی و حزن فقلت : یا جبرئیل من هذا الشیخ التام الخلق الذی لم ینقص من خلقه شئ ، و ما هذان البابان ؟ قال : هذا ابو ك آدم ، وهذ الباب الذی عن یمینه باب الجنة ، و اذا نظر الی من یدخله من ذریته ضحك واستبشر، و الباب الذی عن شماله باب جهنم ، اذا نظر الی من یدخله من ذریته بکی وحزن ـ ثم صعد به جبرئیل علیه الصلوٰة و السلام الی السماء الثانیة فاستفح فقیل : من هذا ؟ قال جبرئیل: قیل و من معك ؟ قال محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالوا: او قد ارسل الیه قال : نعم، قالوا: حیاه الله من اخ و من خلیفة فنعم الاخ و نعم الخلیفة و نعم المجی جاء ، قال : فاذا هو بشابین فقال : یا جبرئیل من هذا الشابان ؟ قال : هذا عیسی بن مریم و یحیٰ بن زکریا ابنا الخالة علیهم الصلوٰه والسلام قال : فصعد به الی السماء الثالثة فاستفتح فقالوا : من هذا ؟ قال : جبرئیل ، قالوا : و من معك ؟قال : محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،قالوا :او قد ارسل الیه ؟ قال : نعم، قالوا: حیاه الله من اخ و من خلیفة ، فنعم الاخ و نعم الخلیفة و نعم المجی جاء ـ قال : فدخل فاذا هو برجل قد فضل علی الناس کلهم فی الحسن ، کما فضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب ، قال : من هذا یا جبرئیل الذی فضل علی الناس فی الحسن ؟ قال : هذا اخوك یوسف ، ثم صعد به الی السماء الرابعة ، فاستفتح فقیل : من هذا ؟ قال : جبرئیل ، قالوا من معك ؟ قال : محمد ، قالوا: او قد ارسل الیه ؟ قال نعم، قالوا: حیاه الله من اخ و من خلیفة ، فنعم الاخ و نعم الخلیفة ، و نعم المجی جاء ،

قال :فدخل فاذا هو برجل قال : من هذا يا جبرئيل ؟ قال : هذا ادريس رفعه الله
مكانا عليا ، ثم صعد به الى السماء الخامسة ، فاستفتح جبرئيل فقالوا : من هذا ؟
فقال : جبرئيل قالوا : و من معك ؟ قال : محمد ،قالوا : او قد ارسل اليه ؟ قال : نعم
قالوا : حياه الله من اخ و من خليفة ، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجى جاء
، ثم دخل فاذا هو برجل جالس و حوله قوم يقص عليهم ، قال : من هذا يا
جبرئل؟ و من هؤلاء الذين حوله ؟ قا ل: هذا هارون المحبب فى قومه ، وهؤلاء
بنو اسرائيل ، ثم صعد الى السماء السادسة ، فاستفتح جبرئيل فقيل له : من هذا ؟
قال : جبرئيل، قالوا : و من معك؟ قال: محمد ، قالوا: او قد ارسل اليه ؟ قال : نعم
قالوا :حياه الله من اخ و من خليفه ، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجى جاء ،
فاذا هو برجل جالس فجاوزه فبكى الرجل ، فقال : يا جبرئيل من هذا؟ قال :
موسى ،قال : فما باله يبكى ؟ قال : تزعم بنو اسرائيل انى اكرم بنى آدم على الله ،
، و هذا رجل من بنى آدم قد خلفنى فى دنيا و انا فى اخرى ، فلو انه بنفسه لم ابال
و لكن مع كل نبى امته، ثم صعد به الى السماء السابعة ، فاستفتح جبرئيل ، فقيل:
من هذا ؟ قال : جبرئيل ، قالوا: من معك ؟ قال : محمد ، قالوا: او قد ارسل اليه؟
قال : نعم، قالوا : حياه الله من اخ ومن خليفة فنعم الاخ و نعم الخلفية ونعم
المجى جاء، قال : فدخل فاذاً هو برجل اشمط جالس عند باب الجنة على
كرسى،وعنده قوم جلوس بيض الوجوه ، امثال القراطيس، وقوم فى الوانهم شئ ،
فقام هؤلاء الذين فى الوانهم شئ، فدخلوا نهر فاغتسلوا فيه، فخرجوا و قد خلص
من الوانهم شئ،ثم دخلوا نهر آخر، فاغتسلوا فيه ، فخرجوا وقد خلص من الوانهم
شئ ، ثم دخلوا نهر آخر ، فاغتسلوا فيه ، فخرجوا وقد خلص من الوانهم شئ ثم
دخلوا فنهر آخر فاغتسلوا فيه فخرجوا و قد خلص من الوانهم شئ ،فصارت مثل
الوانهم اصحابهم فجآء وا فجلسوا الى اصحابهم ، فقال: يا جبرئيل من هذا
الاشمط؟ ثم من هولاء البيض وجوههم ؟ ومن هولاء الذين فى الوانهم شئ؟ وما
هذه الانهار التى دخلوا فجاء وا قد صفت الوانهم ؟ قال : هذا ابوك ابراهيم اول

شمط علی الارض ، واما ھٰؤلاء البیض الوجوہ فقوم لم یلبسوا ایما نھم بظلم ، و ما ھولاء الذین فی الوانھم شیئ ، فقوم خلطوا عملا صالحا وآخرسیئاً فتابوا ، فتاب اللہ علیھم و اما الانھار فاولھا رحمۃ اللہ وثانیھا نعمۃ اللہ ، و الثالث سقاھم ربھم شرابا طھورا ، قال ـ ثم انتھی الی السدرۃ فقیل لہ : ھذہ السدرۃ ینتھی الیھا کل احد خلا من امتك علی سنتك ، فاذا ھی شجرۃ یخرج من اصلھا انھا رمن ماء غیر آسن ، وانھارمن لبن لم یتغیرطعمہ ، وانھارمن خمر لذہ للشاربین ، وانھارمن عسل مصفی ، و ھی شجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا سبعین عاما لایقطعھا ، والورقۃ منھا مغطیۃ للامۃ کلھا ، قال : فغشیھا نور الخلاقِ عزوجل وغشیتھا الملائکۃ امثال الغربان حین یقعن علی الشجرۃ ، قال : فکلمۃ عند ذلك ، فقال لہ : سل فقال : اتخذت ابراھیم خلیلا و اعطیتہ ملکا عظیما، و کلمت موسی تکلیما ، واعطیت داؤد ملکا عظیما ، والنت لہ الحدید ، وسخرت لہ الجبال ، و اعطیت سلیمان ملکا عظیما ، و سخرت لہ الجن و الانس و الشیاطین ، و سخرت لہ الریاح ، و اعطیتہ ملکا لا ینبغی لاحد من بعدہ ، وعلمت عیسی التوراۃ و الانجیل ، و جعلتہ یبری الاکمہ و الابرص ، یحی الموتی باذن اللہ و اعذتہ و امہ من الشیطان الرجیم ، فلم یکن للشیطان علیھما سبیل ، فقال لہ ربہ : قد اتخذتك حبیبا و خلیلا ، وھو مکتوب فی التوراۃ ، حبیب اللہ ، و ارسلتك الی الناس کافۃ بشیرا ونذیرا ، وشرحت لك صدرك ، وضعت عنك و زرك و رفعت لك ذکرك فلا اذکر الا ذکرت معی ، وجعلت امتك امۃ و سطا ، وجلعت امتك ھم الاولون و الآخرون ، وجعلت امتك لا تجوز لھم خطبۃ حتی یشھد وا انك عبدی و رسولی ، جعلت من امتك اقواما فلو بھم اناجیلھم ، وجعلتك اول النبین خلقا ، و اخرھم بعثا ، واولھم یقضی لہ ، و اعطیتك سبعا من المثانی لم یعطھا نبی قبلك ، واعطیتك الکوثر ، واعطیتك ثمانیۃ اسھم ، الاسلام ، والھجرۃ ، والجھاد ، والصدقۃ ، والصلوۃ ، وصوم رمضان ، والامر بالمعروف والنھی عن المنکر ، وجعلتك فاتحاوخاتما ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فضلنی ربی بست اعطانی فواتح الکلم و

خواتمیه وجوامع الحدیث وارسلنی الی الناس کافة بشیرا ونذیرا وقذف فی قلوب عدوی الرعب من مسیرة شهر و احلت لیّ الغنائم و لم تحل لاحد قبلی، وجعلت لی الارض کلها طهورا و مسجدا، قال و فرض علی خمسین صلاة ۔ فلما رجع الی موسی، قال بم امرت یا محمد ؟ قال : بخمسین صلاة، قال ارجع الی ربك فاسئله التخفیف فان امتك اضعف الامم، فقد لقیت من بنی اسرائیل شدة، قال فرجع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی ربه فسأله التخفیف، فوضع عنه عشرا، ثم رجع الی موسی فقال : بکم امرت؟ قال باربعین، قال ارجع الی ربك فاسئله التخفیف فان امتك اضعف الامم و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة، قال: فرجع الی ربه فسأله التخفیف فوضع عنه عشرا فرجع الی موسی فقال بکم امرت؟ قال : امرت بثلاثین، فقال له موسی : ارجع الی ربك فاسئله التخفیف فان امتك اضعف الامم ؛ و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة، قال : فرجع الی ربه فساله التخفیف، فوضع عنه عشرا فرجع الی موسی فقال بکم امرت؟ قال بعشرین، قال:ارجع الی ربك فاسئله التخفیف فان امتك اضعف الامم و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة، قال : فرجع الی ربه فسأله التخفیف، فوضع عنه عشر، فرجع الی موسی، فقال : بکم امرت ؟ قال : بعشر، قال . ارجع الی ربك فاسئله التخفیف، فان امتك اضعف الامم و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة، قال : فرجع علی حیاء الی ربه فسأله التخفیف، فوضع عنه خمسا، فرجع الی موسی فقال : بکم امرت ؟ قال بخمس قال : ارجع الی ربك فاسئله التخفیف فان امتك اضعف الامم، و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة قال : قد رجعت الی ربی حتی استحیت فما انا راجع الیه، فقیل له : اما انك کما صبرت نفسك علی خمس صلوت فانهن یجزین عنك خمسین صلاة فان کل حسنة بعشر امثالها، قال فرضی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل الرضاء فکان موسی اشدهم حین مربه و خیرهم له حین رجع الیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یا کسی دوسرے صحابی سے روایت ہے (یہ شک، راویٔ حدیث حضرت ابوجعفر کی طرف سے ہے) کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "سبحان الذی اسریٰ" الآیہ کی تفصیل اس طرح ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت جبرئیل اپنے ساتھ حضرت میکائیل علیہما السلام کو لیکر حاضر ہوئے۔ حضرت جبرئیل نے حضرت میکائیل سے فرمایا: آب زمزم سے ایک طشت بھر کے لاؤ تاکہ میں آپ کے مقدس قلب کو خوب ستھرا کردوں اور آپ کے سینۂ اقدس کو کھول دوں، راوی کہتے ہیں: پھر آپ کے مبارک پیٹ تک ایک شگاف لگایا اور قلب مبارک کو تین مرتبہ دھویا، ہر مرتبہ حضرت میکائیل آب زمزم سے طشت بھر کے لاتے، اس کے بعد آپ کا سینۂ اقدس خوب کشادہ ہوگیا اور اس میں بشری تقاضے کی رو سے جو چیز تھی اسے دور کردیا نیز حلم و بردباری ایمان و یقین اور اسلام سے اس کو بھر دیا دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت لگائی، پھر براق آیا اور اس پر آپ سوار ہوئے اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ منتہائے نظر قدم پڑتا اور اس سے حضور کا سفر اسی طرح جاری رہا اور ساتھ میں حضرت جبرئیل بھی تھے۔ آپ کا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا جو ایک دن میں کھیتی کرتے اور اسی دن کاٹ لیتے، جب کھیتی کاٹ کر فارغ ہوتے فوراً پھر وہ ویسی ہی لہلہاتی اور بدستور سابق یہ کاٹ لیتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں کہ ان کی نیکیاں سات سوگنی تک بڑھادی جاتی ہیں اور جو انہوں نے راہ خدا میں خرچ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت کے لئے ذخیرہ فرمادیا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ پھر ایک ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا جن کے سر پتھر سے کچلے جارہے ہیں، جب پورے طور پر کچل جاتے ہیں تو پھر ویسے ہی دوبارہ صحیح ہوجاتے ہیں، فرمایا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سر فرض نماز سے بوجھل رہتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے آگے پیچھے شرمگاہوں پر چیتھڑے بندھے تھے اور اونٹ بکریوں کی طرح چل پھر رہے تھے، ساتھ ہی وہ ذلت کا کھانا، تھوہر اور جہنم کے گرم گرم پتھر کھارہے تھے، آپ نے فرمایا: اے جبرئیل یہ کن لوگوں کی مثال ہے؟ عرض کیا: یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو اپنے مالوں کی زکوۃ نہیں ادا کرتے، اللہ تعالیٰ نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا، اور اللہ تعالیٰ بندوں پر بالکل ظلم نہیں فرماتا۔ پھر ایسی قوم کے

پاس سے گزر ہوا جن کے پاس بھنا ہوا گوشت ہانڈیوں میں رکھا ہے، اور پاس ہی کچا بد بودار ناپاک گوشت بھی ہے، یہ لوگ کچا بدبودار گوشت تو کھاتے ہیں لیکن پاکیزہ بھنے گوشت کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ فرمایا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کی امت کے وہ لوگ جن کی دنیا میں حلال و پاکیزہ بیویاں تھیں لیکن یہ بدچلن عورتوں کے پاس شب باشی کرتے، اور ان عورتوں کی مثال تھی جو اپنے پاک شوہروں کو چھوڑ کر بدچلن مردوں سے ساز باز رکھتیں اور انہیں کے پاس رات گزارتیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی لکڑی کے پاس سے ہوا کہ راستہ میں اس لکڑی کے پاس سے جو کپڑا گزرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے، اور جو چیز بھی گزرتی ہے وہ پھٹ جاتی ہے۔ فرمایا: اے جبرئیل یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ آپ کے ان امتیوں کی مثال ہے جو لوٹ مار کرتے ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی۔

و لا تقعدوا بکل صراط توعدون و تصدون۔

اور ہر راستہ پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انہیں روکو۔

(کنزالایمان)

پھر ایک ایسے مرد کے پاس سے گزر ہوا جس نے لکڑیوں کا ایک بڑا گٹھا تیار کرلیا تھا جس کو اٹھا نہیں پا رہا تھا، لیکن اس کے باوجود وہ مزید لکڑیاں لا کر اس میں اضافہ کر رہا ہے، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ آپ کا وہ امتی ہے جس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہوتیں جن کی یہ بخوبی حفاظت نہیں کر پاتا تھا لیکن اس کے باوجود اور زیادہ امانتوں کا خواہش مند رہتا۔ پھر ایسی قوم سے گزر ہوا جن کی زبانیں اور ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے، پھر اس کے بعد ویسے ہی ہوجاتے کہ ان میں کسی طرح کا نقص نہیں ہوتا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کی امت کے وہ مقرر ہیں جن کی تقریروں سے فتنے برپا ہوتے اور یہ خود بے عمل بھی تھے۔ پھر ایک چھوٹے سوراخ کے پاس سے گزر ہوا جس سے عظیم الجثہ بیل نمودار ہوا، لیکن جب اس نے اس میں دوبارہ داخل ہونے کی کوشش کی تو داخل نہ ہوسکا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ شخص بڑے بول بولتا پھر شرمندہ ہوتا لیکن ان کو لوٹا نہیں سکتا تھا۔ پھر ایک وادی کے پاس سے گزر ہوا جس سے ٹھنڈی پاکیزہ ہوا آرہی تھی، اور مشک کی خوشبو، اور ایک آواز بھی سنائی دی، فرمایا: اے جبرئیل! یہ ٹھنڈی ہوا اور مشک کی خوشبو کیسی ہے؟، اور یہ آواز کس

کی ہے؟ عرض کیا: یہ جنت کی آواز ہے، اپنے رب کے حضور عرض کر رہی ہے: اے میرے رب! مجھے وہ چیز عطا فرما جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا، میرے اندر بہت محل اور آراستہ کمرے ہیں، ریشم وسندس کے عمدہ اور تعجب خیز لباس ہیں، موتی ومونگا اور سونا چاندی کی بہتات ہے، میرے اندر کوزے، پیالے، لوٹے کثرت سے ہیں، اور میرے میوے کھجوریں، انار، دودھ اور شراب کی نہریں تو نے نہایت کثرت سے پیدا فرمائی ہیں، لہذا مجھے وہ عطا فرما جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیرے لئے مسلمان مرد وعورت اور مومن مرد وعورت ہیں اور ہر وہ شخص جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لایا، نیک عمل کئے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا، اور میرے مقابل کوئی ہمسر نہ ٹھہرایا، جو مجھ سے ڈرا وہ امن والا ہے، اور وہ جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کرتا ہوں، اور جو مجھے راضی کرنے کے لئے کچھ خرچ کرے میں اس کا بدلا عنایت کرتا ہوں، بیشک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں وعدہ خلافی نہیں کرتا، بیشک مومن بندے کامیاب ہوئے اور برکت والی ہے خدا کی ذات جو بہترین خالق ہے، جنت نے یہ مژدہ سن کر عرض کیا: میں راضی ہوں۔ پھر ایک ایسی وادی سے گزر ہوا جس سے نہایت ڈراؤنی آوازی آئی اور نہایت بدبودار ہوا۔ فرمایا: اے جبرئیل! یہ بدبو کیسی اور یہ آواز کس کی ہے؟ عرض کیا یہ دوزخ کی آواز ہے۔ بارگاہ خداوند قدوس میں عرض کر رہی ہے: اے میرے رب مجھے وہ چیز عطا فرما جن کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا، میرے اندر زنجیریں اور طوق بہت ہیں، میری بھڑک ولپیٹ زیادہ ہے اور میرے اندر ذلت آمیز کھانے اور بدبودار چیزیں کثیر ہیں، اور میرا عذاب وسزا کثرت سے ہیں، میری گہرائی بہت ہے اور گرمی سخت ہے، مجھے وہ عطا فرما جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیرے لئے ہر مشرک مرد وعورت ہے، اور ہر کافر مرد وعورت اور ہر بدکار مرد وعورت، اور ہر وہ مغرور ومتکبر شخص جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتا، دوزخ نے کہا: میں راضی ہوں۔ راوی فرماتے ہیں: پھر حضور کا سفر جاری رہا یہاں تک کہ بیت المقدس آپ کی سواری پہونچ گئی، آپ نے اتر کر براق کو ایک چٹان سے باندھا اور اندر داخل ہو کر فرشتوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی، جب نماز ہو چکی تو فرشتوں نے عرض کیا: اے جبرئیل! یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بولے: کیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، سب نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی اور اپنے خلیفہ

مطلق کو سلامت رکھے، یہ بہترین بھائی اور بہترین خلیفہ ہیں، ہم سب ان کی تشریف آوری پر خوش آمدید کہتے ہیں، راوی کہتے ہیں: پھر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، ان سب حضرات نے اپنے رب کی مختلف انعامات پر حمد وثنا بیان کی، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں حمد بیان کی، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا اور ملک عظیم عطا فرمایا، میرے لئے ایسی امت بنائی جو میری تابعدار اور اللہ کی فرمانبردار رہی، مجھے اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچایا اور مجھ پر اس کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنایا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی اور کہا: تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے شرف ہم کلامی سے مشرف فرمایا، اور آل فرعون کو بحر قلزم میں میرے ذریعہ غرق کیا، اور بنی اسرائیل کو نجات بخشی، میری امت سے ایک ایسی قوم بھی پیدا فرمائی جو سیدھا راستہ دکھاتی اور حق پر ثابت قدم رہتی۔ پھر حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے عظیم ملک عطا فرمایا، اور زبور شریف کا علم بخشا، لوہے کو میرے ہاتھ میں نرم کیا، پہاڑوں اور پرندوں کو میرا مطیع بنایا کہ میرے ساتھ صبح وشام اللہ کی تسبیح بیان کرتے، مجھے نبوت عطا فرمائی اور فصاحت کلام سے معزز کیا یعنی حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا کلام عطا فرمایا۔ پھر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا اس طرح بیان فرمائی، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہواؤں کو میرے تابع کیا، شیاطین میرے تابع فرمان رہتے، میں جو چاہتا وہ میرے لئے بناتے پختہ عمارتیں، مجسمے، بڑے بڑے لگن جیسے حوض ہوں اور بھاری دیگیں جو چولہوں پر جمی رہتیں، اور تابع کیا شیاطین، انسانوں اور پرندوں کے لشکر کو، بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی، مجھے ایسی سلطنت بخشی جو میرے بعد کسی کو عطا نہ ہوئی، اور میری بادشاہت میرے حق میں ایسی مبارک فرمائی کہ مجھ سے اس کا حساب نہ ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی اور اس طرح فرمایا: تمام خوبیاں اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنا مبارک کلمہ فرمایا، اور مجھے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل پیدا فرمایا کہ ان کی تخلیق بغیر ماں باپ صرف مٹی سے ہوئی اور مجھے بغیر باپ کے پیدا فرمایا، مجھے اپنی کتاب تورات وانجیل کا علم بخشا اور نبوت سے سرفراز فرمایا، ساتھ ہی مجھے یہ معجزہ بھی عطا کیا کہ میں مٹی سے پرند کی صورت بناتا اور اس

میں پھونک مارتا تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن کر اڑ جاتا، اور میں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو درست کر دیتا اور مردوں کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے زندہ فرماتا، مجھے بلند کیا اور پاک کیا، مجھے اور میری والدہ ماجدہ کو شیطان مردود سے محفوظ رکھا، لہذا شیطان کا قابو ہم پر نہ چلا۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی، تم سب نے اپنے رب کی حمد وثنا کی اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا، تمام مخلوق کے لئے بشیر نذیر بنایا، مجھ پر قرآن کریم نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے، میری امت کو خیر امت فرمایا اور تمام امتوں میں افضل قرار دیا، میری امت کو دنیا میں سب سے آخر میں بھیجا لیکن بروز قیامت پہلے حساب ہو کر داخل جنت ہوں گے، میرے لئے میرا سینہ کشادہ فرمایا، مجھ سے میرا بوجھ اتار دیا اور میرے ذکر کو بلند فرمایا، مجھ کو تمام انبیاء کا خاتم اور سردار فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا: بیشک ان تمام چیزوں میں حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تم سب پر فضیلت حاصل ہے۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تین برتن پیش ہوئے جن کے منہ بند تھے، ان سے ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا، عرض کیا: نوش فرمائیں، آپ نے اس سے کچھ پیا، پھر دوسرا برتن پیش ہوا اس میں دودھ تھا، کہا گیا، نوش فرمائیں، آپ نے خوب سیر ہو کر پیا، پھر تیسرا برتن پیش ہوا جس میں شراب تھی، عرض کیا گیا: نوش فرمائیں، فرمایا: اب مجھے خواہش نہیں میں سیراب ہو گیا ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ و السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! واضح رہے کہ یہ شراب عنقریب آپ کی امت پر حرام ہونے والی ہے، اگر آپ اس سے آج کچھ پی لیتے تو آپ کی امت کے کچھ لوگ ہی اس سے بچتے۔
پھر آسمان دنیا کی طرف عروج فرمایا، حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا، تو جواب آیا، آپ کون؟ آپ نے فرمایا: میں جبرئیل ہوں، آواز آئی، آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فرشتوں نے کہا: کیا ان کو لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ بولے: ہاں، سب ملائکہ نے کہا: اللہ تعالیٰ سلامت رکھے ہمارے بھائی اور اپنے نائب مطلق کو، یہ بہترین بھائی اور بہترین خلیفہ ہیں، ہم سب ان کی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں، جب آپ دروازہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص ہیں جو اپنے قد وقامت میں کامل و اکمل ہیں، کسی عضو میں کسی

طرح کی کوئی خامی نہیں جیسا کہ عموما ہوتا ہے، ان کے داہنی طرف ایک دروازہ ہے جس سے پاکیزہ ہوا آرہی ہے، اور بائیں طرف ایک دروازہ ہے جس سے بد بودار ہوا آتی ہے، داہنی طرف دیکھ کر خوش ہوتے ہیں لیکن بائیں طرف نظر کر کے روتے اور غمزدہ ہوتے ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جبرئیل سے پوچھا، اے جبرئیل! یہ بزرگ انسان قد و قامت میں صحیح جس میں کسی طرح کا کوئی نقص نہیں یہ کون ہیں؟ اور دونوں دروازے کیسے ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کے والد محترم حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور یہ داہنی طرف دروازہ جنت کا دروازہ ہے، جب اپنی اولاد کو اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور بائیں طرف دروازہ دوزخ کا ہے، جب اپنی اولاد کو اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور کے ساتھ دوسرے آسمان پر پہونچے اور دروازہ کھلوایا یہاں بھی وہی سوال ہوا، آپ کون؟ فرمایا: میں جبرئیل، آواز آئی، آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، ندا ہوئی، کیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا، بولے ہاں، تمام فرشتوں نے وہی کلمات کہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کو سلامت رکھے اور اپنے نائب مطلق کو، یہ بہترین بھائی اور خلیفہ ہیں، ہم سب ان کی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں، وہاں دو جوانوں سے ملاقات ہوئی، فرمایا: اے جبرئیل! یہ دونوں کون ہیں؟ عرض کیا: یہ حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں، یعنی دونوں خالہ زاد بھائی۔ پھر تیسرے آسمان پر لیکر پہونچے اور دروازہ کھولنے کے لئے دستک دی تو جواب آیا، آپ کون؟ آپ نے کہا میں جبرئیل، بولے: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بولے: کیا آپ کو ان کے پاس بھیجا گیا تھا، فرمایا: ہاں انہوں نے بھی حسب سابق دعائیں اور مبارکبادیاں پیش کیں، آپ جب وہاں تشریف لے گئے تو ایک ایسے صاحب سے ملاقات ہوئی جو حسن صورت میں تمام لوگوں پر فائق تھے، اور حسن میں تمام مخلوق پر ان کی فضیلت ایسی تھی جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر، آپ نے فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر چوتھے آسمان پر بھی وہی تفصیل رہی اور یہاں حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، حضرت جبرئیل نے عرض

کیا: اللہ تعالیٰ نے ان کو مقام رفیع عطا فرمایا: پھر پانچویں آسمان پر وہی معاملہ درپیش رہا، یہاں حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، آپ بنو اسرائیل کو جمع کر کے واقعات سنا رہے تھے۔ پھر چھٹے آسمان پر اسی تفصیل کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، آپ جب آگے گزر گئے تو حضرت موسیٰ نے گریہ فرمایا، حضور نے وجہ دریافت کی تو حضرت جبرئیل بولے: بنو اسرائیل یہ سمجھتے تھے کہ میں اولاد آدم میں اللہ کے یہاں سب سے مکرم و معزز ہوں اور یہ شخص تو مجھ سے بھی دنیا و آخرت میں سبقت لے گیا، اگر یہ فضیلت ان کی ذات ہی کو ہے تو کوئی پرواہ نہیں، لیکن ہر نبی کے ساتھ اس کی امت بھی ہوگی۔ پھر ساتویں آسمان پر عروج فرمایا، وہاں ایک ایسے صاحب سے ملاقات ہوئی جن کی داڑھی کھچڑی تھی، جنت کے دروازہ پر کرسی پر تشریف فرما تھے، ان کے پاس نہایت روشن چہرے والے لوگ بھی جن کی سفیدی کاغذ کے مثل تھی، اور ایک گروہ ایسا بھی تھا جن کے رنگوں میں کچھ بھدا پن تھا، یہ لوگ اپنے مقام سے اٹھ کر ایک نہر میں غسل کے لئے داخل ہوئے، جب وہاں سے نکلے تو ان کا رنگ کچھ کھل گیا تھا، پھر دوسری نہر میں داخل ہو گئے، اس مرتبہ نکلے تو رنگ خوب صاف ہو گیا تھا لیکن پھر تیسری نہر میں نہائے تو ان کے چہروں کی روشنی ان کے ساتھیوں کی طرح ہو گئی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئے، حضور نے فرمایا: اے جبرئیل یہ کھچڑی داڑھی والے کون ہیں؟ اور یہ روشن چہروں والے؟ اور پھر ان کے ساتھ غسل کر کے بیٹھنے والے کون ہیں؟ اور یہ نہریں کونسی ہیں؟ عرض کیا: یہ بزرگ تو آپ کے والد مکرم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، دنیا میں سب سے پہلے اپ کی ہی داڑھی کھچڑی ہوئی، اور یہ روشن چہروں والے وہ صاحب ایمان ہیں جنہوں نے ایمان کی حالت میں کبھی ظلم نہیں کیا، اور باقی دوسرے لوگ گنہگار ہیں لیکن توبہ کر کے مرے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، اور یہ نہریں اس طرح ہیں کہ پہلے رحمت کی نہر ہے، دوسری نعمت کی، اور تیسری شراب طہور کی۔

پھر حضور صاحب معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر تشریف فرما ہوئے، عرض کیا گیا: یہ بیری کا درخت ہے، یہاں ہر ایک کی انتہاء ہے آپ کی امت اور آپ کے سوا، یہ ایسا درخت ہے کہ اس کی جڑ میں نہریں رواں ہیں جن کا پانی کبھی بودار نہیں ہوتا، اور دودھ کی نہریں جن کا مزہ کبھی نہیں بدلتا، اور شراب کی نہریں جس کے پینے سے لذت حاصل ہوتی ہے،

اور صاف شہد کی نہریں، یہ ایسا درخت ہے کہ ستر سال تک اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں چلے تو اس کو طے نہ کر پائے، اس کا ایک ایک پتہ ایک قوم کو ڈھانک لے اتنا کشادہ ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے نور نے اس سدرہ کو ڈھانپ لیا، اور ملائکہ اس پر چھائے تھے، اور کیفیت وہ تھی کہ جو کوؤں کے کسی درخت پر اترنے کے وقت ہوتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام فرمایا: ارشاد فرمایا: اے محبوب مانگو، آپ نے عرض کیا: اے اللہ! تو نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل بنایا اور ملک عظیم سے نوازا، حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا، حضرت داؤد کو ملک عظیم بخشا، لوہے کو ان کے ہاتھوں میں نرم کیا، پہاڑوں کو ان کے تابع کیا، حضرت سلیمان کو ملک عظیم عنایت کیا، جن وانس اور شیاطین کو ان کے تابع فرمان کیا، ہوا ان کے تابع رہتی، اور ایسا ملک بخشا کہ ان کے بعد کسی کو نہ ملا، حضرت عیسیٰ کو توراۃ وانجیل کا علم عطا کیا اندھے اور سفید داغ والے ان سے شفا پاتے، مردے تیرے حکم سے ان کے ذریعہ زندہ ہوتے، ان کو اور ان کی والدہ کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا: اے محبوب! میں نے تمہیں حبیب وخلیل کیا، اور توراۃ میں حبیب اللہ لقب نازل فرمایا، تمام لوگوں کی طرف تم کو بشیر ونذیر بنا کر مبعوث فرمایا، تمہارے لئے سینہ کشادہ کیا، تمہارا بوجھ ہلکا کیا، تمہارا ذکر بلند کیا، لہذا ہمیشہ میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر ہوگا، تمہاری امت کو افضل امت بنایا، تمہاری امت سب میں اول بھی ہے اور سب میں آخر بھی، اور میں نے آپ کی امت کے لئے لازم کیا کہ وہ اپنے خطبوں میں اس بات کی گواہی دیں کہ آپ میرے بندے اور رسول ہیں، میں نے آپ کی امت میں کچھ ایسے لوگ بھی پیدا فرمائے جن کے قلوب نہایت رقیق ہوں گے، میں نے آپ کو نبیوں میں سب سے پہلے پیدا کیا اور آخر میں مبعوث فرمایا، اور سب سے پہلے آپ جنت میں داخل ہوں گے، اور میں نے آپ کو سبع مثانی یعنی سورۂ فاتحہ جیسی عظیم سورۃ عطا کی جو بار بار تلاوت کی جاتی ہے، اس سے پہلے ایسی عظیم سورۃ کسی نبی کو عطا نہ ہوئی، میں نے تمہیں حوض کوثر عطا کیا اور مزید آٹھ چیزیں عطا کیں، اسلام، ہجرت، جہاد، زکوۃ، نماز، رمضان کے روزے، بھلی بات کا حکم دینا، برائی سے روکنا اور میں نے تم کو فاتح باب نبوت اور خاتم الانبیاء بنایا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے رب نے چھ چیزوں سے

فضیلت دی۔ مجھے ایسا کلام بخشا جس کی عبارت کم ہوتی ہے اور معانی کثیر، اور ایسا کلام جو فصاحت و بلاغت میں نہایت کو پہونچا ہوا ہے، رموز و اسرار اور علم و حکمت کو کھولنے والا، مقاصد و مطالب کو بخوبی بیان کرنے والا۔ مجھے تمام لوگوں کی طرف بشارت دینے والا اور ڈرسنانے والا بنا کر بھیجا، دشمن کے دل میں میرا رعب ایک ماہ کی مسافت سے ہی ڈال دیا جاتا، میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا جو مجھ سے قبل کسی کے لئے حلال نہ ہوا، تمام روئے زمین میرے لئے پاکی کا ذریعہ اور نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی۔

حضور فرماتے ہیں: پھر مجھ پر پچاس وقت کی نمازیں فرض فرمائیں، جب حضور کا گزر واپسی میں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس سے ہوا تو آپ نے عرض کیا: آپ پر کیا لازم کیا گیا: فرمایا: پچاس نمازیں، یہ سن کر حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے گزارش کی، آپ اپنے رب کے حضور جایئے اور اس میں کچھ تخفیف کرایئے کہ آپکی امت تمام امتوں میں ناتواں امت ہے، میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس سلسلہ میں آزمالیا ہے، حضور یہ سن کر اپنے رب کے حضور آئے اور تخفیف کے طالب ہوئے، لہذا دس نمازیں معاف کر دی گئیں، پھر جب حضرت موسی کے پاس آئے تو آپ نے پھر وہی بات کہی، حضور پھر واپس ہوئے اور اس مرتبہ بھی دس نمازیں معاف ہوئیں، پھر جب واپسی میں ملاقات ہوئی تو حضرت موسی علیہ الصلوۃ و السلام نے عرض کیا: اب کتنی نمازیں باقی ہیں؟ فرمایا: تیس نمازیں، آپنے پھر وہی عرض کیا، حضور پھر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوئے اور تخفیف کے طالب ہوئے، اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں اور معاف فرمادیں پھر ملاقات پر حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے مزید تخفیف کا مشورہ دیا، آپ نے بارگاہ خداوندقدوس میں حاضر ہو کر تخفیف چاہی اور دس نمازیں پھر معاف کر دی گئیں، حضرت موسی علیہ السلام کا مشورہ اب بھی یہ ہی ہوا، کہ مزید تخفیف کرایئے آپ کی امت اس بوجھ کو اٹھا نہیں سکے گی۔ آپ اس مرتبہ نہایت ندامت و شرمندگی کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوئے اور تخفیف کے طالب ہوئے، اس مرتبہ پانچ نمازیں معاف ہوئیں، لیکن حضرت موسیٰ کا مشورہ یہ تھا کہ آپ پھر اپنے رب کے حضور جایئے اور تخفیف کرایئے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرتبہ نہایت شرمندگی کے عالم میں حاضر ہوا تھا اب میں مزید تخفیف کے لئے جانے سے قاصر ہوں، ندا ہوئی، آپ نے

ان پانچ نمازوں کے ذریعہ آزمائش پر صبر کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ان پانچ کا بدلہ پچاس کی صورت میں ملے گا، کہ ایک نیکی کا ثواب دس ملتا ہے، حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حکم الٰہی اور مژدہ سے پورے طور پر راضی ہو گئے، جب پہلی مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے گزر ہوا تھا تو آپ نے کچھ شدت محسوس کی تھی لیکن جب واپس تشریف لائے تو حضرت موسیٰ کی ملاقات ہی سب سے زیادہ خیر خواہی کا ذریعہ ثابت ہوئی۔۱۲م

(۸) معراج میں دیدار خداوند قدوس

۲۸۴۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأیت ربی عزوجل۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا۔۱۲م

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی خصائص کبری، اور علامہ عبد الرؤف مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں: یہ حدیث بسند صحیح ہے۔ منبہ المنیہ ص ۲

۲۸۴۸۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ اعطی موسی الکلام و اعطانی الرویۃ لوجھہ و فضلنی بالمقام المحمود و الحوض المورود۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شرف کلام سے مشرف فرمایا اور مجھے اپنے وجہ کریم کے دیدار پر انوار سے نوازا۔ اور مجھے مقام محمود اور حوض کوثر کے ذریعہ فضیلت عطا فرمائی۔۱۲م

۲۸۴۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱/ ۲۸۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۱/ ۷۸
کنز العمال للمتقی ۳۹۲۰۹، ۱۴/ ۴۴۸ ☆ الشفا للقاضی ۱/ ۴۷۹

۲۸۴۸۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ☆ کنز العمال للمتقی ۳۹۲۰۶، ۱۴/ ۴۴۷

۲۸۴۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قال لی ربی :نحلت ابراهیم خلتی ، و کلمت موسی تکلیما ، و اعطیتك یا محمد کفا حا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی اور موسی سے کلام فرمایا۔ اور تمہیں اے محمد! مواجہ بخشا کہ بے پردہ وحجاب تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔ منبہ المنیہ ص ۲

۲۸۵۰۔ **عن** اسماء بنت ابی بکرالصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : و هو یصف سدرة المنتهی ، فقلت ، یا رسو ل الله ! ما رأیت عندها ؟ قال : رأیت عندها یعنی ربه ۔

حضرت اسماء بنت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہی کی صورت وسیرت اور اوصاف بیان کرتے ہوئے سنا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے وہاں کیا دیکھا؟ فرمایا: میں نے وہاں اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا۔ ۱۲م

۲۸۵۱۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالی عنه قال : لقی عبد الله بن عباس کعبا بعرفة رضی الله تعالی عنهم فسئاله عن شئ ، فکبر ختی جاء و بته الجبال ، فقا ل ابن عباس رضی الله تعالی عنهما : انا بنو هاشم ، فقال کعب : ان الله تعالی قسم رؤیته و کلامه بین محمد و موسی ، فکلم موسی مرتین ، و رأه محمد مرتین ۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملاقات عرفات میں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، آپ نے ان سے کوئی بات دریافت کی، اس پر حضرت کعب نے ایسی بلند آواز سے نعرہ لگایا کہ پہاڑ گونج

۲۸۴۹۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۲۸۵۰۔ التفسیر لابن مردویہ

۲۸۵۱۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورۃ النجم ۱۶۰/۲

اٹھے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں حضرت کعب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنا دیدار اور کلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان تقسیم فرمایا حضرت موسیٰ نے دو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے شرف ہمکلامی حاصل کیا اور حضور دو مرتبہ دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے۔ ۱۲م۔

۲۸۵۲۔ **عن** عكرمة رضى الله تعالى عنه قال: قال عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما: رأى محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ربه تبارك و تعالىٰ و تقدس، قلت: اليس الله يقول: لا تدركه الابصار و هو يدرك الا بصار، قال: و يحك، ذاك اذا تجلى بنوره الذى هو نوره، و قد رأى ربه مرتين۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کا دیدار کیا، حضرت عکرمہ آپ کے شاگرد کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: کہ کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں لا تدركه الابصار و هو يدرك الابصار، کہ آنکھیں اسکا ادراک نہیں کرسکتیں، آپ نے فرمایا: افسوس تم سمجھے نہیں، یہ اس وقت ہے جب کہ اس نور کے ساتھ تجلی فرمائے جو اسکا نور ہے۔ حضور نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا۔ ۱۲م

۲۸۵۳۔ **عن** عبد الله بن ابى سلمة رضى الله تعالى عنه قال: ان ابن عمر رضى الله تعالى عنهما ارسل الى ابن عباس رضى الله تعالى عنهما يسأله هل راى محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ربه فقال: نعم۔

حضرت عبداللہ بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کرا بھیجا، کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

۲۸۵۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: نظر محمد صلى

۲۸۵۲۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورۃ النجم ۲/۱۶۰
امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا۔
۲۸۵۳۔ المسند لابن اسحاق
۲۸۵۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۸۶

اللہ تعالیٰ علیه وسلم الی ربه عزوجل ، قال عکرمة رضی اللہ تعالی عنه : فقلت له : نظر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الی ربه عزوجل ؟ قال: نعم ، جعل الکلام لموسی ، و الخلة لا براهیم ، و النظر لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، فقد رأی ربه مرتین ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا، حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ ان کے شاگرد کہتے ہیں: میں نے عرض کی: کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا، فرمایا: ہاں، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے لئے کلام رکھا، اور حضرت ابراہیم کے لئے دوستی، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دیدار، اور بیشک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

۲۸۵۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال: اتعجبون ان یکون الخلة لابراهیم ، و الکلام لموسیٰ ، و الرؤیة لمحمد صلوات اللہ تعالیٰ علیهم والتسلیمات ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا حضرت ابراہیم کے لئے دوستی، حضرت موسیٰ کے لئے کلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دیدار ہونے میں تمہیں کچھ اچنبھا ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاکم نے امام بخاری کی شرط پر اس حدیث کو صحیح کہا، اور امام قسطلانی و زرقانی نے فرمایا: اس کی سند جید ہے۔ منبہ المنیہ ص ۴

۲۸۵۶ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنهما انه کان یقول : ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رأی ربه مرتین ، مرة ببصره ، و مرة بفؤاده ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے تھے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبار اپنے رب کو دیکھا، ایک بار اس آنکھ سے، اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔

۲۸۵۵ ۔ المستدرک للحاکم ۱/۱۳۴

۲۸۵۶ ۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ☆ التفسیر للبغوی، ۵/۲۴۰

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام سیوطی، امام قسطلانی، علامہ شامی اور علامہ زرقانی فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ منبہ المنیہ ص ۴

۲۸۵۷۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال: ان محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رأی ربه عزوجل۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام احمد قسطلانی، اور علامہ عبد الباقی زرقانی فرماتے ہیں، کہ اس حدیث کی سند قوی ہے۔ منبہ المنیہ ص ۴

۲۸۵۸۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالی عنه انه كا يحلف بالله، لقد رأى محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے، بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عروہ بن زبیر کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی کے بیٹے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے نواسے ہیں آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب معراج دیدار الٰہی ہونا مانتے تھے۔

و انه كان يشتد عليه انكارها۔

ان پر اس کا انکار سخت گراں گذرتا۔ صحیح ابن خزیمہ

یونہی کعب احبار عالم کتب سابقہ، امام ابن شہاب زہری قرشی، امام مجاہد مخزومی مکی،

۲۸۵۷۔ الصحیح لابن خزیمة، ☆ التفسیر للبغوی، ۵/۲۴۰

۲۸۵۸۔ المصنف لعبد الرزاق، ☆ التفسیر للبغوی، ۵/۲۴۰

امام عکرمہ بن عبد اللہ مدنی ہاشمی، امام عطاء ابن ابی رباح قرشی مکی استاذ امام ابوحنیفہ، امام مسلم بن صبیح ابوالضحیٰ کوفی، وغیرہم جمیع تلامذہ عالم قرآن حبر الامۃ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بھی یہی مذہب ہے۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں

اخرج ابن خزیمة عن عروة ابن الزبیر اثباتها ، و ربه قال سائر اصحاب ابن عباس ، و جزم به کعب الاحبار و الزهری ۔

امام خلال کتاب السنہ میں اسحٰق بن مروزی سے راوی۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کو ثابت مانتے اور اس کی دلیل فرماتے۔

قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رأیت ربی ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، میں نے اپنے رب کو دیکھا۔

نقاش اپنی تفسیر میں اس امام سند الانام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای۔

انه قال : اقول بحدیث ابن عباس بعینه ، رأی ربه ، را ه راه حتی انقطع نفسه ۔

یعنی انہوں نے فرمایا: میں حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا معتقد ہوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو اسی آنکھ سے دیکھا، دیکھا دیکھا دیکھا، یہاں تک فرماتے رہے کہ سانس ٹوٹ گئی۔

امام ابن الخطیب مصری مواہب شریف میں فرماتے ہیں۔

جزم به معمر و آخرون ، و هو قول الاشعری ، و غالب اتباعه ۔

یعنی امام معمر بن راشد بصری اور ان کے سوا اور علماء نے اس پر جزم کیا، اور یہی مذہب ہے امام اہل سنت امام ابوالحسن اشعری اور ان کے غالب پیروں کا،

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

الاصح الراجح انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رأی ربه بعین رأسه حین اسری به کما ذهب الیه اکثر الصحابة ۔

مذہب اصح وارجح یہی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے

رب کو بچشم سر دیکھا جیسا کہ جمہور صحابہ کرام کا یہی مذہب ہے۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں، پھر علامہ محمد بن عبد الباقی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

۱۱ - الراجح عند اکثر العلماء انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رأی ربه بعین رأسه لیلة المعراج۔

جمہور علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنے رب کو انہیں آنکھوں سے دیکھا۔

ائمہ متاخرین کے جدا جدا اقوال کی حاجت نہیں کہ وہ حد شمار سے خارج ہیں۔ لفظ اکثر العلماء کو منہاج میں فرمایا: کافی ومغنی۔ منبہ المنیہ ص ٦

(۹) معراج کی شب جنت کی سیر

۲۸۵۹۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه قال له اصحابه یا رسول اللہ! اخبرنا عن لیلة اسری بك فیها، قال: قال اللہ عزوجل (سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من آیاتنا انه هو السمیع البصیر) قال فاخبرهم قال: بینا انا قائم عشاء فی المسجد الحرام اذا اتانی آت فأیقظنی، فاستیقظت فلم ارشیًا ثم عدت فی النوم، ثم ایقظنی فاستیقظت فلم ارشیًا ثم عدت فی النوم، ثم ایقظنی فاستیقظت فلم ارشیًا فاذا انا بکهیئة خیال فاتبعته ببصری حتی خرجت من المسجد فاذا انا بدابة ادنی، شبیهة بدوابکم هذه، بغالکم هذه، مضطرب الاذنین یقال له: البراق، و کانت الانبیاء صلوات اللہ ترکبه قبلی یقع حافره مد بصره فرکبته فبینما انا اسیر علیه اذ دعانی داع عن یمینی یا محمد انظر نی اسالك یا محمدا انظرنی اسالك فلم اجبه ولم اقم علیه فبینما انا اسیر علیه اذا دعانی داع عن یساری: یا محمد! انظرنی اسالك یا محمد! انظرنی اسالك فلم اجبه ولم اقم علیه و بینما انا اسیر علیه اذا انا بامرأة حاسرة عن ذراعیها و علیها من کل زینة خلقها اللہ فقالت یا محمد! انظرنی

۲۸۵۹۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۲/۳۹۰

اسالك فلم التفت اليها و لم اقم عليها حيث اتيت بيت المقدس فاوثقت دابتى بالحلقة التى كانت الانبياء توثقها به فاتانى جبرئيل عليه السلام باناء ين : احدهما خمر ، و الآخر لبن ـ فشربت اللبن و تركت الخمر فقال جبرئيل : اصبت الفطرة، فقلت الله اكبر الله اكبر فقال جبرئيل ما رأيت فى وجهك هذا قال فقلت بينما انا اسير اذ دعانى داع عن يمينى يا محمد! انظرنى اسالك فلم اجبه و لم اقم عليه قال ذاك داعى اليهود، اما انك لو اجبته او وقفت عليه لتهوّدت امتك ، قال: وبينما انا اسير اذ دعانى داع عن يسارى فقال: يا محمد ! انظرنى اسألك فلم التفت اليه و لم اقم عليه قال : ذاك داع النصارى ، اما انك لو اجبته لتنصرت امتك ، فبينما انا اسير اذ انابامرأة حاسرة عن ذراعيها عليها من كل زينة خلقها الله تقول: يا محمد! انظرنى اسالك فلم اجبها ولم اقم عليها قال تلك الدنيا، اما انك لو اجبتها لاختارت امتك الدنيا على الآخرة ـ

قال : ثم دخلت انا و جبرئيل عليه السلام بيت المقدس فصلى كل واحد منا ركعتين ثم اتيت بالمعراج الذى تعرج عليه ارواح بنى آدم فلم ير الخلائق احسن من المعراج ما رأيتم الميت حين يشق بصره طامحا الى السماء (فانما يشق بصره طامحا الى السماء) عجب بالمعراج قال فصعدت انا وجبرئيل فاذا انا بملك يقال له اسماعيل و هوصاحب سماء الدنيا وبين يديه سبعون الف ملك مع كل ملك جنده مأة الف ملك ، قال : و قال الله عزوجل (و ما يعلم جنود ربك الا هو) فاستفتح جبرئيل باب السماء ، قيل : من هذا؟ قال : جبرئيل قيل : و من معك؟ قال : محمد ، قيل : و قد بعث اليه؟ قال: نعم ، فاذا انا بآدم كهيئة يوم خلقه الله على صورته تعرض عليه ارواح ذريته المومنين فيقول : روح طيبة و نفس طيبة اجعلوها على عليين ، ثم تعرض عليه ارواح ذريته الفجار ، فيقول : روح خبيثة و نفس خبيثة اجعلوها فى سجين ، ثم مضت هنية فاذا انا باخونة ـ يعنى الخوان المائدة التى يوكل عليها لحم مشرح ليس يقربها احد و اذا انا باخونة اخرى عليها لحم قد اروح و نتن عنها اناس يا كلون منها ، قلت : يا جبرئيل ! من هؤلاء ؟قال : هؤلاء من امتك يتركون الحلا ل و يا تون الحرام ، قال : ثم مضت هنية فاذا انا باقوام بطونهم امثال البيوت كلما نهض احدهم خر يقول اللهم لا تقم الساعة ، قال : و هم على سابلة آل فرعون ، قال : فتجى السابلة فتطاهم قال: فسمعتهم يضجون الى الله سبحانه ـ قلت : يا جبرئيل ! من هؤلاء ؟ قال : هؤلاء من امتك

الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ، قال: ثم مضت ھنیۃ ، فاذا انا باقوام مشافرھم کمشافر الابل قال فتفتح علی افواھم ویلقون ذلک الحجر ، ثم یخرج من اسافلھم ، فسمعتھم یضجون الی اللہ عزوجل ، فقلت : یا جبرئیل من ھؤلاء ؟ قال ھؤلاء من امتک یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا و سیصلون سعیرا قال : ثم مضت ھنیۃ فاذا انا بنساء یعلقن بثدیھن فسمعتھن یصحن الی اللہ عزوجل قلت : یا جبرئیل ! من ھؤلاء النساء ؟ قال: ھؤلاء الزناۃ من امتک ، قال ثم مضت ھنیۃ فاذا انا باقوام تقطع من جنوبھم اللحم فیلقمون فیقال لہ : کل کما کنت تاکل من لحم اخیک قلت : یا جبرئیل ! من ھؤلاء ؟ قال ھؤلاء الھمازون من امتک اللمازون ۔

ثم صعدنا الی السماء الثانیۃ فاذا انا برجل احسن ما خلق اللہ قد فضل عن الناس بالحسن کالقمر لیلۃ البدر علی سائر الکواکب قلت : یا جبرئیل من ھذا ؟ قال : اخوک یوسف و معہ نفر من قومہ فسلمت علیہ و سلم علیّ۔

ثم صعدت الی السماء الثالثۃ فاذا انا بیحیٰی و عیسٰی ومعھما نفر من قومھما فسلمت علیھما و سلما علیّ۔

ثم صعدت الی السماء الرابعۃ فاذا انا بادریس قد رفعہ اللہ مکانا علیا فسلمت علیہ وسلم علیّ۔

ثم صعدت الی السماء الخامسۃ فاذا انا بھارون و نصف لحیتہ بیضاء و نصفھا سوداء تکاد لحیتہ تصیب سرتہ من طولھا ، قلت : یا جبرئیل ! من ھذا؟ قال : ھذا المحبب فی قومہ ، ھذا ھارون بن عمران و معہ نفر من قومہ فسلمت علیہ وسلم علیّ ۔

ثم صعدت الی السماء السادسۃ فاذا انا بموسی بن عمران رجل آدم کثیر الشعر لو کان علیہ قمیصان لنفذ شعرہ دون القمیص ۔ و اذا ھو یقول یزعم الناس انی اکرم علی اللہ من ھذا ، بل ھذا اکرم علی اللہ منی قال : قلت : یا جبرئیل من ھذا ؟ قال :ھذا اخوک موسی بن عمران ، قال : و معہ نفر من قومہ فسلمت علیہ و سلم علیّ ۔

ثم صعدت الی السماء السابعۃ فاذا انا بابینا ابراھیم خلیل الرحمن ساندا ظھرہ الی البیت المعمور کاحسن الرجال ، قلت : یا جبرئیل ! من ھذا ؟ قال ھذا ابوک ابراھیم خلیل الرحمن ، وھو نفر من قومہ فسلمت علیہ و سلم علیّ واذا

بامتی شطرین : شطر علیهم ثیاب بیض کانها القراطیس ، و شطر علیهم ثیاب رمد ۔

قال : فدخلت البیت المعمور ، و دخل معی الذین علیهم الثیاب البیض و حجب الاخرون الذین علیهم ثیاب رمد ، وهم علی خیر، فصلیت انا ومن معی فی البیت المعمور ، ثم خرجت انا و من معی ، قال : و البیت المعمور یصلی فیه کل یوم سبعون الف ملک لا یعودون فیه الی یوم القیامة ۔

قال : ثم رفعت الی السدرة المنتھی فاذا کل و رقة منها تکاد ان تغطی هذه الامة ، واذا فیها عین تجری یقال لها سلسبیل ، فینشق منها نهران، احدهما الکوثر و الآخر یقال له نهر الرحمة : فاغتسلت فیه ، فغفر لی ما تقدم من ذنبی و ما تاخر ۔

ثم انی دفعت الی الجنة فاستقبلتنی جاریة فقلت : لمن انت یاجاریة ؟ قلت لزید بن حارثه ، و اذا انا بانهار من ماء غیر آسن ، وانهار من لبن لم یتغیر طعمه ، و انهار من خمر لذة للشاربین ، وانهار من عسل مصفی واذا رمانها کانه الدلاء عظما و اذا انا بطیر کالبخاتی هذه ، فقال عندها صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و علی جمیع انبیاء ، ان الله قد اعد لعباده الصالحین ما لا عین رأت و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب بشر ، قال : ثم عرضته علی النار فاذا فیها غضب الله و رجزه و نقمته لو طرح فیها الحجارة و الحدید لاکلتها ، ثم اغلقت دونی ، ثم انی دفعت الی السدرة المنتهی فتغشی لی ، و کان بینی و بینه قاب قوسین او ادنی ، قال و نزل علی کل ورقة ملک من الملائکة ، قال : و قال : فرضت علیّ خمسون صلاة ، قال : لک بکل حسنة عشراذا هممت بالحسنة فلم تعملها کتبت لک حسنة ، فاذا عملتها کتبت لک عشرا، واذا هممت بالسیئة فلم تعملها لم یکتب علیک شئ فان عملتها کتبت علیک سیئة واحدة ۔ثم دفعت الی موسی فقال بما امرک ربک قلت خمسین صلاة قال : ارجع الی ربک فسأله التخفیف لامتک فان امتک لایطیقون ذلک ومتی لا تطیقه تکفر، فرجعت الی ربی فقلت یا رب! خفف عن امتی فانها اضعف الامم، فوضع عنی عشرا و جعلها اربعین ، فما زلت اختلف بین موسی و ربی کلما اتیت علیه قال لی مثل مقالته حتی رجعت الیه فقال لی بم امرت ؟ قلت : امرت بعشر صلوات قال : ارجع الی ربک فسأله التخفیف عن امتک، فرجعت الی ربی فقلت ای رب! خفف عن امتی فانها اضعف الامم

فوضع عنی خمسا ، و جعلها خمسا، فنادنی ملك عندها : تمت فريضتی ، و خففت عن عبادی ، و اعطيتهم بكل حسنة عشر امثالها ، ثم رجعت الی موسی ، فقال :بم امرت ؟ قلت : بخمس صلوات قال: ارجع الی ربك فسأله التخفيف فانه لا يؤوده شئ فسله التخفيف لامتك فقلت رجعت الی ربی حتی استحييته ـ

ثم اصبح بمكة يخبرهم بالعجائب : انی اتيت البارحة بيت المقدس و عرج بی الی السماء و رأيت كذا ورأيت كذا ، فقال ابو جهل بن هشا م : الاتعجبون مما يقول محمد ! يزعم انه اتی البارحة بيت المقدس ، ثم اصبح فينا ، واحدنا يضرب مطيته مصعدة شهرا و منقلبة شهرا ، فهذا مسيرة شهرين فی ليلة واحدة قال فاخبرهم بعير لقريش لما كان فی مصعدی رأيتها فی مكان كذا و كذا وانها نفرت فلما رجعت رأيتها عند العقبة ، و اخبرهم بكل رجل و بعيره كذا و كذا ومتاعه كذا و كذا ، فقال ابو جهل : يخبرنا باشياء،فقال رجل من المشركين انا اعلم الناس بيت المقدس و كيف بناؤه و كيف هيأته و كيف قربه من الجبل ، فان يكون محمد صادقا فساخبركم وان يكن كاذبا فساخبركم ، فجاء ه ذلك المشرك فقال : يا محمد انا اعلم الناس بيت المقدس فاخبرنی كيف بناؤ ه و كيف هيأته و كيف قربه من الجبل ؟ قال : فرفع لرسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم بيت المقدس من مقعده فنظر اليه كنظر احدنا الی بيته : بناؤه كذا و كذا و هياته كذا و كذا ، وقربه من الجبل كذا و كذا ، فقال الآخر: صدقت ، فرجع الی الصحابة فقال : صدق محمد فيما قال او نحوا من هذا الكلام ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شب معراج کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

سبحان الذی اسری بعبده ليلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بار كنا حوله لنريه من آياتنا ، انه هو السميع البصير ـ

پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک، جس کے گرد اگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تفصیل یوں ارشاد فرمائی: اس وقت

جبکہ میں مسجد حرام کی حدود میں آرام فرما تھا تو مجھے کسی نے آکر جگایا، میں نے بیدار ہوکر ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا تو میں دوبارہ آرام کرنے لگا۔ پھر کسی نے آکر جگایا لیکن اس مرتبہ بھی کوئی نظر نہ آیا اور میں سو گیا۔ پھر کسی نے بیدار کیا لیکن اس مرتبہ بھی کوئی نہیں تھا۔ میں اسی خیال میں اندازہ سے مسجد حرام سے باہر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک جانور کے قریب کھڑا ہوں، یہ تمہارے گھوڑوں اور خچروں کے مشابہ تھا اور کان لمبے تھے اس کو براق کہا جاتا ہے، انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی مجھ سے قبل اس پر سوار ہوئے تھے، حد نگاہ پر اس کا قدم پڑتا تھا، میں اس پر سوار ہوکر چلنے لگا کہ راستہ میں داہنی جانب سے مجھے کسی نے آواز دی اے محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میری طرف نظر فرمائیں میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، دو مرتبہ آواز آئی لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ رکا۔ پھر آگے چل کر اسی طرح ایک آواز آئی لیکن میں وہاں بھی نہ رکا۔ میں سفر کر ہی رہا تھا کہ اچانک ایک عورت کلائی کھولے سامنے آئی جو ہر طرح کی زینت سے آراستہ تھی، اس نے بھی اسی طرح آواز دی مگر میں نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ اس کی طرف دیکھا یہاں تک کہ میں بیت المقدس پہونچ گیا میں نے اسی احاطہ میں براق کو باندھا جہاں انبیائے کرام باندھتے تھے۔

اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام دو پیالے لیکر آئے، ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ، میں نے دودھ پی لیا اور شراب کے پیالے کو چھوڑ دیا۔ حضرت جبرئیل نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فطرت سلیمہ کے مطابق کیا، میں نے اس توفیق ربانی پر تکبیر پڑھی۔ پھر حضرت جبرئیل نے پوچھا، یا رسول اللہ! میں آپ کے چہرۂ اقدس میں کچھ محسوس کررہا ہوں، فرمایا: میں نے تینوں آوازوں کی بابت بتایا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! پہلی آواز یہودیوں کی تھی، اگر آپ جواب دے دیتے تو آپ کی امت کے لوگ یہودی ہوجاتے، دوسری آواز نصاریٰ کی تھی، وہاں بھی جواب دینے پر امت کے نصرانی ہوجانے کا خطرہ تھا۔ اور تیسری آواز جو عورت کی شکل میں تھی وہ دنیا تھی کہ اگر آپ جواب دیتے تو آپ کی امت آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو پسند کرلیتی۔

فرمایا: پھر میں حضرت جبرئیل کے ساتھ بیت المقدس میں داخل ہوا اور نماز ادا کی۔ اس کے بعد معراج (سیڑھی) لائی گئی جس پر چڑھ کر مومنین کی روحیں آسمان پر جاتی ہیں مخلوق نے

اس سے زیادہ خوبصورت کوئی سیڑھی نہ دیکھی ہوگی، ہاں آدمی کی روح قبض ہوتے ہی اسکا دیدار کرتی ہے۔ اس کے ذریعہ میں حضرت جبرئیل کے ساتھ آسمان پر گیا تو وہاں پہلے ایک اسماعیل نامی فرشتے سے ملاقات ہوئی جو آسمان دنیا پر متعین کیا گیا ہے، اس کے سامنے ستر ہزار فرشتے ہیں اور ہر فرشتہ کی جماعت ایک لاکھ فرشتوں پر مشتمل تھی، اللہ تعالی نے اسی کے بارے میں فرمایا:

و ما یعلم جنود ربك الاھو۔

اور تیرے رب کے لشکر کو تیرا رب ہی جانتا ہے۔

حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا، آواز آئی، کون؟ آپ نے کہا: میں جبرئیل، آواز آئی، آپ کے ساتھ کون؟ آپ نے جواب دیا: حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، پھر ندا ہوئی کیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب میں کہا: ہاں، آسمان پر پہونچنے کے بعد ہماری ملاقات حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے ہوئی اور آپ اس صورت میں تشریف فرما تھے جس پر آپ کو پیدا کیا گیا تھا، آپ پر آپ کی اولاد میں سے پاک روحیں پیش کی جاتیں تو آپ فرماتے: ان کو اعلی علیین میں لے جاؤ، اور بد روحوں کے بارے میں فرماتے ان کو سجین میں قید کردو۔ پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ میرا گذر ایک خوان کے پاس سے ہوا جس پر عمدہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے پارچے چنے تھے لیکن اس کے قریب کوئی نہیں آرہا تھا، اور آگے ایک ایسی خوان تھا جس پر بدبودار سڑا ہوا گوشت تھا اور لوگ اس کو کھا رہے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں کہ حلال چیزیں چھوڑ کر حرام پر کمر بستہ رہتے ہیں۔

فرمایا: پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے، جب کوئی اٹھنے کا ارادہ کرتا تو گر جاتا، اور کہتا: اے اللہ! قیامت قائم نہ ہو، یہ لوگ آل فرعون کی راہ پر دنیا میں گامزن رہے یعنی دنیاوی مال ومتاع جمع کرنے میں وقت گزارتے، میں نے دیکھا کہ ایک قافلہ آتا اور ان کو روندتا چلا جاتا۔ اس وجہ سے ان کی چیخیں بلند ہوتیں اور اللہ تعالی کی جناب میں فریاد کرتے تھے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ آپ کی امت کے سود کھانے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس۔

قیامت کے دن نہ کھڑے ہونگے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔

فرمایا: پھر تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایسی قوم کو دیکھا جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹ کی طرح ہیں، ان کے منہ کھلوائے جاتے ہیں اور اس میں پتھر ڈالے جاتے ہیں، پھر ان کے نیچے سے نکلتے ہیں۔ میں نے ان کا شور وغل سنا جو وہ بارگاہ خداوند قدوس میں گڑ گڑا رہے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ یتیموں کا مال کھانے والے لوگ ہیں۔ بطور ظلم ان کا مال کھاتے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

انما یاکلون فی بطونهم نارا و سیصلون سعیرا۔

وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں، اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑ کتے دھڑے میں جائیں گے۔

پھر کچھ دیر بعد ہی ایسی عورتیں نظر آئیں جو سینے کے بل لٹکا دی گئی تھیں، میں نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں ان کی گریہ وزاری سنی میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ عورتیں کون ہیں؟ بولے: یہ آپ کی امت کی زنا کار عورتیں ہیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد ایسے لوگوں سے گزر ہوا کہ ان کے پہلو سے گوشت کا ٹکڑا کاٹا جاتا اور ان سے کھانے کو کہا جاتا کہ کھاؤ جس طرح تم اپنے بھائی کا گوشت کھاتے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا: یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے منہ پر عیب لگاتے اور پیٹھ پیچھے بدی کرتے تھے۔ پھر ہم دوسرے آسمان پر پہونچے۔ وہاں ایک ایسے حسین وجمیل شخص سے ملاقات ہوئی جن کا حسن و جمال لوگوں میں اس فضیلت کا حامل تھا جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلوۃ و السلام ہیں اور یہ ان کی قوم ہے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا۔

پھر تیسرے آسمان پر پہونچے، وہاں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، ان کے ساتھ بھی ان کی قوم تھی میں نے سلام کیا تو ان کی طرف سے جواب ملا۔

پھر چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان کا مقام ومرتبہ نہایت بلند فرمایا ہے میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا۔

پھر پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، ان کی آدھی داڑھی سفید تھی اور آدھی سیاہ، اور لمبائی میں ناف کے قریب، میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ اپنی قوم کے محبوب ومعزز ہیں، یعنی حضرت ہارون بن عمران اور ان کے ساتھ ان کی قوم ہے، میں نے سلام کیا تو جواب ملا۔

پھر چھٹے آسمان پر پہونچے وہاں حضرت موسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ان کے بال نہایت کثیر تھے وہ کہہ رہے تھے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں ان کے مقابلہ اللہ تعالیٰ کے یہاں زیادہ معزز ہوں، بلکہ یہ مجھ سے نہایت معزز ومکرم ہیں، میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کے بھائی حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام ہیں ان کے ساتھ ان کی قوم ہے، میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا۔

پھر میں ساتویں آسمان پر پہونچا وہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی کہ آپ بیت المعمور سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں، اور لوگوں میں نہایت خوبصورت معلوم ہو رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کے والد حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور ان کے ساتھ یہ ان کی قوم ہے، میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب عنایت فرمایا۔ پھر مجھے میری امت دو گروہوں میں نظر آئی، ایک جماعت کاغذ کی مانند سفید لباس میں ملبوس تھی، اور دوسری میلا کچیلا لباس پہنے تھی۔

اس کے بعد میں بیت المعمور میں داخل ہوا میرے ساتھ سفید لباس والے بھی تھے لیکن گندے لباس والوں کو روک دیا گیا تھا۔ وہ گرمی اور تپش میں رہے۔ میں نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ بیت المعمور میں نماز ادا کی، پھر ہم وہاں سے نکلے۔

فرمایا: بیت المعمور ایسا مقام ہے کہ ہر دن وہاں ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو ایک مرتبہ آچکے وہ قیامت تک دوبارہ نہیں آئیں گے۔ فرماتے ہیں: پھر میں سدرۃ المنتہی پر پہونچا، اس کا ایک ایک پتہ اتنا بڑا تھا کہ گویا اس امت کو ڈھانپ لے۔ وہاں ایک چشمہ جاری ہے جس کو سلسبیل کہتے ہیں۔ اس سے دو نہریں رواں ہیں ایک کوثر، دوسری نہر رحمت، میں نے اس میں غسل کیا، پھر مجھے یہ مژدہ ملا کہ تمہارے سبب سب اگلوں پچھلوں کی خطائیں معاف کردی گئیں اور تمہیں ہر لغزش سے مامون ومحفوظ کردیا گیا۔

اس کے بعد میں جنت کی سیر کے لئے چلا تو مجھے ایک عورت سامنے سے آتی نظر آئی، فرمایا: تو کون ہے؟ اور کس کے لئے ہے؟ اس نے عرض کیا: میں زید بن حارثہ کی ہوں۔ پھر میں نے ایسی نہریں دیکھیں جن کا پانی بودار نہیں ہوتا اور دودھ کی نہریں جن کا مزہ نہیں بدلتا، شراب کی نہریں جسکو پینے سے پینے والے کو لذت محسوس ہو اور صاف شفاف شہد کی نہریں، وہاں کے سیب ایسے جیسے بڑے ڈول، وہاں کے پرندے ایسے کہ بختی اونٹ۔ بیشک اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں پیدا فرمائی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، اور نہ کسی انسان کے دل پر اسکا خطرہ گذرا۔

پھر میرے سامنے دوزخ لائی گئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا غضب تھا، اور اسکا عذاب و سزا، اس میں ایک پتھر اور لوہا ڈال دیا جائے تو وہ اس کو کھا جائے۔ پھر وہ ہٹالی گئی۔

اس کے بعد سدرۃ المنتہی مجھ پر پیش ہوا تو اس نے مجھے ڈھانپ لیا، اس وقت میرے اور رب عزوجل کے جلوہ کے درمیان دو کمانوں یا اس سے بھی کم کا فاصلہ تھا۔ سدرۃ المنتہی کے ہر پتہ پر ایک فرشتہ تھا، اس وقت مجھ پر پچاس نمازوں کا تحفہ فرض ہوا اور ساتھ ہی ندا ہوئی کہ ہر نیکی کے بدلے تمہارے لئے دس نیکیاں ہیں، جب کسی نیکی کا ارادہ کروگے تو ایک نیکی لکھی جائے گی اور جب عمل کروگے تو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ اور جب کوئی ایک گناہ کا ارادہ کرے گا تو اس پر عمل سے پہلے کچھ مواخذہ نہ ہوگا اور عمل کرنے پر صرف ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔

یہ تحفہ لیکر میں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس سے گزرا تو آپ نے عرض کیا: آپ کو آپ کے رب نے کیا حکم فرمایا: میں نے کہا: پچاس نمازیں، عرض کیا: جائیے اور اس میں تخفیف کرائیے کہ آپکی امت اس بار کو نہیں اٹھا سکے گی اور جب عاجز رہے گی تو انکار کر بیٹھے گی، میں اپنے رب کے حضور حاضر ہوا اور اپنی امت کے لئے تخفیف کا خواستگار ہوا کہ میری امت تمام امتوں میں ضعیف و ناتواں ہے، لہذا دس نمازیں معاف کردی گئیں، اسی طرح میں اپنے رب کے حضور اور حضرت موسی کے پاس آتا جاتا رہا یہاں تک کہ دس نمازیں باقی رہیں، حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے وہی مشورہ دیا، اس مرتبہ میری درخواست پر پانچ نمازیں اور معاف ہوئیں، اور اب صرف پانچ باقی تھیں، سدرہ کے پاس ایک فرشتے نے مجھے ندا کی فریضہ تو مکمل رہا بندوں سے تخفیف کردی گئی کہ ہر نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔

پھر حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی تو آپ کا مشورہ اب بھی یہی تھا کہ مزید تخفیف اور کرائیے۔ میں نے کہا: اب مجھے تخفیف کے لئے رب کے حضور جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔

میں نے صبح کو اہل مکہ کے سامنے یہ عجائب وغرائب بیان فرمائے کہ میں رات بیت المقدس گیا، وہاں سے آسمانوں کی طرف سیر کی، اور وہاں ایسا ایسا دیکھا، ابوجہل بن ہشام نے لوگوں سے کہا: لوگو! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے یہ تعجب خیز باتیں سنو، کہہ رہے ہیں کہ میں رات میں بیت المقدس گیا اور اب صبح کو یہ ہم میں موجود ہیں۔ حالانکہ بیت المقدس آنے جانے میں دو ماہ لگ جاتے ہیں، اور یہ صرف ایک رات میں ہو آئے۔

اس پر میں نے قریش کے ایک قافلہ کی بھی نشاندہی کی، کہ میں جب جارہا تھا تو وہ فلاں فلاں مقام پر نظر آیا، اور جب میں لوٹا تو میں نے ان کو عقبہ کے پاس دیکھا ہے۔ ہر شخص، اسکا اونٹ اور اس کے ساز وسامان کا بھی میں نے پتہ دیا اس پر ابوجہل بولا: دیکھو یہ کچھ چیزوں کی خبر بھی دے رہے ہیں۔

مشرکین میں سے ایک شخص بولا: میں بیت المقدس کو دوسروں کی نسبت خوب جانتا ہوں، اس کی عمارت، شکل وصورت اور پہاڑ کے قریب جائے وقوع سے بھی خوب واقف ہوں۔ اگر وہ سچ فرماتے ہیں تو میں ابھی آپ لوگوں کو بتاتا ہوں۔ اور غلط کہتے ہیں تو بھی میں تم کو بتاؤں گا۔ وہ مشرک آیا اور بولا: اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں لوگوں میں بیت المقدس سے بخوبی واقف ہوں، بتایئے کہ اس کی عمارت، شکل وصورت اور اسکا جائے وقوع کیسا ہے؟

حضور فرماتے ہیں: کہ پھر بیت المقدس حضور کے سامنے اس طرح کر دی گئی جیسے مالک مکان کے سامنے اسکا مکان ہو۔ آپ نے پوری تفصیل واضح طور پر بیان فرمادی، یہ سن کر وہ مشرک بولا: آپ نے سچ کہا: پھر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا: محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سچ کہہ رہے ہیں۔ ۱۲ م

(١٠) شب معراج تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی امامت فرمانا

٢٨٦٠۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لقدرأیتنی فی الحجر و قریش تسألنی عن مسرای ،فسألنی عن اشیاء من بیت المقدس لم اثبتھا ، فکربت کربۃما کربت مثلہ قط ، قال: فرفعہ اللہ تعالی لی انظر الیہ ما یسألونی عن شئ الا انبأتھم بہ ، وقد رأیتنی فی جماعۃ من الأنبیاء ، فاذا موسی علیہ السلام قائم یصلی ، فاذا رجل ضرب جعد کانہ من رجال شنوءۃ ، واذا عیسی بن مریم علیھما السلام قائم یصلی ، اقرب الناس بہ شبھا عروۃ بن مسعود الثقفی ، واذا ابراھیم علیہ السلام قائم یصلی ، اشبہ الناس بہ صاحبکم یعنی نفسہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فحانت الصلوۃ فاممتھم ، فلما فرغت من الصلوۃ قال قائل : یا محمد ! ھذا مالك صاحب النار ، فسلم علیہ، فالتفت الیہ فبدأ نی بالسلام ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی صبح میں نے اپنے آپ کو حجر اسود کے پاس پایا اور قریش مکہ مجھ سے سیر معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے ، مجھ سے انہوں نے بیت المقدس کی متعدد چیزوں کے بارے میں پوچھا جن کو میں نے ذہن نشین نہ کیا تھا۔ مجھے اس چیز کا نہایت رنج ہوا جو اس سے پہلے نہ ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا، میں اس کو بالکل عیاں دیکھ رہا تھا، انہوں نے جس چیز کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھا میں نے ان کو پورے طور پر جوابات دیئے۔ میں نے خود کو انبیاء کرام کی ایک جماعت میں پایا تو دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں ، وہ قد وقامت میں میانہ تن وتوش کے گٹھے ہوئے جسم والے معلوم ہو رہے تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ ، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بھی کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہیں ، حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کو میں ان سے بہت زیادہ مشابہ پاتا ہوں ، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی نماز میں کھڑے ہوئے مصروف

٢٨٦٠۔ الصحیح لمسلم ، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ ، ١/٩٦
دلائل النبوۃ للبیہقی ، ٢/٤٦٧ ☆ التفسیر للبغوی ، ٢/٣٥٨
کنز العمال للمتقی ، ٣١٨٤٩، ١١/٣٩٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ٥/٢١٤

ہیں، ان سے زیادہ مشابہت تمہارے صاحب کی ہے، یعنی حضور نے اپنے بارے میں فرمایا: پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے امامت فرمائی اور تمام انبیاء کرام نے میرے پیچھے نماز پڑھی، جب میں نماز سے فارغ ہوا تو ندا آئی اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ حضرت مالک داروغہ جہنم ہیں ان کو سلام کیجئے، میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے ہی سلام میں پہل کی۔۱۲م

۲۸۶۱۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: خرج معى جبرئيل لا يفوتنى ولا افوته حتى انتهى بى الى بيت المقدس، فانتهى البراق الى موقفه الذى كان يقف، فربطته فيه، وكان مهبط الانبياء، ورأيت الانبياء جمعوا الى، فرأيت ابراهيم و موسى و عيسى، فظننت انه لا بد من ان يكون لهم امام، فقدمنى جبرئيل حتى صليت بين ايد هم، وسألتهم فقالوا: بعثنا للتوحيد۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام پورے راستہ میرے ساتھ رہے یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہونچ گئے، براق اپنے رکنے کی جگہ ٹھر گیا، میں نے اس کو وہاں باندھا، یہ ہی انبیاء کرام کے اترنے کی جگہ تھی، تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام میرے پاس جمع ہو گئے، میں نے ان میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوۃ واسلام کو بھی دیکھا، میں سمجھ رہا تھا کہ ان کا کوئی امام بھی ہوگا اتنے میں حضرت جبرئیل نے مجھے آگے بڑھایا اور میں نے ان کی امامت فرمائی، پھر میں نے ان سے ان کی بعثت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: ہم سب توحید باری تعالیٰ کی تبلیغ کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔۱۲م

۲۸۶۲۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: ثم لقية خلق من الخلائق، فقال احد هم: السلام عليك يا اول! والسلام عليك يا آخر! والسلام عليك ياحاشر! فقال له جبرئيل: اردد السلام يا محمد! صلى الله تعالى عليه

۲۸۶۱۔ كنز العمال للمتقى، ۳۱۸۵۲، ۳۹۷/۱۱

۲۸۶۲۔ التفسير لا بن جرير، ۶/۱۵

وسلم ، قال : فرد السلام ، ثم لقيه الثاني ، فقال له مثل مقالة الاولين ، حتى انتهى الى بيت المقدس ، فعرض عليه الماء واللبن والخمر ، فتناول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اللبن ، فقال له جبرئيل : اصبت الفطرة يا محمد!ولو شربت الماء لغرقت امتك ، ولو شربت الخمر لغوت امتك ، ثم بعث له آدم فمن دونه من الأنبياء ، فامهم رسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تلك الليلة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج حضور کی ملاقات ایک جماعت سے ہوئی، ان میں سے کسی نے حضور کو اس طرح سلام کیا، السلام علیک یا اول! السلام علیک یا آخر! السلام علیک یا حاشر! حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کے سلام کا جواب عنایت فرمائیں، حضور نے جواب عنایت فرمایا۔ پھر دوسری جماعت سے ملاقات ہوئی تو وہاں بھی اسی طرح سلام و جواب کا سلسلہ رہا، اتنے میں سواری بیت المقدس پہونچ گئی، حضور کی خدمت میں پانی، دودھ، اور شراب کے پیالے پیش ہوئے، آپ نے دودھ کا پیالہ اختیار فرمایا، حضرت جبرئیل نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے فطرت سلیمہ کے مطابق کیا، اگر آپ پانی کا پیالہ پسند فرماتے تو آپکی امت پانی میں غرق ہوجاتی، اور اگر شراب لے لیتے تو آپکی امت بہک جاتی، پھر حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام تک تمام انبیائے کرام حضور کے لئے جمع ہوئے اور حضور نے ان سب کو اس رات نماز پڑھائی۔ ۱۲ام

۲۸۶۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اوتيت بدابة فوق الحمار و دون البغل ، خطوها عند منتهى طرفها ، فركبت و معى جبرئيل عليه السلام ، فسرت فقال: انزل فصل ، ففعلت ، فقال: اتدرى اين صليت ؟ صليت بطيبة و اليها المهاجر ، ثم قال: انزل فصل، فصليت ، فقال : اتدرى اين صليت ؟ صليت بطور سيناء حيث كلم الله عزوجل موسى عليه السلام ، ثم قال : انزل فصل، فصليت ، فقال : اتدرى اين صليت ؟ صليت ببيت لحم حيث ولد عيسى عليه السلام ، ثم دخلت الى بيت المقدس ، فجمع لى الانبياء عليهم الصلوة والسلام ، فقدمنى جبرئيل حتى

۲۸۶۳۔ السنن للنسائى ، باب فرض الصلوٰة ، ۱/ ۵۲

امتہم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج میرے لئے ایک جانور سواری کے لئے لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا، لیکن اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ حد نگاہ پر اس کا قدم پڑتا، میں اس پر سوار ہوا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ رہے، میں چل رہا تھا کہ حضرت جبرئیل نے عرض کیا: یہاں تشریف فرما ہوکر نماز ادا فرمائیے، میں نے نماز پڑھی، جب فارغ ہوا تو کہنے لگے: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ پھر خود ہی کہا: آپ نے سرزمین طیبہ پر نماز پڑھی ہے۔ اور اسی کی طرف آپ ہجرت کر کے تشریف لائیں گے۔ پھر ایک دوسرے مقام پر نماز پڑھنے کے لئے کہا، تو میں نے وہاں بھی نماز پڑھی، فراغت کے بعد بولے: کیا آپ اس مقام کو پہچانتے ہیں؟ پھر خود ہی بتایا: یہ مقام طور سیناء ہے جہاں اللہ عزوجل نے حضرت موسی سے کلام فرمایا تھا۔ پھر ایک تیسرے مقام پر نماز کی درخواست کی تو میں اترا اور نماز ادا کی، کہنے لگے: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کون سا مقام ہے؟ پھر خود ہی یوں بولے: یہ مقام بیت اللحم ہے جہاں حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت مبارکہ ہوئی، پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا، وہاں میرے لئے تمام انبیاء و مرسلین صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہم اجمعین پہلے سے موجود تھے، حضرت جبرئیل نے مجھے آگے بڑھایا اور میں نے سب کی امامت فرمائی۔ ۱۲م

۲۸۶۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اتیت بالبراق فرکبت انا و جبرئیل فسارېها، فکان اذا اتی علی جبل ارتفعت رجلاه، و اذا هبط ارتفعت یداه (الی ان قال) ثم مضینا الی بیت المقدس، فربطت الدابة بالحلقة التی یربط بها الانبیاء ثم دخلت المسجد ونشرت لی الانبیاء من سمی الله فی کتابه ومن لم یسم، فصلیت بهم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج میرے لئے براق لایا گیا، میں اور حضرت جبرئیل اس

۲۸۶۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۴۱، ۱۱/۳۹۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۲۰۶

پر سوار ہوئے اور وہ ہمیں لیکر روانہ ہوا، جب کسی پہاڑ پر چڑھتا تو اس کے پچھلے پاؤں بڑے ہوجاتے اور جب اترتا تو اگلے پاؤں لمبے ہوجاتے۔ یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہونچ گئے میں نے اسی احاطہ میں اپنا براق باندھا جہاں دوسرے انبیاء کرام اپنی سواری باندھتے تھے۔ پھر میں مسجد اقصی میں داخل ہوا، میرے لئے تمام انبیاء کرام جمع کیے گئے جنکا تذکرہ قرآن کریم میں ہے یا نہیں، پھر میں نے اس سب کو نماز پڑھائی۔ ۱۲م

۲۸۶۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: فلم البث الايسيرا، حتى اجتمع ناس كثير، ثم اذن مؤذن واقيمت الصلوة، فقمنا صفوفا ننتظر من يؤمنا، فاخذ بيدى جبرئيل فقدمنى، فصليت بهم، فلما انصرفت قال: جبرئيل عليه السلام: يا محمد! صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، اتدرى من صلى خلفك، قلت، لا، قال: صلى خلفك كل نبى بعثه الله۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ بہت لوگ جمع ہوگئے، مؤذن نے اذان کہی اور نماز برپا ہوئی، ہم سب صف باندھے منتظر تھے کہ کون امام ہوتا ہے، جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا، میں نے نماز پڑھائی، سلام پھیرا تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نے جانا کہ یہ کس کس نے آپکے پیچھے نماز پڑھی؟ فرمایا: نہ، عرض کی: ہر نبی کہ خدا نے بھیجا حضور کے پیچھے نماز میں تھا۔

۲۸۶۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ليلة اسرى بنبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ودخل الجنة فسمع من جانبها وجسا، قال: يا جبرئيل! ما هذا؟ قال: هذا بلال المؤذن، فقال نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين جاء الى الناس: قد افلح بلال، رأيت له كذا كذا، قال: فلقيه موسى عليه الصلوة والسلام فرحب به وقال: مرحبا بالنبى الامى، قال: فقال: وهو رجل آدم طويل سبط شعره مع اذنيه اوفوقهما، فقال: من هذا؟ يا جبرئيل!

۲۸۶۵۔ التفسير لابن ابى حاتم، ۔۔۔ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۸۷/۵
۲۸۶۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆

قال : هذا موسى عليه السلام، قال : فمضى فلقيه عيسى عليه السلام فرحب به وقال: من هذا يا جبرئيل ؟قال : هذا عيسى قال : فمضى فلقيه شيخ جليل مهيب فرحب به وسلم عليه و كلهم يسلم عليه قال : من هذا يا جبرئيل ؟ قال : هذا ابوك ابراهيم ، قال فنظر فى النار فاذا قوم ياكلون الجيف ، فقا ل : من هؤلاء يا جبرئيل قال هؤلاء الذين ياكلون لحوم الناس ، و راى رجلا احمر ازرق جعدا شعثا اذا رايته ، قال : من هذا يا جبرئيل ؟ قال : هذا عاقر الناقة قال : فلما دخل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المسجد الأقصى قام يصلى فالتفت ثم التفت فاذاً النبيون اجمعون يصلون معه ، فلما انصرف جى ء بقدحين ، احدهما عن اليمين و الاخر عن الشمال ، فى احدهما لبن و فى الآخر عسل ، فاخذ اللبن فشرب منه فقال الذى كان معه القدح : اصبت الفطرة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شب معراج حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سیر کرائی گئی اور جب آپ جنت میں داخل ہوئے تو ایک طرف کسی کی آہٹ سنائی دی، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ آپکے مؤذن حضرت بلال ہیں، حضور جب واپس تشریف لائے تو لوگوں کو بتایا کہ بلال کامیاب ہوئے، میں نے ان کے بارے میں ایسا ایسا دیکھا ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی تو آپ نے حضور کو مرحبا بالنبی الامی، کہہ کر خوش آمدید کہا، ان کا حلیہ شریف ایسا تھا کہ ایک لمبے قد والے اور بال سیدھے کانوں تک یا ان سے اوپر تک، حضور نے فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، ۔ پھر تھوڑی دیر بعد حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے خوش آمدید کہا، حضور نے فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر آگے چل کر ایک جلیل القدر شیخ جنکے چہرہ اقدس سے رعب و دبدبہ ظاہر تھا ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی مرحبا کہا اور سلام کیا۔ بلکہ جہاں سے بھی حضور گزرے سب نے سلام پیش کیا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ آپکے والد محترم حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، پھر حضور نے جہنم کی طرف دیکھا تو اس میں ایک گروہ نظر آیا جو مردار کھا رہا تھا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کر کے ان کا گوشت کھاتے تھے، ایک شخص ایسا بھی نظر آیا جو سرخ رنگ اور زرد آنکھوں والا تھا

جس کا جسم گٹھا ہوا اور بال بکھرے ہوئے تھے، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ وہ شخص ہے جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی معجزہ نما اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں، اس کے بعد جب حضور مسجد اقصی میں داخل ہوئے تو نماز شروع کی، پھر ادھر ادھر دیکھا تو یہ منظر تھا کہ سب انبیائے کرام حضور کیساتھ نماز میں مشغول تھے۔

۲۸۶۷۔ **عن** ام ھانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: نشرلی رھط من الانبیاء فیھم ابراھیم وموسی و عیسی، علیہ الصلوۃ والسلام، فصلیت بھم۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جماعت انبیا جس میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام تھے میرے لئے اٹھائی گئی، میں نے انہیں نماز پڑھائی۔

۲۸۶۸۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: فصلی بھم ثم اتی باناء فیہ لبن الحدیث۔

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام، کو نماز پڑھائی، اس کے بعد حضور کی خدمت میں دودھ کا پیالہ لایا گیا الی آخرہ۔

۲۸۶۹۔ **عن** کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: فاذن جبرئیل و نزلت الملائکۃ من السماء وحشر اللہ لہ المرسلین، فصلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالملائکۃ و المرسلین۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج حضرت جبرئیل نے اذان کہی اور آسمان سے فرشتے اترے، اللہ تعالیٰ نے حضور کے لئے مرسلین جمع فرما کر بھیجے، حضور نے ملائکہ و مرسلین کی امامت فرمائی۔

۲۸۶۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰۰/۸۵ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر

۲۸۶۸۔ المسند لابن اسحاق،

۲۸۶۹۔

(۱۱) حضور نے شب معراج ملائکہ کی امامت فرمائی

٢٦٧٠۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لما اسری بی الی السماء اذن جبرئیل علیه السلام ، فظننت الملائكة انه یصلی بهم فقدمنی فصلیت بالملائكة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج جب میں آسمانوں پر تشریف لے گیا تو جبرئیل نے اذان دی، ملائکہ سمجھے ہمیں جبرئیل نماز پڑھائیں گے، جبرئیل نے مجھے آگے کیا، میں نے ملائکہ کی امامت فرمائی۔
تجلی الیقین ص ۱۴۷

سبحانہ وتعالیٰ

٢٨٧٠۔ الدر المنثور للسیوطی ، ٥/ ٢٠٥ ☆ الحاوی للفتاوی ، ٢/ ٢٥٩

۳۔ تصرفات واختیارات رسول

(۱) اللہ ورسول کا فضل بڑا ہے

۲۸۷۱۔ **عن** عبد الله بن زید رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لما فتح حنیناً قسم الغنائم، فاعطی المؤلفة قلوبهم، فبلغه ان الانصار یحبون ان یصیبوا ما اصاب الناس، فقام رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فخطبهم فحمد الله واثنی علیه، ثم قال: یا معشر الانصار! الم اجدکم ضلالًا فهداکم الله بی وعالة فاغناکم الله بی، و متفرقین فجمعکم الله بی، ویقولون: الله و رسوله امن۔ فقال: الاتجیبونی، فقالوا: الله و رسوله امن، فقال: اما انکم لو شئتم ان تقولوا کذا و کذا۔ فقال: الا ترضون ان یذهب الناس بالشاء و الابل، وتذهبون برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی رحالکم، الانصار شعار والناس دثار، ولولا الهجرة لکنت امرأ من الانصار، ولو سلک الناس وادیا وشعبا لسلکت وادی الانصار وشعبهم، انکم ستلقون بعدی اثرة فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح حنین کے دن مال غنیمت تقسیم فرمایا اس موقع پر مولفہ قلوب کو بہت کچھ عنایت فرمایا۔ انصار کے بارے میں حضور کو یہ اطلاع ملی کہ ان کی بھی خواہش ہے کہ دوسروں کی طرح انہیں بھی مال غنیمت ملنا چاہیے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہ پایا پس اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے تمہیں ہدایت دی، اور تمہارے آپس میں پھوٹ تھی تو اللہ تعالیٰ نے میرے وسیلہ سے تم میں موافقت کر دی، اور تم محتاج تھے اللہ عز وجل نے میرے واسطے سے تمہیں تونگری بخشی، انصار اس وقت یوں گویا ہوئے، بلکہ اللہ ورسول کا احسان اس

۲۸۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب غزوۃ الطائف فی شوال، ۶۲۰/۲
الصحیح لمسلم، باب اعطاء المؤلفة ومن یخاف علی ایمانه، ۳۳۹/۱
فتح الباری لابن حجر، ۴۷/۸ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۵۲۸/۱۴

سے بھی زائد ہے، پھر حضور نے خود ہی فرمایا: ہاں تم اس کے جواب میں چاہو تو یہ کہہ سکتے ہو کہ ہمارے بھی حضور پر اتنے اتنے احسان ہیں، پھر فرمایا: اے انصار! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔ انصار استر کپڑے کی طرح اور دوسرے لوگ ابرے کی طرح ہیں، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں قبیلہ انصار کا ایک فرد ہوتا، لوگ اگر کسی وادی میں چلیں یا کسی میدان میں تو میں انصار کے پسندیدہ میدان اور وادی کو پسند کروں، اے انصار سنو! میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائیگی، لہذا تم صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر تم مجھ سے ملاقات کرو۔ ۱۲م

۲۸۷۲ - **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال: لما قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم السبی بالجعرانۃ اعطی عطایا قریشا وغیرھا من العرب ولم یکن فی الانصار منھا شیٔ فکثرت المقالۃ و فشت حتی قال قائلھم: اما رسول اللہ لقد لقی قومہ فارسل الی سعد بن عبادۃ فقال: ما مقالۃ بلغتنی عن قومک اکثرو فیھا؟ فقال لہ سعد: فقد کان ما بلغک، قال فاین انت من ذاک؟ قال: ما انا الا رجل من قومی، فاشتد غضبہ و قال: اجمع قومک و لا یکن معھم غیرھم فجمعھم فی حظیرۃ من حظائر السبی و قام علی بابھا و جعل لا یترک الا من کان من قومہ و قد ترک رجالا من المھاجرین و رد اناسا، ثم جاء النبی یعرف فی وجھہ الغضب فقال: یا معشر الانصار الم اجدکم ضلالا فھداکم اللہ؟ فجعلوا یقولون: نعوذ باللہ من غضب اللہ و من غضب رسولہ یا معشر الانصار الم اجدکم عالۃ فاغناکم اللہ فجعلو یقولون: نعوذ باللہ و من غضب اللہ و من غضب رسولہ! قال ا لا تجیبون؟ قالوا: اللہ و رسولہ أمن و افضل فلما سری عنہ قال: و لو شئتم لقلتم فصدقتم الم نجدک طریدا فاویناک و مکذبا فصدقناک و عائلا فآسیناک و مخذولا فنصرناک؟ فجعلوا یبکو ن و یقولون: اللہ و رسولہ أمن وافضل ثم قال: اوجد تم من شیٔ من دنیا اعطیتھا قوما اتالفھم علی الاسلام و کلتم الی اسلامکم؟ لو سلک الناس و ادیا او شعبا لسلکت و ادیکم و شعبکم، انتم شعار و الناس دثار، ولو لا الھجرۃ لکنت امرأ من الانصار، ثم رفع یدیہ حتی انی لأری ما تحت منکبیہ فقال: اللھم اغفر للانصار و لابناء الانصار و لابناء

۲۸۷۲- کنز العمال للمتقی، ۳۷۹۳۹، ۱۴۰/۱۰

ابناء الانصار ! اما ترضون ان یذهب الناس بالشاء و البعیر و تذهبون برسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی بیوتکم ؟ فبکی القوم حتی اخضلوا لحاھم و انصرفوا و ھم یقولون رضینا باللہ و برسولہ حظا و نصیبا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مقام جعرانہ میں مال غنیمت تقسیم فرمایا تو قریش اور دیگر قبائل عرب کو دیا اور انصار کو کچھ نہ ملا، (انہیں اس خیال سے کہ شاید حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہم پر اب وہ توجہ اور نظر کرم نہ رہی، شاید اب اپنی قوم کی طرف زیادہ التفات فرمائیں، بمقتضائے سنت عشاق کہ دوسروں پر لطف محبوب زائد دیکھ کر رنجیدہ وکبیدہ ہوتے ہیں ملال گزرا) یہاں تک کہ بعض کی زبان پر بعض کلمات شکایت آمیز آئے، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سنا تو خاطر انور پر ناگوار گزرا۔ حضرت سعد بن عبادہ انصاری کو بلایا، فرمایا: تمہاری قوم انصار کی طرف سے مجھے یہ کیا سننے کو مل رہا ہے، عرض کیا: حضور جو کچھ سنا وہ واقعہ ہے، فرمایا تو اس وقت تم کہاں تھے، عرض کیا: میں بھی اپنی قوم کا ایک فرد ہوں لہذا قومی ہمدردی میں شریک ہوگیا، حضور کا جلال بڑھ گیا، فرمایا: اپنی قوم کو جمع کرو اور ان کے علاوہ کوئی نہ ہو، سب انصار مال غنیمت کے باڑہ میں جمع ہوئے، حضرت سعد سب کو ہی بلا لائے تھے اور خود دروازہ پر کھڑے سب کی نگرانی کررہے تھے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لائے اس حال میں کہ چہرہ اقدس سے غضب کے آثار نمایاں تھے، فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں نے تمکو گمراہ نہ پایا کہ پھر اللہ تعالی نے تم کو ہدایت دی؟ سب ہیبت زدہ بول اٹھے، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غضب اور رسول کے غضب سے، پھر فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں نے تم کو نادار نہ پایا کہ پھر اللہ تعالی نے تم کو غنی کردیا؟ سب نے عرض کیا: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غضب اور رسول کے غضب سے، فرمایا: کیوں جواب کیوں نہیں دیتے؟ بولے: اللہ ورسول کا احسان اور فضل بڑا ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا غم ہلکا ہوا تو فرمایا: اگر تم چاہو تو جواب میں یہ بھی کہہ سکتے ہو اور تم اپنے قول میں سچے قرار دیئے جاؤگے، کہ یارسول اللہ! کیا ہم نے آپ کو بے ٹھکانا نہ پایا کہ اپنے یہاں ٹھکانا دیا، آپکی قوم نے جھٹلایا تو ہم نے تصدیق کی، آپ حاجت مند تھے تو ہم نے اس کو پورا کیا، اور بے یار و مددگار تھے تو ہم نے مدد کی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے یہ باتیں سنکر انصار رونے لگے اور بار بار کہتے: اللہ ورسول کا فضل واحسان بڑا ہے، پھر حضور نے فرمایا: میں نے جو کچھ کسی قوم کو دیا وہ محض تالیف قلب کے لئے دیا، اور تمہیں تمہارے اسلام کے سپرد کر دیا کہ تمہاری طرف سے کامل اطمینان ہے، سنو! تمہاری فضیلت یہ ہے کہ اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی کی طرف ہوں اور تم دوسری طرف تو میں تمہاری طرف رہوں گا، تم استر کی مانند ہو اور دوسرے لوگ ابرہ کی طرح ہیں، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، پھر خوب اونچے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، الٰہی! انصار کی بخشش فرما۔ اور ساتھ ہی ان کے بیٹوں اور پوتوں کی بھی مغفرت فرما، اے انصار! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ تو اپنے گھروں کو بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لیکر اپنے وطن پہونچو، یہ سن کر لوگ اتنا روئے کہ داڑھیاں تر ہو گئیں۔ جب واپس ہوئے تو سب کی زبان پر جاری تھا، ہم اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے عطیہ سے بخوبی رضامند اور خوش ہیں۔

الامن والعلی۔ص ۱۰۷

(۲) اختیار مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء

۲۸۷۳۔ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ما نهیتکم عنه فاجتنبوه، وما امرتکم به فافعلوا منه ماستطعتم، فانما اهلك الذین من قبلکم کثرة مسائلهم واختلافهم علی انبیائهم۔ جدالممتار ۱/۱۰۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس چیز سے تم کو منع کروں باز رہو، اور جس چیز کا حکم دوں اس پر حسب استطاعت عمل کرو، کہ تم سے پہلے لوگوں کو کثرت سوالات اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی حکم عدولی نے ہلاک کیا۔۱۲م

۲۸۷۳۔ الصحیح لمسلم، باب توقیره ﷺ وترك اکثار سواله، ۲/۲۶۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱/۳۱۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۷۹
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۲۳۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۲۶۱
التفسیر للقرطبی، ۵/۲۶۲ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸/۱۶۶

۲۸۷٤۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : امر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بصدقه ، فقیل : منع ابن جمیل و خالد بن الولید و عباس بن عبد المطلب ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناه الله و رسوله ، واما خالد فانکم تظلمون خالدا ، قد احتبس ادراعه و اعتده فی سبیل الله ، واما العباس بن عبدالمطلب فعم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فهی علیه صدقة و مثلها معها ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوۃ کی وصول یابی کا حکم دیا، حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ابن جمیل، خالد بن ولید اور حضرت عباس بن عبد المطلب نے زکوۃ دینے سے منع کردیا، حضور نے فرمایا: ابن جمیل نے کیوں منع کیا؟ کیا اسے یہ بات بری لگی کہ وہ فقیر تھا اسے اللہ ورسول نے غنی کردیا، اور خالد بن ولید کا معاملہ یہ ہے کہ ان سے زکوۃ لینا ظلم کے مترادف ہے، کیونکہ انہوں نے اپنا سب مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کردیا ہے، یہاں تک کہ اپنی زرہ بھی، اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زکوۃ انہیں پر صدقہ ہے بلکہ اتنا ہی ان کو اور دے دیا جائے۔ ۱۲م

۲۸۷۵۔ **عن** انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اللهم انی احرم ما بین جبلیها مثل ماحرم به ابراهیم علیه الصلوة والسلام مکة ۔

۲۸۷٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله تعالیٰ و فی الرقاب الخ، ۱/۱۹۸
الصحیح لمسلم ، کتاب الزکوة ، ۱/۳۱٦
السنن لابی داؤد ، باب فی تعجیل الزکوة ، ۱/۲۲۹
السنن للنسائی ، باب اعطاء السید المال بغیر اختیار المصدق ، ۱/۲٦٥
السنن الکبری للبیهقی ، ٤/۱۱۱ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۲۳۳
کنز العمال للمتقی ، ۱٦۸٥٥ ، ٦/٥۳٤ ☆ شرح السنة للبغوی ، ٦/۳۳
المصنف لعبد الرزاق ، ۲۸۲٦ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۷/۲۳۸
۲۸۷۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الحیس ، ۲/۸۱٦
الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ۱/٤٤۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱٥۹ ☆ الترغیب الترهیب للمنذری ، ۲/۲۲۹
کنز العمال للمتقی ، ۳٤۸۷۳ ، ۱۲/۲٤۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۹٦۸۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کے حضور عرض کیا: الٰہی! میں دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اس کے جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا۔

۲۸۷۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام حرم مکۃ، و انی حرمت المدینۃ ما بین لا بتیھا، لا یقطع عضاھھا ولا یصاد صیدھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ منورہ کو حرم کیا، نہ کاٹی جائیں اس کی ببولیں اور نہ پکڑا جائے اس کا شکار۔

الکوکبۃ الشہابیۃ۔ ص ۴۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مطلب کی حدیثیں صحاح، سنن اور مسانید وغیرہا میں بکثرت ہیں جن میں حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف صاف حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اس کے گردو پیش کے جنگل کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اس کے جنگل کا ہے، یہی مذہب ائمہ مالکیہ وشافعیہ وحنبلیہ اور بکثرت صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہے۔ ائمہ حنفیہ اگر چہ اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ میں ہیں مع نظر مذکور، مگر ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے، کلام اس میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صراحۃً مدینہ منورہ کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا، اب اس شخص (مولوی اسمٰعیل دہلوی) کی سنئے۔

گردو پیش کے جنگل کا ادب کرنا، یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، یہ کام

۲۸۷۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/ ۴۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۱۴۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۵/ ۱۹۷
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/ ۲۷۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۱/ ۳۶۵
کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۶۱، ۱۲/ ۲۴۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/ ۳۰۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۶۰۳۸ ☆

اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے بنائے ہیں، پھر جوکوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے، پھر خواہ یوں سمجھے کہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ ان کی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے۔

تقویۃ الایمان ص ۱۱

جان برادر تو نے دیکھا کہ اس شخص کی ساری کوشش اسی میں تھی کہ اللہ ورسول کو بھی مشرک کہنے سے نہ چھوڑے، تف ہزار تف بروئے بے دیناں۔

(۳) حضور نعمت دیتے ہیں

۲۸۷۷۔ **عن** اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كنت جالسا اذ جاء علي و العباس رضى الله تعالىٰ عنهما يستاذنان ، فقالا ، يا اسامة ! استاذن لنا علي رسول الله صلي الله تعالىٰ عليه وسلم ،فقلت: يا رسول الله ! علي والعباس يستا ذنان ،قال: اتدرى ماجاء بهما ؟ قلت: لا، فقال لكنى ادرى، ائذن لهما ، فدخلا ، فقالا:يا رسول الله ! جئناك نسألك اى اهلك احب اليك؟ قال: فاطمة بنت محمد، رضى الله تعالىٰ عنها و صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، قالا: ما جئناك نسألك عن اهلك ،قال : احب اهلي الى من قد انعم الله عليه و انعمت عليه اسامة بن زيد ، قالا: ثم من ؟ قال: ثم علي بن ابى طالب فقال العباس: يا رسول الله! جعلت عمك آخر هم ،قال :ان عليا سبقك بالهجرة ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دولت خانہ کے قریب بیٹھا تھا کہ حضرت علی مرتضی اور حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور کی بارگاہ اقدس میں حاضری کے لئے تشریف لائے، دونوں حضرات نے فرمایا: اے اسامہ! ہمارے لئے حضور سے باریابی کی اجازت لے لو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت علی وحضرت عباس آپکی خدمت میں حاضری کی اجازت کے طالب ہیں، فرمایا: جانتے ہو یہ دونوں کس لئے آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں، آنے دو، دونوں حضرات نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ہم یہ پوچھنے آئے ہیں کہ آپ کو اپنے اہل بیت میں کون زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: فاطمہ بنت محمد

۲۸۷۷۔ الجامع للترمذی، باب مناقب اسامة، ۲/ ۲۲۳

(رضی اللہ تعالیٰ عنہا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عرض کیا: ہم آپکے خاص گھر کی بات نہیں کر رہے ،فرمایا مجھے اپنے اقربا میں وہ زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا، یعنی اسامہ بن زید، پھر عرض کیا: ان کے بعد کون؟ فرمایا: علی بن ابی طالب، یہ سنکر حضرت عباس بول اٹھے، یارسول اللہ! کیا آپکے چچا کا مقام بعد میں ہے؟ فرمایا: ہاں حضرت علی تم پر ہجرت میں سبقت حاصل کر چکے ہیں۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقات میں فرماتے ہیں:۔

لم یکن احد من الصحابۃ الا وقد انعم اللہ تعالیٰ علیہ و انعم علیہ رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،الا ان المراد المنصوص علیہ فی الکتاب، الخ،

یعنی سب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایسے ہی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے نعمت بخشی اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت بخشی ،مگر یہاں مراد وہ ہے جسکی تصریح قرآن کریم میں ارشاد ہوئی کہ جب فرماتا تھا تو اس سے جسے اللہ تعالیٰ نے نعمت دی ،اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی، اور وہ زید بن حارثہ ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور اس میں نہ کسی کا خلاف اور نہ اصلا شک، آیت اگر چہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا مصداق اسامہ بن زید کو ٹھہرایا کہ پسر تابع پدر ہے، افادہ فی المرقات۔

اقول: نہ صرف صحابہ کرام بلکہ تمام اہل اسلام اولین وآخرین سب ایسے ہی ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے نعمت دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی، پاک کر دینے سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہوگی جس کا ذکر آیت کریمہ میں بار بار سنا ہوگا کہ یزکیھم' یہ نبی انہیں پاک اور ستھرا کر دیتا ہے۔ بلکہ لا واللہ، تمام جہان میں کوئی شی ایسی نہیں جس پر اللہ کا احسان نہ ہو، اور اللہ کے رسول کا احسان نہ ہو، فرماتا ہے:

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔

ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے،

جب وہ تمام عالم کے لئے رحمت ہیں تو قطعاً سارے جہان پر ان کی نعمت ہے، تجلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اہل کفر واہل کفران اگر نہ مانیں تو کیا نقصان۔

راست خواہی ہزار چشم چناں ☆ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

الامن والعلی ص ۱۳۶

(۴) حضور رزق عطا فرماتے ہیں

۲۸۷۸۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من استعملناه علی عمل فرزقناه رزقا، فما اخذ بعد ذلك فهو غلول۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پس ہم نے اسے رزق دیا، اس کے بعد جو کوئی کچھ لے گا وہ خیانت ہے۔

(۵) حضور نجات دہندہ ہیں

۲۸۷۹۔ **عن** غیلان بن سلمة الثقفی رضی الله تعالی عنه قال : خرجنا مع النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فرأینامنه عجبا مررنا بأرض فیها أشاء متفرق فقال نبی الله صلی الله تعالی علیه وسلم یا غیلان ایت هاتین الاشاء تین فمر احدهما تنضم الی صاحبتها حتی استربهما فاتوضأ فانطلقت فقمت بینهما ، فقلت : ان نبی الله یامر احد کما ان تنضم الی صاحبتها ، قال : فمادت احداهما ثم انقلعت تخد فی الارض حتی انضمت الی صاحبتها ، فنزل نبی الله صلی الله تعالی علیه وسلم فتوضأ خلفها ثم رکب و عادت تخد فی الارض الی موضعها ،قال : ثم نزلنا معه منزلا فاقبلت امرأة بابن لها کانه الدینار فقالت : یا نبی الله ! ما کان فی الحی غلام احب الی من ابنی هذا فاصابته الموتة فانا اتمنی موته فادع الله له یا نبی الله ! قال

۲۸۷۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی ارزاق العمال، ۲/ ۴۰۸
المستدرک للحاکم، ۱/ ۵۶۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۵۶۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۱۶۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۸۴، ۴/ ۳۹۴
شرح السنة للبغوی، ۱۰/ ۸۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/ ۲۶۲
الصحیح لابن خزیمة، ۲۳۶۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶/ ۲۰۵
۲۸۷۹۔ دلائل النبوة لابی نعیم ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۳۹۰۔۱۲/ ۳۷۴

فادناه نبی الله صلی الله تعالی علیه وسلم ثم قال : بسم الله انا رسول الله ، اخرج عدو الله ـ ثلاثا ، قال : اذهبی بابنك لن تری بأسا ان شاء الله ، ثم مضینا فنزلنا منزلا فجاء رجل فقا ل : یا نبی الله ! انه کان لی حائط فیه عیشی و عیش عیالی و لی فیه ناضحا ن فاغتلما و منعانی انفسهما و حائطی و ما فیه و لا یقدر احد علی الدنو منهما ، فنهض النبی صلی الله تعالی علیه وسلم باصحابه حتی اتی الحائط فقال لصاحبه : افتح فقا ل : یا نبی الله !امرهما اعظم من ذلك ، قال : فافتح ، فلما حرك الباب بالمفتاح اقبلا ، لهما جلبة کخفیف الریح ، فلما افرج الباب و نظرا الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم برکا ثم سجدا ، فاخذ النبی صلی الله تعالی علیه وسلم رؤسهما ثم دفعهما الی صاحبهما فقال : استعملهما و احسن علفهما فقا ل القوم یا نبی الله ! تسجد لك البهائم فما لله عندنا بك احسن من هذا آجرتنا من الضلالة و استنقذتنا من الهلکة ، افلا تاذن لنا بالسجود لك ـ

حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ہم نے دوران سفر ایک معجزہ دیکھا،ہم نے ایک منزل پر قیام کیا تو وہاں ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میرا ایک باغ ہے جو میری اور میرے اہل وعیال کی کل معیشت ہے،اس باغ میں میرے دو اونٹ بھی ہیں جو اس باغ کو پانی دینے کے لئے ہیں،وہ دونوں مجھ سے سرکش ہو گئے ہیں اور مجھے اپنے یا باغ کے نزدیک تک نہیں آنے دیتے،اور نہ ہی کوئی دوسرا شخص ان کے قریب جا سکتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ اس باغ کی طرف تشریف لے گئے،باغ کے مالک سے فرمایا: دروازہ کھول دو،اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ نہایت سرکش ہیں اور یوں قابو میں آتے نظر نہیں آتے،فرمایا: تم دروازہ کھول دو،جب دروازہ کو حرکت ہوئی تو وہ طوفان کی طرح شور وغوغا کرتے دروازہ کی طرف لپک کر آئے،مگر جب دروازہ کھلا اور اونٹوں کی نظر رخ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑی فوراً آپکے سامنے مؤدب بیٹھ گئے اور سر سجدہ میں رکھ دیا،حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سروں سے پکڑ کر اٹھایا اور مالک کے حوالہ کر دیا اور فرمایا: ان سے کام بھی لو اور چارہ پانی کا خیال بھی خوب رکھو۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ جانور آپکو سجدہ کرتے ہیں اور آپکے طفیل ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان بڑا ہے، ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ تو اس سے بہتر ہے، حضور نے ہمیں گمراہی سے پناہ دی، حضور نے ہمیں ہلاکت سے نجات بخشی، تو کیا حضور ہمیں اجازت نہیں دیتے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔ ۱۲م

(۶) غیر خدا سے استمداد اور اختیارات حضور

۲۸۸۰۔ **عن** ربیعة بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتیتہ بوضوئہ وحاجتہ، فقال لی: سل ماشئت، فقلت: اسئلك مرافقتك فی الجنة قال: او غیر ذلك، قلت: ھو ذاك، قال لی: فاعنی علی نفسك بکثرة السجود۔

حضرت ربیعہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تھا، آپ کے وضو وغیرہ کے لئے پانی لیکر حاضر ہوا، حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں، عرض کی: میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو، فرمایا: بھلا اور کچھ؟ عرض کی: بس میری مراد تو یہی ہے، فرمایا: تو میری اعانت کر اپنے پر کثرت سجود سے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد للہ، یہ جلیل ونفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر فقرہ سے وہابیت کش ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اعنی، کہ میری اعانت کر، اسی کو استعانت کہتے ہیں، یہ درکنار حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلق طور پر سل، فرمانا: کہ مانگ کیا مانگتا ہے؟ جان وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں، دنیا

۲۸۸۰۔ الصحیح لمسلم، باب فضل السجود والحث علیہ، ۱/ ۱۹۳
السنن لابی داؤد، باب وقت قیام النبی ﷺ من اللیل، ۱/ ۱۸۷
السنن للنسائی، باب فضل السجود، ۱/ ۱۲۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۱۱۰ ☆ الموطا لمالك،
الترغیب والترہیب للمنذری، ۱/ ۲۴۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۰، ۱۹۰، ۷/ ۳۰۶

وآخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلاتقید وتخصیص فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

از اطلاق سوال کہ فرمودہ 'سل' وتخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم می شود کہ کار ہمہ بدست ہمت وکرامت اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ہرچہ خواہد وہر کرا خواہد باذن پروردگار خود دہد۔

فان من جودك الدنيا وضرتها، ومن علومك علم اللوح والقلم۔

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں۔

یوخذ من اطلاقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الامر بالسؤال ان اللہ تعالیٰ مکنہ من اعطاء کل ما اراد من خزائن الحق۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں۔

پھر لکھا:۔

وذکر ابن سبع وغیرہ فی خصائصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ اقطعہ ارض الجنۃ یعطی منہا ماشاء لمن یشاء۔

یعنی ابن سبع وغیرہ علمائے کرام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا کہ جنت کی زمین اللہ عزوجل نے حضور کی جاگیر کردی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں۔

امام اجل سیدی ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی جوہر منظم میں فرماتے ہیں۔

انہ کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الذی جعل خزائن کرمہ وموائد نعمہ طوع یدیہ وتحت ارادتہ، یعطی منہا من یشاء ویمنع من یشاء۔

بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور

کے زیر حکم وارادہ واختیار کردیئے ہیں کہ جسے چاہیں عطافرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔
اس مضمون کی تصریحسین کلمات ائمہ وعلماء واولیاء وعرفاء قدست اسرارہم میں حد تواتر پر ہیں، جوان کے انوار سے دیدۂ ایمان منور کرنا چاہے فقیر کا رسالہ ''سلطنت المصطفی فی ملکوت کل الوری'' مطالعہ کرے۔

اس جلیل حدیث میں سب سے بڑھ کر جان وہابیت پر یہ کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت مانگی کہ اسئلك مرافقتك فی الجنة ،یارسول اللہ! میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقت والا سے مشرف ہوں۔ وہابیہ کے طور سے یہ کیسا کھلا شرک ہے،مگراس کی کیا شکایت۔ ابھی فقیر غفرلہ القدیر نے بجواب سوال دہلی ایک نفیس رسالہ ''اکمال الطامة علی شرک سوی بالامور العامة'' تالیف کیا اور بتوفیقہ تعالیٰ اس میں تین سوساٹھ آیتوں اور حدیثوں سے ثبوت دیا کہ وہابیہ کے طور پر حضرات انبیاء کرام،ملائکہ عظام علیہم الصلوۃ والسلام سے لیکر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خود حضرت رب العزت جل جلالہ تک معاذ اللہ کوئی شرک سے محفوظ نہیں۔ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ اشراک بمذ ہے کہ تاحق برسد ☆ مذہب معلوم واہل مذہب معلوم

برکات الامداد ص ۹،　☆　الامن والعلی ص ۱۵۰

۷۔ حضور حافظ ونگہبان ہیں

۲۸۸۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اللہ و رسوله مولی من لا مولی له ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۲۸۸۱۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی میراث الخال، ۳۱/۲
السنن لابن ماجه، باب ذوی الارحام، ۱۹۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۰۶/۹
جمع الجوامع للسیوطی، ۹۶۷۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۲۸۵۷، ۳۶/۵ ☆
السنن للدارقطنی، ۸۵/۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، [illegible] ۸/۳
المصنف لابن ابی شیبة، ۲۶۹/۱۱ ☆ الکامل لابن عدی، [illegible] ۷۷/۱

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کا کوئی نگہبان نہ ہواللہ ورسول اس کے نگہبان ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی حافظ وناصر اللہ ورسول ہیں۔

اللہ تعالٰی قرآن کریم میں ارشادفرماتا ہے۔

انما و لیکم اللہ و رسولہ و الذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ و یؤتون الزکوۃ و ھم راکعون۔

یعنی اے مسلمانو! تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اسکا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے ہیں، اور زکوۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔

اقول: یہاں اللہ ورسول اور نیک بندوں میں مدد کو منحصر فرمایا کہ بس یہی مددگار ہیں، تو ضرور یہ مدد خاص ہے جس پر نیک بندوں کے سوا اور لوگ قادر نہیں، ورنہ عام مددگاری کا علاقہ تو ہر مسلمان کے ساتھ ہے۔

قال تعالٰی:

و المؤمنون و المؤمنات بعضھم اولیاء بعض۔

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

حالانکہ خود ہی دوسری جگہ فرماتا ہے:

مالھم من دونہ من ولی۔

اللہ کے سوا کسی کا کوئی مددگار نہیں۔

معالم التنزیل میں ہے۔

(مالھم) ای لاھل السموات و الارض (من دونہ) ای من دون اللہ (من ولی) ناصر۔

وہابی صاحبو! تمہارے طور پر معاذ اللہ کیسا کھلا شرک ہوا کہ قرآن نے خدا کی خاص صفت امداد کو رسول وصلحا کے لئے ثابت کیا، جسے قرآن ہی جابجا فرما چکا: کہ یہ اللہ کے سوا دوسرے کی صفت نہیں۔

مگر بحمدہ تعالٰی اہل سنت دونوں آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ذاتی وعطائی کا فرق سمجھتے ہیں، اللہ تعالٰی بالذات مددگار ہے، یہ صفت دوسرے کی نہیں، اور رسول واولیاء اللہ، اللہ تعالٰی کی قدرت دینے سے مددگار ہیں۔ وللہ الحمد۔

اب اتنا سمجھ لیجئے کہ مدد کاہے کے لئے ہوتی ہے؟ دفع بلا کے لئے، تو جب رسول اللہ اور اللہ کے مقبول بندے بنص قرآن مسلمانوں کے مددگار ہیں تو قطعا دفع البلاء بھی ہیں، اور فرق وہی ہے کہ اللہ سبحانہ بالذات دافع البلاء، اور انبیاء و اولیاء علیہم الصلوۃ والثناء بعطائے خدا، و الحمد لله العلی الاعلی۔

پنج آیت از توریت وانجیل وزبور مقدسہ۔

امام بخاری حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور دارمی وطبرانی و یعقوب بن سفیان حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ توارات مقدس میں حضور پرنور دافع البلاء صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی صفت یوں ہے۔

یا ایها النبی ! انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین (الی قوله تعالیٰ) یعفو و یغفر۔

اے نبی! ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور بے پڑھوں کے لئے پناہ، معاف کرتا ہے اور مغفرت فرماتا ہے۔ حرز بھی رب العزت جل جلالہ کی صفات سے ہیں۔ حدیث میں ہے۔

یا حرز الضعفاء ! یا کنز الفقراء !

علامہ زرقانی شرح مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں۔

جعله نفسه حرزا مبالغة لحفظه لهم فی الدارین۔

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پناہ دینے والے ہیں، مگر رب تبارک وتعالیٰ نے حضور کو بطور مبالغہ خود پناہ کہا: جیسے عادل کو عدل یا عالم کو علم کہتے ہیں، اور اس صفت کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دنیا و آخرت میں اپنی امت کے حافظ ونگہبان ہیں۔ و الحمد للہ رب العالمین۔

ہاں ہاں، خبردار ہوشیار، اے نجدیان نابکار! ذرا کم سن نو پیدا عیارہ خام پارہ وہابیت ناکارہ کے ننھے سے کلیجے پر ہاتھ دھر لینا، توریت وزبور کی دو آیتیں تلاوت کی جائیں گی، نوخیز وہابیت کی نادان جان پر قہر الہی کی بجلیاں گرائیں گی، افسوس، تمہیں توریت وزبور کی تکذیب کرتے کیا لگتا ہے، جب تم قرآن کی نہ سنو، اللہ کا کذب تم ممکن کہو، مگر جان کی آفت، گلے کا غل تو یہ ہے کہ یہ آیات جناب شاہ عبد العزیز صاحب نے نقل فرمائیں، کلام الہی بتائیں، یہ امام

الطائفہ کے نسب کے چچا، شریعت کے باپ، اور طریقت کے دادا۔ اب نہ انہیں مشرک کہے بنتی ہے نہ کلام الٰہی پر ایمان لانے کو روٹھی وہابیت منتی ہے، نہ روئے رفتن، نہ رائے ماندن۔

دو گونہ رنج وعذاب است جان لیلی را بلائے صحبت مجنون وفرقت مجنون

ہاں اب ذرا گھبرائے دلوں، شرمائی چتونوں سے لجائی انکھڑیاں اوپر اٹھایئے، اور بحمدہ وہ سنیئے کہ ایمان نصیب ہو تو سنی ہو جایئے۔

جناب شاہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں۔

توریت کے سفر چہارم میں ہے۔

قال اللہ تعالیٰ لابراهيم : ان هاجرة تلد ويكون من ولدها من يده فوق الجميع و يدا الجميع مبسوطة اليه بالخشوع ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا: بیشک ہاجرہ کے اولاد ہوگی اور اس کے بچوں میں وہ ہوگا جس کا ہاتھ سب پر بالا ہے۔ اور سب کے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں۔ عاجزی اور گڑ گڑانے میں۔

وہ کون محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید الکون ، معطی العون ، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ، قربان تیرے اے بلند ہاتھ والے، اے دو جہان کے اجالے، حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے ہماری عاجزی ومحتاجی کے ہاتھ ہر لئیم بے قدر سے بچائے اور تجھ جیسے کریم رؤف ورحیم کے سامنے پھیلائے، والحمد للہ رب العالمین۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

نیز تحفہ میں زبور شریف سے منقول :۔

يا احمد ! فاضت الرحمة على شفتيك من اجل ذلك ابارك عليك فتقلد السيف ، فان بهاء ك و حمدك الغالب (الى قوله) الامم يخرون تحتك ، كتاب حق جاء الله به من اليمن و التقديس من جبل فاران ، وامتلأت الارض من تحميد احمد و تقديسه ، و ملك الارض و رقاب الامم ۔

اے احمد! رحمت نے جوش مارا تیرے لبوں پر میں اس لئے برکت دیتا ہوں، تو اپنی تلوار حمائل کر کہ تیری چمک اور تیری تعریف غالب ہے، سب امتیں تیرے قدموں میں گریں گی سچی کتاب لایا اللہ برکت و پاکی کے ساتھ مکہ کے پہاڑ سے، بھر گئی زمین احمد کی حمد اور اس کی

پاکی بولنے سے، احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

اے احمد پیارے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مملوکو! خوشی وشادمانی ہے تمہارے لئے، تمہارا مالک پیارا سراپا کرم وسراپا رحمت ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

عہد ما بالب شیریں دہناں بست خدائے

باہمہ بندہ وایں قوم خداوند انند

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب — یعنی محبوب ومحب میں نہیں میرا تیرا

لہذا امام اجل عارف باللہ سیدی سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ تعالی عنہ، پھر امام اجل قاضی عیاض شفا شریف، پھر امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں نقلا وتذکیرا، پھر علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض، پھر علامہ محمد بن عبد الباری زرقانی شرح مواہب میں شرحا وتفسیرا فرماتے ہیں:۔

من لم یر ولایۃ الرسول علیہ فی جمیع احوالہ و لم یرنفسہ فی ملکہ لا یذوق حلاوۃ سنتہ۔

جو ہر حال میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کی ملک نہ جانے وہ سنت نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حلاوت سے اصلا خبردار نہ ہوگا۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

فائدۂ عظیمہ: الحمد للہ سنیوں کی اقبالی ڈگری، ان آیات توریت وزبور پر فقیر غفرلہ القدیر کو دو آیات توریت وانجیل مبارک مع چند احادیث کے یاد آئیں، مگر ان کے ذکر سے پہلے امام الطائفہ کا ایک انجان پنے کا اقرار سن لیجئے۔

تقویۃ الایمان فصل ثانی اشراک فی العلم کے شروع میں لکھا:۔

جس کے ہاتھ میں کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار میں ہوتا ہے جب چاہے تو کھولے جب چاہے تو نہ کھولے۔ انتہی

بھولا نادان لکھتے تو لکھ گیا مگر۔

کیا خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائے گا ☆ دین نجدی پائمال سنیاں ہو جائے گا

غریب مسکین کیا جانتا تھا کہ وہ چند ورق بعد یہ کہنے کو ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی

چیز کا مختار نہیں۔

یہاں اس قول سے تمام عالم پر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اختیار تام ثابت ہوجائے گا، بیچارے مسکین عزیز کے دھیان میں اس وقت بھی یہ ہی لوہے پیتل کی کنجیاں تھیں جو جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بساطی پیسے پیسے بیچتے ہیں، اس کے خواب میں بھی خیال نہ تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رب جل وعلا نے اس بادشاہ جبار جلیل اقتدار عظیم الاختیار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا کیا کنجیاں عطا فرمائی ہیں۔ ہاں ہم سے سن اور وہ سن کہ سن ہوجا۔

الامن والعلی ص ۹۳

۸۔ حضور کو تمام خزائن ارض کی کنجیاں عطا ہوئیں

۲۸۸۲۔ **عن** ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قلت لکعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما تجدون فی التوراۃ من وصف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؟ قال : نجدہ محمد رسول اللہ اسمہ المتوکل ، لیس بفظ ولا غلیظ و لا سخاب فی الاسواق و اعطی المفاتیح لیبصر اللہ بہ اعینا عورا ، و یسمع بہ آذانا صما ، و یقیم بہ السنۃ معوجۃ حتی یشھدون لا الہ الا اللہ وحدہ و لا شریک لہ ، یعین المظلوم و یمنعہ من ان یستضعف۔

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، تم توریت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پاک کیا پاتے ہو؟ کہا: حضور کا وصف توریت مقدس میں یوں ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا نام متوکل ہے، نہ درشت خو ہیں، نہ سخت گو، نہ بازاروں میں چلانے والے، وہ کنجیاں دئے گئے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ پھوٹی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور ٹیڑھی زبانیں سیدھی کردے، یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، اسکا کوئی ساجھی نہیں، وہ نبی کریم ہر مظلوم کی مدد فرمائیں گے، اور اسے کمزور سمجھے جانے سے بچائیں گے۔

۲۸۸۲۔ دلائل النبوۃ للبیھقی ، ۱/ ۳۷۷ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱/ ۳۴۳ ☆
البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر ، ۶/ ۲۹ ☆

۲۸۸۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت: مکتوب فی الانجیل من نعت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم، لا فظ و لا غلیظ و لا سخاب فی الاسواق و اعطی المفاتیح مثل ما مر سواء بسواء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت وثنا انجیل پاک میں مکتوب ہے، نہ سخت دل ہیں، نہ درشت خو، نہ بازاروں میں شور کرتے انہیں کنجیاں عطا ہوئی ہیں۔ باقی عبارت مثل توریت مبارک ہے۔

۲۸۸۴۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بینما انانائم اذ جئی بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سورہا تھا کہ تمام خزائن زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھدی گئیں۔

۲۸۸۵۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول لله صلی الله تعالی علیه وسلم: اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء قبلی، نصرت بالرعب، و اعطیت مفاتیح الارض الحدیث۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملا رعب سے

۲۸۸۳۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۱/ ۳۷۷ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد،
دلائل النبوة لا بی نعیم، ☆ البدایة و النهایة لا بن کثیر، ۲۹/۶
۲۸۸۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب نصرت بالرعب مسیرة شهر، ۴۱۸/۱
الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوة، ۱۹۹/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۴۵۵/۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۴۹/۱۰
السنن الکبری للبیهقی، ۱۷۵/۸ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۳۲۵/۵
التفسیر للبغوی، ۱۶۰/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۵۲/۱۲
۲۸۸۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۹۸/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۳/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۰/۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۷۸/۲
نصب الرایة للزیلعی، ۱۵۹/۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۱۷/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۴/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۶۴۱، ۷۸۸/۷

میری مدد فرمائی گئی (کہ مہینہ بھر کی راہ پر دشمن میرا نام پاک سن کر کانپے) اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۸۸۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اوتیت بمقالید الدنیا علی فرس ابلق، جاء نی بہ جبرئیل، علیہ قطیفۃ من سندس۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور مالک تمام دنیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر رکھ کر میری خدمت میں حاضر کی گئیں، جبرئیل لیکر آئے، اس پر نازک ریشم کا زین پوش بانقش ونگار پڑا تھا۔

۲۸۸۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اوتیت مفاتیح کل شئ الا الخمس۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور ابو القاسم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا ہوئیں سوا ان پانچ کے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی غیوب خمسہ، علامہ حفنی حاشیہ جامع صغیر میں فرماتے ہیں: ثم اعلم بھا بعد ذلک۔

پھر یہ پانچ بھی عطا ہوئیں۔ ان کا علم بھی دیا گیا۔ اسی طرح امام جلال الدین سیوطی نے بھی خصائص کبری میں نقل فرمایا:

علامہ مدابغی شرح فتح المبین امام ابن حجر مکی میں فرماتے ہیں: یہ ہی حق ہے۔ وللہ الحمد۔

اس مقام کی تحقیق انیق فقیر کے رسالہ "مالی الجیب بعلوم الغیب" میں دیکھئے۔ وباللہ التوفیق۔

الامن والعلی ص ۹۴

۲۸۸۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۲۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۹/۲۰
میزان الاعتدال للذهبی، ۲۰۶ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۴/۱۹۷
کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۹۴، ۱۱/۴۰۶

۲۸۸۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۸۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۲/۳۶۱
مجمع الزوائد للهيثمی، ۸/۲۶۳ ☆ التفسير لابن كثير، ۶/۳۵۵

(۹) ساری دنیا اور زمین وآسمان کی کنجیاں حضور کی مٹھی میں

۲۸۸۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قالت ام رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امنة رضی الله تعالیٰ عنها: لما خرج من بطنی نظرت الیه فاذا انا به ساجدا، ثم رأیت سحابة بیضآء قد اقبلت من السماء حتی غشیته فغیب عن وجهی، ثم تجلت فاذا انا به مدرج فی ثوب صوف ابیض و تحته حریرة خضراء، و قد قبض علی ثلثة مفاتیح من اللؤلؤ الرطب، و اذ اقائل یقول: قبض محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی مفاتیح النصر و مفاتیح الربح و مفاتیح النبوة، ثم اقبلت سحابة اخری حتی غشیته فغیب عنی، ثم تجلت فاذا انا به قد قبض علی حریرة خضراء مطویة، و اذا قائل یقول: بخ بخ، قبض محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الدنیا کلها لم یبق خلق من اهلها الا دخل فی قبضته، هذا مختصر۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور مالک غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں: جب حضور میرے شکم سے پیدا ہوئے میں نے دیکھا سجدہ میں پڑے ہیں، پھر ایک سفید ابر نے آسمان سے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میرے سامنے سے غائب ہو گئے۔ پھر وہ پردہ ہٹا تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ حضور ایک سفید اونی کپڑے میں لپٹے ہیں اور سبز ریشمی بچھونا بچھا ہے، اور گوہر شاداب کی تین کنجیاں حضور کی مٹھی میں ہیں، کہنے والا کہہ رہا تھا، نصرت کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں اور نبوت کی کنجیاں، سب پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبضہ فرمایا، پھر ایک اور ابر نے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میری نگاہ سے چھپ گئے، پھر روشن ہوا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سبز ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے۔ اور کوئی منادی پکار رہا ہے۔ واہ واہ ساری دنیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مٹھی میں آئی، زمین وآسمان میں کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو ان کے قبضہ میں نہ آئی ہو، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والحمد للہ رب العالمین۔

۲۸۸۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قالت امنة الزهرية

۲۸۸۸۔ دلائل النبوة لابی نعیم

۲۸۸۹۔ المولد لابی زکریا یحیی بن عائذ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا : لما ولد جاء رضوان خازن الجنة علیہ السلام و ادخلہ فی جناحیہ فقال فی اذنہ معک مفاتیح النصر ، قد البست الخواف و الرعب ، لا یسمع احد بذکرک الا وجل فؤادہ و خاف قلبہ و ان لم یراک یا خلیفة اللہ !

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رضوان خازن جنت علیہ السلام نے بعد ولادت حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے پروں کے اندر لیکر گوش اقدس میں عرض کی: حضور کے ساتھ نصرت کی کنجیاں ہیں، رعب و دبدبہ کا جامہ حضور کو پہنایا گیا ہے۔ جو حضور کا چرچا سنے گا اس کا دل ڈر جائے گا اور جگر کانپ اٹھے گا، اگر چہ حضور کو نہ دیکھا ہو اے اللہ کے نائب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایمان کی آنکھ میں نور ہو تو ایک اللہ کا نائب ہی کہنے میں سب کچھ آگیا، اللہ کا نائب ایسا ہی تو چاہیئے کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں؟ ایک دنیا کے کتے کا نائب کہیں کا صوبہ دار وہاں کے سیاہ و سفید کا مختار ہوتا ہے، مگر اللہ کا نائب کسی پتھر کا نائب ہے؟ و ما قدر و االلہ حق قدرہ ، بے دولتوں نے اللہ ہی کی قدر نہ جانی لا واللہ! اللہ کا نائب اللہ کی طرف سے اللہ کے ملک میں تصرف تام کا اختیار رکھتا ہے جب تو اللہ کا نائب کہلایا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الامن والعلی ص ۹۶

(۱۰) حضور دنیا و آخر میں کارساز ہیں

۲۸۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیشا ، استعمل علیہم زید بن حارثة و ان قتل زید او استشھد فامیرکم جعفر ، فان قتل و استشھد فامیرکم عبد اللہ بن رواحة فلقوا العدو فاخذ الرایة زید ، فقاتل حتی قتل ، ثم اخذ الرایة جعفر فقاتل حتی قتل ثم اخذھا عبد اللہ بن رواحة فقاتل حتی قتل ثم اخذ الرایة خالد بن الولید ، ففتح اللہ علیہ ، واتی خبرھم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فخرج الی الناس ، فحمد اللہ

۲۸۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۰۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲/۱۰۵
کنز العمال للمتقی ، ۳۰۰۴۲، ۱۷۷/۱ ☆

و اثنی علیه ، و قال : ان اخوانکم لقوا العدو ، و ان زید اخذ الرایة فقاتل حتی قتل او استشهد ، ثم اخذ الرایة بعده جعفر بن ابی طالب ، فقاتل حتی قتل او استشهد ، ثم اخذ الرایة عبد الله بن رواحة فقاتل حتی قتل او استشهد ، ثم اخذ الرایة سیف من سیوف الله خالد بن الولید ففتح الله علیه ، فامهل ثم امهل آل جعفر ثلاثة ان یاتیهم ثم اتاهم فقال لا تبکوا علی اخی بعد الیوم او غداء الیّ ابنی اخی ، قال فجیٔ بنا کانا افرخ ، فقال : ادعوا لی الحلاق فجیء بالحلاق فحلق رؤسنا ثم قال : اما محمد فشبیه عمنا ابی طالب ، واما عبد الله فشبیه خلقی و خلقی ، ثم اخذ بیدی فاشالها فقال : اللهم اخلف جعفرا فی اهله ، و بارك لعبد الله فی صفقة یمینه قالها ثلاث مرار قال : فجاءت امنا ، فذکرت له یتمنا ، و جعلت تفرح له ، فقال : العیلة تخافین علیهم و انا ولیهم فی الدنیا و الاخرة۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ موتہ کے لئے لشکر روانہ فرمایا اور اس کا سپہ سالار حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا: نیز ارشاد فرمایا: اگر یہ شہید ہو جائیں تو تمہارے سپہ سالار حضرت جعفر طیار ہونگے ، اور یہ بھی شہید ہوں تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ، چنانچہ میدان جنگ میں جھنڈا حضرت زید کے ہاتھ میں تھا کہ جہاد کرتے ہوئے آپ شہید ہو گئے ، پھر ہدایت کے مطابق حضرت جعفر نے جھنڈا لیا اور وہ بھی جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے ، پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور وہ بھی شہادت سے سرفراز ہوئے ، پھر حضرت خالد بن ولید کو سپہ سالار بنایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں فتح مبین عطا فرمائی ، رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ یہ خبر جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہونچی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: تمہارے بھائیوں نے میدان جہاد میں دشمن کا مقابلہ کیا، حضرت زید بن حارثہ کے ہاتھ میں جھنڈا تھا کہ وہ اسی حال میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے ، پھر حضرت جعفر طیار نے جھنڈا لیا اور وہ بھی قتال کرتے ہوئے شہید ہوئے ، پھر حضرت عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور وہ بھی اسی حال میں شہید ہو گئے ، رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ ان کے بعد اللہ کی تلوار خالد بن ولید کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی ۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے بعد تین دن تک حضرت جعفر کے اہل خانہ یعنی ہمیں مہلت دی کہ ہم نے سوگ منایا اس کے

بعد حضور تشریف لائے اور فرمایا: اب میرے بھائی پر آج کے بعد کوئی نہ روئے، میرے بھائی کے دونوں بچوں کو میرے پاس لاؤ، ہمیں حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا اس حال میں کہ ہم گھبرائے ہوے تھے، فرمایا حجام کو بلواؤ، چنانچہ بلایا گیا اور حضور نے ہمارے بال منڈوائے، پھر فرمایا: یہ محمد بن جعفر ہمارے چچا ابوطالب کے مشابہ ہے، اور یہ عبداللہ بن جعفر عادت واطوار میں میری طرح، اس کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور دعا کی، الہی! جعفر کی اولاد میں اسکا جانشین بنا اور عبداللہ کی تجارت میں برکت فرما، یہ دعا تین مرتبہ فرمائی، میری ماں نے حاضر ہوکر حضور پناہ بیکساں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ہماری یتیمی کی شکایت عرض کی: حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان پر محتاجی کا اندیشہ کرتی ہے حالانکہ میں ان کا ولی وکارساز ہوں دنیا وآخرت میں۔

غم نخورد آنکہ حفظش توئی ☆ والی ومولی وولیش توئی

۲۸۹۱- **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: حب ابی بکر و عمر من الایمان و بغضھم کفر، و حب الانصار من الایمان و بغضھم کفر، حب العرب من الایمان و بغضھم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ و من حفظنی فیھم فانا احفظہ یوم القیامۃ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محبت ابوبکر وعمر کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر، اور محبت انصار کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر، اور محبت عرب کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر، اور جو میرے اصحاب کو برا کہے اس پر اللہ کی لعنت، اور جو ان کے معاملہ میں میرا لحاظ رکھے میں روز قیامت اسکا حافظ ونگہبان ہوں گا۔

۲۸۹۲- **عن** خولۃ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: ان ھذا المال خضرۃ حلوۃ من اصابہ بحقہ بورک لہ فیہ،

۲۸۹۱- الکامل لابن عدی، ۳/ ۹٤۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۶۲۲، ۱۱/ ۷٤۱
۲۸۹۲- الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اخذ المال، ۲/ ۶۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۳۷۸ ☆ الصحیح لابن حبان، ۸۵۲

ورب متخوض فيه اشاء ت به نفسه من مال الله و رسوله ليس له يوم القيامة الا النار۔

حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ مال دنیوی زیب وزینت اور حلاوت والا ہے تو جس کو اسکا حق ملا اسے اس میں برکت دی گئی، اور بہت لوگ اللہ ورسول کے مال سے اپنے نفس کی خواہشوں میں ڈوبنے والے ہیں جنکے لئے قیامت میں نہیں مگر آگ۔

۲۸۹۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم :ما نفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی بکر ، قال : فبکی ابو بكر و قال : هل انا و مالی الا لك يا رسول الله !

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی مال نے وہ نفع نہ دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے اور عرض کی: میری جان ومال کا مالک حضور کے سوا کون ہے یارسول اللہ!۔

الامن والعلی ص ۱۰۳

(۱۱) حضور مالک ارض ہیں

۲۸۹٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: موتا ن الارض لله و رسوله ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو زمین کسی کی ملک نہیں وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی ہے۔

۲۸۹۵۔ **عن** طاؤس رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: عادی الارض من الله و رسوله ۔

۲۸۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۵۳ ☆ المصنف لا بن ابی شيبه، ۱۲/ ۷
۲۸۹٤۔ السنن الكبرى للبيهقی، ٦/ ۱٤۳ ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر، ۳/ ٦۲
كنز العمال للمتقی، ۹۰٤۹، ۳/ ۸۹۱ ۔ ۳/ ۸۹۱
۲۸۹۵۔ السنن الكبرى للبيهقی، ٦/ ۱٤۳ ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر، ۳/ ٦۲
ارواء الغليل للالبانی، ٦/ ۳ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانی، ۵۵۳

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قدیم زمین اللہ و رسول کی ملک ہیں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: بن، جنگل، پہاڑوں اور شہروں کی افتادہ زمینوں کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ ان پر ظاہری ملک بھی کسی کی نہیں، یہ ہر طرح خالص ملک خدا و رسول ہیں، جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ورنہ محلوں، اور احاطوں، گھروں اور مکانوں کی زمینیں بھی سب اللہ و رسول ہی کی ملک ہیں اگرچہ ظاہری نام من و تو کا لگا ہوا ہے۔

زبور شریف سے رب العزت کا ارشاد سن ہی چکے کہ "احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو یہ تخصیص مکانی ایسی ہے جیسے آیۂ کریمہ و الامر یومئذ للہ، میں تخصیص فرمائی، کہ حکم اس دن اللہ کے لئے ہے حالانکہ ہمیشہ اللہ ہی کا ہے، مگر وہ دن روز ظہور حقیقت و انقطاع ادعا ہے۔ لاجرم صحیح بخاری شریف کی حدیث نے ساری زمین بلا تخصیص اللہ و رسول کی ملک بتائی، وہ حدیث یہ ہے۔

۲۸۹۶۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول اله صلی الله تعالی عليه وسلم: اعلموا ان الارض لله و رسوله۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقین جان لو کہ زمین کے مالک اللہ و رسول ہیں، جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الامن والعلی ص ۱۰۸

(۱۲) حضور تمام انسانوں کے مالک ہیں

۲۸۹۷۔ **عن** عبد الله بن الاعور المازنی الاعشی رضی الله تعالیٰ عنه قال: اتيت النبی صلی الله تعالی عليه وسلم فانشدته۔

يا مالك الناس و ديان العرب ☆ انی لقيت ذرية من الذرب

۲۸۹۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اخراج اليهود من جزيرة العرب، ۴۴۹/۱

المسند لاحمد بن حنبل ۴۵۱/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۷/۱۲

۲۸۹۷۔ الاصابه لابن حجر، ۹/۴ ☆

الأبيات:

و فيه قصة امرأته و هربها و فى الابيات قوله :

و هن شر غالب لمن غلب۔

قال :فجعل النبى صلى الله تعالى عليه و سلم يقول :

و هن شر غالب لمن غلب۔ يتمثلهن

حضرت عبداللہ بن اعور مازنی اعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ اشعار عرض کئے ۔ اے تمام آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے جزا وسزا دینے والے میرا پالا ایک ایسی عورت سے پڑ گیا ہے جو نہایت زبان دراز ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی فریاد سن کر شکایت رفع فرمادی۔

دوسرے اشعار بھی اس موقع پر انہوں نے سنائے تھے جن میں انکی بیوی کے فرار کا قصہ اور آخر میں یہ شعر بھی تھا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آخری مصرع سن کر اس کو بطور مثل متعین فرمادیا کہ عورتیں بڑے بڑوں کو ناکوں چنے چبوا دیتی ہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مندرجہ ذیل اسناد سے روایت کی گئی ہے۔

الامام احمد حدثنا محمد بن ابى بكر المقدمى ثنا بو معشر البراء ثنى صدقة بن طيسنة، ثنى معن بن ثعلبة المازنى و الحى بعده، ثنى الاعشى المازى رضى الله تعالىٰ عنه قال اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الحديث ـ

و رواه الامام اجل ابو جعفر الطحاوى فى معانى الاثار حدثنا ابن ابى داؤد ثنا المقدمى ثنا ابو معشر الى آخره نحوه سندا و متنا ـ

و رواه ابن عبد الله ابن الامام فى زوائد مسنده من طريق عوف بن كهمس بن الحسن عن صدقة بن طيسنة حدثنى معن بن ثعلبة المازنى و الحى بعده قالوا حدثنا الاعشى رضى الله تعالىٰ عنه فذكره، قلت و اليه اعنى عبد الله عزاه حافظ الشان فى الاصابة انه رواه فى الزوائد ، و العبد الضعيف غفر الله تعالىٰ له قد راه فى المسند نفسه ايضا كما سمعت و لله الحمد

و رواه البغوی و ابن السکن و ابن ابی عاصم کلهم من طریق الجنید بن امین بن عروة بن نضلة بن طریق بن بهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة ۔ و لفظ اللبغوی عنه حدثنی ابی امین حدثنی ابی ذروة عن ابیه نضلة عن رجل منهم یقال له الاعشی و اسمه عبد الله بن الاعور رضی الله تعالیٰ عنه فذکر القصة و فیه فخرج حتی اتی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فعاذبه وانشأ یقول : یا مالك الناس و دیان العرب ، الحدیث،

یہ حدیث جلیل اتنے ائمہ کبار نے باسانید متعددہ روایت کی اور طریق اخیر میں یہ لفظ ہیں کہ اعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ لی، اور عرض کی کہ اے مالک آدمیاں، واے جزا وسزادہ عرب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الامن والعلی ص ۱۰۹

(۱۳) حضور پناہ گاہ عالم ہیں

۲۸۹۸۔ **قال** الزبیر بن البکار :حدثنی عمی مصعب ان الحارث بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه اتی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : ابعث معی من یدعوالی دینك فانا له جار ، فارسل معه رجلا من الانصار ، فغدر به عشیرة الحارث فقتلوه، فقال حسان:

یا حار من یغدر بذمة جاره ☆ منکم فان محمد لا یغدر

فجاء الحارث فاعتذر و ودی الانصاری و قال : یا محمد ! انی عائذ من لسان حسان۔

حضرت زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ میرے چچا حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ حضرت حارث بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ساتھ کسی شخص کو ارسال فرمائیں جو میری قوم کو حضور کے دین کی دعوت کرے اور وہ میری پناہ میں ہوگا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ کر دیا، حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنبے والوں نے عہد شکنی کی اور انہیں شہید کر دیا، حضرت حسان بن ثابت رضی

۲۸۹۸۔ الاصابة لابن حجر، ۶۸۱/۱

اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں اشعار کہے، از انجملہ یہ شعر ہے۔

اے حارث جو کوئی تم میں اپنے پناہ دئے ہوئے کے عہد سے بے وفائی کرے

تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسے پناہ دیتے ہیں وہ سچی پناہ ہوتی ہے،

حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہوکر عذر کیا اور انصاری شہید کی دیت دی اور حضور سے عرض کی: یارسول اللہ! میں حضور کی پناہ مانگتا ہوں حسان کی زبان سے۔

الامن والعلی ص ۱۰۱

۲۸۹۹۔ **عن** ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انہ کان یضرب غلامہ فجعل یقول :اعوذ باللہ، قال : فجعل یضربہ فقال ۔: اعوذ برسول اللہ فترکہ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : واللہ! اللہ اقدر علیک منک علیہ، قال : فاعتقہ۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے، غلام نے کہنا شروع کیا اللہ کی دہائی، اللہ کی دہائی، انہوں نے ہاتھ نہ روکا، غلام نے کہا: رسول خدا کی دہائی فوراً ہاتھ چھوڑ دیا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! بیشک اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تو اس غلام پر، انہوں نے غلام کو آزاد کردیا۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمدللہ، اس حدیث صحیح کے تیور دیکھئے، حیا ہو تو وہابیت کو ڈوب مرنے کو بھی جگہ نہیں، یہ حدیث تو خدا جانے بیماروں پر کیا کیا قیامت توڑے گی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دہائی دینا ہی ان کی دہائی مچانے کو بہت تھی نہ کہ وہ بھی یوں کہ سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں: وہ اللہ عزوجل کی دہائی دیتا رہا میں نے نہ چھوڑا، جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دہائی دی فوراً چھوڑ دیا۔

علماء فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دہائی سنکر حضور کی عظمت دل پر چھائی ہاتھ روک لیا۔

۲۸۹۹۔ الصحیح لمسلم، باب صحبۃ الممالیک، ۲/۵۲

اقول: یعنی پہلی بات ایک معمولی (روزمرہ کے معمول میں) ہو جانے سے ایسی موثر نہ ہوئی، انسان کا قاعدہ ہے کہ جس بات کا محاورہ کم ہوتا ہے اس کا اثر زیادہ پڑتا ہے، ورنہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی دہائی بعینہ اللہ عزوجل کی دہائی ہے، اور حضور کی عظمت اللہ عزوجل ہی کی عظمت سے ناشی ہے۔

بحمدہ تعالیٰ حدیث کے یہ معنی ہیں اگرچہ وہابیہ کے طور پر اس کا درجہ شرک سے بھی کچھ آگے بڑھا ہوا ہے۔ الامن والعلی ص ۱۱۱

۲۹۰۰ ـ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: بینا رجل یضرب غلاما لہ و ھو یقول: اعوذ باللہ، اذ بصر برسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال: اعوذ برسول اللہ، فالقی ما کان فی یدہ و خلی عن العبد، فقال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اما و اللہ انہ احق ان یعاذ من استعاذبہ منی، فقال الرجل: یا رسول اللہ! فھو حرلوجہ اللہ۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ ایک صاحب اپنے کسی غلام کو مار رہے تھے، وہ کہہ رہا تھا اللہ کی دہائی، اتنے میں غلام نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا، اب کہا: رسول کی دہائی، فوراً ان صاحب نے کوڑا ہاتھ سے ڈال دیا اور غلام کو چھوڑ دیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: سنتا ہے خدا کی قسم! بیشک اللہ عزوجل مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے کہ اس کی دہائی دینے والے کو پناہ دی جائے۔ ان صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! تو وہ اللہ کے لئے آزاد ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد للہ، اس حدیث نے تو اور بھی پانی سر سے تیر کر دیا، صاف تصریح فرمادی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غلام کی دونوں دہائیاں بھی سنیں، اور پہلی دہائی پر ان کا نہ رکنا اور دوسری پر فوراً باز رہنا بھی ملاحظہ فرمایا، مگر افسوس وہابیت کی ذلت و مردودیت کہ نہ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس غلام سے فرماتے ہیں کہ تو مشرک ہو گیا، اللہ کے سوا میری دہائی دیتا ہے اور وہ بھی کس طرح کہ اللہ عزوجل کی دہائی چھوڑ کر، نہ آقا سے ارشاد کرتے ہیں کہ ہیں یہ کیسا

۲۹۰۰ ـ المصنف لعبد الرزاق، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۶۷۳، ۹/۳۰۳

شرک اکبر؟ خدا کی دہائی کی وہ بے پرواہی اور میری دہائی پر یہ نظر، ایک تو میری دہائی مانی اور وہ بھی یوں کہ خدا کی دہائی نہ مانکر، افسوس آقا وغلام کو مشرک بنانا در کنار خود جو اس پر نصیحت فرماتے ہیں کہ وہ کس مزے کی بات ہے کہ اللہ مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے۔

دہائی تو اپنی بھی قائم رکھی اور اپنی دہائی دینے پر پناہ دینی بھی ثابت رکھی، صرف اتنا ارشاد ہوا کہ خدا کی دہائی زیادہ ماننے کے قابل تھی،

الحمد للہ، کہ اللہ کے سچے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دین وہابیہ کے جھوٹے قرآن تقویۃ الایمان کی کچھ قدر نہ فرمائی، اسے سخت ذلت پہونچائی، جس میں اسکا امام لکھتا ہے۔

اول معنی شرک وتوحید کے سمجھنا چاہیئے، اکثر لوگ پیروں پیغمبروں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں، ان سے مرادیں مانگتے ہیں، کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھتا ہے، کوئی علی بخش، کوئی غلام محی الدین، کوئی مشکل کے وقت کسی کی دہائی دیتا ہے، غرضکہ جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیاء انبیاء سے کرگزرتے ہیں، اور دعوی مسلمانی کا کئے جاتے ہیں۔ سچ فرمایا اللہ صاحب نے کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر کہ شرک کرتے ہیں۔ اھ مختصرا

ان دافع البلاء کے منکروں سے بھی اتنا پوچھ لیجئے کہ کسی کی پناہ یعنی اس کی دہائی دینی دفع بلا کے لئے ہوتی ہے یا کچھ اور؟ و لکن الوهابية قوم يعتدون۔

الامن والعلی ص ۱۱۲

(۱۴) دشمنوں کے مقابلہ میں خدا اور رسول کافی ہیں

۲۹۰۱۔ عن اسماء بنت يزيد رضى الله تعالى عنهما انها سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو بين ظهراني اصحابه يقول : احذركم المسيح و انذركموه وكل نبي قد حذر قومه ، وهو فيكم ايتها الامة !وسأحكي لكم من نعته مالم يحك الانبياء قبلي لقومهم يكون قبل خروجه ستون خمس جدب حتى يهلك كل ذي حافر فناداه رجل فقال : يارسول الله ! فيما يعيش المؤمنون ؟قال :

۲۹۰۱۔ المعجم الكبير للطبراني، ۱۶۹/۲۴

بما يعيش به الملائكة ، ثم يخرج و هو اعور ، وليس الله باعور ، و بين عينيه كافر ، يقرؤه كل مؤمن كاتب وغير كاتب ، اكثر من يتبعه اليهودو النساء و الاعراب يرون السماء تمطر وهي لا تمطر ، و الارض تنبت وهي لا تنبت و يقول للاعراب : ما تبغون منى ؟ الم ارسل السماء عليكم مدرارا و أحيي لكم انعامكم شاخصة دراها خارجة خواصرها دارة البانها ، تبعث معه الشياطين على صورة من قد مات من الاباء و الاخوان والمعارف فيأتي احدهم الى ابيه او اخيه اوذوى رحمة فيقول : الست فلانا ؟ الست تعرفني ؟ هو ربك فاتبعه يعمر اربعين سنه ، السنة الاولى كالشهر و الشهر كالجمعة ، و الجمعة كاليوم ، واليوم كالساعة ، و الساعة كاحتراق ، السعفة في النار ، يرد كل منهل الا مسجدين ثم قام رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضأ ، فسمع بكاء الناس و شهيقهم ، فرجع اليهم فقام بين اظهرهم فقال : ابشروا فان يخرج و انا بين ظهر كم فالله كافيكم و رسوله ، و ان يخرج بعدي فالله خليفتي على كل مسلم ـ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے روبرو فرماتے ہوئے سنا: میں تمہیں مسیح دجال سے ڈرا رہا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو ڈرایا لیکن یاد رکھو وہ کسی دوسری امت سے نہیں ہوا لیکن تم میں سے ہوگا۔ میں تمہیں اس کی وہ نشانیاں بتا رہا ہوں جو کسی نبی نے اب تک نہیں بیان فرمائی تھیں۔ سنو! اس کے ظہور سے قبل پانچ سال قحط پڑے گا اتنا شدید کہ چوپائے مرجائیں گے ایک صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تو مومنین کس طرح زندہ رہیں گے فرمایا: جس طرح ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام زندہ رہتے ہیں پھر وہ دجال خروج کریگا اور وہ کانا ہوگا، خدائی کا دعوی کریگا حالانکہ خداوند قدوس اس عیب سے منزہ ہے، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا، ہر مومن خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہیں پھر بھی وہ اس کو پڑھ لیگا، اس کی تابعداری میں اکثر یہودی، عورتیں، اور دیہاتی لوگ ہوں گے، وہ اس کے شعبدے دیکھیں گے کہ آسمان سے پانی برسا رہا ہے حالانکہ وہ بارش نہ ہوگی زمین سے سبزہ اگائے گا لیکن وہ کھیتی نہ ہوگی، دیہاتی لوگوں سے کہے گا تم مجھ سے کیا مانگتے ہو؟ کیا میں نے آسمان سے تمہارے لئے موسلا دھار بارش نہ کی؛ کیا میں نے تمہارے چوپائے زندہ نہ کئے کہ دم زدن میں وہ تمہارے پاس واپس آ گئے نہایت تندرست اور ان کے تھنوں سے دودھ بھرا ہے زمین سے لوگوں کے ماں باپ اور

برادران واحباب کی شکل میں شیاطین کو ظاہر کریگا، وہ شیاطین لوگوں کے پاس آئیں گے اور کوئی باپ کی شکل اور کوئی بھائی اور رشتہ دار کی شکل میں آکر کہے گا ، کیا تو فلاں نہیں ؟ کیا تو مجھے نہیں پہچانتا سن یہ (دجال) تیرا رب ہے لہذا تو اسکی اتباع کر۔ چالیس سال تک اسی طرح لوگوں کو ورغلاتا پھریگا پہلا سال ایک ماہ کے برابر ہوگا اور مہینہ ہفتہ کے برابر، ہفتہ ایک دن کے برابر ہوگا اور دن ایک گھنٹہ کا پھر وہ گھنٹہ اتنا مختصر جیسے آگ بھڑکی اور ختم ہوگئی ، سب جگہ گشت کریگا لیکن حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں داخل نہ ہوسکے گا۔ یہ بیان فرما کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور وضو فرمانے لگے۔ اتنے میں لوگوں کی آہ وبکا سنائی دی تشریف لائے اور خوشخبری سنائی ، سنو! اگر اسنے خروج کیا اور میں تم میں موجود ہوں تو اللہ اور اللہ کا رسول تمہارے لئے اس سے حفاظت کو کافی ہیں ، اور میرے بعد نکلا تو میری طرف سے ہر مسلمان کا اللہ تعالیٰ نگہبان ہے۔ ۱۲ام

(۱۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں سخت ترین اعدا کے مقابلے میں اللہ ورسول کو کفایت فرمانے والا بتایا ، کہ خوش ہو بے خوف رہو کہ اللہ ورسول کے ہوتے تمہیں کچھ اندیشہ نہیں ، اللہ، اللہ، ایسی جلیل حاجت روائیوں عظیم مشکل کشائیوں میں اللہ عزوجل کے نام اقدس کے ساتھ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملنا وہابیہ کے زخمی کلیجوں پر خدا جانے کہاں تک نمک چھڑکے گا۔

الامن والعلی ص ۱۳۵

(۱۵) اہل خانہ کے لئے خدا اور رسول بس ہیں

۲۹۰۲۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : امر نا

۲۹۰۲۔ الجامع للترمذی   مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،   ۲/ ۲۰۸
المستدرک للحاکم ،   ۱/ ۴۱۴   ☆   السنن الکبریٰ للبیہقی ،   ۴/ ۱۸۱
کنز العمال للمتقی ، ۱۱۱ ۳۵۶ ، ۱۲/ ۴۹۱   ☆   التفسیر لابن کثیر ،   ۸/ ۹۷
السنۃ لابن ابی عاصم ،   ۲/ ۵۹۷   ☆   السنۃ الابن شاہین ،   ۶/ ۱۸۰
اتحاف السادۃ للزبیدی ،   ۴/ ۱۰۳   ☆   الدر المنثور للسیوطی ،   ۱/ ۳۵۷
المغنی للعراقی ،   ۲/ ۳۵۶   ☆   مشکوۃ المصابیح للتبریزی ،   ۲/ ۶۰۲
زاد المسیر الابن الجوزی ،   ۸/ ۲۱۳   ☆   تعلیق التعلیق لابن حجر   ۵۱۲
امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح فرمایا۔

رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یوما ان نتصدق ووافق ذلك ما لا عندی، فقلت: الیوم اسبق ابا بکر ان سبقته یوما، فجئت بنصف مالی، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: ما ابقیت لا هلك؟ قلت: ابقیت لهم، قال: ما ابقیت لهم؟ قلت: مثله، و اتی ابو بکر بکل ما عنده، فقال: یا ابا بکر، ما ابقیت لاهلك؟ فقال: ابقیت لهم الله و رسوله، قلت لا اسبقه الی شئ ابدا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم فرمایا، اتفاق سے ان دنوں میں خوب مالدار تھا، میں نے اپنے جی میں کہا: اگر میں کبھی ابوبکر صدیق سے سبقت لیجاؤنگا تو وہ دن آج ہے، اپنا آدھا مال حاضر لایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے گھر والوں کے لئے کیا باقی رکھا؟ میں نے عرض کی: ان کے لئے بھی باقی چھوڑ آیا ہوں، فرمایا: آخر کتنا چھوڑ آئے ہو؟ عرض کی: اتنا ہی، اور صدیق اکبر اپنا سارا مال تمام وکمال لے کر حاضر ہوئے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! گھر والوں کے لئے باقی رکھا؟ عرض کی: میں نے گھر والوں کے لئے اللہ ورسول کو باقی رکھا ہے۔ (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے کہا: میں ابوبکر سے کبھی سبقت نہ لیجاؤنگا۔ الامن والعلی ص ۱۳۵

(۱۶) حضور نے خود تعلیم دی کہ ہم سے مدد مانگو

۲۹۰۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کنا عند رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذاتته وفد هوازن فقالوا: یا محمد! انا اصل و عشیرة، و قد نزل بنا من البلاء ما لا یخفی علیك، فامنن علینا من الله علیك، فقال: اختاروا من اموالکم او من نسائکم و ابنائکم، فقالوا: خیرتنا بین احسابنا و اموالنا بل نختار نساء نا و ابناء نا فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اما ما کان لی و لبنی عبد المطلب فهو لکم، فاذا صلیت الظهر فقوموا و قولوا: انا نستعین برسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی المومنین او المسلمین فی نساء نا و ابناء نا فلما صلوا الظهر قاموا فقالوا ذلك فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فما کان لی و لبنی عبد المطلب فهو لکم، فقال المهاجرون: و

۲۹۰۳۔ السنن للنسائی کتاب الهبة ۱۱۷/۲

ما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و قالت الانصار : و ما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، فقال الاقرع بن حابس - اما انا و بنو تميم فلا ، قال عيينة بن حصين : اما انا وبنو فزارة فلا ، و قال العباس بن مرداس : اما انا و بنو سليم فلا ، فقامت بنو سليم فقالوا: كذبت ، ما كان لنا لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : يا ايها الناس ! ردوا عليهم نسائهم وابنائهم فمن تمسك من هذا الفى بشئ فله ست فرائض من اول شئ يضيئه الله علينا، وركب راحلته وركبه الناس اقسم علينا فيئنا ، فالجوه الى شجرة فخطفت رداء ه فقال يا ايها الناس ! ردوا على ردائى ، فوالله لو ان شجرتها مة نعما قسمته عليكم ثم لم تلقونى بخيلا و لا جبانا و لا كذوبا ، ثم اتى بعيرا فاخذ من سنامه و بررة بين اصبعيه ثم يقولها : انه ليس لى من الفى شئ ولا هذه الاخمس والخمس مردود فيكم ، فقام اليه رجل بكبة من شعر ، فقال : يا رسول الله ! اخذت هذه لا صلح بها بردعة بعيرلى فقال : ما كان لى ولبنى عبد المطلب فهولك ، فقال: او بلغت هذه فلا ارب لى فيها فنبذها و قال ياايها الناس ! ادو الخياط و المخيط ، فان الغلول يكون على اهله عارا و شغارا يوم القيامة ـ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ قبیلہ ہوازن کے کچھ لوگ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سب لوگ ایک ہی اصل اور خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، جو مصیبت ہم پر آپڑی ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ لہذا ہم پر نظر کرم فرمائیں، اللہ رب العزت نے آپ پر کرم فرمایا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرو، یا تو اپنا مال ودولت لیجاؤ یا اپنی عورتوں اور بچوں کو آزاد کراؤ۔ عرض کیا: آپ نے ہمیں دونوں میں سے ایک کا اختیار دیا ہے تو ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ ہمیں عورتیں اور بچے دیدئے جائیں۔

حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال غنیمت میں جتنا میرا اور حضرت عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ سب میں تم کو دیتا ہوں، لیکن جب میں ظہر کی نماز سے فارغ ہوجاؤں تو تم سب یوں کہنا: ہم سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

استعانت کرتے ہیں مؤمنین پر اپنی عورتوں اور بچوں کے بارے میں۔ راوی فرماتے ہیں: جب لوگ نماز پڑھ چکے تو سب نے ایسا ہی کہا: حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کچھ میرا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ سب تمہارے لئے ہے، یہ سنکر مہاجرین نے عرض کیا: جو کچھ ہمارا حصہ ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے، پھر انصار نے بھی یہی کہا: اقرع بن حابس نے کہا: میں اور بنو تمیم اس میں شریک نہیں عیینہ بن حصین نے بھی اسی طرح کہا: کہ میں اور بنو فزارہ بھی اس میں شامل نہیں ہیں، یوں ہی عباس بن مرداس نے کہا: میں اور بنو سلیم اس میں شریک نہیں، اس پر بنو سلیم نے اسے جھٹلایا اور کہا تو نے جھوٹ بولا، ہمارا جو کچھ بھی ہے سب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے ہے پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! ان کی عورتیں اور بچے واپس کردو اور جو کوئی مفت نہ دینا چاہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب جہاں بھی مال غنیمت ملے گا تو سب سے پہلے اس کو چھ اونٹ دوں گا۔

یہ ارشاد فرما کر حضور اونٹ پر سوار ہو گئے، لیکن لوگ مال غنیمت کی تقسیم کے لئے پیچھے پیچھے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ ہمارا مال ہمیں عنایت کردیجئے یہاں تک کہ ایک درخت کے پاس آپ کو گھیر کر کھڑے ہو گئے، وہاں آپ کی ردائے مبارک ایک درخت سے الجھ کر آپ سے جدا ہو گئی، آپ نے فرمایا: اے لوگو! میری چادر مجھے اٹھا دو، خدا کی قسم اگر تہامہ کے درختوں کے برابر جانور بھی میرے پاس ہوں تو میں انہیں تقسیم کردوں، پھر تم مجھے بخیل اور بزدل نہ پاؤ گے اور نہ جھوٹا۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنی چٹکی سے اس کے بال پکڑ لئے اور فرمایا: سنو! میں تمہاری اس غنیمت سے کچھ بھی نہیں لیتا، صرف پانچواں حصہ لیتا ہوں جو بعد میں تمہارے لئے ہی کام آتا ہے، یہ سن کر ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کھڑا ہوا، اس کے پاس بالوں کا ایک گچھا تھا، عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے یہ چیز اس لئے لی ہے کہ اس سے میں اپنے اونٹ کی کملی درست کروں، آپ نے ارشاد فرمایا: جو چیز میرے لئے ہے اور حضرت عبد المطلب کی اولاد کے لئے وہ سب تیری ہے، اس شخص نے کہا: جب معاملہ یہاں تک پہونچ گیا ہے تو مجھے اس کی ضرورت نہیں اور وہ بالوں کا گچھا پھینک دیا۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو سوئی اور دھاگے تک کو اس مال خیر میں داخل کرنے کا حکم فرمایا۔ کیوں کہ مال غنیمت میں چوری اور خیانت لوگوں کیلئے قیامت کے روز باعث ننگ وعار ہوگی۔۱۲ م

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث فرماتی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بنفس نفیس تعلیم فرمائی کہ ہم سے مدد چاہنا، نماز کے بعد یوں کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں۔

وہابی صاحبو! ایاك نعبد و ایاك نستعین، کے معنی استعانت تو خدا ہی کے ساتھ خاص تھی، یہ ارشاد کیسا؟ کہ ہم سے استعانت کرنا اور زمان حیات دنیاوی اور اس کے بعد کا تفرقہ وہابیہ کی جہالت ہی نہیں بلکہ سراسر ضلالت ہے قطع نظر اس بات سے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سب بحیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں، جو بات خدا کے لئے خاص ہو چکی غیر خدا کے لئے شرک ٹھہر چکی اس میں حیات وموت، قرب وبعد اور ملکیت وبشریت خواہ کسی وجہ کا تفرقہ کیسا، کیا بعد موت ہی شرکت خدا کی صلاحیت نہیں رہتی بحال حیات شریک ہو سکتے ہیں؟ یہ جنون وہابیہ کو ہر جگہ جاگتا ہے جس نے انہیں حمایت توحید کے زعم میں الٹا مشرک بنا دیا ہے۔

ایک بات کو کہیں گے شرک ہے، پھر کبھی موت وحیات کا فرق کریں گے اور کبھی قرب وبعد کا اور کبھی کسی اور وجہ کا، جس کا صاف حاصل یہ نکلے گا کہ یہ انوکھے موحد بعض قسم مخلوق کو خدا کا شریک جانتے ہیں جب تو وہ بات کہ غیر کے لئے اس کا اثبات شرک تھا ان کے لئے ثابت مانتے ہیں۔

اب کھلا کہ ان کے امام نے تقویۃ الایمان میں ان وہابی صاحبوں کی نسبت کہا تھا۔ اکثر لوگ شرک میں گرفتار ہیں اور دعوی مسلمانی کا کئے جاتے ہیں۔

سبحان اللہ، یہ منہ اور یہ دعوی، سچ فرمایا اللہ صاحب نے: کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر شرک کرتے ہیں۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ ان کی بہت فاحشہ جہالتوں کی پردہ دری کرتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔ الامن والعلی ص ۱۴۰

(۱۷) ہرشئی رسول کے زیر فرمان ہے

۲۹۰۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبي صلی الله تعالى عليه وسلم امر الشمس فتاخرت ساعة من النهار ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آفتاب کو حکم دیا کہ کچھ چلنے سے بازرہ فوراً ٹھہر گیا۔

﴿۱۴۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث حسن کا واقعہ اس حدیث صحیح کے واقعہ عظیمہ سے جدا ہے جس میں ڈوبا ہوا سورج حضور کے لئے پلٹا ہے، یہاں تک کہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر کہ خدمت گزاری محبوب باری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قضا ہوئی تھی ادا فرمائی۔ امام اجل طحاوی وغیرہ اکابر نے اس حدیث کی تصحیح کی۔

الحمدللہ، اسے خلافت رب العزت کہتے ہیں کہ ملک السموات والارض میں ان کا حکم جاری ہے، تمام مخلوق الٰہی کو ان کے لئے حکم اطاعت وفرمانبرداری ہے، وہ خدا کے ہیں اور جو کچھ خدا کا ہے سب ان کا ہے، وہ محبوب اجل واکرم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دودھ پیتے تھے گہوارہ میں چاند ان کی غلامی بجالاتا، جدھر اشارہ فرماتے اسی طرف جھک جاتا۔

۲۹۰۵۔ **عن** عباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قلت : يا رسول الله ! دعاني الى الدخول فی دينك امارة لنبوتك ، رايتك فی المهد تناجي القمر و تشير اليه باصبعك ، فحيث اشرت اليه مال ، قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انی کنت احدثه و يحدثني و يلهيني عن البكاء و اسمع وجبته حين يسجد تحت العرش ۔

حضرت سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم مکرم سیدنا اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور سے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اسلام پر باعث حضور کے ایک معجزہ کا دیکھنا ہوا، میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے، جس طرف انگشت

۲۹۰۴۔ المعجم الكبير للطبراني،

۲۹۰۵۔ كنز العمال للمتقی، ۳۱۸۲۸، ۳۸۳/۱۱

مبارک سے اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا، اور مجھے رونے سے بہلاتا، میں اس کے گرنے کا دھما کہ سنتا تھا جب وہ زیر عرش سجدہ میں گرتا۔

﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام شیخ الاسلام صابونی فرماتے ہیں: یہ حدیث معجزات میں حسن ہے۔ جب دودھ پیتوں کی یہ حکومت قاہرہ ہے تو اب کہ خلافۃ اللہ الکبری کا ظہور عین شباب پر ہے آفتاب کی کیا مجال کہ ان کے حکم سے سرتابی کرے۔ آفتاب و ماہتاب درکنار، واللہ العظیم! ملائکہ مدبرات الامر کہ تمام نظم ونسق عالم جن کے ہاتھوں پر ہے محمد رسول اللہ خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائرہ حکم سے باہر نہیں نکل سکتے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ارسلت الی الخلق کافہ۔

میں تمام مخلوق الہی کی طرف رسول بھیجا گیا۔

قرآن فرماتا ہے:۔

تبرك الذی نزل الفرقان علی عبده لیكون للعلمین نذیرا ۔

برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر کہ تمام اہل عالم کو ڈر سنانے والا ہو۔

اہل عالم میں جمیع ملائکہ بھی داخل ہیں، علیہم الصلوۃ والسلام۔ سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی نماز عصر گھوڑوں کے ملاحظہ میں قضا ہوئی۔

حتی توارت بالحجاب، قال: ردوها علی۔

یہاں تک کہ سورج پردے میں جا چھپا، ارشاد فرمایا: پلٹا لاؤ میری طرف۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مروی، کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے اس قول میں ضمیر آفتاب کی طرف ہے اور خطاب ان ملائکہ سے جو آفتاب پر متعین ہیں، یعنی نبی اللہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے ان فرشتوں کو حکم دیا کہ ڈوبے ہوئے آفتاب کو واپس لے آؤ، وہ حسب الحکم واپس لائے یہاں تک کہ مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا اور سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے نماز ادا فرمائی۔

معالم التنزیل شریف میں ہے:۔

حکی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال : معنی قولہ ردوھا علیّ یقول سلیمان علیہ الصلوۃ و السلام بامراللہ عزوجل للملائکۃ المؤکلین بالشمس ردوھا علی یعنی الشمس فردوھا علیہ حتی صلی العصر فی وقتھا۔

سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نائبان بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ، سے ایک جلیل القدر نائب ہیں، پھر حضور کا حکم تو حضور کا حکم ہے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی پر کہ مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں:۔

ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانۃ السر و موضع نفوذ الامر، فلا ینفذ امر الامنہ و لا ینقل خیرا الامنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الا بابی من کان ملکا و سیدا ☆ و آدم بین الماء و الطین واقف

اذا رام امرا ل ا یکون خلافہ ☆ و لیس لذلک الامر فی الکون صارف

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانہ راز الٰہی و جائے نفاذ امر ہیں، کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے، اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خبردار ہو! میرے باپ قربان ان پر جو بادشاہ وسردار ہیں اس وقت سے کہ آدم علیہ الصلوہ والسلام ابھی آب وگل کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے، وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں اس کا خلاف نہیں ہوتا، تمام جہان میں کوئی ان کا حکم پھیرنے والا نہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: اور ہاں کیونکر کوئی ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الٰہی کسی کے پھیرے سے نہیں پھرتا۔

لا راد لقضائہ و لا معقب لحکمہ،

یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے کہ یہ وہ چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔

۲۹۰۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : کنت

۲۹۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورۃ الاحزاب، ۲/۷۰۶

الصحیح لمسلم، کتاب الرضاع، ۱/۴۷۳

المسند لاحمد بن حنبل، ۷/۱۹۵

اغار علی اللاتی وھبن انفسھن لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اقول: اتھب المرأۃ نفسھا ، فلما انزل اللہ تعالیٰ " ترجی من تشاء منھن و تؤی الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیک " قلت: ماأری ربک الایسارع فی ھواک ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے ان عورتوں پر رشک آتا ہے جنہوں نے اپنی ذات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیا تھا، چنانچہ میں نے کہا: عورت اپنے آپ کو کس طرح ہبہ کرسکتی ہے۔
جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:۔

پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو۔ اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپکی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔ ۱۲م

(۱۸) اللہ تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے

۲۹۰۷۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مرض ابو طالب فعاداہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : یا ابن اخی! ادع ربک والذی بعثک یعافینی، فقال : اللھم! اشف عمی ، فقام کانما نشط من عقال ، فقال: یا ابن اخی! ان ربک لیطیعک فقال: و انت یا عماہ لواطعتہ لیطیعنک ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طالب بیمار پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیادت کو تشریف لے گئے، ابو طالب نے عرض کی: اے بھتیجے! میرے لئے اپنے رب سے جس نے حضور کو بھیجا ہے میری تندرستی کی دعا کیجئے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی، الہی! میرے چچا کو شفا دے، یہ دعا کرتے ہی ابو طالب اٹھ کھڑے ہوئے جیسے کسی نے بندش کھول دی ہو۔ حضور سے عرض کی: اے میرے بھتیجے! بیشک حضور کا رب حضور کی اطاعت کرتا ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے چچا!

۲۹۰۷۔ الکامل لابن عدی، ☆ المستدرک للحاکم، ۱/ ۵۴۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/ ۳۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب،

اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی یوں ہی معاملہ فرمائے گا۔

الامن والعلی ص ۱۴۳

۲۹۰۸۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضي الله تعالیٰ عنه قال : غاب عنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما فلم یخرج ، حتی ظننا انه لم یخرج ، فلما خرج سجد سجدة فظننا ان نفسه قد قبضت منها ، فلما رفع رأسه قال : ان ربی تبارك و تعالیٰ استشارنی فی امتی ماذا افعل بهم ؟ فقلت : ما شئت ای رب ، هم خلقك و عبادك ، فاستشارنی الثانیه ، فقلت له كذلك فقال : لا احزنك فی امتك یا محمد ، و بشرنی ان اول من ید خل الجنة من امتی سبعون الفامع كل الف سبعون الفاء لیس علیهم حساب ، ثم ارسل الی فقال : ادع تجب وسل تعط ، فقلت لرسوله : او معطی ربی سؤلی ؟ فقال : ما ارسلنی الیك الا لیعطیك ، ولقد اعطانی ربی عزوجل ولا فخر ، وغفر لی ماتقدم من ذنبی وما تاخر ، واانا امشی حیا صحیحا ، و اعطانی ان لا تجوع امتی ولا تغلب واعطانی الكوثر فهو نهر من الجنه یسیل في حوضی ، و اعطانی العز و النصر و الرعب یسعی بین یدی امتی شهرا ، واعطانی انی اول الانبیاء ادخل الجنة ، وطیب لی ولا متی الغنیمة ، واحل لنا كثیرا مما شدد علی من قبلنا ، ولم یجعل علینا من حرج ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز ہماری نگاہوں سے اوجھل رہے اور اپنے حجرۂ مقدسہ سے باہر تشریف نہ لائے، ہم یہ سمجھے کہ آج حضور تشریف نہ لائیں گے، لیکن جب تشریف لائے تو ایک طویل سجدہ فرمایا، ہم سمجھے کہ حضور وصال فرما گئے، اس کے بعد حضور نے اپنا سر اقدس سجدہ سے اٹھایا تو یوں فرمایا: میرے رب نے میری امت کے باب میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں، میں نے عرض کی: اے رب میرے جو تو چاہے کہ وہ تیری مخلوق اور تیرے

۲۹۰۸۔ المسند لأحمد بن حنبل ، ۶/۵٤٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/۶۸
التفسیر لا بن كثیر ، ۳/۲۳۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۹/۱۷۶
كنز العمال للمتقی ، ۳۲۱۰۹ ، ۱۱/٤٤۸ ☆ الخصائص الكبری للسیوطی ، ۲/۲۱۰

بندے ہیں، اسنے دوبارہ مجھ سے پوچھا تو میں نے اب بھی وہی عرض کی، اس نے سہ بارہ مجھ سے مشورہ لیا میں نے پھر وہی عرض کی، تو رب عزوجل نے فرمایا: اے احمد! بیشک میں ہرگز تجھے تیری امت کے معاملہ میں رسوانہ کروں گا، چنانچہ مجھے بشارت دی کہ میرے ستر ہزار امتی سب سے پہلے میرے ساتھ داخل بہشت ہوں گے ان میں ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے جن سے حساب تک نہ لیا جائیگا۔ پھر میرے پاس ایک پیغامبر آیا اور اسنے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کیجئے قبول ہوگی اور مانگئے آپ کو دیا جائے گا، میں نے اس قاصد سے کہا: کیا میرا رب میرا ہر سوال پورا فرمائے گا۔ اس نے عرض کیا: مجھے آپکی خدمت میں اسی لئے بھیجا گیا ہے کہ آپ جو چاہیں وہ آپکو عطا فرمائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سب کچھ عطا فرمادیا اور مجھے اس پر کوئی فخر وغرور نہیں، میری برکت سے اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف ہوئیں، میں آخر عمر مبارک تک صحت مند اور تندرست رہونگا، میری امت کبھی مستقل قحط میں نہ مبتلا ہوگی اور نہ مغلوب، مجھے کوثر عطا ہوا کہ جنت میں ایک نہر ہے جو میرے حوض میں آکر گرتی ہے، مجھے عزت، نصرت اور ایسا رعب و دبدبہ ملا کہ دشمن میری امت سے ایک ماہ کی دوری پر ہی خوفزدہ رہیگا، نیز مجھے یہ شرف بھی عطا ہوا کہ میں تمام انبیاء کرام سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا، میرے اور میری امت کے لئے مال غنیمت حلال ہوا، ہمارے لئے بہت سی وہ چیزیں حلال کر دی گئیں جن میں ہم سے پہلے لوگوں کے لئے دشواریاں تھیں اور ہم پر کوئی حرج اور تنگی نہ رکھی گئی۔ ۱۲م

۲۹۰۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی لسید الناس یوم القیامة، لا فخر و ریاء، وما من الناس من احد الا وهو تحت لوائی یوم القیامة، ینتظر الفرج وانا بیدی لواء الحمد فأمشی ویمشی الناس معی حتی آتی باب الجنة فأستفتح فیقال: من هذا؟ فاقول: محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فیقال: مرحبا بمحمد! فاذا رأیت ربی عزوجل خررت له ساجداً شکرا له، فیقال: ارفع رأسك، وقل تطاع، واشفع تشفع، فیخرج من النار من قد احترق برحمة اللہ و شفاعتی۔

۲۹۰۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۳۸، ۱۱/۴۳۴

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بالیقین میں روز قیامت تمام جہان کا سید ہوں، اس میں کوئی فخر وریا نہیں، میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا، کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو میرے نشان کے نیچے نہ ہو کشائش کا انتظار کرتا ہوا، میں چلونگا اور لوگ میرے ساتھ ہونگے یہاں تک کہ دروازۂ جنت پر تشریف فرما کر دروازہ کھلواؤ گا، سوال ہوگا، کون ہے؟ فرماؤں گا: محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کہا جائیگا مرحبا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو، پھر جب میں اپنے رب عزوجل کو دیکھوں گا اس کے لئے سجدہ شکر میں گرونگا، اس پر کہا جائیگا: اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری اطاعت کی جائیگی، اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی، پس جو لوگ جل چکے تھے وہ اللہ کی رحمت اور میری شفاعت سے دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔

﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانو! ذرا دیکھنا کوئی وہابی ناپاک ادھر ادھر ہو تو اس کو باہر کردو، اور کوئی جھوٹا متصوف نصاریٰ کی طرح غلو وافراط والا دبا چھپا ہو تو اسے بھی دور کردو، اور تم "عبدہ ورسولہ" کے سچے معیار پر کانٹے کی تول مستقیم ہوکر یہ احادیث سنو، نیز یہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ رب العزت روز قیامت حضرت رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ سے مجمع اولین وآخرین میں فرمائے گا۔

کلھم یطلبون رضائی و انا اطلب رضاك یا محمد۔

یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میں نے اپنا ملک عرش سے فرش تک سب تجھ پر قربان کردیا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اے مسلمان، اے سنی بھائی، اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع کے فدائی آفتاب وماہتاب پر ان کا حکم جاری ہونا کیا بات ہے، کہ آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک ان کے نائب ان کے وارث ان کے فرزندان کے دلبند غوث الثقلین غیث الکونین حضور پرنور سیدنا ومولانا امام ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام عرض نہ کرے۔

امام اجل سیدی نور الدین ابو الحسن علی شطنوفی قدس سرہ الربانی (جنہیں امام اجل عارف باللہ سیدی عبد اللہ بن اسعد مکی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرآۃ الجنان میں الشیخ الامام

الفقیہ المقرادی سے وصف کیا) کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں بسند خود روایت فرماتے ہیں:

امام اجل حضرت ابو قاسم عمر بن مسعود بزار و حضرت ابو حفص عمر کیماتی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

ہمارے شیخ حضور سیدنا عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلس میں برملا زمین سے بلند کرہ ہوا پر مشی فرماتے اور ارشاد کرتے: آفتاب طلوع نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرلے، نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے،، نیا دن جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم! تمام سعید و شقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے، یعنی لوح محفوظ میرے پیش نظر ہے۔ میں اللہ عزوجل کے علم و مشاہدہ کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوں، میں تم سب پر حجت الٰہی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب اور زمین میں حضور کا وارث ہوں۔

صدقت یا سیدی واللہ! فانما انت کلمت عن یقین لا شک فیہ، ولا وہم یعتریہ، انما تنطق فتنطق، و تعطی فتفرق، وتو مر فتفعل والحمد للہ رب العالمین۔

الامن والعلی ١٤٨

(١٩) حضور نے خود اپنی بارگاہ میں ندا اور استعانت کی تعلیم فرمائی

٢٩١٠۔ **عن** عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجلا ضریرا اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: یا نبی اللہ! ادع اللہ ان یعافینی؟ فقال: ان شئت اخرت ذلک فھو افضل لآخرتک، و ان شئت دعوت لک؟ قال:

٢٩١٠۔ الجامع للترمذی، کتاب الدعوات، ١٩٧/٢
السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ، ٩٩/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٣٨/٤ ☆ المستدرک للحاکم ٣١٣/١
تاریخ دمشق لابن عساکر، ٩٨/٢ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٩٨٥٢
کنز العمال للمتقی، ٣٦٤٤، ١٨١١/٢ ☆ الاذکار للنووی، ١٦٧
الترغیب والترھیب للمنذری، ٤٧٣/١ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ٧٩/٢

لا، بل ادع الله لی ، فأمره ان یتوضأ و ان یصلی رکعتین و ان یدعو بهذا الدعاء، اللهم انی اسألك واتوجه الیك بنبیك محمدصلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نبی الرحمة ، یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه فتقضی وتشفعی فیه و تشفعه فیّ ، قال: فکان یقول هذا مرارا ، ثم قال بعد احسب ان فیها ان تشفعنی فیه قال: ففعل الرجل فبرأ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ اللہ تعالیٰ سے میری بینائی کے لئے دعا کردیں، فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ دعا نہ کراؤ کہ تمہاری آخرت کے لئے بہتر ہو، اور چاہو تو دعا کردوں؟ عرض کیا: حضور میرے حق میں دعا فرمادیں، حضور نے اس کو وضو کا حکم فرمایا: اور ارشاد فرمایا: کہ دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو۔ الہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو مہربانی کے نبی ہیں، یارسول اللہ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں تاکہ میری حاجت روائی ہو، الہی! انہیں میرا شفیع کر، ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ وہ اس دعا کی تکرار کرتے رہے اور آخر میں عرض کیا: مجھے کامل امید ہے کہ میرے حق میں تو حضور کی شفاعت قبول فرمائیگا، چنانچہ اس شخص نے اس دعا کی بدولت شفا پائی اور بینائی واپس آئی۔

﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح وجلیل وعظیم سخت وہابیت کش ہے۔ امام ترمذی نے حسن غریب صحیح، اور امام طبرانی وبیہقی نے صحیح اور حاکم نے برشرط بخاری ومسلم صحیح کہا، امام حافظ الحدیث زکی الدین عبدالعظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد وتنقیح نے اس کی تصحیح کو مسلم وبرقرار رکھا۔

یہ حدیث خود ہی بیمار دلوں پر زخم کاری تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت کے وقت ندا بھی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت والتجا بھی، مگر حصن حصین شریف کی بعض روایات نے سر سے پانی تیر کردیا، اس میں لتقضی لی بصیغہ معروف ہے، یعنی یارسول اللہ! حضور میری حاجت روا فرمادیں۔

مولانا فاضل علی قاری علیہ رحمۃ الباری حرز ثمین شرح حصن حصین میں فرماتے ہیں

وفی نسخة بصیغة الفاعل ای لتقضی الحاجة لی، والمعنی تکون سببا لحصول حاجتی و وصول مرادی، فالا سناد مجازی۔

ایک نسخہ بصیغہ فاعل ہے جس کے معنی ہوتے ہیں کہ آپ میری حصول حاجت اور حصول مراد کے سبب ہیں، یہ اسناد مجازی ہے۔

اب دافع البلا شرک ماننے کا مول تول کہئے۔

ثم اقول: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ اقدس میں نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں عرض کرو، ہمارا نام پاک لیکر ندا کرو، ہم سے استمداد والتجا کرو، شرک وہابیت کو قعر جہنم میں پہونچانے کو یہی بس تھا کہ اولا جو شرک ہے اس میں تفرقہ زمانہ حیات و بعد وفات، یا تفرقہ قرب و بعد، یا غیبت و حضور سب مردود و مقہور، جس کا بیان بار ہا مذکور۔

ثانیا: حاصل تعلیم یہ نہ تھا کہ دو رکعت نماز پڑھکر دعا کا بالائی ٹکڑا تو اللہ عزوجل سے عرض کرنا، پھر ہمارے پاس حاضر ہوکر 'یا محمد' سے اخیر تک عرض کرنا، اور دعا میں سنت اخفا ہے، اور آہستہ کہنے میں وہابیت کی عقل ناقص پر غیبت و حضور یکساں ہے عادی طور پر دونوں ندا بالغیب ہونگی۔

مگر قیامت تو سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری کردی کہ زمانہ خلافت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہی دعا ایک حاجت مند کو تعلیم فرمائی اور ندا بعد الوصال سے جان وہابیت پر آفت عظمٰی ڈھائی۔

۲۹۱۱۔ **عن** عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان یختلف رجل الی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حاجة له، فکان عثمان لا یلتفت الیه ولا ینظر حاجته، فلقی ابن حنیف فشکی ذلك الیه، فقال: له عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه، ایت المیضأة فتوضأ ثم ائت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل: اللهم! انی اسئلك و اتوجه الیك بنبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نبی الرحمة، یا محمد،! انی اتوجه بك الی ربی فتقضی لی حاجتی، وتذکر حاجتك ورح حتی اروح معك، فانطلق الرجل فصنع ما قال له، ثم اتی باب عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه، فجاء البواب حتی اخذ

۲۹۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/ ۳۰
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۱۸۳

بيده فادخله على عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه فاجلسه معه على الطنفسة فقال : حاجتك؟ فذ كر حاجته وقضا ها له ، ثم قال له :ما ذكرت حاجتك حتى كان الساعة ، وقال : ما كانت لك من حاجة فاذكرها ثم ان الرجل خرج من عنده فلقى عثمان بن حنيف ، فقال له: جزاك الله خيرا ، ما كان ينظر فى حاجتى ولا يلتفت الى حتى كلمته فى ، فقال عثمان بن حنيف ، والله ! ما كلمته ولكنى شهدت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اتاه ضرير ، فشكى اليه ذهاب بصره ، فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتصبر ، فقال : يا رسول الله! ليس لى قائد وقد شق على ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ائت الميضأة فتوضا ثم صل ركعتين ثم ادع بهذه الدعوات، قال ابن حنيف فو الله ! ما تفرقنا وطال بنا الحديث حتى دخل علينا الرجل كانه لم يكن به ضر قط۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اپنی کسی حاجت کے لئے حاضر ہوا کرتے ،امیر المؤمنین ان کی طرف التفات نہ فرماتے ، نہ ان کی حاجت پر غور کرتے ۔ایک دن عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ،ان سے شکایت کی عثمان بن حنیف نے فرمایا: وضو کی جگہ جا کر وضو کرو پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو، پھر یوں دعا کرو، الٰہی !میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی رحمت کے ذریعہ سے متوجہ ہوتا ہوں ،یارسول اللہ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائیں ،اور اپنی حاجت کا ذکر کرو،شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں ،صاحب حاجت نے جا کر ایسا ہی کیا،پھر امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر حاضر ہوئے ،دربان آیا ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا،امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا اور فرمایا: کیسے آئے ؟انہوں نے اپنی حاجت عرض کی :امیر المؤمنین نے فورا روا فرمائی ،پھر ارشاد کیا: اتنے دنوں میں تم نے اس وقت ہم سے اپنی حاجت کہی ،اور فرمایا:جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے ہمارے پاس آنا۔اب یہ صاحب امیر المؤمنین کے پاس سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپکو

جزائے خیر دے، امیر المؤمنین نہ میری حاجت میں غور فرماتے تھے نہ میری طرف التفات لاتے یہاں تک کہ آپ نے میری سفارش ان سے کی، عثمان بن حنیف نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے تو تمہارے بارے میں امیر المؤمنین سے کچھ بھی نہ کہا، مگر ہے یہ کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا، حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور اپنی نابینائی کی شکایت کی۔ حضور نے فرمایا: موضع وضو پر جا کر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ اور پھر یہ دعائیں کر۔ عثمان بن حنیف فرماتے ہیں: خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں کر ہی رہے تھے کہ وہ نابینا ہمارے پاس انکھیارے ہوکر آئے گویا کبھی ان کی آنکھوں میں کچھ نقصان نہ تھا۔

﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طبرانی نے اس حدیث کو حسن صحیح کی متعدد اسنادیں ذکر کر کے فرمایا: والحدیث صحیح، یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا، ابو اسحاق نے اس حدیث کی تصحیح کی، اور حاکم نے شیخین کی شرط پر اس کو صحیح قرار دیا، امام ذہبی سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

الامن والعلی مع زیادۃ ص ۱۵۶

(۲۰) صحابۂ کرام کا عقیدہ کہ حضور ہماری جان ومال کے مالک ہیں

۲۹۱۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قالت الانصار فعلنا وفعلنا، فکانہم فخروا، فقال ابن عباس او العباس، شك عبد السلام لنا الفضل علیکم، فبلغ ذلك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتاہم فی مجالسہم فقال یا معشر الانصار الم تکونوا اذلۃ فاعزکم اللہ بی؟ قالوا: بلی یا رسول اللہ قال: الم تکونوا ضلالا فہداکم اللہ بی؟ قالوا: بلی یا رسول اللہ! قال: افلا تجیبونی، قالوا: ما نقول یا رسول اللہ؟ قال: الا تقولون: الم یخرجك قومك فاویناك اولم یکذبك فصدقناك؟ اولم یخذلوك فنصرناك قال: فما زال یقول حتی جثوا علی الرکب، وقالوا: اموالنا وما فی ایدینا للہ ولرسولہ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انصار نے ایک مرتبہ

۲۹۱۲۔ التفسیر لابن جریر، ۲۵/۱۳

بطور فخر کہا کہ ہم نے نہایت عظیم کارنامے انجام دیئے ہیں، اس پر حضرت عباس یا ابن عباس نے فرمایا: ہمیں تم پر فضیلت حاصل ہے، یہ گفتگو حضور تک پہونچی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی مجلس میں تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے گروہ انصار! کیا تم ذلیل و کمزور قوم نہیں تھے؟ کہ اللہ نے میرے ذریعہ تمہیں عزت بخشی، بولے: کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا: کیا تم بے راہ رو اور گمراہ نہیں تھے کہ میرے طفیل تمہیں ہدایت ملی، بولے: ہاں رسول اللہ! فرمایا: جواب میں تم مجھ سے کچھ کیوں نہیں کہتے؟ بولے ہم کیا جواب دیں؟ فرمایا: تم یہ کیوں نہیں کہتے: کہ کیا ایسا نہیں کہ جب مکہ سے آپ کی قوم نے آپ کو نکالا تو ہم نے ہی آپ کو ٹھکانا دیا، آپ کی قوم نے جھٹلایا تو اس وقت ہم نے آپ کی تصدیق کی، جب آپ کی قوم نے بے یار و مددگار چھوڑا تو ہم نے آپ کی مدد کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح فرما رہے تھے کہ انصار کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضور کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے اور عرض کی: ہمارے مال اور ہمارے ہاتھوں میں جو کچھ ہے سب اللہ و رسول کا ہے۔ الامن والعلی ص ۱۰۳

(۲۱) حضور سے خلق کی امیدیں وابستہ ہیں

۲۹۱۳ ۔ **عن** عمرو بن العاص رضي الله تعالىٰ عنه قال : كنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بحنين ، فلما اصاب من هو ازن ما اصاب من اموالهم و سباياهم ادركه و فدهو ازن بالجعرانة و قد اسلموا، فقالوا: يا رسول الله ! صلى الله تعالى عليه وسلم، انا اصل و عشيرة ، فامنن علينا من الله عليك ، و قام خطيبهم زهير بن صرد فقال :

امنن علينا رسول الله في كرم ☆ فانك المرء نرجوه و ندخر

امنن على بيضة قدعا قها قدر ☆ مشتت شملها في دهرها غير

ابقت لنا الدهر هنا فاعلى حزن ☆ على قلوبهم الغماء و الغمر

ان لم تدار كهم نعماء تنشرها ☆ يا ارجح الناس حلما حين يختبر،

قال : فلما سمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم هذا الشعر قال: ما كان

۲۹۱۳۔ المعجم الصغير للطبراني ، ☆ اسد الغابة للجزري، ۲/ ۲۶۱

لی و لعبد المطلب فهو لکم ، و قالت قریش : ما کان لنا فهو لله و لرسوله ، و قالت الانصار : ما کان لنا فهو لله و لرسوله ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور کے ساتھ تھے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز حنین زنان وصبیان نبی ہوازن کو اسیر فرمایا اور اموال وغلام وکنیز مجاہدین پر تقسیم فرمادیے، اب سرداران قبیلہ اپنے اہل وعیال واموال حضور سے مانگنے کو حاضر ہوئے، زہیر بن صرد جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم پر احسان فرمایئے اپنے کرم سے، حضور ہی وہ مرد کامل و جامع فواضل ومحاسن وشمائل ہیں جس سے ہم امید کریں اور جسے وقت مصیبت کے لئے ذخیرہ بنائیں۔ احسان فرمایئے اس خاندان پر کہ تقدیر جس کے آڑے آئی اور اس کی جماعت تتر بتر ہوگئی، اس کے وقت کی حالتیں بدل گئی۔ یہ بدحالیاں ہمیشہ کے لئے ہم میں غم کے وہ مرثیہ خواں باقی رکھیں گے جن کے دلوں پر رنج وغیظ مستولی ہوگا۔ اگر حضور کی نعمتیں جنہیں حضور نے عام فرمادیا ہے ان کی مدد کو نہ پہونچیں تو ان کا کہیں ٹھکانا نہیں، اے آزمائش کے وقت تمام جہان سے زیادہ عقل والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ اشعار سن کر سید ارحم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ میرے اور بنی عبد المطلب کے حصہ میں آیا وہ میں نے تمہیں بخش دیا، قریش نے عرض کی: جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے۔ انصار نے عرض کی: جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۹۱۴۔ **عن** اسود بن مسعود الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انت الرسول الذی ترجیٰ فواضلہ عند القحوط اذا ما اخطأ المطر۔

حضرت اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: حضور وہ رسول ہیں کہ حضور کے فضل کی امید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینھ خطا کرے۔ الامن والعلی ص ۱۰۴

۲۹۱۴۔ الاصابۃ لابن حجر، ۱/ ۲۲۸

(۲۲) ایک صحابی نے حضور سے بارش طلب کی

۲۹۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: جاء اعرابی الى النبی صلی الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله لقد اتيناك و مالنا بعير يبط ولاصبى يصيح ، و انشده ۔

اتيناك و العذراء يدمى لبانها ☆ و قد شغلت ام الصبى عن الطفل
و القى بكفيه الصبى استكانة ☆ من الجوع ضعفا ما يمر و لا يخلى
و لا شئ مما ياكل الناس عندنا ☆ سوى الحنظل العامى و العلهز الفسل
و ليس لنا الا اليك فرارنا ☆ و اين فرار الناس الا الى الرسل

فقام رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يجر رداء ه حتى صعد المنبر ثم رفع يديه الى السماء ، فقال :اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئاً مريعا غدقا، طبقا عاجلا غير رائث ، نافعا غير ضار تملأ به الضرع وتنبت به الزرع تحيى به الارض بعد موتها و كذلك تخرجون ، فوالله ما رد يديه الى نحره حتى القت السماء بابراقها ، و جاء اهل البطانة يعنجو ن يا رسول الله ! الغرق الغرق ، فرفع يديه الى السماء ثم قال : اللهم حوالينا و لا علينا ، فانجاب السحاب عن المدينة حتى احدق بها كا لا كليل ، فضحك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى بدت نواجذه ثم قال : لله در ابى طالب لو كان حيا قرتا عيناه من ينشدنا قوله ؟ فقام على ابن ابى طالب رضى الله عنه فقال يا رسول الله كانك اردت :

و ابيض يستسقى الغمام بوجهه ☆ ثمال اليتامى عصمة للأرامل
يلوذبه الهلال من آل هاشم ☆ فهم عنده فى نعمة و فواضل
كذبتم و بيت الله يبزى محمدا ☆ و لما نقاتل دونه و نناضل
و نسلمه حتى نصرع حوله ☆ ونذهل عن ابنائنا و الحلائل

قال : اجل ذلك اردت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: ہم در دولت پر شدت قحط کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ جو کنواری لڑکیاں ہیں (جنہیں ان کے والدین بہت عزیز رکھتے ہیں، ناداری کے باعث خادمہ

۲۹۱۵۔ دلائل النبوة للبیهقی ، ۶/ ۱٤١

رکھنے کی طاقت نہیں، کام کاج کرتے کرتے ان کے سینے شق ہوگئے ہیں) ان کی چھاتی سے خون بہہ رہا ہے، مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں، جوان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضعف گرسنگی سے عاجزانہ زمین پر ایسا گر پڑتا ہے کہ منہ سے کڑوی میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی، اور ہمارا حضور کے سوا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں، اور خود مخلوق کو جائے پناہ ہی کہاں مگر رسولوں کی بارگاہ میں، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

یہ فریاد سن کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فوراً بہ نہایت عجلت منبر اطہر پر جلوہ فرما ہوئے اور دونوں دست مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا، ابھی وہ پاک مبارک ہاتھ جھک کر گلوئے پرنور تک نہ آئے تھے کہ آسمان اپنی بجلیوں کے ساتھ اٹدا اور بیرون شہر کے لوگ فریاد کرتے آئے کہ یارسول اللہ! ہم ڈوبے جاتے ہیں حضور نے فرمایا: ہمارے گرد برس، ہم پر نہ برس، فوراً ابر مدینے پر کھل گیا، آس پاس گھرا تھا اور مدینہ طیبہ پر سے کھلا ہوا۔

یہ ملاحظہ فرما کر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خندۂ دنداں نما کیا اور فرمایا: اللہ کے لئے خوبی ابوطالب کی، اس وقت وہ زندہ ہوتا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں، کون ہے جو ہمیں اس کے اشعار سنائے؟ مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے عرض کی: یارسول اللہ! شاید حضور یہ اشعار سننا چاہتے ہیں جو ابوطالب نے نعت اقدس میں عرض کئے تھے۔

کہ وہ گورے رنگ والے کہ ان کے منہ کے صدقہ میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے، یتیموں کی جائے پناہ، بیواؤں کے نگہبان، بنو ہاشم جیسے غیور لوگ تباہی کے وقت ان کی پناہ میں آتے ہیں، ان کے پاس ان کی نعمتیں و فضل میں بسر کرتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہی نظم ہمیں مقصود تھی۔

﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث نفیس بحمد اللہ تعالی اول تا آخر شفائے مؤمنین وشقائے منافقین ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پسند فرمودہ اشعار میں یہ الفاظ خاص ہمارے مقصود ہیں کہ حضور کے سوا ہمارا کوئی نہیں جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں، خلق کے لئے جائے پناہ نہیں سوا بارگاہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے، وہ گورے رنگ والا پیارا جس کے چاند سے منہ کے صدقے میں مینھ پڑتا ہے، وہ یتیموں کا حافظ، بیواؤں کا نگہبان، وہ ملجا و ماوی کہ بڑے

بڑے تباہی کے وقت اس کی پناہ میں آکر اس کی نعمت اس کے فضل سے چین کرتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
الامن والعلی ص ۱۰۶

(۲۳) جنت ودوزخ کی کنجیاں حضور کے دست اقدس میں ہیں

۲۹۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عبد ربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ینصب لی یوم القیامۃ منبر علی الصراط (وذکر الحدیث الی ان قال) ثم یأتی ملك فیقف علی اول مرقاۃ من منبری فینادی معاشر المسلمین ! من عرفنی فقد عرفنی و من لم یعرفنی فانا ملك خازن النار ، ان اللہ امرنی ان ادفع مفاتیح جھنم الی محمد ، و ان محمدا امرنی ان ادفع الی ابی بکر ، ھاہ اشھدوا ، ھاہ اشھدوا ، ثم یقف ملك آخر ثانی مرقاۃ منبری فینادی معاشر المسلمین ! من عرفنی فقد عرفنی و من لم یعرفنی فانا رضوان خازن الجنان ، ان اللہ امر نی ان ادفع مفاتیح الجنۃ الی محمد ، و ان محمد ا امرنی ان ادفعھا الی ابی بکر ، ھاہ اشھدوا ، ھاہ اشھدوا۔

حضرت عبداللہ بن عبد ربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلوات اللہ وتسلیماتہ علیہ فرماتے ہیں: روز قیامت صراط کے پاس ایک منبر بچھایا جائے گا، پھر ایک فرشتہ آکر اس کے پہلے زینے پر کھڑا ہوگا اور ندا کریگا اے گروہ مسلمانان! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جہنم کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر صدیق کے سپرد کردوں، ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ، ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ۔ پھر ایک اور فرشتہ دوسرے زینہ پر کھڑے ہوکر پکارے گا، اے گروہ مسلمانان! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ جانا تو میں رضوان داروغۂ جنت ہوں، مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دوں، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر کے سپرد کردوں، ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ، ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ۔

۲۹۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ

۲۹۱۷۔ الاکتفاء فی فضل الاربعۃ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴/ ۲۳۱
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۵۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/ ۱۷۶

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اذا کان یوم القیامة جمع اللہ الاولین و الآخرین، یؤتی بمنبرین من نور، فینصب احدھما عن یمین العرش و الآخر عن یسارہ و یعلوھما شخصان، فینادی الذی عن یمین العرش معاشر الخلائق! من عرفنی و فقدعرفنی سلم مفاتیح الجنة الی محمد، و ان محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم امرنی ان و من لم یعرفنی فانا رضوان خازن الجنة، ان اللہ امرنی ان ا سلمھا الی ابی بکر و عمر، یدخلا مجییھما الجنة، الا فاشھدوا، ثم ینادی الذی عن یسار للعرش معاشر الخلائق امن عرفنی فقد عرفنی و من لم یعرفنی فانا مالک خازن النار، ان اللہ امرانی ان اسلم مفاتیح النار الی محمد، و محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم امرنی ان اسلمھا الی ابی بکر و عمر لیدخلا مبغضیھما النار، الا فاشھدوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت اللہ سب اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے گا، دو منبر نور کے لاکر عرش کے داہنے بائیں بچھائے جائیں، ان پر دو شخص چڑھیں گے۔ داہنے والا پکارے گا، اے جماعات مخلوق! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا، اور جس نے نہ پہچانا تو میں رضوان داروغہ بہشت ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سپرد کروں اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر وعمر کو دے دوں کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں سنتے ہو گواہ ہوجاؤ۔ پھر بائیں والا پکارے گا اے جماعات مخلوق! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا، اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں، مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ دوزخ کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سپرد کردوں، اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ابوبکر وعمر کو دوں کہ وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں سنتے ہو گواہ ہوجاؤ۔

﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ معنی ہیں اس حدیث کے کہ ابوبکر شافعی نے غیلانیات میں روایت کی۔ نسیم الریاض میں ہے۔

ینادی یوم القیامة این اصحاب محمدصلی اللہ تعالی علیہ وسلم فیوتی بالخلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنھم، فیقول اللہ لھم: ادخلوا من شئتم الجنة و دعوا من شئتم۔

روز قیامت ندا کی جائے گی! کہاں ہے اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ بس خلفائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم لائے جائیں گے، اللہ عزوجل ان سے فرمائے گا: تم جسے چاہو جنت میں داخل کرو اور جسے چاہو چھوڑ دو۔ الامن والعلی ص ۹۹

(۲۴) حضور اپنی امت سے نار جہنم دفع فرمائیں گے

۲۹۱۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: ان سیدا بنی دارا و اتخذ مادبۃ و داعیا، فالسید اللہ، والمادبۃ القرآن، والدار الجنۃ، و الداعی انا، و انا اسمی فی القرآن محمد، و فی الانجیل احمد، و فی التوراۃ احید، و انما سمیت احیدا لانی احید عن امتی نار جھنم، فاحبو العرب بکل قلوبکم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک سردار نے گھر بنایا اور اس میں مہمان نوازی کا سامان مہیا کیا اور پھر لوگوں کو دعوت میں بلانے کے لئے کسی کو بھیجا، تو سنو سردار اللہ تعالی ہے، مہمان نوازی کے لئے قرآن ہے، گھر جنت ہے اور بلانے والا میں ہوں میرا نام قرآن میں محمد ہے انجیل میں احمد ہے اور توراۃ میں احید، میرا نام احید اس لئے ہوا کہ میں اپنی امت سے آتش دوزخ دفع فرماتا ہوں۔ لہذا اہل عرب سے دل سے محبت رکھو۔

فلوجہ ربک الحمد، و علیک الصلوۃ و السلام یا احید یا نبی الحمد!

﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابی صاحبو! تمہارے نزدیک احید پیارا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دافع البلاء تو ہے ہی نہیں، کہہ دو کہ وہ تم سے نار جہنم بھی دفع نہ فرمائیں گے، اور بظاہر امید تو ایسی ہی ہے کہ جو جس نعمت الہی کا منکر ہوتا ہے اس نعمت سے محروم رہتا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

انا عند ظن عبدی بی۔

میں اپنے بندہ سے اس کے گمان کے موافق معاملہ فرماتا ہوں۔

۲۹۱۸۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۷۶/۱

جب تمہارا گمان یہ ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دافع البلا نہیں تو تم اسی کے مستحق ہو کہ وہ تمہارے لئے دافع البلا نہ ہوں۔

ایک بار فقیر کے یہاں اس مسئلہ کا ذکر تھا کہ رافضی دیدار الٰہی کے منکر ہیں، اور وہابی شفاعت نبوی کے، فقیر نے کہا: ایک یہ ہی مسئلہ نزاعیہ ہے جس میں ہم اور وہ دونوں راست گو ہیں۔ ہم کہتے ہیں: کہ دیدار الٰہی ہوگا اور ہم حق کہتے ہیں، انشاء اللہ الغفار ہمیں ہوگا، رافضی کہتے ہیں: نہ ہوگا، وہ سچ کہتے ہیں انشاء اللہ القہار انہیں نہ ہوگا، ہم کہتے ہیں: شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق ہے، اور ہم قطعاً حق پر ہیں ان کے کرم سے ہمارے لئے ہوگی، وہابی کہتے ہیں: شفاعت محال مطلق ہے اور وہ ٹھیک کہتے ہیں۔ امید ہے کہ ان کے لئے نہ ہوگی۔

حاضراں گفتند اے صدر الوری
راست گو گفتی دو ضد گور اچرا

گفت من آئینہ ام مصقول دوست
ترک و ہندو درمن آں بیند کہ اوست

خود حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی یوم القیامۃ حق، فمن لم یومن بہا لم یکن من اہلہا۔

روز قیامت میری شفاعت حق ہے، تو جو اس پر یقین نہ لائے وہ شفاعت کے لائق نہیں۔

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں، اس حدیث کو متواتر کہا گیا ہے۔

بالجملہ وہ تمہارے لئے دافع البلا نہ سہی، مگر لا واللہ! ہمارا ٹھکانہ تو ان کی بارگاہ بیکس پناہ کے سوا نہیں۔

منکر اپنا اور حامی ڈھونڈ لیں ☆ آپ ہی ہم پر تو رحمت کیجئے۔

بلکہ لا واللہ! اگر بفرض غلط بفرض باطل عالم میں ان سے جدا کوئی دوسرا حامی بنکر آئے جبھی تو ہمیں اس کا احسان لینا منظور نہیں، وہ اپنی حمایت اٹھا رکھے، ہمیں ہمارے مولائے کریم جل جلالہ نے بے ہمارے استحقاق بے ہماری لیاقت کے اپنے محبوب کا کرلیا ہے، اور اسی کے وجہ کریم کو حمد قدیم ہے اب ہم دوسرے کا بننا نہیں چاہتے، جسکا کھائیے اسی کا گائیے۔

چوں دل بادلبرے آرام گیرد
زوصل دیگرے کے کام گیرد
یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں
منت غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں
اے واہ وہ حبیب را کلید ہمہ کار
باران درود برخ پاکش بار
دستے کہ بداماں کریمش زدہ ایم
زنہار بدست دیگر انش مسپار
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

صلی اللہ تعالی علیك و علی آلك وصحبك و بارك وسلم والحمد لله رب العالمین ۔

خیران اہل شر کے منہ کیا لگئے۔ مسلمان نظر فرمالیں کہ عیاذاً باللہ نار جہنم سے سخت تر کون سی بلا ہوگی، مگر اسکا دافع دافع البلا نہیں۔ ہے یہ کہ وہابیہ کے پاس نہ عقل ہے نہ دین، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ الامن والعلی ص ۱۳۲

(۲۵) حضور کی دعا سے اندھیری قبریں روشن ہوجاتی ہیں

۲۹۱۹۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان هذه القبور مملوۃ ظلمة علی اهلها ، و ان اللہ ینور ها بصلوتی علیهم ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قبریں نہایت اندھیری ہیں مردوں کے لئے لیکن اللہ تعالیٰ میری

۲۹۱۹۔ الصحیح لمسلم، الجنائز، ۱/ ۳۱۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/ ۴۷ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۶/ ۲۶۶ شرح السنة للبغوی، ۵/ ۳۶۲ ☆

دعا سے ان کو منور فرما دیتا ہے۔۱۲م

(۲۶) حضور کو انصار نے عزیز کہا

۲۹۲۰۔ **عن** عروة بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال الانصار: یا رسول اللہ! انت و اللہ الاعز العزیز۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خدائے تعالیٰ کی قسم! حضور ہی سب سے زیادہ عزت والے ہیں۔۱۲م

۲۹۲۱۔ **عن** اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لابیہ: انک الذلیل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم العزیز۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ عبد اللہ ابن ابی منافق سے کہا: بے شک تو ہی ذلیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی عزیز ہیں۔ فقہ شہنشاہ ۲۲،

(۲۷) حضور کی دعا سے قحط جاتا رہا

۲۹۲۲۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجلا دخل یوم الجمعة من باب کان و جاہ المنبر و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائما فقال: یا رسول اللہ! ھلکت الاموال وانقطعت السبل، فادع اللہ ان یغیثنا، قال: فرفع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدیہ فقال: اللھم! اسقنا، اللھم! اسقنا، اللھم! اسقنا، قال انس: فلا واللہ! ما نری فی السماء من سحاب ولا قزعة ولا شیئا ولا بیننا و بین سلع من بیت ولا دار، قال: فطلعت من ورائہ سحابة مثل

۲۹۲۰۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ☆

۲۹۲۱۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورۃ المنافقین، ☆ ۲/ ۱۶۵

۲۹۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع، ۱/ ۱۳۷

الترس ، فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت ،قال : فو الله ! ما رأينا الشمس سبتا ، ثم دخل رجل من ذلك الباب في الجمعة المقبلة و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قائم يخطب فاستقبله قائما فقال : يا رسول الله ! هلكت الاموال وانقطعت السبل ، فادع الله ان يمسكها ، قال : فرفع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يديه ، ثم قال: اللهم ! حوالينا ولا علينا ، اللهم ! على الآكام والجبال والظراب والاودية و منابت الشجر ، قال : فانقطعت ، و خرجنا نمشي في الشمس ، قال : شريك ،فسألت انساً اهوالرجل الاول ؟ قال: لا ادري ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس دروازہ سے داخل ہوئے جو منبر نبوی کے ٹھیک سامنے تھا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت منبر پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دے رہے تھے، حضور کے بالکل سامنے پہونچ کر عرض کیا: یارسول اللہ! مال برباد ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے کہ جانوروں کے لئے چارہ اور پانی نہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ بارش ہو جائے، حضور نے اپنے مبارک ہاتھ دعا کے لئے اٹھا دیئے اور دعا کی، الٰہی! ہمیں سیراب فرما، الٰہی! ہمیں سیراب فرما، الٰہی! ہمیں سیراب فرما، حضرت انس کہتے ہیں کہ: خدا کی قسم! اس وقت ہم نے نہ تو کہیں بادل دیکھا تھا اور نہ بادل کا ٹکڑا، نہ ہمارے درمیان اور نہ پہاڑی آبادی میں کسی مقام پر۔ پھر اچانک پہاڑ کے کنارے سے ایک ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا اٹھا اور آسمان کے بیچ آ کر پھیل گیا۔ پھر بارش شروع ہوئی اور قسم بخدا ہم نے ایک ہفتہ تک سورج نہیں دیکھا، دوسرے جمعہ کو اسی دروازہ سے پھر ایک شخص آیا، اس وقت بھی حضور خطبہ دے رہے تھے، حضور کی خدمت میں پہونچ کر عرض کی: یارسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے پانی کی کثرت و سیلاب سے، اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ بارش تھم جائے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: الٰہی! ہمارے ارد گرد پہاڑوں اور ٹیلوں چراگاہوں، ندیوں نالوں اور جنگلوں پر بارش فرما۔ راوی فرماتے ہیں: اس کے بعد فوراً بارش رک گئی اور ہم مسجد سے نکلے تو خوب دھوپ تھی حضرت شریک نے حضرت انس سے پوچھا دوسرے جمعہ کو آنیوالے ہی پہلے شخص تھے، فرمایا: اسکا مجھے علم نہیں۔۱۲م

﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زمانۂ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صرف ایک اذان ہوتی تھی، یعنی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے تو حضور کے سامنے مواجہ اقدس میں مسجد کریم کے دروازہ پر۔ زمانۂ اقدس میں مسجد شریف کے تین دروازے تھے۔

ایک مشرق کو جو حجرۂ شریفہ کے متصل تھا جس میں سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لاتے، اس کی سمت پر اب باب جبرئیل ہے۔

دوسرا مغرب میں جسکی سمت پر اب باب الرحمۃ ہے۔

تیسرا شمال میں جو خاص محاذی منبر اطہر تھا (مندرجہ بالا حدیث میں اسی دروازہ کا تذکرہ ہے)

اس دروازہ پر اذان جمعہ ہوتی تھی کہ منبر کے سامنے بھی ہوتی اور مسجد سے باہر بھی، زمانۂ صدیق اکبر عمر فاروق اعظم وابتدائے خلافت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں یہ ہی ایک اذان ہوتی رہی، جب لوگوں کی کثرت ہوئی اور شتابی حاضری میں قدرے کسل واقع ہوا امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اذان شروع خطبہ سے پہلے بازار میں دلوانی شروع کی۔

مسجد کے اندر اذان کا ہونا ائمہ نے منع فرمایا اور مکروہ لکھا ہے اور خلاف سنت ہے، یہ نہ زمانۂ اقدس میں تھا نہ زمانۂ خلفائے راشدین نہ کسی صحابی کی خلافت میں۔ نہ تحقیق سے معلوم کہ یہ بدعت کب سے ایجاد ہوئی نہ ہمارے ذمہ اسکا جاننا ضرور، بعض کہتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک مروانی بادشاہ ظالم کی ایجاد ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بہر حال جبکہ زمانۂ رسالت وخلافت ہائے راشدہ میں نہ تھی اور ہمارے ائمہ کی تصریح ہے کہ مسجد میں اذان نہ ہو مسجد میں اذان مکروہ ہے، تو ہمیں سنت اختیار کرنا چاہئے بدعت سے بچنا چاہئے، اس تحقیقات سے پہلے کہ سنت پہلے کس نے بدلی، اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو توفیق دے کہ اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی سنت اور اپنے فقہائے کرام کے احکام پر عامل ہوں اور ان کے سامنے رواج کی آڑ نہ لیں۔ وباللہ التوفیق۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۴۹۶ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۵/۴۰۶

(۲۸) حضور مدد فرماتے ہیں

۲۹۲۳۔ **عن** أم المؤمنین میمونة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول فی متوضئه: لبیك، لبیك، لبیك، ثلاثا، نصرت، نصرت، نصرت فلما خرج قلت: ما هذا؟ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: هذا راجز بنی کعب یستصرخنی (یستغیث بی) و یزعم أن قریشا أعانت علیهم بنی بکر۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو خانہ میں فرماتے سنا: میں حاضر ہو، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا: میں نے مدد کی میں نے مدد کی، میں نے مدد کی، جب سرکار وضو سے فارغ ہوکر باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کی: حضور کیا واقعہ پیش آیا؟ فرمایا: بنو کعب کا گڑگرانا سنکر میں نے کہا کہ وہ چیخ چیخ کر مجھ سے فریاد کررہے تھے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ قریش مکہ نے ان کے مقابلہ میں بنو بکر کی اعانت کی۔۱۲م

مالی الجیب۔

(۲۹) حضور مومنین کے والی و مالک ہیں

۲۹۲۴۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول لله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ما من مومن إلا و أنا أولی به فی الدنیا والآخرة، فاقرؤا ان شئتم، النبی أولی بالمؤمنین من أنفسهم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہر مومن سے دنیا و آخرت میں اسکا زیادہ مالک ہوں، چاہو تو اس آیت کریمہ سے اس سلسلہ میں استدلال کرو، نبی مومنوں سے ان کی جان کے زیادہ مالک ہیں۔

فتاوی رضویہ ۹/۲۲۵

۲۹۲۳۔ شرح المواهب للزرقانی، ☆ ۶/۱۰۸

۲۹۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆ تفسیر السورة، ۲/۷۰۵

الصحیح لمسلم، کتاب الفرائض، ۲/۳۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۳۴

(۳۰) حضور الطاف ربانی اور دفع بلیات کا وسیلہ ہیں

۲۹۲۵۔ **عن** وهب بن منبه رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان اللہ عزوجل اوحی الی شعیا علیه الصلوۃ والسلام انی باعث نبیا امیا افتح به اذا ناصما و قلوبا غلفا، واعینا عمیا، اهدی به من بعد الضلالة، واعلم له بعد الجهالة، وارفع به بعد الخمولة، اسمی به النکرة، واکثره به بعد القلة، واغنی به بعد العیلة، اجمع به بعد الفرقه، واؤلف به بین قلوب واهواء اشتتة و امم مختلفة۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیا علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی بھیجی کہ بیشک میں ایک نبی امی کو بھیجنے والا ہوں جس کے ذریعہ سے بہرے کان اور غلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا، اور اس کے سبب گمراہی کے بعد ہدایت دوں گا، اس کے ذریعہ سے جہل کے بعد علم دوں گا، اس کے وسیلہ سے گمنامی کے بعد بلند نامی دوں گا، اس کے ذریعہ سے ناشناسائی کے بعد شناخت دوں گا، اس کے واسطے سے کمی کے بعد کثرت دوں گا، اس کے سبب محتاجی کے بعد غنی کردوں گا، اس کے وسیلہ سے پھوٹ کے بعد یکدلی کردوں گا، اس کے وسیلے سے ہر پریشان دلوں مختلف خواہشوں متفرق امتوں میں میل کردوں گا۔

۲۹۲۶۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لما خلق اللہ العرش کتب علیه بقلم نور، طول القلم ما بین المشرق والمغرب، لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ۔ به آخذ واعطی، وامته افضل الامم، افضلها ابو بکر الصدیق۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے عرش بنایا اس پر نور کے قلم سے جس کا طول مشرق سے مغرب تک تھا لکھا، اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں، میں انہیں کے واسطے سے لونگا، اور انہیں کے واسطہ سے دوں گا، ان کی امت سب امتوں سے افضل ہے، اور ان کی

۲۹۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۸، ۱۱/۵۴۹ ☆ اتحاف السنة، ۲۵۴

امت میں سب سے افضل صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی حدیث جلیل پر ختم کیجئے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ کا تمام لینا دینا اخذ وعطا سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں، ان کے واسطے، ان کے وسیلے سے ہے۔ اسی کو خلافت عظمیٰ کہتے ہیں۔ وللہ الحمد حمدا کثیرا

دیکھو! بشہادت خدا اور رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رزق پانا، مدد لینا، مینہ برسنا، بلا دور ہونا، دشمنوں کی مغلوبی، عذاب کی موقوفی، یہاں تک کہ زمین کا قیام، زمین کی نگہبانی، خلق کی موت، خلق کی زندگی، دین کی عزت، امت کی پناہ، بندوں کی حاجت روائی، راحت رسانی سب اولیا کیو سیلے، اولیا کی برکت، اولیا کے ہاتھوں اور اولیا کے واسطے سے ہیں۔

مگر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفع بلا کا واسطہ نہ ماننا اور شرک پسندوں نے شرک جانا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بحمد اللہ! ان احادیث نے تو روشن ومستنیر کر دیا کہ جو نعمت ملی، جو بلا ٹلی، سب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باعث حاصل وزائل ہوئی، بارگاہ الٰہی کا لینا دینا سارا کارخانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر ہے۔

لا، واللہ ثم باللہ! ایک دفع بلا وحصول عطا کیا تمام جہان اور اس کا قیام سب انہیں کے دم قدم سے ہے، عالم، جس طرح ابتدائے آفرینش میں ان کا محتاج تھا کہ۔

لولاک ما خلقت الدنیا۔

یونہی بقا میں بھی ان کا محتاج ہے، آج اگر ان کا قدم درمیان سے نکال لیں ابھی ابھی فنائے مطلق ہو جائے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم۔

الامن والعلی ۷۷

(۳۱) حضور بشیر ونذیر ودافع بلیات ہیں

۲۹۲۷۔ **عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ انہ کان یقول : انا لنجد صفۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ، انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین ، انت عبدی و رسولی ، سمیتہ : المتوکل ، لیس بفظ ولا غلیظ ، ولا سخاب فی الاسواق ، ولا یجزی بالسیئۃ مثلھا ، ولکن یعفو ویتجاوز ، ولن اقبضہ حتی یقیم الملۃ العوجاء بان یشھد ان لا الہ الا اللہ ۔ تفتح بہ اعینا عمیا و آذانا صما وقلوبا غلفا ۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ نے اسلام لاتے ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بیشک ہم حضور کی صفت توراۃ میں پاتے ہیں ۔ اے نبی! یقینا ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور اپنی امت کے تمام احوال وافعال پر مطلع اور خوشخبری دیتا، اور ڈر سناتا۔ بیشک آپ بے پڑھوں کی جائے پناہ ہیں آپ میرے بندے اور رسول ہیں ۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا، آپ نہ لوگوں پر سخت ہیں اور نہ درشت رو، نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے، آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ، بلکہ درگزر اور معاف کردیتے ہو، میں اس نبی کو نہ اٹھاؤنگا یہاں تک کہ لوگ، لا الہ الا اللہ ۔ کہدیں، اور اس نبی کے ذریعہ سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غلاف چڑھے دل کھل جائیں۔

الامن والعلی ۔۷۵

(۳۲) اللہ تعالی اور اس کے رسول پر بھروسہ کرنا صحابہ کا عقیدہ تھا

۲۹۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن سلامۃ بن عمیر الاسلمی رضی اللہ تعالی عنہما قال : تزوجت ابنۃ سراقۃ بن حارثۃ وقدقتل ببدر ،فلم اصب شیئا من الدنیا کان احب الی من نکاحھا واصدقتھا مائتی درھم ، فلم اجد شیئا اسوقہ الیھا ،فقلت علی اللہ و رسولہ المعول ، فجئت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فاخبرتہ ،وقال: ارجو ان یغنمك اللہ مھرزوجتك ۔

حضرت عبد اللہ بن سلامہ بن عمیر اسلمی صحابی ابن صحابی رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: میں نے سراقہ بن حارثہ شہید غزوۂ بدر رضی اللہ تعالی عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیا، دنیا

۲۹۲۷۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱/ ۳۷۶

۲۹۲۸۔ فتح الباری للعسقلانی،

کی کوئی چیز میں نے ایسی نہ پائی جوان کیساتھ شادی ہونے سے زیادہ مجھے پیاری ہو، میں نے دوسوروپے ان کا مہر کیا تھا اور پاس کچھ نہ تھا جوانہیں بھیجوں، میں نے کہا اللہ اور اللہ کے رسول پر ہی بھروسہ ہے۔ پس میں خدمت انور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور حال عرض کیا: حضور نے ایک جہاد پر مجھے بھیجا اور فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل تمہیں اتنی غنیمت دلادے گا کہ اپنی بی بی کا مہر ادا کردو، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وللہ الحمد۔

الامن والعلی ۱۱۵

(۳۳) بارگاہ رسالت میں مغفرت ذنوب کی التجا کرنا

۲۹۲۹۔ **عن** سلمة بن الاكوع رضى الله تعالىٰ عنه قال: خرجنا مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى خيبر فسرنا ليلا فقال: رجل من القوم لعامر: يا عامر! الاتسمعنا من هنيهاتك ؟ وكان عامر رجلا شاعرا، فنزل يحدو بالقوم يقول:

اللهم لولا انت مااهتدينا ☆ ولا تصدقنا و صلينا

فاغفر فداء لك ما ابقينا ☆ وثبت الاقدام ان لاقينا

و القين سكينة علينا ☆ انا اذا صيح بنا ابينا

وبالصياح عولوا علينا ۔

فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من هذا السائق ؟ قالوا: عامر بن الاكوع، قال: يرحمه الله، قال رجل من القوم: وجبت، يا نبى الله! لو لا امتعتنا به، فاتينا خيبر فحاصرناهم حتى اصابتنا مخمصة شديدة، ثم ان الله تعالىٰ فتحها عليهم، فلما امسى الناس مساء اليوم الذى فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ما هذه النيران ؟ على اى شئ يوقدون ؟ قالوا: على لحم، قال: على اى لحم ؟ قالوا: لحم حمر الانسية، قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اهريقوها و اكسروها، فقال رجل: يا رسول الله! اونهريقها ونغسلها ؟ قال: اوذاك، فلما تصاف القوم كان سيف عامر قصيرا، فتناول به ساق يهودى ليضربه فيرجع ذباب سيفه فاصاب عين ركبة عامر، فمات منه قال: فلما قفلوا قال سلمة: رانى رسول صلى

۲۹۲۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب غزوة خيبر ۶۰۳/۲

الصحيح لمسلم، باب غزوة خيبر ۱۱۱/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم وهوآخذ بیدی قال:مالك ؟ قلت له : فداك ابی وامی، زعموا! ان عامرا حبط عمله ، قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كذب من قاله، وان له لأجرین ،وجمع بین اصبعیه انه لجاهد مجاهد قل عربی مشابها له ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس خیبر کو چلے، رات کا سفر تھا، حاضرین میں سے ایک صاحب یعنی حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے عامر! ہمیں کچھ اشعار اپنے نہیں سناتے، حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاعر تھے اترے اور قوم کے سامنے یوں حدی خوانی کرتے چلے کہ یارب! اگر حضور نہ ہوتے تو ہم راہ نہ پاتے، نہ زکوۃ ونماز بجالاتے، ہم حضور پر قربان، ہمارے جو گناہ باقی رہے ہیں بخش دیجئے، حضور ہم پر سکینہ اتاریں مقابلہ دشمن کے وقت، اور ہمیں ثابت قدم رکھیں، کافروں کے مذہب باطل سے ہم دور رہیں، اگرچہ وہ ہمارے درپے آزار ہیں۔

یہ اشعار سنکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کون اونٹوں کو رواں کرتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: عامر بن اکوع، حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، ایک صاحب یعنی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کی دعا سے حضرت عامر کے لئے شہادت واجب ہوگئی، حضور نے ان سے ہمیں نفع کیوں نہ لینے دیا۔ بہرحال ہم خیبر پہونچ گئے اور یہودیوں کا محاصرہ کرلیا، اس دوران زادراہ کی قلت کے سبب ہم بھوک سے تنگ تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی، جس روز ہم فتحیاب ہوئے اسی روز شام کو ہم نے خوب آگ جلائی، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کہ آگ کیسی ہے، اس پر تم کیا پکار ہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا گوشت، دریافت فرمایا: کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض کیا: پالتو گدھوں کا، فرمایا: یہ گوشت پھینک دو اور ہانڈیاں توڑدو، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا گوشت پھینک کر ہانڈیاں دھوڈالیں؟ فرمایا: اچھا ایسا ہی کرلو، جب مسلمانوں نے صف بندی کی اور لڑائی شروع ہوئی تو چونکہ حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی، لہذا دوران جنگ جب انہوں نے اپنی تلوار ایک یہودی کے ماری تو وہ

اچٹ کر آپکے گھٹنے ہی میں لگی جس سے وہ شہید ہو گئے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب جنگ سے واپس لوٹنے لگے تو مجھے افسردہ دیکھ کر ہاتھ پکڑ کر فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ حضور پر قربان، بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے، حضور نے یہ سنکر فرمایا: جس نے یہ کہا غلط کہا، اس کے لئے تو دوگنا ثواب ہے، پھر اپنی دوانگلیوں کو جمع کر کے فرمایا: وہ راہ خدا میں جانفشانی کرنے والا مرد تھا، عربی لوگوں میں ایسے جوانمرد کم ہیں۔۱۲م

۲۹۳۰۔ **عن** سلمة بن الاكوع رضى الله تعالىٰ عنه قال : بارز عمى يوم خيبر مرحب اليهودى فقال قد علمت خيبر انى امرحب :

شاكى السلاح بطل مجرب
اذا الحروب اقبلت تلهب

فقال عمى عامر :

قد علمت خيبر انى عامر ☆ شاكى السلاح بطل مغامر

فاختلفا ضربتين فوقع سيف مرحب فى ترس عامر و ذهب سيفل له ، فرجع السيف على ساقه قطع اكحله ، فكانت فيها نفسه ، قال سلمة بن الاكوع : لقيت ناسا من صحابة النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقالوا : بطل عمل عامر قتل نفسه ، قال سلمة : جئت الى نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم ابكى ، قلت : يا رسول الله بطل عمل عامر ، قال : من قال ذاك ؟ قلت : ناس من اصحابك فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : كذب من قال ذاك بل له اجره مرتين ، انه حين خرج الى خيبر جعل يرجز باصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و فيهم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يسوق الركاب و هو يقول :

تالله لو الله ما اهتدينا ☆ و لا تصدقنا و لا صلينا
ان الذين قد بغوا علينا ☆ اذا ارادوا فتنة ابينا
و نحن عن فضلك ما استغنيا ☆ فثبت الاقدام ان لاقينا
و انزلن سكينة علينا ـ

فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من هذا ؟ قال عامر

۲۹۳۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۴۶/۴

یا رسول اللہ ! قال : غفر لک ربک قال : و ما استغفر لانسان قط یخصه الا استشهد فلما سمع ذلک عمر بن الخطاب قال : یا رسول اللہ لو متعتنا بعامر ، فقدم فاستشهد ، قال سلمة : ثم ان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ارسلنی الی علی ، فقال : لا عطین الرایة الیوم رجلا یحب اللہ و رسوله او یحبه اللہ و رسوله ، قال فجئت به اقوده ارمد ، فبصق نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی عینه ثم اعطاه الرایة فخرج مرحب یخطر بسفیه ، فقال :

قد علمت خیبر انی مرحب ☆ شاکی السلاح بطل مجرب
اذا الحروب اقبلت تلهب

فقال علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجهه :

انا الذی سمتنی امی حیدره ☆ کلیث غابات کریه المنظره
اوفیهم بالصاع کیل السندره

ففلق رأس مرحب بالسیف ، و کان الفتح علی یدیه ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن مرحب یہودی نے میرے چچا کو اپنا مقابل طلب کرتے ہوئے کہا:۔

خیبر کی سرزمین خوب واقف ہے کہ میں مرحب ہوں
ہتھیار بند صاحب شوکت اور دلیر مرد بارہا آزمایا گیا۔
جب جنگ کی آگ زوروں پر ہو۔

اس کے جواب میں میرے چچا عامر نے کہا:

خیبر کا میدان جنگ خوب جانتا ہے کہ میں عامر ہوں۔
ہتھیار لگائے ہوئے موت کی پرواہ کئے بغیر دلیری کے ساتھ تیرے سامنے آیا ہوں۔

رجز کے ان اشعار کے بعد دونوں نے ایک دوسرے پر وار کئے، مرحب کی تلوار عامر کی ڈھال پر لگی اس کے بچاؤ میں خود حضرت عامر کی تلوار آپکے گھٹنے میں لگی اور آپ شہید ہوگئے۔
حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میری ملاقات حضور کے بعض صحابہ سے ہوئی تو انہوں نے کہا: عامر کے عمل برباد ہوگئے کہ انہوں نے خودکشی کرلی۔
حضرت سلمہ کہتے ہیں: میں یہ افسوسناک بات سنکر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا۔ عرض کیا: یا رسول للہ! کیا میرے چچا عامر کے اعمال

صالحہ برباد ہوگئے، فرمایا: کس نے کہا: عرض کیا: بعض صحابہ کرام کا کہنا ہے، فرمایا: جس نے کہا جھوٹ کہا، ان کو دوگنا اجر ملا۔

واقعہ یہ ہوا کہ جب خیبر کے لئے سفر کر کے آرہے تھے تو صحابۂ کرام اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے انہوں نے حدی خوانی کرتے ہوئے یہ اشعار کہے تھے۔

قسم بخدا! اگر ہمارے اوپر سایۂ کرم نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ نہ نماز پڑھنے کی توفیق ملتی اور نہ زکوۃ کی۔ بیشک کافروں نے ہم پر زیادتی کی ہے، جب وہ کسی فتنہ وفساد کا ارادہ کرتے ہیں تو آپ ہی ہمیں ان سے بچاتے ہیں۔ ہم آپ کے فضل سے بے نیاز نہیں، لہذا آپ ہمیں دشمنوں سے مقابلہ میں ثابت قدم رکھئے۔ اور حضور ہم پر سکینہ اتاریں۔

یہ اشعار سنکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اشعار کون پڑھ رہا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! یہ حضرت عامر ہیں، فرمایا: اے عامر! تمہارے رب نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ حضور کا طریقہ یہ تھا کہ جب بھی کسی خاص شخص کے لئے دعائے مغفرت فرماتے تو وہ شہادت سے سرفراز ہوتے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ دعا سنی تو عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ہمیں حضرت عامر سے مزید فائدہ کیوں نہ حاصل کرنے دیا۔

حضرت سلمہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اس موقع پر حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بھیجا اور فرمایا: آج میں اسلامی پرچم اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ ورسول اس سے محبت فرماتے ہیں۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں: میں آپکو لیکر حاضر ہوا جبکہ آپکی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا جس سے وہ شفایاب ہوگئے، پھر اسلامی پرچم عطا فرمایا۔ آپ کے مقابلہ میں بھی مرحب یہودی یہ شعر پڑھتا ہوا آیا۔

خیبر کی زمین گواہ ہے کہ میں مرحب ہوں، صاحب شوکت ودبدبہ بہادر مرد جو ہتھیار لگا کر نکلتا ہے جبکہ جنگ کی آگ خوب بھڑک رہی ہوتی ہے۔

اس کے جواب حضرت میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے بھی رجز کے یہ اشعار پڑھے۔

میں وہ ہوں کہ میری والدہ ماجدہ نے میرا نام حیدر رکھا، میں جنگلوں کے بیبتاک شیر کی

طرح ہوں۔

یہ کہہ کر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حملہ کیا اور مرحب کے سر کے اپنی تلوار سے دو ٹکڑے کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ ہی کے دست مبارک پر خیبر کو فتح فرمایا۔۱۲ م

(۳۴) اللہ ورسول کی طرف توبہ کرنا

۲۹۳۱۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: اشتريت نمرقة فيها تصاوير، فلما رأها رسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل، فعرفت في وجهه الكراهية وقلت: يا رسول الله! اتوب الى الله والى رسوله ماذا اذ نبت؟ قال: مابال هذه النمرقة؟ قلت: اشتريتها لتقعد عليها و توسدها فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة و يقال لهم: احيوا ما خلقتم، وقال: ان البيت الذي فيه الصور لا تدخله الملائكة ـ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک تصویر دار قالین خریدا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے اور دروازہ پر رونق افروز رہے، اندر قدم نہ رکھا، میں نے چہرۂ اقدس میں ناراضی کا اثر پایا (اللہ تعالیٰ انہیں ناراض نہ کرے دونوں جہان میں) عرض کیا: یارسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔ فرمایا: یہ قالین کس لئے خریدا ہے؟ میں نے عرض کیا: تاکہ حضور اس پر تشریف فرما ہوں، فرمایا: ان تصاویر کے بنانے والوں کو روز قیامت عذاب دیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا: جن کی

۲۹۳۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة، ۸۸۱/۲
الصحيح لمسلم، كتاب اللباس، ۲۰۱/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۶/۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۶۷/
الترغيب والترهيب للمنذری، ۴۲/۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۴۴۹۲
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۷۱/۲ ☆ آداب الزفاف للالبانی، ۷۷
المسند لابی عوانة، ۷۱/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴۲۵۴
المسند للربيع بن حبيب، ☆ تجريد التمهيد لابن عبد البر، ۶۱۰۱

تصویریں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو، نیز فرمایا: جس گھر میں تصویریں ہوں ان میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے۔۱۲م

۲۹۳۲۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،قال:اجتمع اربعون رجلا من الصحابۃ ینظرون فی القدر والجبر فیھم ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ، فنزل الروح الامین جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام فقال :یا محمد ! اخرج علی امتک فقد احدثوا ، فخرج علیھم فی ساعۃ ،لم یکن یخرج علیھم فیھا ،فانکروا ذلک منہ وخرج علیھم ملتمعا لونہ متوردۃ وجنتاہ کأنما تفقأبحب الرمان الحامض ، فنھضوا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاسرین اذرعھم ترعدا کفھم واذرعھم ۔ فقالوا تبنا الی اللہ ورسولہ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام سے روایت ہے کہ چالیس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین باہم بیٹھے مسئلہ جبر وقدر میں بحث کرنے لگے، ان میں صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ روح امین جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! حضور اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انہوں نے نئی راہ نکالی ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے کہ وہ وقت حضور کی تشریف آوری کا نہ تھا، صحابہ سمجھے کوئی نئی بات ہے، حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ ان پر اس حالت میں برآمد ہوئے۔ کہ رنگ چہرۂ اقدس کا شدت جلال سے دہک رہا تھا، دونوں رخسارۂ مبارک گلاب کی طرح سرخ تھے گویا انار ترش کے دانے پھوٹ نکلے ہیں۔ صحابہ کرام یہ دیکھتے ہی حضور کی طرف عاجزی کے ساتھ کلائیاں کھولے ہاتھ تھرتھراتے کانپتے کھڑے ہوئے اور عرض کی: ہم اللہ ورسول کی طرف توبہ کرتے ہیں، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت کہ صدیقہ وصدیق وفاروق وغیرہم اکتالیس صحابۂ کرام رضی

۲۹۳۲۔ الجامع للترمذی، ابواب القدر　۲/ ۳۵

المعجم الکبیر للطبرانی،　۲/ ۹۵

اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے توبہ کرتے میں اللہ قابل التوب جل جلالہ کے نام پاک کے ساتھ اس کے نائب اکبر نبی التوبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک بھی ملایا، اور حضور پر نور نے قبول فرمایا، حالانکہ توبہ بھی اصل حق جل جلالہ کا ہے، ولہذا حدیث میں ہے

۲۹۳۳۔ **عن** الاسود بن سریع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باعرابی اسیر فقال: اتوب الی اللہ عزوجل ولا اتوب الی محمد، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عرف الحق لاھلہ۔

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قیدی گرفتار کر کے لایا گیا، وہ بولا الٰہی میری توبہ تیری طرف ہے نہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حق کو حق والے کے لئے پہچان لیا۔ الامن والعلی ص ۱۲۰

(۳۵) اللہ و رسول کے لئے صدقہ کرنا

۲۹۳۴۔ **عن** کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غزوۃ غزاھا قط الا فی غزوۃ تبوک غیر انی قد تخلفت فی غزوۃ بدر، و لم یعاتب احدا تخلف عنہ، انما خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و المسلمون یریدون عیر قریش حتی جمع اللہ بینھم و بین عدوھم علی غیر میعاد، و لقد شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیلۃ العقبۃ حین تواثقنا علی الاسلام، و ما احب ان لی بھا مشھد بدر و ان کانت بدر اذکر فی الناس منھا، و کان من خبری حین تخلفت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک، انی لم اکن قط اقوی و لا ایسر منی حین تخلفت عنہ فی تلک الغزوۃ، و اللہ! ما جمعت قبلھا راحلتین قط حتی جمعتھما فی تلک الغزوۃ، فغزاھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حر شدید و استقبل سفرا بعیدا و مفازا، و استقبل عدوا کثیرا، فجلا للمسلمین امرھم لیتاھبوا اھبۃ غزوھم فاخبرھم بوجھھم الذی یرید و المسلمون مع رسول اللہ

۲۹۳۳۔ المستدرک للحاکم، ۴/۲۸۶

۲۹۳۴۔ الصحیح لمسلم، باب توبۃ کعب بن مالک، ۲/۳۶۰

صلی اللہ تعالی علیه وسلم کثیر ، و لا یجمعهم کتاب حافظ یرید بذلك الدیوان،
قال کعب : فقل رجل یرید ان یتغیب الا یظن ان ذلك سیخفی له ما لم ینزل فیه
وحی من الله عزوجل ، و غزا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم تلك الغزو
حین طابت الثمار و الظلال ، فانا الیها أصعر، فتجهز رسول الله صلی الله تعالی
علیه وسلم و المسلمون معه ، و طفقت اغدو لکی اتجهز معهم ، فارجع و لم
اقض شیًا ، و اقول فی نفسه : انا قادر علی ذلك اذا ازدت ، فلم یزل ذلك یتمادی
بی حتی استمر بالناس الجد ، فاصبح رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم غادیا
و المسلمون معه و لم اقض من جهاز شیًا ، ثم غدوت فرجعت و لم اقض شیًا ،
فلم یزل ذلك یتمادی بی حتی اسرعوا و تفارط الغزو ، فهممت ان ارتحل
فادرکهم ، فیالتینی فعلت ثم لم یقدر ذلك لی ، فطفقت اذا خرجت فی الناس بعد
خروج رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یحزننی ، انی لا اری لی اسوۃ الا
رجلا مغموصا علیه فی النفاق ، او رجلا ممن عذر الله من الضعفاء ، و لم یذکرنی
حتی بلغ تبوك فقال وهو جالس فی القوم بتبوك ، ما فعل کعب بن مالك ؟ قال
رجل من بنی سلمة یا رسول الله ! حبسه برداه و النظر فی عطفیه ، فقال له معاذ
بن جبل : بئس ما قلت ، و الله ! یا رسول الله ! مع علمنا علیه الا خیرا ، فسکت
رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، فبینما هو علی ذلك رای رجلا مبیضا یزول
به السراب ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کن ابا خیثمة فاذا هو
ابو خیثمه الانصاری ، و هو الذی تصدق بصاع التمر حین لمزه المنافقون ، فقال
کعب بن مالك : فلما بلغنی ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قد توجه
قافلا من تبوك حضرنی بثی فطفقت اتذکر الکذب ، و اقول بما اخرج من سخطه
غدا ، و استعین علی ذلك کل ذی رای من اهل فلما قیل لی : ان رسول الله صلی
الله تعالی علیه وسلم قد اظل قادما زاحا عنی الباطل حتی عرفت عنی لن انجو منه
بشئ ابدا ، فاجمعت صدقه ،و صبح رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قادما
، و کان اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد ، فرکع فیه رکعتین، ثم جلس للناس ، فلما
فعل ذلك جاءه المخلفون فطفقوا یعتذرون الیه و یحلفون له و کانوا بضعة و
ثمانین رجلا ، فقبل منهم رسول الله علانیتهم و بایعهم واستغفر لهم و وکل
سرائرهم الی الله ، حتی جئت فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال : تعال !
فجئت امشی حتی جلست بین یدیه ، فقال لی : ما خلفك ؟ الم تکن قد ابتعت

ظهرك قال : قلت يا رسول الله إانى و الله لو جلست عند غير ك من اهل الدنيا
لرأيت انى سا خرج من سخطه بعذر لقد اعطيت جدلا ، و لكنى و الله لقد علمت
لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عنى، ليوشكن الله ان يسخطك على ،
ولئن حدثتك حديث صدق تجد على فيه انى لا رجو فيه عقبى الله ، و الله ! ما
كان لى عذر و الله ! ما كنت قط اقوى و لا ايسر منى حين تخلفت عنك قال
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اما هذا فقد صدق فقم حتى يقضى الله
فيك فقمت و ثار رجال من بنى سلمة فاتبعونى ، فقالوا لى: و الله ما علمناك
اذنبت ذنبا قبل هذا ، لقد عجز ت في ان لا تكون اعتذرت الى رسول الله صلى
الله تعالى عليه وسلم بما اعتذر اليه المخلفون فقد كان كافيك ذنبك استغفار
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لك ، قال : فوا لله ، ما زالوا يؤنبونى حتى
اردت ان ارجع الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاكذب نفسى قال : ثم
قلت لهم : هل لقى هذا معى من احد قالوا: نعم لقيه معك رجلان ، قالا: مثل ما
قلت و قيل لهما مثل ما قيل لك قال: قلت: من هما ؟ قالوا: مرارة بن ربيعة
العامرى و هلال بن امية الواقفى ، قال: فذكر والى رجلين صالحين قد شهدا بدرا
فيهما اسوة ، قال فمضيت حين ذكرو همالى ، قال : و نهى رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم المسلمين عن كلامنا ايها الثلاثة من بين من تخلف عنه، قال :
فاجتنبنا الناس ، او قال : تغيروا لنا حتى تنكرت لى فى نفسى الارض ، فما هى
بالارض التى اعرف فلبثنا على ذلك خمسين ليلة ، فاما صاحباى فاستكانا و قعدا
فى بيوتهما يبكيان ، و اما انا فكنت اشب القوم و اجلدهم ، فكنت اخرج فاشهد
الصلوة و اطوف فى الاسواق و لا يكلمنى احد ، و اتى رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم فاسلم عليه و هو فى مجلسه بعد الصلوة فاقول فى نفسى : هل حرك
شفتيه برد السلام ام لا ، ثم اصلى قريبا منه و اسارقه النظر فاذا اقبلت على صلاتى
نظر الى ، واذا التفت نحوه اعرض عنى حتى اذا طال على ذلك من جفوة
المسلمين مشيت حتى تسورت جدار حائط ابى قتادة و هو ابن عمى و احب
الناس الى ، فسلمت عليه فو الله ما رد على السلام، فقلت له : يا ابا قتادة ! انشدك
بالله ! هل تعلمن انى احب الله و رسوله ! قال : فسكت فعدت فناشدته فسكت
فعدت فناشدته فقال : الله و رسوله اعلم ، ففاضت عيناى و توليت حتى تسورت
الجدار فبينا انا امشى فى سوق المدينة اذا نبطى من نبط اهل الشام ممن قدم

بالطعام يبيعه بالمدينة يقول : من يدل على كعب بن مالك ؟ قال : فطفق الناس يشيرون له الى حتى جاء نى ، فدفع الىّ كتابا من ملك غسان و كنت كاتبا فقرا ته فاذا فيه ، اما بعد فانه قد بلغنا ان صاحبك قد جفاك و لم يجعلك الله بدار هوان ولا مضيعة ، فالحق بنا نواسك . قال :فقلت : حين قراتها و هذه ايضا من البلاء فتيامت بها التنور فسجرتها بها، حتى اذا مضت اربعون من الخمسين و استلبث الوحى اذا رسول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ياتيني فقال: ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يامرك ان تعتزل امرأتك . قال : فقلت: اطلقها ام ماذا افعل ؟ قال : لا بل اعتزلها فلا تقربنها ، قال : فارسل الى صاحبى بمثل ذلك قا ل : فقلت لامرأتى : الحقى باهلك ، فكونى عندهم حتى يقضى الله فى هذا الامر قال : فجاء ت امراة هلال بن امية رسول اله صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت له : يا رسول الله ! ان هلال بن امية شيخ ضائع ليس له خادم ، فهل تكره ان اخدمه قال : لا و لكن لا يقربنك فقالت انه و الله مابه حركة الى شئ و والله ! ما زال يبكى منذ كان من امره ما كان الى يومه هذا قال : فقال لى بعض اهلى : لو استاذنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى امرأتك فقد اذن لامرأة هلال ابن امية ان تخدمه ، قال فقلت : لا استاذن فيها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و ما يدرينى ما ذا يقول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا استاذنته فيها و انا رجل شاب . قال : فلبثت بذلك عشر ليال فكمل لنا خمسون ليلة من حين نهى عن كلامنا قال : ثم صليت صلوة الفجر صباح خمسين ليلة على ظهر بيت من بيوتنا فبينا انا جالس على الحال التى ذكر الله منا قد ضاقت على نفسى و ضاقت على الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ او فى على سلع يقول باعلى صوته :يا كعب بن مالك ! ابشر قال : فخررت ساجدا و عرفت ان قد جاء فرج قال : و اذن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الناس بتوبة الله علينا حين صلى صلوة الفجر ، فذهب الناس يبشروننا فذهب قبل صاحبى مبشرون و ركض رجل الى فرسا و سعى ساع من اسلم قبلى و اوفى على الجبل فكان الصوت اسرع من الفرس فلما جاء نى الذى سمعت صوته يبشرنى نزعت له ثوبى فكسوتهما اياه بشارته ، و الله ما املك غيرهما يومئذ و استعرت ثوبين فلبستهما ، فانطلقت اتامم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتلقانى الناس فوجا فوجا يهنونى بالتوبة و يقولون لتهنك توبة الله عليك حتى دخلت المسجد، فاذا رسول الله صلى الله تعالى عليه

وسلم جالس فی المسجد حول الناس ، فقام طلحة بن عبيد الله يهرول حتى صافحنى و هنانى و الله ! ما قام رجل من المهاجرين غيره قال : فكان كعب لاينساها لطلحة قال كعب :فلما سلمت على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال و هو يبرق وجهه من السرور يقول : ابشر بخير يوم مر عليك منذ و لد تك امك . قال : فقلت : امن عندك يا رسول الله ام من عند الله ؟ فقال : لا بل من عند الله ، و كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا سراستنار وجهه حتى كان وجهه قطعة قمر ، قال : وكنا نعرف ذلك قال : فلما جلست بين يديه قلت : يا رسول الله ! ان من توبتى ان اتخلع من مالى صدقة الى الله والى رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : امسك عليك بعض مالك فهو خير لك ، قال : فقلت : فانى امسك سهمى الذى بخيبر ، قال : و قلت : يا رسول الله ! ان الله انما انجانى بالصدق ، و ان من توبتى ان لا احدث الا صدقا ما بقيت ، قال : فو الله ! ما علمت ان احدا من المسلمين ابلا ه الله فى صدق الحديث منذ ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم احسن مما ابلانى الله ، ووالله اما تعمدت كذبة منذ قلت ذلك لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى يومى هذا و انى لا رجوا ان يحفظنى الله فيما بقى قال : فانزل الله عزوجل ، لقد تاب الله على النبى و المهاجرين و الانصار الذين اتبعوه فى ساعة العسرة حتى بلغ انه بهم رؤف رحيم ۔ و على الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت و ضاقت عليهم انفسهم و ظنو ا ان لا ملجأ من الله الا اليه ثم تاب عليهم ليتوبوا ان الله هو التواب الرحيم ۔ يا ايها الذين امنو اتقوا الله و كونوا مع الصادقين ۔ قال كعب: و الله ! ما انعم الله على من نعمة قط بعد اذهدانى الله للاسلام اعظم فى نفسى من صدقى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان لا اكون كذبته فاهلك كما هلك الذين كذبوا ، ان الله قال للذين كذبو ا حين انزل الوحى شر ما قال لا حد و قال الله : سيحلفون بالله لكم اذا انقلبتم اليهم لتعرضوا عنهم فاعرضوا عنهم انهم رجس و ما وٰهم جهنم جزاء بما كانوا يكسبون ۔ يحلفون لكم لترضوا عنهم فان ترضوا عنهم فان الله لا يرضى عن القوم الفاسقين قال كعب : كنا خلفنا ايها الثلاثة عن امر اولئك الذين قبل منهم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حين حلفوا له فبايعهم و استغفر لهم و ارجأ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم امرنا حتى قضى الله فيه فبذلك قال الله عزوجل :

وعلى الثلاثة الذين خلفوا و ليس الذی ذكر الله مما خلفنا تخلفنا عن الغزو و انما هو تخليفه ايانا و ارجاؤه امرنا عن من حلف له و اعتذر الى فقبل منه ـ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ غزوۂ تبوک کے علاوہ کبھی نہ چھوڑا البتہ غزوۂ بدر میں نہیں گیا تھا تو حضور اس پر کسی سے ناراض بھی نہیں ہوئے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ غزوۂ بدر اچانک پیش آیا کہ مقصود قریش کے قافلہ کو روکنا تھا اور مڈبھیڑ قریش مکہ سے ہوگئی۔ میں حضور کے ساتھ لیلۃ العقبہ میں بھی تھا جب حضور نے انصار کرام سے اسلام پر بیعت لی تھی نیز میرے نزدیک غزوۂ بدر سے زیادہ فضیلت بیعت عقبہ کی ہے اگر چہ لوگوں میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کی فضیلت مشہور ہے۔

بہر حال غزوۂ تبوک میں میرے پیچھے رہ جانے کا واقعہ یہ ہوا کہ جب یہ غزوہ پیش آیا تو میں نہایت طاقتور اور مالدار تھا، خدا کی قسم! اس سے قبل میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی نہیں تھیں لیکن اس موقع پر میں دو اونٹنیوں کا مالک تھا، حضور نے اس غزوہ کے لئے نہایت گرمی کے موسم میں کافی لمبا سفر فرمایا جبکہ راہ میں جنگل بھی تھا، اس غزوہ میں چونکہ دشمنوں کی ایک بڑی جماعت سے مقابلہ کی توقع تھی اس لئے آپ نے واضح طور پر تبوک کی جنگ کا اعلان فرمایا کہ لوگ خوب اچھی طرح تیاری کریں، آپ کے ساتھ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کے لئے تیار ہوگئی، اس زمانہ میں کوئی دفتر و رجسٹر نہ تھا جس میں شرکاء کے نام درج کئے جاتے، پھر بھی ایسے لوگ کم تھے جو غزوات میں غیر حاضر رہتے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ معاملہ اسی وقت تک پوشیدہ رہ سکتا ہے جب تک وحی نازل نہ ہو۔ غزوۂ تبوک کا ارادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موسم بہار میں فرمایا، پھل پک چکے تھے، درخت خوب سایہ دار ہوگئے تھے، اور مجھے ان تمام چیزوں کا بہت شوق دامنگیر تھا۔ اس سہانے موسم میں حضور اور آپ کے ساتھیوں نے تیاری کی، میں بھی صبح کیوقت تیاری کے لئے نکلتا لیکن کوئی حتمی فیصلہ نہیں کر پاتا تھا۔ دل میں یہ بھی خیال آتا تھا کہ تیاری کی جلدی بھی کیا ہے، میرے پاس تو سارا سامان موجود ہے جب چاہونگا چل دوں گا یونہی ٹال مٹول ہوتی رہی اور لوگ اپنی کوشش میں لگے رہے، آخر کار ایک دن صبح سویرے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

روانہ ہوگئے اور میں اپنی تیاری کے چکر میں پھنسا رہا، اور کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ معاملہ یونہی آج کا کل پر ٹلتا رہا اور مجاہدین اسلام نہایت تیزی کے ساتھ کوچ کر گئے میں نے بھی ایک دن چاہا کہ جلدی جا کر اس قافلہ کو پالوں، کاش میں ایسا کر لیتا لیکن نہ کر سکا۔ اس کے بعد مجھے بہت احساس رہا اور کوفت ہوئی لیکن اب کیا ہوتا، اب کوئی ایسا آدمی مجھے نہیں مل پایا جسکے ساتھ جا سکتا، یا تو بعض چھپے منافق تھے یا پھر معذور اور ضعیف وناتوان لوگ۔

راہ میں میرا تذکرہ بھی حضور نے نہ کیا اور حضور مقام تبوک پہونچ گئے۔ وہاں تشریف فرما ہو کر فرمایا: کعب بن مالک کہاں گیا؟ بنوسلمہ میں سے ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! اس کی چادروں اور لباس کی زیب وزینت نے اسے روک لیا کہ وہ اسی کو نکھارتا رہتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر کہا: تو نے نہایت بری بات کہہ دی، خدا کی قسم یا رسول اللہ! ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے ہیں، آپ نے یہ سن کر سکوت فرمایا، اتنے میں غبار اڑتا نظر آیا اور ایسا دکھائی دیا کہ کوئی سفید لباس والا آرہا ہے، فرمایا: یہ ابوخیثمہ ہوگا، جب دھول چھٹی تو وہ ابوخیثمہ ہی تھے، یہ ایسے شخص تھے کہ منافقین کا طعنہ سن کر اپنی ایک صاع کھجور صدقہ کر کے تنہا چل دیئے تھے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبوک سے مراجعت فرمائی اور مجھے اس کی خبر ملی تو میری بے چینی اور بڑھ گئی، میں نے جواب دہی کے لئے جھوٹی باتیں بنانے کی ٹھان لی کہ ایسے عذر پیش کروں گا جس سے حضور کی ناراضگی ختم ہو جائے۔ اس سلسلہ میں گھر کے بعض دانشوروں سے مشورہ بھی لیا، جب پتہ چلا کہ حضور مدینے سے قریب آگئے ہیں تو میری ساری بناوٹیں کافور ہوگئیں اور مجھ پر واضح ہوگیا کہ جھوٹ بول کر مجھے ہرگز چھٹکارا نہیں مل سکتا، اب میں نے بالکل سچ بولنے کا عزم کر لیا۔

حضور صبح کے وقت مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے، آپ کا طریقہ مبارکہ یہ تھا کہ جب بھی سفر سے تشریف لاتے تو مسجد نبوی میں پہلے داخل ہوتے اور دو رکعت نماز پڑھ کر مسجد ہی میں کچھ دیر تشریف رکھتے، اس مرتبہ بھی حضور نے ایسا ہی کیا۔ اسی درمیان وہ لوگ آنا شروع ہوئے جو اس غزوہ میں شریک نہیں ہو سکے تھے، سب نے قسمیں کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنا شروع کئے، ایسے لوگوں کی تعداد اسی سے متجاوز تھی، آپ نے ان سب کے ظاہر حال کے مطابق معاملہ فرمایا،

اوران کے عذر قبول فرماتے ہوئے ان کو بیعت کیا اوران کے لئے دعائے مغفرت کی، ان کے دل کی بات اور حقیقت حال کو اللہ کے سپرد فرمایا۔ اسی درمیان میں بھی حاضر ہوا اور سلام پیش کیا، حضور نے مجھے دیکھ کر غصہ سے بھرا تبسم فرمایا، میں حضور کے قریب جاکر بیٹھا تو فرمایا: تو پیچھے کیوں رہ گیا تھا؟ تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں دنیا کے کسی اور شخص کے پاس بیٹھتا تو ہوسکتا تھا کہ میں جھوٹا عذر پیش کر کے نکل جاتا اور راضی کر لیتا، کہ زبان کی قوت میرے پاس ہے۔ لیکن قسم بخدا! میں خوب جانتا ہوں کہ اگر آپ کی بارگاہ میں کوئی حیلہ بہانہ پیش کروں تو قریب ہے کہ خدا میرے فریب کو بذریعہ وحی آپ پر واضح فرمادے اور آپ مجھ سے اور زیادہ ناراض ہوجائیں۔ یارسول اللہ! اس موقع پر سچ سچ کہنے کی وجہ سے اگر چہ آپ ناراض ہوں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر فرمائے گا۔ خدا کی قسم مجھے کوئی عذر نہ تھا، میں اتنا نہ کبھی طاقتور ہوا تھا اور نہ اتنا مالدار جتنا اس وقت تھا پھر بھی میں آپ کے ساتھ نہ جاسکا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کعب نے سچ کہا، اے کعب! جاؤ اور انتظار کرو جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ نازل فرمائے۔ میں وہاں سے چلا تو بنوسلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے ہوئے اور کہنے لگے: اے کعب ہم نہیں سمجھتے کہ تم نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو، تم اس موقع پر اتنے عاجز کیوں ہوگئے، دوسرے لوگوں کی طرح تم بھی کوئی عذر بیان کردیتے تو ہمیں امید تھی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے لئے بھی استغفار کرتے اور یہ تمہارے حق میں کافی ہوتا۔ انہوں نے مجھے اس قدر ملامت کی کہ میرا ارادہ پھر یہ ہونے لگا کہ حضور کی خدمت میں جاکر عرض کردوں گا کہ پہلے میں نے جھوٹ کہا اور میرا عذر یہ تھا۔ لیکن میں نے ان سے یہ پوچھ لیا کیا میری طرح اور لوگ بھی آئے تھے جنہوں نے سچ سچ کہا ہو اور کوئی عذر بیان نہ کیا ہو؟ بولے: ہاں تمہاری طرح دو شخص اور ہیں، میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ کہنے لگے: مرارہ بن ربیعہ، اور ہلال بن امیہ، میں نے کہا: واقعی تم نے ایسے دو شخصوں کے بارے میں مجھے بتایا کہ یہ دونوں حضرات متقی و پرہیزگار ہیں وراصحاب بدر سے ہیں، میں ان کی پیروی کروں یہ میرے لئے کافی ہے۔ یہ کہہ کر میں چلا آیا۔ ن کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے یہ اعلان ہوگیا کہ ہم تینوں لوگوں سے کوئی بات نہ کرے کہ ہم بغیر عذر تبوک کے غزوہ میں شریک نہ ہوئے۔

آخر کار حضور کا فرمان سب کے لئے واجب الاذعان تھا، سب لوگوں نے ہمارا مقاطعہ کر دیا اور ہم سے سلام کلام بالکل بند کر دیا، ہم لوگوں کا حال اس وقت یہ تھا کہ گویا ہمارے لئے زمین بدل گئی ہو، اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا ہمیں کوئی پہچانتا ہی نہیں۔ پچاس دن و رات ہمارا یہ ہی حال رہا، میرے دونوں ساتھی تو اس سخت رویہ سے اتنے تنگ آگئے کہ گھروں میں گوشہ تنہائی اختیار کر لی، لیکن میں ان میں کمسن اور طاقتور تھا لہذا نکلتا بیٹھتا اور نمازوں کے لئے مسجد نبوی میں حاضری دیتا، بازاروں میں جاتا پر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا حضور کی خدمت میں بھی حاضری دیتا سلام کرتا اور دل میں سوچتا کہ حضور نے جواب کے لئے اپنے مبارک لبوں کو جنبش دی یا نہیں، کبھی ایسا ہوتا کہ آپ کے قریب نماز پڑھتا اور دزدیدہ نگاہوں سے دیکھتا جاتا کہ میری طرف نظر رحمت فرماتے ہیں لیکن جب نماز سے فارغ ہو کر دیکھتا تو حضور منہ پھیر لیتے صحابہ کرام کی سختی جب میرے معاملہ میں دراز ہو گئی تو ایک دن میں اپنے چچازاد بھائی ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا، حضور کے بعد سب سے زیادہ میں ان سے محبت کرتا تھا، میں نے جا کر ان کو سلام کیا، قسم بخدا! انہوں نے میرے سلام کا جواب کچھ نہ دیا، میں نے کہا: اے ابو قتادہ! میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی کہ تم یہ نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، وہ اس مرتبہ بھی خاموش رہے، پھر میں نے یہ ہی کہا، لیکن اس پر بھی انہوں نے خاموشی اختیار کی اور بولے تو خود ہی کو مخاطب کر کے کہا: اللہ و رسول بہتر جانتے ہیں، یہ سنکر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، فوراً میں دیوار پر چڑھ کر باہر آیا، پھر میں مدینے کے بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک شامی کسان جو مدینے کے بازار میں غلہ فروخت کرنے آیا تھا میں نے اسے دیکھا کہ لوگوں سے پوچھتا پھر رہا ہے کہ کعب بن مالک کا گھر کہاں ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اور وہ میری طرف بڑھکر ملاقی ہوا، ساتھ ہی حاکم غسان کا ایک خط بھی مجھے دیا، میں پڑھا لکھا شخص تھا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں تحریر تھا۔

حمد و نعت کے بعد کعب کو معلوم ہو کہ ہم کو یہ اطلاع ملی ہے کہ تمہارے صاحب یعنی رسول اللہ نے تم پر جفا کی ہے، خدائے تعالیٰ نے تم کو ذلت کے گھر میں پیدا نہیں کیا اور نہ ایسے ماحول میں جہاں تم پر ظلم و جفا کی جائے، لہذا ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ تم ہم سے ملاقات کرو اور ہمارے ساتھ رہو، ہم تمہاری قدر کریں گے اور عزت افزائی، میں نے جب وہ خط پڑھا تو مجھے

محسوس ہونے لگا کہ میرے لئے یہ بھی ایک ابتلاؤ آزمائش ہے، لہذا اس خط کو میں نے چولھے میں جلا دیا۔

جب چالیس روز گزر گئے تو حضور کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس یہ خبر لایا کہ آپ کا یہ حکم ہے کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہو، میں نے کہا: کیا میں اس کو طلاق دیدوں؟ وہ بولا: نہیں بلکہ صرف علیحدہ رہو کہ صحبت نہ کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی اسی طرح کا حکم بھیجا گیا تھا، یہ فرمان سن کر میں نے اپنی اہلیہ سے کہا: تم اپنے میکے چلی جاؤ اور وہیں رہو جب تک اللہ تعالیٰ اس بارے میں کوئی حکم نازل فرمائے۔ ہلال بن امیہ کی بیوی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ! ہلال بن امیہ ایک بوڑھے شخص ہیں، ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں، تو کیا حضور مجھے اجازت دینگے کہ میں ان کی خدمت کرتی رہوں، فرمایا: خدمت کو منع نہیں کرتا، لیکن وہ تم سے صحبت نہیں کرسکتے، بولیں: یارسول اللہ ان کو تو کسی کام کا خیال ہی نہیں وہ تو اول دن سے اب تک گریہ و زاری ہی کررہے ہیں۔

حضرت کعب کہتے ہیں: میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا: کاش تم بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت مانگتے جس طرح ہلال بن امیہ کی بیوی نے اجازت حاصل کرلی ہے، میں نے کہا: میں کبھی اجازت نہ لونگا، کہ میں جوان آدمی ہوں، پھر اسی حال میں دس راتیں اور گزریں اور پورے پچاس دن اور راتیں گزر گئے۔

پچاسویں دن میں نے فجر کی نماز اپنے گھر کی چھت پر پڑھی، نماز سے فارغ ہوکر میں چھت پر بیٹھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان فرمایا: کہ میرا جی تنگ ہوگیا تھا اور زمین اپنی کشادگی کے باوجود ہم پر تنگ ہوگئی تھی۔ اتنے میں سلع پہاڑ پر چڑھ کر ایک منادی ندا کررہا تھا! اے کعب بن مالک خوش ہوجا، یہ سنکر میں سجدہ میں گر پڑا۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد لوگوں کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کو معاف فرمادیا۔ لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے روانہ ہوئے، میرے ساتھیوں کے پاس بھی خوشخبری پہونچائی گئی، اور ایک تیز رو قاصد گھوڑا دوڑاتا میرے پاس آیا۔ یہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص تھا، اس کی تیز رفتاری کی وجہ سے مجھ تک خوشخبری نہایت جلد پہونچ گئی

اس نے جیسے ہی مجھے یہ خوشخبری سنائی تو اس خوشی کے عالم میں میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے دے دیئے، پھر دو کپڑے عاریت لیکر اور پہن کر حضور کی خدمت میں حاضری دی، راستہ میں لوگ گروہ در گروہ مجھے خوشخبری دیتے جاتے تھے اور مبارکبادی کی نچھاور ہو رہی تھی، کہ میں مسجد نبوی میں پہونچ گیا حضور اب بھی مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے، صحابۂ کرام کا مجمع تھا، مجھے دیکھتے ہی اس مجمع سے طلحہ بن عبید اللہ کھڑے ہوگئے اور دوڑ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکبادی دی، مہاجرین میں سے اور دوسرے لوگ کھڑے نہیں ہوئے۔ خدا کی قسم! میں حضرت طلحہ کا یہ احسان عمر بھر نہیں بھول سکتا میں نے جب حضور کی بارگاہ میں سلام پیش کیا تو آپ کا چہرہ خوشی سے کھلا ہوا تھا، فرمایا: اے کعب! خوش ہو جاؤ، تمہاری پیدائش سے لیکر آج تک اتنی خوشی کا دن تمہیں کبھی میسر نہ آیا ہوگا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ معافی حضور کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ فرمایا: اللہ جل جلالہ کی جانب سے، حضور جب خوش خوش ہوتے تو آپکا چہرہ چمکنے لگتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے، ہم اس چمک دمک سے یہ جان لیا کرتے تھے کہ حضور خوش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کو خوش رکھے۔

بارگاہ رسالت میں میری پہلی درخواست یہ تھی کہ یا رسول اللہ! میں اپنی اس توبہ کی خوشی میں اللہ و رسول کی رضائے بے بہا کی خاطر اپنا تمام مال صدقہ کرنا چاہتا ہوں، فرمایا: تھوڑا مال اپنے لئے رکھ لے، میں نے عرض کیا: اچھا میں اپنا وہ حصہ رکھ لیتا ہوں جو مجھے فتح خیبر کے موقع پر ملا تھا، دوسرا عہد میں نے اسی وقت یہ بھی کیا تھا کہ یا رسول اللہ! میری نجات میں میری سچائی کو بھی ایک خاص دخل ہے لہذا آج سے تاحیات کبھی جھوٹ نہیں بولونگا۔

قسم خدا کی! یہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ میں نے جب سے حضور کے روبرو یہ عہد کیا تھا آج تک قائم ہوں اور امید قوی ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد پر قائم رکھے گا۔

حضرت کعب فرماتے ہیں: ہماری توبہ کی قبولیت اور معافی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر، جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں

کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا، بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔ اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس، پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں، بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے، اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ (کنز الایمان)

حضرت کعب فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اسلام لانے کے بعد مجھ پر میرے نزدیک اس سے بڑا احسان نہیں فرمایا جو میری سچائی کی بدولت فرمایا، کہ اگر میں جھوٹ بول جاتا تو تباہ ہو جاتا جیسے دوسرے جھوٹے تباہ ہو گئے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یوں حکم نازل فرمایا۔

اب تمہارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم انکی طرف پلٹ کر جاؤ گے، اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو (اور ان پر ملامت اور عتاب نہ کرو) تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو (اور ان سے اجتناب کرو) وہ تو نرے پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔ تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، تو اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بیشک اللہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا۔ (کنز الایمان)

حضرت کعب کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے قسمیں کھا کر حضور کی خدمت میں عذر پیش کر دیا تھا، حضور نے ان کا عذر قبول فرما کر ان کے لئے دعائے مغفرت بھی کی تھی، لیکن ہم تینوں کا معاملہ موقوف رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا اور معاف کر دیا۔

یہاں 'خلفوا' کا مطلب یہ نہیں کہ ہم تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے بلکہ یہی ہے کہ ہمارا مقدمہ پیچھے رہا اور پچاس دن تک ہمیں معلق رکھا گیا ہے۔ ۱۲ م

الامن والعلی مع زیادہ ص ۱۲۰

۲۹۳۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما قال: ان امرأۃ من اہل الیمن اتت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و بنت لہا و فی ید ابنتہا مستکتان غلیظتان من ذہب، فقال: اتؤدین زکوۃ ہذا، قالت: لا، قال:

۲۹۳۵ ۔ السنن للنسائی، باب زکوۃ الحلی، ۱/۲۶۶

باب من یکرہ ان یتصدق بمالہ، ۲/۲۷۰

ایسرک ان یسورک اللہ بھما یوم القیامۃ سوارین من نار ، قال : فخلعتھما فالقتھما الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت : ھما للہ و لرسولہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یمن کی ایک بیوی اوران کی بیٹی بارگاہ بیکس پناہ محبوب الٰہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر آئیں، دختر کے ہاتھ میں بھاری بھاری کنگن سونے کے تھے، مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی زکوۃ دیگی؟ عرض کی: نہ، فرمایا: کیا تجھے یہ بھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بدلے تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے، ان بی بی نے فوراً وہ کنگن اتار کر ڈال دیئے اورعرض کی: یارسول اللہ! یہ دونوں اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے ہیں۔ جل وجلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۹۳۶۔ **عن** ابی لبابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لما تاب اللہ علی جئت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت: یا رسول اللہ ! انی اھجر دار قومی الذی اصبت بھا الذنب وانخلع من مالی کلہ صدقۃ للہ عزوجل و لرسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا ابا لبابۃ ! یجزئ عنک الثلث ، قال : فتصدقت بالثلث۔

حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب میری توبہ قبول ہوئی تو میں نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی قوم کا محلہ جس میں مجھ سے خطا سرزد ہوئی چھوڑتا ہوں، اوراپنے مال سے اللہ اور رسول کے نام پر تصدق کرکے باہر آیا ہوں جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابولبابہ! یہ تہائی مال کافی ہے، میں نے ثلث مال اللہ و رسول کے لئے صدقہ کردیا، عز جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الامن والعلی ۱۲۱

﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیثیں جان وہابیت پر صرتح آفت ہیں کہ تصدق کرنے میں اللہ عزوجل کے ساتھ اللہ کے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملایا جاتا اور حضور مقبول رکھتے، وللہ

۲۹۳۶۔ المستدرک للحاکم ۳/ ۷۲۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۵/ ۲۳
کنز العمال للمتقی، ۱۶۲۷۴، ۶/ ٤٠٤ ☆

الحجة البالغة ۔

اسی قبیل سے ہے افضل الاولیاء المحمدیین امام المشاہدین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض کہ حضرت مولانا العارف باللہ القوی مولوی معنوی قدس سرہ نے مثنوی شریف میں نقل کی کہ جب حضرت صدیق عتیق حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہما کو آزاد کر کے حاضر بارگاہ عالم پناہ ہوئے تو عرض کیا: میں حضور کا بندہ وغلام ہوں۔

گفت ما دو بندگان کوئے تو
کردمش آزاد ہم بر روئے تو

پہلے مصرع میں جو کچھ حضرت صدیق اکبر اپنے مالک ومولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کررہے ہیں اس پر تو دیکھا چاہئے کہ وہابیت کا جن کتنا مچلے نجدیت کی آگ کہاں تک اچھلے، مگر ہاں امیر المؤمنین غیظ المنافقین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درۂ سیاست دکھایا چاہئے کہ بھوت بھاگے، اور شاہ ولی اللہ صاحب کے پانی کا چھینٹا دیجئے کہ آگ دبے وہ کہاں؟ وہ حدیث آئندہ میں۔ وباللہ التوفیق۔

۲۹۳۷۔ **عن** ابی حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: لما ولی امور المسلمین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه هابه الناس هيبة عظمية حتى تركوا الجلوس بالأفنية، فلما بلغه هيبة الناس له جمعهم ثم قام على المنبر حيث كان ابو بكر رضی اللہ تعالیٰ عنه يضع قدميه، فحمد الله تعالیٰ و اثنى عليه بماهو اهله وصلى على النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قال: بلغني ان الناس قد هابوا شدتي و خافوا غلظتي و قالوا: قد كان عمر يشتد علينا و رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بين اظهرنا ثم اشتد علينا وابو بكر رضی اللہ تعالیٰ عنه و الينا دونه فكيف الآن وقد صارت الامور اليه ۔ ولعمري من قال: ذلك فقد صدق، كنت مع رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فكنت عبده و خادمه حتى قبضه الله عزوجل وهو عني راض، والحمد لله و انا اسعد الناس بذلك، ثم ولى امر الناس ابو بكر رضی اللہ تعالیٰ عنه فكنت خادمه و عونه، اخلط شدتي بلينه فاكون سيفا مسلولا حتى يغمدني اويدعني فمازلت معه كذلك

۲۹۳۷۔ حياة الحيوان للزبيدي، ۱/ ۱۸۹ ☆ الرياض النضرة للطبري، ۲/ ۲۶۸

حتی قبضہ اللہ تعالیٰ وھو عنی راض، والحمد للہ و انا اسعد الناس بذلک ثم انی ولیت امورکم ،اعلموا ان تلک الشدۃ قد تضا عفت ولکنھا انما تکون علی اھل الظلم والتعدی علی المسلمین، و اما اھل السلامۃ والدین والقصد فأنا الین لھم من بعضھم لبعض ، ولست ادع احداً یظلم احدا ویعتدی علیہ حتی اضع خدہ علی الارض واضع قدمی علی الخد الآخر حتی یذعن للحق ، ولکم علی أیھاالناس ان لا اخبأ عنکم شیأ من خراجکم واذا وقع عندی ان لا یخرج الا بحقہ، ولکم علی ان لا القیکم فی المھالک واذا غبتم فی البعوث فانا ابو العیال حتی ترجعوا، اقول قولی ھذا واستغفر اللہ العظیم لی ولکم، قال سعید بن المسیب: وفی و اللہ عمر وزاد فی الشدۃ فی مواضعھا واللین فی مواضعہ ، وکان رضی اللہ تعالی عنہ ابا العیال حتی کان یمشی الی المغیبات ای التی غابت عنھن ازواجھن ویقول: الکن حاجۃ حتی اشتری لکن فانی اکرہ ان تخدعن فی البیع ولشراء فیرسلن بجواریھن معہ فیدخل فی السوق ووراءہ من جواری النساء وغلمانھن مالایحصی فیشتری لھن حوائجھن ومن کان لیس عندھا شئ اشتری لھا من عندہ رضی اللہ تعالی عنہ ۔

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے لوگوں پر ان کے شدت وجلال سے عجیب، ہیبت چھائی یہاں تک کہ لوگوں نے باہر بیٹھنا چھوڑ دیا، کہ جب تک امیر المؤمنین کا برتاؤ نہ معلوم ہو متفرق رہو (لوگ بولے صدیق اکبر کی نرمی اس درجہ تھی کہ مسلمانوں کے بچے جب انہیں دیکھتے دوڑتے ہوئے باپ باپ کہتے ان کے پاس جاتے وہ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اور ان کی ہیبت کی یہ حالت ہے کہ مردوں نے اپنی مجالس چھوڑ دیں) جب امیر المؤمنین کو یہ خبر پہونچی حکم دیا کہ جماعت نماز کے لئے پکار دیں، لوگ حاضر ہوئے، امیر المؤمنین منبر پر وہاں بیٹھے جہاں صدیق اکبر اپنے قدم مبارک رکھتے تھے، اور فرمایا: مجھے کافی ہے کہ صدیق کے قدموں کی جگہ بیٹھوں، جب سب جمع ہولئے امیر المؤمنین نے منبر اطہر سید ازہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کھڑے ہوکر خطبہ دیا، حمد وثنائے الٰہی و درود رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کہا: مجھے یہ اطلاع ملی ہے تم مجھ میں سختی و درشتی پاتے ہو، اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لوگ کہہ رہے ہیں عمر ہم پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں بھی سخت تھے اور صدیق اکبر کے

دور خلافت میں بھی، تو سنو جس نے یہ کہا درست کہا، اس کا سبب یہ ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں حضور کا بندہ اور حضور کا خدمتگار تھا، حضور کی نرمی ورحمت وہ ہے جسکی نظیر نہیں، اللہ عزوجل نے خود اپنے اسمائے کریمہ سے دو نام حضور کو عطا فرمائے، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ حضور مجھ سے راضی تشریف لے گئے، اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت، پھر حضرت صدیق اکبر مسلمانوں کے کام کے والی ہوئے ان کی نرمی ورحمت وکرم کی حالت تم سب پر روشن ہے، میں ان کا خادم اور ان کا سپاہی تھا، اپنی شدت ان کی نرمی کے ساتھ ملاتا، ان کے سامنے تیغ عریاں تھا، وہ چاہتے نیام کرتے خواہ رواں فرماتے، میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ وہ مجھ سے راضی گئے خدا کا شکر اور یہ میری سعادت ہے، اب کہ میں تمہارا والی ہوا، جان لو! کہ وہ شدت دونی ہوگئی ہے، درجوں بڑھ گئی ہے، مگر کس پر ہوگی ان پر جو مسلمانوں پر ظلم وتعدی کریں، اور دینداروں کے لئے تو میں ان کے آپس سے بھی زیادہ نرم ومہربان ہوں، ہاں جسے ظلم وزیادتی کرتے پاؤنگا اسے نہ چھوڑونگا، اسکا ایک گال زمین پر رکھ کر دوسرے گال پر اپنا پاؤں رکھوں گا یہاں تک کہ حق کو قبول کرلے۔

نیز امیر المؤمنین نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا مجھ پر یہ حق ہے کہ تمہارے خراج اور محصول کو خود نہ رکھوں، بلکہ تمہاری ضرورتوں میں خرچ کروں، میرے ذمہ یہ بھی حق ہے کہ میں تمہیں ہلاکت میں نہ ڈالوں، اور جب تم جہادوں میں گھروں سے باہر ہو تو تمہاری واپسی تک تمہارے اہل وعیال کا کفیل ہوں، آخر میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طالب ہوں۔

سعید بن مسیب فرماتے ہیں: خدا کی قسم! حضرت عمر نے اس حال میں وصال فرمایا کہ مقامات شدت میں ان کی شدت اور نرمی کے مواقع میں نرمی زیادہ ہوتی گئی۔

واقعی آپ اپنے کو ذمہ دار باپ تصور فرماتے، بسا اوقات پردہ نشینوں کے یہاں جاتے جنکے شوہر جہاد پر ہوتے اور ان سے کہتے بازار کا کوئی کام ہو تو مجھے بتاؤ کہ میں خرید وفروخت کا کام کردوں، مجھے یہ ناپسند ہے کہ کوئی تمہیں دھوکہ دے، چنانچہ ان عورتوں کی باندیاں اور غلام قطار در قطار آپ کے ساتھ ہوتے جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا، آپ ان کے لئے

چیزیں خرید کر دیتے اور جسکے پاس روپے نہیں ہوتے اپنے پاس سے خرید دیتے تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ امام

﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں بحوالہ روایت ابوحذیفہ اسحٰق ابن بشیر اور کتاب مستطاب الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ نقل کیا،

اقول۔ یہ حدیث ابوحذیفہ سے فتوح الشام، اور حسن بن بشران نے اپنے فوائد میں ابن شہاب زہری وغیرہ ائمہ تابعین سے، نیز ابن بشران نے امالی، ابواحمد دہقان نے حزر حدیثی، ابن عساکر نے تاریخ لاسکائی نے کتاب السنہ میں افضل التابعین سیدنا سعید بن مسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔

دیکھو! امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا اشد الناس فی امر اللہ برملا بر سر منبر اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ بتا رہا ہے اور مجمع عام صحابہ کرام سنتا اور برقرار رکھتا ہے وللہ الحمد، ولہ الحجۃ السامیۃ،

الامن والعلی ص ۱۳۴

(۳۶) حضرت عمر کا فرمان کہ عزت حضور کی عطا کردہ ہے

۲۹۳۸۔ **عن** السید الحسین بن علی ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال لی عمر الفاروق رضی اللہ تعالی عنہ: یا بنی! لو جعلت تغشانا، فاتیتہ یوما وھو خال بمعاویۃ وابن عمر بالباب، فرجع ابن عمر فرجعت معہ فلقینی بعد فقال: لم ارک، فقلت: یا امیر المؤمنین! انی جئت وانت خال بمعاویۃ وابن عمر فی الباب، فرجع ابن عمر فرجعت معہ قال: انت احق بالاذن من ابن عمر، انما انبت ما فی رؤسنا اللہ عزوجل ثم انتم۔

سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! میری تمنا ہے کہ آپ ہمارے پاس آیا کریں، ایک دن میں گیا تو معلوم ہوا کہ تنہائی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

۲۹۳۸۔ الریاض النضرہ للطبری، ۲/۲۹۰

عنہ سے کچھ باتیں کررہے ہیں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دروازے پر رکے ہیں، عبد اللہ پلٹے ان کے ساتھ میں بھی واپس آیا، اس کے بعد امیر المؤمنین مجھے ملے تو فرمایا: جب سے پھر میں نے آپ کو نہ دیکھا یعنی تشریف نہ لائے، میں نے کہا: یا امیر المؤمنین! میں آیا تھا آپ حضرت امیر معاویہ کے ساتھ خلوت میں تھے، میں آپکے صاجزادے کے ساتھ واپس آگیا، امیر المؤمنین نے فرمایا: آپ ابن عمر سے مستحق تر ہیں، یہ جو آپ ہمارے سروں پر دیکھتے ہیں یہ اللہ ہی نے تو اگائے ہیں پھر آپ حضرات (یعنی حضور اور اہل بیت) ہی کی عطا کردہ عزت ہمیں ملی ہے۔

۲۹۳۹۔ **عن** عبید بن حنین المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء الحسن والحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یستأذنان علی عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وجاء عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فلم یوذن لعبداللہ فرجع، قال: فقال الحسن اوالحسین: اذا لم یؤذن لعبد اللہ لا یؤذن لنا فبلغ عمر فارسل الیہ فقال: یا ابن اخی! ما ادراک؟ قال: قلت: اذا لم یاذن لعبد اللہ بن عمر لم یؤذن لی، قال: یا بن اخی! فھل انبت الشعر علی الرأس غیر کم۔

حضرت عبید بن حنین مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کاشانۂ خلافت فاروقی پر اذن طلب کیا، ابھی اجازت نہ آئی تھی کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاجزادے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازے پر حاضر ہوکر اذن مانگا امیر المؤمنین نے انہیں اجازت نہ دی یہ حال دیکھ کر حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی واپس آگئے، امیر المؤمنین نے انہیں بلا بھیجا، انہوں نے آکر کہا: یا امیر المؤمنین! میں نے خیال کیا کہ آپ نے صاجزادے کو تو اذن دیا نہیں مجھے کیوں دینگے، فرمایا: آپ ان سے زیادہ مستحق اذن ہیں، کیا سر پر بال کسی اور نے اگائے ہیں سوا تمہارے۔

۲۹۴۰۔ **عن** السید الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال لی امیر المؤمنین

۲۹۳۹۔ الریاض النضرۃ للطبری، ۲/۲۹۱

۲۹۴۰۔ الطبقات الکبری لابن سعد،

عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ھل انبت الشعر علی رؤ سنا الا ابوك۔

حضرت شہزادہ گلگوں قبا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے پر سر منبر گود میں لیکر فرمایا: ہمارے سروں پر بال کس نے اگائے ہیں تمہارے ہی باپ نے اگائے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۲۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جو کچھ عزت، نعمت اور دولت ہے سب حضور ہی کی عطا ہے، حافظ الشان نے اس آخری حدیث کو روایت کرکے اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

میں ڈرتا ہوں کی امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان حدیثوں کا سنانا کہیں وہابی صاحبوں کو رافضی بھی نہ کردے۔

قل موتوا بغیضکم، ان اللہ علیم بذات الصدور،

شہزادوں سے امیر المؤمنین کے اس فرمانے کا مطلب بھی وہی ہے جو لفظ اول میں تھا، کہ یہ بال تمہارے مہربان باپ ہی نے اگائے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح اراکین سلطنت اپنے آقازادوں سے کہتے ہیں کہ جو نعمت ہے تمہاری ہی دی ہوئی ہے یعنی تمہارے ہی گھر سے ملی ہے۔ الامن والعلی ص ۱۲۶

(۲۷) حضور کی بخشش وعطا کی امتیازی شان

۲۹۴۱۔ عن زینب بنت ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : رأیت فاطمۃ الزھراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اتت بابنیھا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضہ الذی توفی فیہ فقالت : یا رسول اللہ ! ھذان ابناك فورثھما فقال: اما حسن فان لہ ھیبتی و سؤددی، و اما حسین فان لہ جرأتی و جودی۔

حضرت زینب بنت ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا حضرت بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیھا وعلیھا وعلی بعلھا و ابنیھا و بارک وسلم اپنے دونوں شاہزادوں کو لیکر خدمت انور سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی:

۲۹۴۱۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴/ ۲۱۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲/۳۴۲۷۲، ۱۱۷

یارسول اللہ! یہ دونوں آپکے نور نظر ہیں انہیں اپنی میراث سے کچھ عطا فرمایئے، ارشاد فرمایا: حسن کے لئے تو میری ہیبت وسرداری ہے اور حسین کے لئے میری جرات اور میرا کرم۔

۲۹۴۲۔ **عن** ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اتت بابنیہا فقالت: یا رسول اللہ! انحلہما، قال: نعم، اما الحسن فقد نحلتہ حلمی و ہیبتی، واما الحسین فقد نحلتہ نجدتی و جودی۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں کو کچھ عطا فرمایئے، قاسم خزائن الٰہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں منظور ہے، حسن کو تو میں نے اپنا حلم اور ہیبت عطا کی، اور حسین کو اپنی شجاعت اور اپنا کرم بخشا۔

۲۹۴۳۔ **عن** ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: جاءت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بالحسن والحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت: یا نبی اللہ! انحلہما، فقال: نحلت ہذا الکبیر المہابۃ والحلم، ونحلت ہذا الصغیر المحبۃ و الرضیٰ۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں شاہزادوں کولیکر بارگاہ رسالت میں حاضر آئیں اور عرض کی: یا نبی اللہ! کچھ عطا ہو، فرمایا: میں نے اس بڑے کو ہیبت و بردباری عطا کی، اور اس چھوٹے کو محبت ورضا کی نعمت دی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول وباللہ التوفیق۔ حلم ہیبت جود وشجاعت اور رضا ومحبت کچھ اشیائے محسوسہ و اجسام ظاہرہ تو نہیں کہ ہاتھ میں اٹھا کر دے دیئے جائیں، پھر حضرت بتول زہرا کا سوال بصیغہ عرض ودرخواست تھا کہ حضور انہیں کچھ عطا فرمائیں، جسے عرف نحاۃ میں صیغہ امر کہتے ہیں، اور

۲۹۴۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۷۳، ۱۲/۱۱۹

۲۹۴۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۷۷۱۰، ۱۳/۶۷

وہ زمانِ استقبال کے لئے خاص کہ جب تک یہ صیغہ زبان سے ادا ہوگا زمانہ حال منقضی ہو جائے گا، اس کے بعد قبول و وقوع جو کچھ ہوگا زمانہ تکلم سے زمانہ مستقبل میں آئے گا، اگر چہ بحالت فورو اتصال اسے عرفاً زمانہ حال کہیں بہر حال درخواست وقبول کو زمانہ ماضی سے اصلا تعلق نہیں، اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا فرمایا: یعنی ہاں دوں گا، لاجرم یہ قبول زمانہ استقبال کا وعدہ ہوا۔ فان السؤال معاد فی الجواب ای نعم انحلهما ۔

اس کے متصل ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اس شاہزادے کو یہ نعمتیں دیں، اور اس شہزادے کو یہ دولتیں بخشیں، یہ صیغے بظاہر ماضی کے ہیں، اور اس سے مراد زمان وعدہ تھا اور زمان وعدہ عطا نہیں کہ وعدہ عطا پر مقدم ہوتا ہے، لاجرم یہ صیغے اخبار کے نہیں بلکہ انشاء کے ہیں، جس طرح بائع ومشتری کہتے ہیں: بعت اشتریت، میں نے بیچی، میں نے خریدی، یہ صیغے کسی گزشتہ خرید وفروخت کی خبر دینے کو نہیں ہوتے بلکہ انہیں سے بیع وشراء پیدا ہوتی ہے، انشا کی جاتی ہے۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فرمانے ہی میں کہ میں نے اسے یہ دیا، اسے یہ دیا، حلم وہیبت، جود وشجاعت اور رضا ومحبت کی دولتیں شاہزادوں کو بخش دیں، یہ نعمتیں خاص خزائن ملک السموات والارض جل جلالہ کی ہیں۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

تو وہ جو زبان سے فرمادے کہ میں نے دیں اور اس فرمانے سے وہ نعمتیں حاصل ہو جائیں قطعاً یقیناً وہی کر سکتا ہے، جس کا ہاتھ اللہ وہاب رب الارباب جل جلالہ کے خزانوں پر پہونچتا ہے، جسے اس کے رب جل وعلا نے عطا ومنع کا اختیار دے دیا ہے، ہاں وہ کون؟ ہاں واللہ! وہ محمد رسول اللہ ماذون ومختار حضرت اللہ، قاسم ومتصرف خزائن اللہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، والحمد للہ رب العالمین،

لاجرم امام اجل احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب مستطاب جوہر منظم میں فرماتے ہیں۔

هو صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خلیفة الله الاعظم الذی جعل خزائن کرمه وموائد نعمه طوع یدیه وارادته یعطی من یشاء صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

اللہ عزوجل کے وہ خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل وعلا نے اپنے کرم کے خزانے، اپنی نعمتوں کے خوان سب ان کے ہاتھوں کے مطیع اوران کے ارادے کے زیر فرمان کردیئے جسے چاہتے ہیں عطافرماتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان مباحث قدسیہ کے جانفزا بیان فقیر کے رسالہ سلطنت المصطفی فی ملکوت کل الوری، میں بکثرت ہیں، وللہ الحمد۔ الامن والعلی ۱۲۹

(۳۸) حضور نے پیمانہ رزق میں برکت عطافرمادی

۲۹۴۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: غلا السعر بالمدینة فاشتد الجهد، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اصبروا وابشروا، فانی قد بارکت علی صاعکم و مدکم و کلوا ولا تتفرقوا فان طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعة، وطعام الاربعة یکفی الخمسة و الستة، و ان البرکة فی الجماعة، فمن صبر علی لاوائها و شدتها کنت له شفیعا و شهیدا یوم القیامة و من خرج عنها رغبة عما فیها ابدل الله به من هو خیر منه فیها۔ و من ارادها بسوء اذا به الله کما یذوب الملح فی الماء۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں غلہ گراں قیمت ہوگیا اور لوگوں کی پریشانی بڑھ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبر کرو اور بشارت سن لو کہ بیشک میں نے تمہارے رزق کے پیمانوں میں برکت کردی ہے، لہذا مل جل کر کھانا علیحدہ علیحدہ نہیں۔ کہ اجتماعی شکل میں ایک فرد کا کھانا دو کے لئے بھی کافی ہوجاتا ہے، اور دو کا کھانا چار کے لئے کفایت کرتا ہے، اور چار کا پانچ اور چھ تک کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔ کیونکہ جماعت میں برکت ہے۔ جس نے مدینہ منورہ میں سختی پر صبر کیا میں کل قیامت میں اسکا شفیع اور گواہ ہونگا۔ اور جو شخص یہاں سے اعراض کرکے نکل بھاگا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص کو اس میں لاکر آباد فرمادیگا۔ اور جس نے مدینہ طیبہ اور اس کے باشندگان کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلائے گا جس

۲۹۴۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۸۱۲۳، ۱۴/ ۱۲۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۳۰۵
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۲۲۲ ☆

طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ ۱۲م

(۳۹) مدینہ طیبہ کو حضور نے حرم کر دیا

۲۹۴۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اللهم ! ان ابراهيم عليه الصلوة والسلام حرم مكة ، وانى احرم ما بين لا بتيها ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: الٰہی ! بیشک ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا، اور میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان جو کچھ ہے اسے حرم بناتا ہوں۔

۲۹۴۶۔ **عن** عبد الله بن زيد بن عاصم رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان ابراهيم حرم مكة و دعا لا هلها وانى حرمت المدينة كما حرم ابراهيم مكة ، و انى دعوت فى صاعها و مدها بمثلى ما دعا ابراهيم لا هل مكة ۔

حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرم بنا دیا اور اس کے ساکنوں کے لئے دعا فرمائی، اور بیشک میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا جس طرح انہوں نے مکہ کو حرم کیا اور میں نے اس کے پیمانوں میں اس سے دونی برکت کی دعا

۲۹۴۵۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب فضائل المدينة، ۱/۲۵۱
الصحيح لمسلم، باب فضل المدينة، ۱/۴۴۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى فضل المدينة، ۲/۲۳۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۱۳۹ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۵/۱۹۷
التفسير لا بن كثير، ۱/۲۵۱ ☆ التفسير للقرطبى، ۶/۳۰۶
كنز العمال للمتقى، ۳۴۸۱۱، ۱۲/۲۳۲ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۹۸۳۱
التمهيد لا بن عبد البر، ۶/۳۱۴ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۴/۳۰۵
الدر المنثور للسيوطى، ۴/۱۲۱ ☆

۲۹۴۶۔ الصحيح لمسلم، باب فضل المدينة، ۱/۴۴۰
كنز العمال للمتقى، ۳۴۸۶۶، ۱۲/۲۴۳ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۱۸۸
الدر المنثور للسيوطى، ۱/۱۲۱ ☆ السنن للدارقطنى، ۳/۹۸

کی جو دُعا انہوں نے اہل مکہ کے لئے کی تھی۔

۲۹۴۷۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اللھم! ان ابراھیم خلیلک ونبیک و انی عبدک و نبیک، و انہ دعاک لمکۃ، و انی ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک لمکۃ و مثلہ معہ، و انی احرم ما بین لا بتیھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارگاہ خداوند قدوس میں عرض کیا: الٰہی! بیشک ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں، انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی، میں اسی طرح مدینہ کے لئے تجھ سے دونی دعا کرتا ہوں، اور میں مدینہ طیبہ کی دونوں حدوں کے اندر ساری زمین کو حرم بناتا ہوں۔

۲۹۴۸۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی احرم مابین لا بتی المدینۃ ان یقطع عضاھھا او یقتل صیدھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میں حرام بناتا ہوں دو سنگلاخ مدینے کے درمیان کو کہ اس کی ببولیں نہ کاٹی جائیں اور اسکا شکار نہ مارا جائے۔

۲۹۴۹۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام حرم مکۃ، و انی احرم ما

۲۹۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/۴۴۲
السنن لا بن ماجۃ، باب فضل المدینۃ، ۲/۲۲۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل المدینۃ، ۲/۲۳۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۳۰۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۳۰۴
جمع الجوامع للسیوطی، ۹۸۱۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۲۱
کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۷۵، ۱۲/۲۴۴ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۴/۱۷۱
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۲۲۷ ☆ دلائل النبوۃ للبیھقی، ۲/۲۸۷
۲۹۴۸۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/۴۴۰
۲۹۴۹۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/۴۴۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۱۴۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۳۰۵

بين لا بتيها ـ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرم کردیا اور میں مدینے کے دونوں سنگلاخ کے درمیان کو حرم کرتا ہوں۔

۲۹۵۰ ـ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اللھم! ان ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام حرم مکۃ فجعلھا حرما، و انی حرمت المدینۃ ما بین ما زمیھا ان لا یھراق فیھا دم، ولا یحمل فیھا سلاح لقتال، ولا یخبط فیھا شجرۃ الا بعلف ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی: الٰہی! بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرام کرکے حرم بنایا، اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اسے حرم بنا کر حرام کردیا کہ اس میں کوئی خون نہ گرایا جائے، نہ لڑائی کے لئے ہتھیار باندھیں، نہ کسی پیڑ کے پتے جھاڑیں مگر جانور کے چارہ دینے کے لئے۔

۲۹۵۱ ـ **عن** ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اللھم! انی قد حرمت ما بین لا بتیھا کما حرمت علی لسان ابراھیم الحرم ـ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی: الٰہی! بیشک میں نے تمام مدینہ کو حرم کردیا جس طرح تو نے زبان ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پر حرم محترم کو حرم بنایا۔

۲۹۵۲ ـ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ

۲۹۵۰ ـ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/۴۴۳
فتح الباری للعسقلانی، ۴/۴۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۷۳۲
۲۹۵۱ ـ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۲۲۵ ☆ جامع مسانید ابی حنیفۃ، ۲/۴۴۹
۲۹۵۲ ـ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/۴۴۰
التفسیر للطبری، ۱/۴۲۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱/۲۴۹
جمع الجوامع للسیوطی، ۶۰۲۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۱۰، ۱۲/۲۳۲
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۳۱۱ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۲/۲۸۶

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام حرم بیت اللہ و امنہ ، و انی حرمت المدینۃ ما بین لا بتیھا لا یقطع عضاھھا ولا یصاد صیدھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے بیت اللہ کوحرم بنادیا اور امن والا کردیا، اور میں نے مدینہ طیبہ کوحرم کیا کہ اس کے خاردار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور اس کے وحشی جانور شکار نہ کئے جائیں۔

۲۹۵۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما بین لا بتی المدینۃ ، وجعل اثنا عشر میلا حول المدینۃ حمیً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم کیا، اور اس کے آس پاس بارہ بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔

۲۹۵۴۔ **عن** خبیب الھذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرھا ان یعضد او یخبط۔

حضرت خبیب ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے پیڑ کاٹنا یا ان کے پتے جھاڑنا حرام فرمایا۔

۲۹۵۵۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حرم ما بین لا بتی المدینۃ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینہ طیبہ کوحرم بنایا۔

۲۹۵۶۔ **عن** عاصم الاحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت لانس بن مالک

۲۹۵۳۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/۴۴۲

۲۹۵۴۔ التفسیر لابن جریر،

۲۹۵۵۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/۴۴۰

۲۹۵۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/۴۴۱

رضی اللہ تعالیٰ عنہ : أحرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینۃ ، قال: نعم، ما بین کذا الی کذا ، وھی حرام لا یختلی خلاھا ، ، فمن فعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ۔

حضرت عاصم احول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، کیا مدینہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم بنادیا؟ فرمایا: ہاں، وہ اتنی اتنی دور تک حرم ہے، اسکا پیڑ نہ کاٹا جائے ، اس کی گھاس نہ چھیلی جائے ، جو ایسا کرے اس پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی و عیاذاً باللہ تعالیٰ ۔

۲۹۵۷ ـ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم ھذا الحرم ـ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حرم محترم کو حرم بنادیا۔

۲۹۵۸ ـ **عن** شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتانا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نحن ننصب فخاخاً لنا بالمدینۃ فرمی بھا و قال : الم تعلموا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم صیدھا ـ

حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں کچھ جال لگا رہے تھے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور جال پھینک دیئے اور فرمایا: تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کا شکار حرام کردیا ہے۔

۲۹۵۹ ـ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم ما بین لابتی المدینۃ ان یعضد شجرھا او یخبط ـ

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینہ کو حرم بنادیا ہے کہ اس کے پیڑ نہ کاٹے جائیں، نہ پتے جھاڑے

۲۹۵۷ ـ السنن لابی داؤد ،

۲۹۵۸ ـ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ، باب صید المدینۃ ، ۲/ ۳۱۱

۲۹۵۹ ـ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ، باب صید المدینۃ ، ۲/ ۳۱۱

جائیں۔

۲۹۶۰۔ **عن** ابراهیم بن عبد الرحمن رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اصطدت طیرا بالقنبلة فخرجت به فی یدی فلقینی ابی عبد الرحمن ابن عوف رضی الله تعالیٰ عنه فقال: ما هذا ؟ فقلت :طیرا اصطدت بالقنبلة ،فعرك اذنی عرکاشدیدا ثم ارسله من یدی ثم قال: حرم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صید ما بین لا بتیها ۔

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن چڑیا پکڑی تھی ،اسے لئے ہوئے باہر گیا،میرے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے،شدت سے میرا کان مل کر چڑیا کو چھوڑ دیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے کا شکار حرام فرمادیا ہے۔

۲۹۶۱۔ **عن** صعب بن جثامة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حرم البقیع و قال : لا حمی الا لله و رسوله۔

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کوحرم بنادیا اور فرمایا: چراگاہ کوکوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوا اللہ ورسول کے۔جل جلالہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سولہ حدیثیں ہیں ،پہلی آٹھ میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے مدینہ طیبہ کوحرم کردیا،اور پچھلی آٹھ میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا: کہ حضور کے حرم کردینے سے مدینہ طیبہ حرم ہوگیا۔حالانکہ یہ صفت خاص اللہ عزوجل کی ہے۔ پہلی آٹھ سے پانچ میں اپنے پدر کریم سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی طرف بھی یہ ہی نسبت ارشاد ہوئی ،کہ مکہ معظمہ کی حرم محترم انہوں نے حرم کردی،انہوں نے امن والی بنادی، حالانکہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

۲۹۶۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی،　　باب صید المدینة،　　۲/۳۱۱

۲۹۶۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی،

۲۹۶۲۔ **عن** ابی شریح البغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان مکۃ حرمہا اللہ تعالیٰ ولم یحرمہا الناس ۔

حضرت ابوشریح بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکہ معظمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم کیا ہے کسی آدمی نے نہیں کیا ہے۔

یہ اسنادیں خاص ہمارے رسالہ (الامن والعلی) کی مقصود ہیں، مگر یہاں جان وہابیت پر ایک آفت اور سخت وشدید تر ہے کہ مدینہ طیبہ کا حرم ہونا فقط انہیں سولہ میں منحصر نہیں بلکہ ان کے سوا اور بہت احادیث کثیرہ میں وارد ہے۔ مثلا۔

۲۹۶۳۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : المدینۃ حرم من کذا الی کذا لایقطع شجرہا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ یہاں سے یہاں تک حرم ہے اسکا پیڑ نہ کاٹا جائے۔

۲۹۶۴۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : المدینۃ حرم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ حرم ہے۔

۲۹۶۵۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال :

۲۹۶۲۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم مکۃ، ۱/ ۴۳۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۳۱ ☆ السنن الکبری، للبیہقی، ۷/ ۶۰
۲۹۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حرم المدینۃ، ۱/ ۲۵۲
الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/ ۴۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی،
۲۹۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حرم المدینۃ، ۱/ ۲۵۱
الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/ ۴۴۲
شرح معانی الآثار۔ ☆
۲۹۶۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حرم المدینۃ، ۱/ ۲۵۱
الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/ ۴۴۲
المسند لاحمد بن حنبل ۱/ ۸۱ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۷/ ۲۲۷
کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۰۵، ۱۲/ ۲۳۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۶/ ۳۰۷

قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : المدينة حرم ما بين عير الى ثور لا يختلى خلاها ولا ينفر صيدها ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ کوہ عیر سے جبل ثور تک حرم ہے۔اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اور اسکا شکار نہ بھڑکایا جائے۔

٢٩٦٦۔ **عن** سهل بن حنيف رضى الله تعالىٰ عنه قال: اهوى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيده الى المدينة فقال : انها حرم آمن ۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست مبارک سے مدینہ طیبہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: یہ امن والی حرم ہے۔

٢٩٦٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لكل نبى حرم و حرمى المدينة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے لئے ایک حرم ہوتی ہے اور میری حرم مدینہ ہے۔

٢٩٦٨۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حرم كل دافة اقبلت على المدينة من العضة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر گروہ مردم کو کہ حاضر مدینہ طیبہ ہو اس کے خاردار درختوں سے منع فرمایا۔

٢٩٦٩۔ **عن** عطاء بن يسار رضى الله تعالىٰ عنه عن ابى ايوب الانصارى

٢٩٦٦۔ الصحيح لمسلم ، باب فضل المدينة ، ١/ ٤٤٣
المسند لاحمد بن حنبل ، شرح معانى الآثار للطحاوى ،
٢٩٦٧۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ١/ ٣١٨ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ٣/ ٣٠١
كنز العمال ، للمتقى ، ٣٤٨٢١ ،١٢/ ٢٣٥ ☆ الكامل لابن عدى ،
تاريخ اصفهان ، ☆
٢٩٦٨۔ المصنف لعبد الرزاق ☆
٢٩٦٩۔ شرح معانى الآثار للطحاوى ، باب صيد المدينة ٢/ ٣١١

رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ وجد غلمانا قد الجؤا ثعلبا الی زاویۃ فطردھم ، قال مالک:لا اعلم الا انہ قال: أفی حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصنع ھذا ۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکوں کو دیکھا کہ ایک روباہ کوگھیر کر ایک گوشہ میں کر دیا تھا، آپ نے لڑکوں کو دور کر دیا، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اپنے یقین سے یہ ہی یاد ہے کہ فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حرم میں ایسا کیا جاتا ہے۔

۲۹۷۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یبعث اللہ عزوجل من ھذہ البقیعۃ و من ھذا الحرم سبعین الفاید خلون الجنۃ بغیر حساب ، یشفع کل واحد منھم فی سبعین الفا ، وجوھھم کالقمر لیلۃ البدر۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روز قیامت اس بقیع اور اس حرم سے ستر ہزار شخص ایسے اٹھائے گا کہ بے حساب جنت میں جائیں گے۔ان میں سے ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرے گا،ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہونگے۔

۲۹۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما بین کذا و احد حرام ۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں سے احد پہاڑ تک حرم ہے۔۱۲م

﴿۲۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر وہ حدیثیں گنی جائیں جن میں مکہ مکرمہ ومدینہ طیبہ کو حرمین فرمایا تو عدد کثیر ہیں۔ بالجملہ حدیثیں اس باب میں حد تواتر پر ہیں، وبالیقین ثابت کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

۲۹۷۰۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۳۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۹۶۰، ۱۲/۲۶۲
مسند الفردوس للدیلمی، ☆

۲۹۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۷۲، ۱۲/۲۴۳

علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے جنگل کا بتاکید تام واہتمام تمام وہی ادب مقرر فرمایا جو مکہ معظمہ کے جنگل کا ہے۔ بایں ہمہ طائفۂ تالفہ وہابیہ کا امام بدفرجام بہ کمال دریدہ ذہنی صاف صاف لکھ گیا۔

گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے بتائے ہیں، پھر جوکوئی کسی پیر پیغمبر یا بھوت پری کے مکانوں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے سو اس پر شرک ثابت ہے۔ (تقویۃ الایمان)

کیوں ہم نہ کہتے تھے کہ یہ ناپاک مذہب، ملعون مشرب، اسی لئے نکلا ہے کہ اللہ و رسول تک شرک کا حکم پہونچایئے، پھر اور کسی کی کیا گنتی۔

تف ہزار تف بر روئے بددینی۔

اب دیکھنا ہے کہ اس امام بے لگام کے مقلد کہ بڑے موحد بنے پھرتے ہیں اپنے امام کا ساتھ دیتے ہیں یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھنے کی کچھ لاج کرتے ہیں۔ اللہ کی بیشمار درودیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوران کے ادب دان غلاموں پر۔

ذرا ملاحظہ ہو، مدینہ طیبہ کے راستے میں نامعقول باتیں کرنا وہابیہ کا جزو ایمان ہے، جونہ کرے ان کے نزدیک مشرک ہوجائے۔

مسلمانو! صرف یہ ہی نہ سمجھنا کہ اس گمراہ امام الطائفہ کے نزدیک حرم محترم حضور پرنور مالک للام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب ہی شرک ہے، نہیں نہیں بلکہ اس کے مذہب میں جو شخص حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت کے لئے مدینہ طیبہ کو چلے اگر چہ چار پانچ کوس کے فاصلہ سے (کہ کہیں وہابیت کے شرک شدالرجال کا ماتھا نہ ٹھنکے) اس پر راستہ میں بے ادبیاں بیہودگیاں کرتے چلنا فرض عین وجزو ایمان ہے۔ یہاں تک کہ اگر اپنے مالک وآقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وجلال کے خیال سے باادب مہذب بنکر چلے گا اس کے نزدیک مشرک ہوجائیگا۔ اسی کتاب ضلالت مآب کے اسی مقام میں۔

"رستے میں نامعقول باتیں کرنے سے بچنا۔" تقویۃ الایمان

بھی انہیں امور میں گنادیا، جنہیں خدا پر افتراء کرکے کہتا ہے، یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں جوکوئی کسی پیر پیغمبر کے لئے کرے اس پر

شرک ثابت ہے۔

سبحان اللہ! نامعقول باتیں کرنا بھی جزو ایمان نجدیہ ہے، بلکہ سچ پوچھو تو اسکا تمام ایمان اسی قدر ہے، وہ تو خیر یہ ہوگئی کہ مجتہد الطائفہ کو یہ عبارت لکھتے وقت آیت کریمہ۔

"فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج"

پوری یاد نہ آئی ورنہ راہ مدینہ میں فسق وفجور کرتے چلنا بھی فرض کہہ دیتا، وہ بھی ایسا کہ جو وہاں فسق سے باز آئے مشرک ہوجائے، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حضرات نجدیہ! خدارا انصاف، کیا افعال عبادت سے بچنا انبیاء واولیاء ہی کے معاملہ سے خاص ہے، آپس میں ایکدوسرے کے ساتھ شرک کے کام جائز ہیں؟ نہیں جو شرک ہے ہر غیر خدا کے ساتھ شرک ہے، تو آپ حضرات اپنے کسی نذیر بشیر، یا پیر فقیر یا مرید رشید، یا دوست عزیز کے یہاں جایا کیجئے تو راستے میں لڑتے جھگڑتے، ایکدوسرے کا سر پھوڑتے ماتھا رگڑتے چلا کیجئے، ورنہ دیکھو کھلم کھلا مشرک ہوجاؤ گے،

ہرگز مغفرت کی بو نہ پاؤ گے کہ تم نے غیر حج کی راہ میں ان باتوں سے بچ کر وہ کام کیا جو اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتایا تھا، اور اس جوتی پیزار میں یہ نفع کیسا ہے کہ ایک کام میں تین مزے۔

جدال ہونا تو خود ظاہر، اور جب بلاوجہ ہے تو فسوق بھی ظاہر اور رفث کے معنی ہرنا معقول بات کے ٹھہرے تو وہ بھی حاصل، ایک ہی بات میں ایمان نجدیت کے تینوں رکن کامل،

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

الحمد للہ، خامۂ برق بار رضا خرمن سوزی نجدیت میں سب سے نرالا رنگ رکھتا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

اقول وباللہ التوفیق، احکام الٰہیہ دو قسم ہیں۔

اول تکوینیہ: مثل احیاء واماتت، قضائے حاجت ودفع مصیبت، عطائے دولت، رزق نعمت، فتح اور شکست وغیرہا عالم کے بندوبست۔

دوم تشریعیہ: کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا۔

مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیر خدا کی طرف بروجہ ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک، قال اللہ تعالیٰ۔

ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یأذن بہ اللہ۔

کیا ان کے لئے خدا کی الوہیت میں کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے واسطے دین میں وہ راہیں نکال دیں ہیں جنکا خدا نے حکم نہ دیا۔ اور بروجہ عطائی امور تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: فالمدبرات امرا۔

قسم ان مقبول بندوں کی جو کاروبار عالم کی تدبیر کرتے ہیں،

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں۔

حضرت امیر وذریۂ طاہرہ اور تمام امت برمثال پیراں ومرشداں می پرستند وامور تکوینیہ را بایشاں وابستہ می دانند۔ وفاتحہ ودرود وصدقات ونذر بنام ایشاں رائج ومعمول گردیدہ چنانچہ جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است۔

حضرت امیر یعنی حضرت مولیٰ علی مشکل کشا اور ان کی اولاد طاہرہ کو تمام امت اپنے مرشد جیسے سمجھتی ہے اور امور تکونیہ کو انہیں سے وابستہ جانتی ہے، اور فاتحہ، درود، صدقات اور ان کے ناموں کی نذر وغیرہ دینا رائج ومعمول ہے۔

مگر کچے وہابی ان دو قسموں میں فرق کرتے ہیں۔ اگر کہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات فرض کی یا فلاں کام حرام کر دیا تو شرک کا سودا نہیں اچھلتا، اور اگر کہئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی یا غنی کر دیا تو شرک سوجھتا ہے۔ یہ ان کا نرا تحکم ہی نہیں خود اپنے مذہب نامہذب میں کچا پن ہے، جب ذاتی وعطائی کا تفرقہ اٹھا دیا پھر احکام میں فرق کیسا؟ سب یکساں شرک ہونا لازم۔

ان کا امام مطلق وعام کہہ گیا:

کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

نیز کہا۔

کسی کام کو روا یا ناروا کر دینا اللہ ہی کی شان ہے۔ تقویۃ الایمان

صاف تر کہا:

کسی کی راہ ورسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں۔ تو جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔ تفویۃ الایمان

اور آگے اسکا قول:

سو اللہ کے حکم پہونچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کی خبر دینا ہے۔ تفویۃ الایمان

اس میں وہ رسول کو حاکم نہیں ماننا صرف مخبر و پیام رساں مانتا ہے اور اس سے پہلے حصر کیساتھ تصریح کر چکا ہے کہ

پیغمبر کا اتنا ہی کام ہیکہ برے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے،

تفویۃ الایمان

نیز کہا کہ:

انبیاء اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا، سو ان میں بڑائی یہ ہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھلاتے ہیں، صرف بتانے، جاننے، پہچاننے پہونچانے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حکم ان کے ہیں، فرائض کو انہوں نے فرض کیا محرمات کو انہوں نے حرام کر دیا۔

تفویۃ الایمان

آخر ہمیں جو احکام معلوم ہوئے اپنے بزرگوں سے آئے انہیں ان کے اگلوں نے بتائے، یونہی طبقہ بطبقہ تبع کو تابعین، تابعین کو صحابہ، صحابہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، تو کیا کوئی یوں کہے گا کہ نماز میرے باپ نے فرض کی ہے، یا زنا کو میرے استاد نے حرام کر دیا، نبی کی نسبت یوں کہے گا تو وہی ذاتی عطائی کا فرق مان کر، اور وہ کسی کی راہ ماننے اور اسکا حکم سند جاننے کو ان افعال سے گن چکا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لئے خاص کئے ہیں۔ اور انہیں غیر کے لئے کرنے کا نام اشراک فی العبادۃ رکھا، اور اس قسم میں بھی مثل دیگر اقسام تصریح کی کہ۔

پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں، یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح

کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ تقویہ

تو ذاتی عطائی کا تفرقہ دین نجدیت میں قیامت کا تفرقہ ڈال دے گا وہ کہہ چکا۔

نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے۔ اس نے تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اس کے سوا مت مانو۔ تقویہ

جب رسول کو ماننے ہی کی نہ ٹھہری تو رسول کا حاکم ماننا اور فرائض و محرمات کو رسول کے لئے فرض وحرام کر دینے سے جاننا کیوں کر شرک نہ ہوگا۔ غرض وہ اپنی پکی دھن کا پکا ہے، ولہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس قدر تاکید شدید سے مدینہ طیبہ کے گرد پیش کے جنگل کا ادب فرض کیا اور اس میں شکار وغیرہ منع فرمایا، مگر جو ارشاد ہوا کہ مدینے کو حرم میں کرتا ہوں، اس چوٹی کے موحد نے کہ جا بجا کہتا ہے:

خدا کے سوا کسی کو نہ مانو۔ تقویہ

صاف صاف حکم شرک جڑ دیا، اور اللہ تعالیٰ واحد قہار کے غضب کا کچھ خیال نہ کیا۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔

تو مناسب ہوا کہ بعض احادیث وہ بھی ذکر کی جائیں جن میں احکام تشریعیہ کی اسناد صریح ہے۔ نیز اس قسم کی خاص چند آیتوں کا ذکر بھی محمود اگرچہ استیعاب نہ آیات میں منظور اور نہ احادیث میں مقدور۔

واللہ الهادی الی منائر النور ۔

ہم پہلے چند آیتیں قسم اول یعنی احکام تکوینیہ کی تلاوت کرتے ہیں پھر احکام تشریعیہ کا بیان آیات واحادیث سے مسلسل رہے، وباللہ التوفیق۔

آیت: ان کل نفس لما علیها حافظ ۔

کوئی جان نہیں جس پر ایک نگہبان متعین نہ ہو۔ یعنی ملائکہ ہر شخص کے حافظ ونگہبان رہتے ہیں۔

آیت ۲: ان الذین توفهم الملائکة ۔

بیشک وہ لوگ جنہیں موت دی فرشتوں نے۔

آیت ۳: جاءتهم رسلنا یتوفونهم ۔

ہمارے رسول ان کے پاس آئے انہیں موت دینے کو۔

آیت ۴۔ ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ ۔

کاش تم دیکھو جب کافروں کو موت دیتے ہیں فرشتے۔

آیت ۵۔ ان الخزی الیوم والسوء علی الکافرین تتوفھم الملائکۃ ظالمی انفسھم ۔

بیشک آج کے دن رسوائی اور مصیبت کافروں پر ہے جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ستم ڈھائے ہوئے ہیں۔

آیت ۶۔ کذلک یجزی اللہ المتقین الذین تتوفھم الملائکۃ طیبین ۔

ایسا ہی بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیز گاروں کو جنہیں موت فرشتے دیتے ہے پاکیزہ حالت میں ۔

جعلنا اللہ منھم بفضل رحمتہ بھم، آمین

آیت ۷۔ الر کتاب انزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید ۔

یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اتاری تا کہ تم اے نبی لوگوں کو اندھیریوں سے نکال لو روشنی کی طرف، ان کے رب کی پروانگی سے غالب، سراہے گئے کی راہ کی طرف۔

آیت ۸۔ ولقد ارسلنا موسی بآیتنا ان اخرج قومک من الظلمات الی النور۔

اور بیشک بالیقین ہم نے موسی کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اے موسی! تو نکال لے اپنی قوم کو اندھیریوں سے روشنی کی طرف۔

اقول: اندھیریاں کفر وضلالت ہیں اور روشنی ایمان ہدایت، جسے غالب سراہے گئے کی راہ فرمایا۔ اور ایمان وکفر میں واسطہ نہیں، ایک سے نکالنا قطعاً دوسرے میں داخل کرنا ہے، تو آیات کریمہ صاف ارشاد فرمارہی ہیں کہ بنی اسرائیل کو موسی علیہ الصلوۃ والسلام، نے کفر سے نکالا اور ایمان کی روشنی دیدی، ۔ اس امت کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر سے چھڑاتے ایمان عطا فرماتے ہیں، اگر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا یہ کام نہ ہوتا، انہیں اس کی طاقت نہ ہوتی تو رب عزوجل کا انہیں یہ حکم فرمانا کہ کفر سے نکال لو معاذ اللہ تکلیف مالا یطاق تھا۔ الحمدللہ، قرآن عظیم نے کیسی تکذیب فرمائی امام وہابیہ کے اس حصر کی۔

پیغمبر خدا نے بیان کردیا کہ مجھ کو نہ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی، میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے نفع نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کو کیا کرسکوں، غرض کہ کچھ قدرت مجھ میں نہیں فقط پیغمبری کا مجھ کو دعوی ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ برے کام پر ڈرادیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنادیوے، دل میں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں، انبیا میں اس بات کی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو کہ مرادیں پوری کردیں یا فتح وشکست دے دیویں یا غنی کردیویں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیویں، ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں۔ عاجز اور بے اختیار۔

ملخصا تقویۃ الایمان

مسلمانو! اس گمراہ کے ان الفاظ کو دیکھو اور ان آیتوں حدیثوں سے کہ اب تک گزریں ملاؤ، دیکھو یہ کس قدر شدت سے خدا اور رسول کو جھٹلا رہا ہے، خیر اسے اس کی عاقبت کے حوالے کیجئے، شکر اس اکرم الاکرمین کا بجالایئے جس نے ہمیں ایسے کریم اکرم دائم الکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایمان دلوایا، ان کے کرم سے امید واثق ہے کہ بعونہ تعالیٰ محفوظ بھی رہے۔

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم، اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

ہاں یہ ضرور ہے کہ عطائے ذاتی خاصۂ خدا ہے، انک لا تھدی من احببت، وغیرہا میں اسی کا تذکرہ ہے، کچھ ایمان کے ساتھ خاص نہیں پیسہ کوڑی بے عطائے خدا کوئی بھی اپنی ذات سے نہیں دے سکتا۔ تا خدا نہ دہد سلیمان کے دہد

یہی فرق ہے جسے گم کرکے تم ہر جگہ بھکے، اور افتؤ منون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض، میں داخل ہوئے۔

نسأل اللہ العافیۃ وتمام العافیۃ و دوام العافیۃ والحمدللہ رب العالمین۔

الامن والعلی ۱۵۷ تا ۱۷۰

✿✱✿✱✿✱✿

(۴۰) احکام شریعت حضور کے سپرد ہیں

۲۹۷۲۔ **عن** عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل حرم مکۃ ،فلم تحل لا حد کان قبلی ولا تحل لا حد بعدی ،و انما احلت لی ساعۃ من نہار ،لا یختلی خلا ھا ، ولا یعضد شجرھا ،ولا ینفر صیدھا ، ولا یلتقط لقیطھاالا لمعرف ،فقال العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ : الا الا ذخر لصاغتنا و قبورنا ،قال : الا الا ذخر۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا، تو مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی کے لئے حلال نہیں، فقط میرے لئے ایک ساعت دن میں حلال ہوا، اس کی گھاس نہ کاٹی جائے درخت نہ تراشے جائیں، شکار نہ بھڑکایا جائے، گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ شخص جو لوگوں میں اعلان کرے، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے، فرمایا: مگر اذخر۔

۲۹۷۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لما فتح اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ مکۃ قام فی الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ، ثم قال : ان اللہ حبس عن مکۃ الفیل وسلط علیھا رسولہ والمؤمنین ، وانھا لن تحل لاحد کان قبلی ، وانھا احلت لی ساعۃ من نہار ، وانھا لن تحل لاحد بعدی ، فلا ینفر صیدھا ولا یختلی شوکھا ، ولا تحل ساقطتھا الا لمنشد ، ومن قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین ، اما ان یفدی واما ان یقتل ، فقال العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ : الا الاذخر یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! فانا نجعلہ فی قبورنا وبیوتنا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الا الاذخر ، فقام ابو شاہ رجل من اھل الیمن فقال : اکتبوا لی

۲۹۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الاذخر والحشیش فی القبر ، ۱/ ۱۷۹

الصحیح لمسلم ، باب تحریم مکۃ و تحریم صیدھا ، ۱/ ۴۳۷

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۲۵۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۲/ ۴۰۹

۲۹۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الاذخر والحشیش فی القبر ، ۱/ ۱۸۰

الصحیح لمسلم ، باب تحریم مکۃ و تحریم صیدھا ، ۱/ ۴۳۸

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۲۳۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۹۹۲۹ ، ۱۰/ ۳۸۹

یارسول الله! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکتبوا لابی شاہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے حمد وثنا بیان فرمائی اس کے بعد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ اور خانۂ کعبہ کی ہاتھیوں سے حفاظت فرمائی اور ابرہہ کو خائب وخاسر کیا، اور آج اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مؤمنین کو فاتح فرمایا، مجھ سے پہلے یہ کسی کے لئے حلال نہ ہوا، اور میرے لئے آج دن کی ایک ساعت میں حلال ہوا تھا لیکن اب میرے بعد کسی کے لئے حلال نہ ہوگا، اسکا شکار نہ بھڑکایا جائے، خاردار درخت نہ کاٹے جائیں، گری پڑی چیز اعلان کرنے والے کے علاوہ کوئی نہ اٹھائے، اور جسکا کوئی شخص قتل کردیا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے خواہ فدیہ لے لے خواہ قصاص، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ گھروں اور قبروں کے لئے ہے، فرمایا: مگر اذخر۔ یمن کے باشندہ ابوشاہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! یہ خطبہ مجھے لکھوادیں، فرمایا: ابوشاہ کے لئے لکھدو۔۱۲م

۲۹۷۴۔ **عن** صفية بنت شيبة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يخطب عام الفتح فقال : يا ايها الناس ! ان الله حرم مكة يوم خلق السموات والارض فهى حرام الى يوم القيامة ، لا يعضد شجرها ولا ينفر صيدها ولا يأخذ لقطتها الا منشد ، فقال العباس رضى الله تعالىٰ عنه : الاالاذخر فانه للبيوت والقبور ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الاالاذخر۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے دن ہی مکہ مکرمہ کو حرم محترم بنایا تھا لہذا وہ قیامت تک حرام ہی رہے گا، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، یہاں شکار کو نہ بھڑکایا جائے، اور کوئی گری پڑی چیز نہ اٹھائے مگر وہ جو اعلان کرے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ ہمارے گھروں اور قبروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: مگر اذخر۔

۲۹۷۴۔ السنن لابن ماجة ، باب فضل مكة ،
شرح السنة للبغوى ، ۲۹۷/۷ ☆ وفتح البارى ، للعسقلانى ، ۸۷/۵
نصب الراية للزيلعى ، ۱۰۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۲۸۳/۳

﴿۳۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ائمہ محققین تصریح فرماتے ہیں: کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کردیں جو چاہیں ناجائز فرمادیں۔

آیت کریمہ۔ قاتلوا الذین لایؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ۔

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لائے اللہ اور نہ پچھلے دن پر، اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جسے حرام کردیا ہے اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

آیت کریمہ۔ ماکان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرة من امرھم، ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔

نہیں پہونچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب حکم کردیں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنے معاملہ کا، اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہی میں بھٹکا۔

یہاں سے ائمہ مفسرین فرماتے ہیں: حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبل طلوع آفتاب اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مول لے کر آزاد کردیا تھا اور متبنی بنادیا تھا، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی امیہ بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیام دیا، اول تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں، جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے طلب ہے انکار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یا رسول اللہ! میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں، ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی، ان کے بھائی عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر انکار کیا، اس پر یہ آیت کریمہ اتری، اسے سنکر دونوں بھائی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اور نکاح ہوگیا۔

ظاہر ہے کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہوجائے، خصوصا جبکہ وہ اسکا کفو نہ ہو، خصوصا جبکہ عورت کی شرافت خاندانی کواکب ثریا سے بھی بلند وبالا ہو، بایں ہمہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزت جل جلالہ نے بعینہ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرض الہٰی کے ترک پر فرمائے جاتے

اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا۔ یعنی رسول جو بات تمہیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ بھی تو اب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہوگئی۔ مسلمانوں کو نہ ماننے کا اصلا اختیار نہ رہا، جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہوجائیگا۔

دیکھو! رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہوجاتا ہے اگرچہ فی نفسہ خدا کا فرض نہ تھا، ایک مباح اور جائز امر تھا، ولہذا ائمۂ دین خدا اور رسول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا فرض اس فرض سے اقوی ہے جسے رسول نے فرض کیا ہے۔

نیز فرماتے ہیں:

جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنی کردیں۔

امام عارف باللہ سید عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبری باب الوضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے، اسی واسطے انہوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کہا اور وتر کا نام واجب رکھا، یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے، تو امام اعظم نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرض میں فرق وتمیز کردیں، اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ مؤکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کردیا، جبکہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دیدیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کردیں جسے نہ چاہیں نہ کریں،

اسی میں ہے:۔

حضرت عزت جل جلالہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! گیاہ اذخر کو اس حکم سے نکال دیجئے، فرمایا: اچھا نکال دی، اسکا کاٹنا جائز کردیا۔ اگر اللہ سبحانہ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت میں چاہیں مقرر فرمائیں۔ تو حضور ہرگز جرأت نہ فرماتے، کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ مستثنیٰ فرمادیں۔ الامن والعلی ۲۷۱

۲۹۷۵۔ **عن** زید بن خالد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو لا ان اشق علیٰ امتی لأخرت صلاة العشاء الی ثلث اللیل۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر امت کو مشقت میں ڈالنے کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی رات تک ہٹادیتا۔

۲۹۷۶ ۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو لا ان اشق علی امتی لاخرت صلاة العشاء الی نصف اللیل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں عشاء کو آدھی رات تک ہٹادیتا۔

۲۹۷۷ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اخر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلاة العشاء فاحتبس عنها حتی نام الناس واستیقظوا، ثم ناموا ثم استیقظوا ، فقام عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فناداه ، الصلوة یارسول الله ! فخرج یقطر رأسه وقال : لولا ان اشق علی امتی لاخرت هذه الصلاة الی هذه الساعة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی۔ حضور حجرۂ مقدسہ سے تشریف نہ لائے یہاں تک کہ لوگ اونگھنے لگے پھر بیدار ہوئے، اس کے بعد پھر بیٹھے بیٹھے سونے لگے پھر بیدار ہوئے، لوگوں کی یہ کیفیت دیکھکر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہوئے نماز کے لئے ندادی، یارسول اللہ نماز، اب حضور تشریف لائے تو سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، فرمایا: اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ جانتا تو اس نماز کو اتنی موخر کرکے

۲۹۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۱۱۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/ ۲۳۱

۲۹۷۶۔ السنن لابن ماجه، باب وقت صلاة العشاء ۱/ ۵۰

پڑھتا۔ ۱۲م

۲۹۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : مکثنا ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بصلوۃ العشاء الآخرۃ فخرج الینا حین ذھب ثلث اللیل او بعدہ ، فلاندری اشیٔ شغلہ فی اھلہ او غیر ذلک ، فقال حین خرج : انکم لتنتظرون صلوۃ ماینتظرو ھا اھل دیںٍ غیر کم ، ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بھم ھذہ الساعۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب ہم نماز عشا کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منتظر تھے کہ حضور تہائی رات گذرنے یا اس کے بعد تشریف لائے ، پتہ نہیں حضور کو اپنے دولت خانہ میں کوئی ضروری کام تھا یا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ ، جب تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: تم آج اس وقت ایسی نماز کا انتظار کررہے ہو کہ تمہارے سوا کسی دوسرے مذہب کا کوئی اس کے انتظار میں نہیں ، اگر میری امت پر بھاری نہ ہوتا تو میں اسی وقت یہ نماز پڑھاتا۔

۲۹۷۹ ۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوۃ المغرب ثم لم یخرج حتی ذھب شطر اللیل فخرج فصلی بھم ثم قال : ان الناس قد صلوا وناموا وانتم لم تزالوا فی صلوۃ ما انتظر تم الصلوۃ ، ولولا الضعیف والسقیم احببت ان اؤ خر ھذہ الصلوۃ الی شطر اللیل۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن مغرب کی نماز پڑھائی پھر باہر تشریف نہ لائے یہانتک کہ رات کا

۲۹۷۷۔ الصحیح لمسلم ، باب وقت العشاء وتاخیر ھا ، ۲۲۹/۱
الجامع الصحیح للبخاری ، باب النوم قبل العشاء لمن غلب ، ۸۱/۱
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۷/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۱۸۵۹ ، ۵۸/۸
السنن للنسائی ، باب آخر وقت العشاء ، ۹۳/۱

۲۹۷۸۔ الصحیح لمسلم باب وقت العشاء و تاخیرھا ، ۲۲۹/۱
علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۲۵۴
السنن لابی داؤد ، باب وقت العشاء الآخرۃ ، ۶۰/۱
الجامع الصحیح للبخاری ، باب النوم قبل العشاء لمن غلب ۸۱/۱

ایک حصہ گذر گیا، اس کے بعد تشریف لاکر نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا: دوسرے لوگ نماز پڑھکر سو چکے ہیں اور تم جب تک نماز ہی میں ہو جب تک نماز کا انتظار کر رہے ہو۔ اگر تم میں بوڑھے اور بیمار نہ ہوتے تو مجھے یہ ہی پسند تھا کہ اس نماز کو رات کے اس حصہ تک مؤخر کرتا۔

۲۹۸۰۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لولا ضعف الضعیف وسقم السقیم لاخرت صلوۃ العشاء الآخرۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بوڑھے ناتوان کی کمزوری اور بیماری کا خیال نہ ہوتا تو نماز عشا کو مؤخر کردیتا۔

۲۹۸۱۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ان اللہ عزوجل قد فرض علیکم الحج ، فقال رجل فی کل عام فسکت عنہ حتی اعادہ ثلثا ، فقال : لو قلت : نعم ، لوجبت ، ولو وجبت ماقمتم بہا ، ذرونی ماترکتکم ، فانما ہلک من کان قبلکم بکثرۃ سؤالہم واختلافہم علی انبیائہم ، فاذا امرتکم بالشیٔ فخذوا بہ مااستطعتم ، واذا نہیتکم عن شیٔ فاجتنبوہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے تم پر حج بیت اللہ فرض فرمایا ہے، ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! کیا ہر سال؟ حضور خاموش رہے انہوں نے تین مرتبہ یہ ہی سوال کیا تو فرمایا: اگر میں ہاں کہ دیتا تو ہر سال واجب ہوجاتا ، اور جب واجب ہوجاتا تو تم ادا نہیں کرپاتے۔ جب تک میں خود تم پر کوئی حکم صادر نہ کروں اس وقت تک تم مجھے چھوڑے رہو کہ

۲۹۷۹۔ السنن لابی داؤد، باب وقت العشاء الآخرۃ، ۱/ ۶۱
السنن للنسائی، باب آخرت وقت العشاء، ۱/ ۲۳
المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۴۰۹
۲۹۸۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۴۵۸، ۷/ ۳۹۳
۲۹۸۱۔ السنن للنسائی، باب وجوب الحج، ۲/ ۱
الصحیح لمسلم باب فرض الحج مرۃ فی العمر ۱/ ۴۳۲

تم سے پہلی امتیں اسی سبب ہلاک ہوئیں کہ اپنے نبیوں سے زیادہ سوالات کرکے اپنے اوپر تنگی مول لے لی اور پھر نافرمانی کی۔ سنو! جب میں کسی چیز کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو اور جب منع فرماؤں تو باز رہو۔ ۱۲م

۲۹۸۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قام فقال: ان الله کتب علیکم الحج، فقال الاقرع بن حابس التیمی: کل عام؟ یارسول الله! فسکت فقال: لو قلت: نعم لوجبت، ثم اذاً لا تسمعون ولا تطیعون ولکنه حجة واحدة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجمع عام میں ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض فرمایا، اقرع بن حابس بولے: یارسول اللہ! کیا ہر سال فرض ہے؟ حضور خاموش رہے پھر فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا، پھر نہ تم سنتے اور نہ بجالاتے لیکن حج عمر میں ایک ہی بار فرض ہے۔ ۱۲م

۲۹۸۳۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: لما نزلت، ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا، قالوا: یارسول الله! الحج فی عام؟ فسکت، ثم قالوا: أفی کل عام؟ فقال: لا، ولو قلت: نعم، لوجبت، فنزلت: یا أیها الذین امنوا! لاتسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "اور اللہ ہی کے لئے لوگوں پر حج بیت اللہ فرض ہے جو صاحب استطاعت ہو" تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! حج ہر سال فرض ہے، حضور خاموش رہے، پھر عرض کیا: کیا ہر سال فرض ہے، فرمایا: نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔ اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، اے ایمان والو! بہت چیزوں کے

۲۹۸۲۔ السنن للنسائی، باب وجوب الحج، ۱/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۷۸/۵ ☆ المستدرک للحاکم، ۴۷۰/۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۶۵/۱۲ ☆ السنن للدارقطنی، ۲۷۹/۲
۲۹۸۳۔ السنن لابن ماجه، باب فرض الحج، ۲۰۷/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۷۰، ۲۰/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۶۰/۱۲
الدر المنثور للسیوطی، ۵۵/۲ ☆

بارے میں سوال نہ کروکہ اگر اسکا حکم تمہارے لئے ظاہر کیا جائے تو تمہیں ناپسند ہو۔۱۲م

۲۹۸۴۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قالوا يارسول الله ! الحج فى كل عام ؟ قال : ولوقلت : نعم ، لوجبت ، ولووجبت لم تقوموا بها ، ولولم تقوموا بها عذبتم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا حج ہر سال فرض ہے؟ فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا ، اور ہر سال فرض ہو جاتا تو تم اس کو ادا نہیں کر پاتے اور جب تم ادا نہیں کر پاتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے۔

﴿۳۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور کے فرمان اقدس کا مطلب یہ ہے کہ جس بات میں میں تم پر وجوب یا حرمت کا حکم نہ کروں اسے کھود کھود کر نہ پوچھو کہ پھر واجب یا حرام کا حکم فرمادوں تو تم پر تنگی ہو جائے ، یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ منع کیا وہ مباح وبلا حرج ہے۔

وہابی اسی اصل اصیل سے جاہل ہوکر ہر جگہ پوچھتے ہیں، خدا ورسول نے اسکا کہاں حکم دیا ہے؟ ان احمقوں کو اتنا ہی جواب کافی ہے کہ خدا ورسول نے کہاں منع کیا ہے، جب نہ حکم دیا نہ منع کیا تو جواز رہا، تم جو ایسے کاموں کو منع کرتے ہو اللہ ورسول پر افتراء کرتے بلکہ خود شارع بنتے ہو کہ شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو منع کیا نہیں اور تم منع کر رہے ہو۔

مجلس میلاد مبارک، قیام، فاتحہ اور سوم وغیرہا مسائل بدعت وہابیہ سب اسی اصل سے طے ہو جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، حجۃ الخلف خاتم المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد نے کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں اسکا بیان اعلیٰ درجہ کا روشن فرمایا۔ فنور الله منزله واكرم عنده نزله ، آمين ،

امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں۔

من خصائصه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه كان يخص من شاء بماشاء من الاحكام۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے مستثنیٰ فرمادیتے۔

میزان الشریعۃ الکبریٰ میں ہے:۔

شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب عزوجل نے ماذون فرمادیا کہ خود اپنی رائے سے جو راہ چاہیں قائم فرمادیں، مردوں پر ریشم پہننا حرام حضور نے اسی طور پر فرمایا، گیاہ اذخر کا استثناء اسی طور پر گذرا نماز عشا کے مؤخر نہ ہونے اور حج کی ہر سال فرضیت صادر نہ کرنے کی وجہ بھی اسی قبیل سے متعلق ہیں۔

بلکہ امام جلیل جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب وضع کیا۔

باب اختصاصه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بانه یخص من شاء بماشاء من الاحکام۔

باب اس بیان کا کہ خاص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔ امام قسطلانی نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے ذکر کئے تھے اور امام سیوطی نے دس۔ پانچ وہ اور پانچ دیگر۔

فقیر نے ان زیادات سے تین واقعے ترک کردیئے اور پندرہ اور بڑھائے اور ان کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ بائیس واقع ہوئے، وللہ الحمد،

ان کی تفصیل اور ہر واقعے پر حدیث سے دلیل سنئے۔

(۱) ششماہی بکری کی قربانی جائز فرمادی

۲۹۸۵۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ذات یوم فقال: من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا فلا یذبح حتی ینصرف، فقام خالی ابو بردة بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال: یا رسول اللہ! فعلت، فقال: هو شیء عجلته، قال: فان عندی جذعة هی خیر من مسنتین

۲۹۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ذبح قبل الصلوٰة اعادہ، ۲/ ۸۳۴
الصحیح لمسلم، کتاب الاضاحی، ۲/ ۱۵۴

ازبحها ؟ قال : نعم اجعله مكانه ولن تجزئ عن احد بعدك ،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ عید اضحیٰ کی نماز سے فارغ ہوئے تو خطبہ ارشاد فرمایا، اس میں یہ بھی فرمایا: جو ہماری طرح نماز پڑھتا ہے اور ہمارے قبلہ پر عامل ہے تو نماز عید سے پہلے قربانی نہ کرے میرے۔ ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں تو قربانی کرچکا، فرمایا: تم نے وقت سے پہلے کردی، بولے: میرے پاس بکری کا ششماہی بچہ ہے مگر دو بکریوں سے بھی اچھا ہے کیا میں اس کو ذبح کرسکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں، اس کی جگہ اس کو کردو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسروں کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

﴿۳۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ایک خصوصیت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں۔

۲۹۸۶ ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم النحر : من كان ذبح قبل الصلوة فليعد ،فقام رجل فقال : يارسول الله اهذايوم يشتهى فيه اللحم ، وذكرهنة من جيرانه ، كأن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صدقه ، قال : وعندى جذعة هى احب الى من شاتى لحم ،أفاذبحها قال: فرخص له ، فقال : لاادرى ابلغت رخصة من سواه ام لا ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: جس نے نماز سے قبل قربانی کی ہو وہ دوبارہ کرے، ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن تو گوشت کھانے کا ہے، پھر انہوں نے اپنے پڑوسیوں پر گوشت بطور ھدیہ عطیہ تقسیم کرنے کا ذکر کیا، ایسا معلوم ہورہا تھا کہ حضور ان کے فعل کی تصدیق فرمارہے ہیں، پھر انہوں نے خود ہی عرض کی: میرے پاس ایک بکری کا ششماہی بچہ ہے جو بکری سے زیادہ مجھے پسند ہے، تو کیا میں اس کی قربانی کردوں، حضور

۲۹۸۶ ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب مايشتهى ، من اللحم يوم النحر ، ۲/ ۸۳۲
الصحيح لمسلم ، كتاب الاضاحى ، ۲/ ۱۵۴

نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی حضرت انس کہتے ہیں: اب مجھے یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ یہ رخصت صرف ان کے لئے تھی یا عام حکم تھا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ حضرت انس کا قول خود ان کے اپنے اعتبار سے ہے ورنہ حدیث سابق سے بات واضح ہوگئی کہ یہ حکم خاص ابو بردہ کے لئے تھا۔

۲۹۸۷۔ **عن** عقبة بن عامر الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قسم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین اصحابه ضحایا فصارت لعقبة رضی الله تعالیٰ عنه جذعة، فقلت: یارسول الله! صارت لی جذعة، قال: ضح بها۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لئے جانور عطا فرمائے ان کے حصہ میں ششماہی بکری آئی حضور سے حال عرض کیا، فرمایا: تم اسی کی قربانی کردو۔

﴿۳۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سنن بیہقی میں بسند صحیح اتنا اور زائد ہے، لا أرخصه لاحد فیها بعد، تمہارے بعد اور کسی کے لئے اس میں رخصت نہیں۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں:۔

احکام مفوض بود بوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر قول صحیح۔ صحیح قول کے مطابق احکام شرعیہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد ہیں۔

الامن والعلی ۱۷۸

۲۹۸۸۔ **عن** زید بن خالد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قسم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی اصحابه رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین غنما، فاعطانی عتوداً جذعاً فقال: ضح به، فقلت انه جذع من المعز اضحی به؟ قال: نعم، ضح به فضحیت به۔

۲۹۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قسمة الاضاحی بین الناس، ۲/ ۸۳۲
الصحیح لمسلم، باب من الاضحیة، ۲/ ۱۵۵
السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۴۵۲

۲۹۸۸۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۴۶۳

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درمیان بکریاں تقسیم فرمائیں، مجھے بھی ایک ششماہی بکری عنایت فرما کر ارشاد فرمایا: قربانی کرو، میں نے عرض کیا: یہ تو ششماہی بچہ ہے کیا اسی کی کردوں؟ فرمایا: ہاں، اسی کی قربانی کردو لہذا میں نے قربانی کی۔

(۴۲) چند بی بیوں کے لئے نوحہ کرنا جائز فرمادیا

۲۹۸۹۔ **عن** ام عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : لما نزلت هذه الآية ، يبايعنك على ان لا يشركن بالله شيئا ولا يعصينك فى معروف ، قالت : منه النياحة ، قالت : فقلت : يارسول الله ! الا ال فلان ، فانهم كانوا اسعدونى فى الجاهلية فلا بد لى من ان اسعدهم ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الا ال فلان ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب بیعت زناں کی آیت اتری اور اس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی ، اور مردے پر بیان کر کے رونا چیخنا بھی گناہ تھا ، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں گھر والوں کو استثناء فرمادیجئے کہ انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں میرے ساتھ ہو کر میری ایک میت پر نوحہ کیا تھا، تو مجھے ان کی میت پر نوحے میں ان کا ساتھ دینا ضرور ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا وہ مستثنٰی کردیئے۔

۲۹۹۰۔ **عن** ام سلمة اسماء بنت يزيد الانصارية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قالت امرأة من النسوة : ما هذا المعروف الذى لا ينبغى لنا ان نعصيك فيه ، قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا تنحن ، قلت : يارسول الله ! ان بنى فلان قد اسعدونى على عمى ولا بد لى من قضائهم فأبى على فراجعته مرارًا فاذن لى فى قضائهن ، فلم انح بعد قضائهن ۔

حضرت ام سلمہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حاضر بارگاہ رسالت ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! ولا یعصینک فی المعروف الآیۃ ، میں کس چیز کا ذکر ہے جس سے ہمیں منع کیا گیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۲۹۸۹۔ الصحيح لمسلم ، باب نهى النساء عن النياحة ، ۱/ ۳۰٤

۲۹۹۰۔ الجامع للترمذى ، تفسير سورة الممتحنه ، ۲/ ۱٦٤

تم نوحہ مت کرو، یہ سنکر میں بولی: یارسول اللہ! فلاں خاندان کی عورتوں نے میرے چچا کے مرنے پر نوحہ خوانی کی تھی تو مجھ پر ان کا بدلہ اتارنا ضروری ہے، حضور نے انکار فرمادیا۔ میں نے کئی بار حضور سے عرض کی آخر حضور نے اجازت دیدی، پھر اس کے بعد میں نے کہیں نوحہ نہ کیا۔

۲۹۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان خولۃ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جاء ت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت: یارسول اللہ! کان ابی واخی ماتا فی الجاھلیۃ، وان فلانۃ اسعدتنی وقد مات اخوھا، فلابد لی من ان اسعدھا، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذھبی فاسعدیھا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! میرے باپ اور بھائی کا انتقال زمانہ جاہلیت میں ہوا تو فلاں عورت نے نوحہ خوانی میں میرا ساتھ دیا تھا، لہذا مجھے اسکا ساتھ دینا ضرور ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جا اسکا ساتھ دے آ۔

۲۹۹۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لما بایع النساء (لاتبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ) قالت امرأۃ: یارسول اللہ! اراک تشترط علینا ان لا نتبرج، وان فلانۃ قد اسعدتنی وقد مات اخوھا، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذھبی فاسعدیھا ثم تعالی فبایعینی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عورتوں نے اس بات پر بیعت کی کہ زمانۂ جاہلیت کی طرح اجنبی لوگوں کے سامنے عورتیں بے پردہ نہیں جائینگی تو ایک عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہم پر یہ حکم لازم فرمارہے ہیں اور میرا حال یہ ہے کہ فلاں عورت نے نوحہ کرتے میں میرا ساتھ دیا تھا اور اب اسکا بھائی انتقال کرگیا ہے، فرمایا: جاؤ اور نوحہ میں اسکا ساتھ دو پھر مجھ سے آکر بیعت کرو۔ ۱۲م

۲۹۹۱۔ الدر المنثور للسیوطی، ☆ تفسیر سورۃ الممتحنۃ

۲۹۹۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۱۱/۱۱ ☆

﴿۳۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات ظاہر ہے کہ گذشتہ احادیث میں ہر عورت کے لئے رخصت اسی کے ساتھ خاص تھی کہ اس میں دوسری شریک نہ تھی، لہذا امام نووی کے قول پر اس بات کی تردید نہ کی جائے کہ انہوں نے فرمایا: یہ رخصت صرف حضرت ام عطیہ کے لئے خاص تھی۔

اسی طرح وہ تعارض بھی دور کیا جا سکتا ہے جس میں بعض حضرات کو اشکال پیش آیا کہ قربانی سے متعلق احادیث حضرت ابو بردہ بن نیار اور حضرت عقبہ بن عامر دونوں کے لئے کیسے ہو سکتی ہیں کہ تخصیص تو صرف ایک ہی کی متصور ہوگی۔

دفع تعارض کی صورت یہ ہوگی کہ دونوں احادیث میں حکم ہے خبر نہیں، اور اس میں شک نہیں کہ جب شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت ابو بردہ کو ایک حکم میں خاص کر دیا تو ان کے علاوہ تمام امت اس بات میں شریک ہوئی کہ کسی کے لئے ششماہی بکری کی قربانی جائز نہیں، پھر حضرت عقبہ بن عامر کو خاص کیا تو اب بھی یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ تمہارے سوا کسی کے لئے جائز نہیں، اور صرف انہیں پر منحصر نہیں بلکہ بعد میں جسکے لئے بھی حضور فرماتے جاتے سب کے لئے ہر مرتبہ یہ حکم تخصیص صادق فافہم فقد خفی علی کثیر من الاعلام۔

الامن والعلی ۱۷۹

(۴۳) حضرت اسماء کی عدت وفات اور سوگ فقط تین دن متعین فرمایا

۲۹۹۳۔ **عن** اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: لما اصیب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: تسلمی ثلاثا ثم اصنعی ماشئت۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تم تین دن سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔

✿✱✿✱✿

۲۹۹۳۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ۸/ ۲۰۲

﴿۳۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اس حکم عام سے استثناء فرمادیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔

الامن والعلی ۱۸۰

(۴۴) تعلیم قرآن کو بیوی کا مہر قرار دیدیا

۲۹۹۴۔ **عن** ابی النعمان الازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجلا خطب امرأۃ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اصدقھا، قال: ماعندی شیٔ، قال: اما تحسن سورۃ من القرآن فاصدقھا السورۃ، ولا تکون لاحد بعدک مھرا۔

حضرت ابو النعمان ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو پیام نکاح دیا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہر دو، عرض کی: میرے پاس کچھ نہیں، فرمایا: کیا تجھے قرآن کریم کی کوئی سورت نہیں آتی، وہ سورت سکھانا ہی اسکا مہر کر، اور تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں۔

(۴۵) حضرت خزیمہ کی گواہی دو مردوں کے برابر فرمادی

۲۹۹۵۔ **عن** عمارۃ بن خزیمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: ان عمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدثہ وھو من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتاع فرسا من اعرابی فاستتبعہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیقضیہ ثمن فرسہ، فاسرع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المشی وبطأ الاعرابی، فطفق رجال یعترضون الاعرابی فیساومونہ بالفرس ولا یشعرون ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتاعہ، فنادی الاعرابی رسول اللہ

۲۹۹۴۔ الاصابہ لابن حجر، ۷/ ۳۴۰

۲۹۹۵۔ السنن لابی داؤد، باب اذا علم الحاکم صدق شہادۃ الواحد، ۲/ ۵۰۸

السنن للنسائی، باب التسہیل فی ترک الاشہاد علی البیع، ۲/ ۱۹۹

شرح معانی الآثار للطحاوی،

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵/ ۱۳۶ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۹/ ۳۲۰

المصنف لابن ابی شیبۃ، ۴/ ۵۳۸ ☆ الاصابہ لابن حجر، ۲۳۹۲

کنز العمال للمتقی، ۳۷۰۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/ ۸۷

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : ان كنت مبتاعا هذا الفرس والا بعته . فقام النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين سمع نداء الاعرابى فقال : اوليس قد ابتعته منك ؟ قال الاعرابى : لا والله ! ما بعتكه ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بلى قد ابتعته منك ، فطفق الاعرابى يقول : هلم شهيدا ، فقال : خزيمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : انا اشهد انك قد بايعته ، فاقبل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على خزيمة فقال : لم تشهد ؟ فقال : بتصديقك يارسول الله ! فجعل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شهادة خزيمة بشهادة رجلين ۔　　الامن والعلیٰ ۱۸۰

حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے چچا صحابی رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا، پھر حضور اس کو اپنے ساتھ لے چلے تا کہ گھوڑے کی قیمت ادا فرمائیں، حضور تو تیزی سے چل رہے تھے لیکن اعرابی آہستہ آہستہ قدم رکھتا تھا، راہ میں کچھ لوگوں نے اس اعرابی سے اس گھوڑے کا مول تول کیا، کیونکہ ان لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ حضور اس کو خرید چکے ہیں۔ اعرابی نے وہاں سے ہی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آواز لگائی کہ آپ گھوڑا لینا چاہیں تو خریدیئے ورنہ میں گھوڑا فروخت کئے دیتا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہیں ٹھہر گئے اور فرمایا: کیا میں نے تجھ سے یہ گھوڑا خرید نہیں لیا؟ اعرابی بولا: نہیں قسم خدا کی! میں نے آپ کے ہاتھ فروخت نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا: کیوں نہیں تو نے بلاشبہ مجھ سے سودا کرلیا ہے، بولا: اچھا کوئی گواہ پیش کیجئے، اس وقت حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس سے گھوڑا خرید لیا ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خزیمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے گواہی کیسے دی تم تو اس وقت موجود بھی نہ تھے، عرض کی: یارسول اللہ! میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں۔ یہ سنکر انعام میں حضور نے آپ کی گواہی دو مردوں کی شہادت کے برابر فرمادی۔ ۱۲م

۲۹۹۶۔ عن خزيمة بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ابتاع من سواء بن الحارث المحاربى فرسا فجحده فشهدله خزيمة بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ

۲۹۹۶۔ المستدرك للحاكم، ۲/۲۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۸،۳۷،۱۳/۳۷۹

علیه وسلم : ماحملك علی الشهادة ولم تکن معه ؟ قال : صدقت یارسول الله ! ولکن صدقت بما قلت ،وعرفت انك لاتقول الاحقا۔ فقال : من شهد له خزیمة واشهد علیه فحسبه ۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سواء بن حارث محاربی اعرابی سے ایک گھوڑا خریدا، وہ بیچ کر مکر گئے اور گواہ مانگا، حضرت خزیمہ نے گواہی دی ،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تو موجود ہی نہیں تھے تم نے گواہی کیسے دی ،عرض کی: آپ نے سچ فرمایا میں موجود نہیں تھا، لیکن میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائینگے ،اس کے انعام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دو مرد کی شہادت کے برابر فرمادی اور ارشاد فرمایا: خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔

﴿۳۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت کہ حضور نے قرآن عظیم کے حکم عام ”واشهدوا ذوی عدل منکم“ سے خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنی فرمادیا۔ الامن والعلی ۱۸۱

(۴۶) روزہ کا کفارہ ایک صحابی کے لئے خود ہی کھالینا حلال فرمادیا

۲۹۹۷۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : بینما نحن جلوس عند النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذجاءہ رجل فقال : یارسول الله ! هلکت ، قال : مالك ؟ قال : وقعت علی امرأتی وانا صائم ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هل تجد رقبة تعتقها ، قال : لا، قال : فهل تستطیع ان تصوم شهرین متتابعین ، قال : لا ،قال : فهل تجد اطعام ستین مسکینا ، قال : لا، قال : فمکث النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فبینانحن علی ذلك اتی النبی صلی الله تعالیٰ

۲۹۹۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن له شئ ، ۱/ ۲۵۹
الصحیح لمسلم ، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان ، ۱/ ۳۵۴
الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی کفارة الفطر فی رمضان ، [illegible]
السنن لابی داؤد ، باب کفارة من اتی اهله فی رمضان ، ۱/ ۳۲۵
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی کفارة من افطر یوما الخ ، ۱/ ۱۲۰
المعجم الاوسط للطبرانی ، ۲/ ۳۶۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۴/ ۲۲۱

علیه وسلم بعرق فیما تمر ، والعرق المکتل ، قال : این السائل ؟فقال: انا ، قال : خذ هذا فتصدق به ، فقال الرجل : أعلی افقر منی ؟یارسول الله ! فوالله ما بین لابتیها یرید الحرقین اهل بیت افقر من اهل بیتی ،فضحك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی بدت انیا به ثم قال : اطعمه اهلك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا، فرمایا: کیا ہے؟ عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی، فرمایا: غلام آزاد کرسکتا ہے؟ عرض کی: نہ، فرمایا: لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی: نہ، فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاسکتا ہے؟ عرض کی: نہ، اتنے میں خرمے خدمت اقدس میں لائے گئے، حضور نے فرمایا: انہیں خیرات کردے، عرض کی: کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر، مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سنکر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا: جا اپنے گھر والوں کو کھلادے۔

۲۹۹۸ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : اتی رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسجد فی رمضان ، فقال : یارسول الله ! احترقت ،احترقت ، فسأله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ماشأنه ؟ فقال :اصبت اهلی ، قال: تصدق ، فقال : والله یانبی الله ! مالی شئ وما اقدر علیه ، قال : اجلس ، فجلس فبینا هو علی ذلك اقبل رجل یسوق حمارا علیه طعام ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : این المحترق آنفا ، فقام الرجل ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تصدق بهذا ، فقال : یارسول الله ! أغیرنا ، فوالله ! انا الجیاع ، مالنا شئ ،قال : فکلوه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ماہ رمضان میں مسجد نبوی میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں برباد ہوگیا، میں برباد ہوگیا، حضور نے پوچھا کیا ہوا؟ عرض کی:

۲۹۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان، ۱/ ۳۵۵

السنن لابی داؤد، باب کفارة من اتی اهله فی رمضان، ۱/ ۳۲۵

میں اپنی بیوی سے قربت کر بیٹھا، فرمایا: صدقہ کر، بولا: یارسول اللہ! میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ،فرمایا: اچھا بیٹھ جا، اتنے میں ایک مرد اپنے گدھے پر کھانا لاد کر حاضر ہوا، فرمایا: کہاں ہے بر بادی والا؟، وہ شخص حاضر ہوا تو فرمایا: یہ کھانا صدقہ کردو، بولا: یارسول اللہ! کیا میں اپنے اہل خانہ کے علاوہ پر صدقہ کروں، قسم خدا کی! میرے گھر والے خود فاقہ سے ہیں اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں، فرمایا: اچھا تو تم کھالو۔ ۱۲م

۲۹۹۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کلہ انت وعیالك فقد کفر اللہ عنك۔

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: تو اور تیرے اہل وعیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرمادیا۔

﴿۳۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا، سوا دومن خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو کفارہ ہوگیا۔ واللہ! یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے، ہاں ہاں یہ بارگاہ بیکس پناہ "فاؤلئك یبدل اللہ سیاتھم حسنات" کی خلافت کبری ہے، ان کی ایک نگاہ کرم کبائر کو حسنات کردیتی ہے۔ جب تو ارحم الراحمین جل جلالہ نے گنہگاروں خطاواروں تباہکاروں کو ان کا دروازہ بتایا کہ۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤك الآیۃ۔

گنہگار تیرے دربار میں حاضر ہوکر معافی چاہیں اور تو شفاعت فرمائے تو خدا کو توبہ کرنے والا مہربان پائیں۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

ہدایہ میں ہے، فرمایا:

کل انت وعیالك تجزئك ولا تجزیٔ احدا بعدك

تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

۲۹۹۹۔ السنن للدار قطنی، ۲/ ۲۱۱

سنن ابی داوٗد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔

انما کان ھذہ رخصۃ لہ خاصۃ، ولو ان رجلا فعل ذلک الیوم لم یکن لہ بدّ من التکفیر۔

یہ خاص اسی شخص کے لئے رخصت تھی، آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علما نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا، وفی الحدیث وجوہ اُخر۔ الامن والعلی ۱۸۲

(۴۷) حضرت سالم کے لئے جوانی میں بھی حرمت رضاعت ثابت فرمادی

۳۰۰۔ **عن** زینب بنت ابی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت: قالت ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: قد جاءت سھلۃ بنت سھیل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت: یارسول اللہ! واللہ! انی لأری فی وجہ ابی حذیفۃ من دخول سالم، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ارضعیہ، فقالت: انہ ذولحیۃ فقال: ارضعیہ حتی یدخل علیک ویذھب مافی وجہ ابی حذیفۃ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فقالت: واللہ! ماعرفتہ فی وجہ ابی حذیفۃ۔

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوحذیفہ کی بی بی حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی: یارسول اللہ! سالم آزاد کردہٗ ابوحذیفہ میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے، ابوحذیفہ کو یہ ناگوار ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دودھ پلادو کہ تمہارے پاس بے پردہ آنا جانا جائز ہوجائے، عرض کیا: وہ تو داڑھی والے جوان ہیں، فرمایا: تم دودھ پلاؤ کہ ابوحذیفہ کی ناگواری ختم ہوجائیگی، چنانچہ انہوں نے دودھ پلایا، پھر فرماتی تھیں کہ قسم بخدا! میں نے ابوحذیفہ کے چہرہ میں پھر کبھی ناگواری کے آثار نہیں دیکھے۔ ۱۲م

۳۰۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرضاع، ۴۶۹/۱
السنن للنسائی، باب رضاع الکبیر، ۶۹/۲
السنن لابن ماجہ، باب رضاع الکبیر، ۱۳۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۱/۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۶۰/۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۶۹/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۷۲۶، ۲۸۴/۶

۳۰۰۱۔ **عن** عمرة بنت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قالت ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: ان امرأۃ ابی حذیفۃ ذکرت لرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخول سالم مولی ابی حذیفۃ علیہا، فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ارضعیہ، فارضعتہ بعد ان شہد بدرا فکان یدخل علیہا۔

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ابوحذیفہ کی بیوی نے سالم غلام آزاد کردۂ ابوحذیفہ کے بارے میں عرض کیا کہ وہ میرے پاس آتا جاتا ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو دودھ پلادو، لہذا انہوں نے سالم کو دودھ پلادیا اور سالم اس وقت مرد جوان تھے، جنگ بدر میں شریک ہوچکے تھے۔

جوان آدمی کو اول تو عورت کا دودھ پینا ہی کب حلال ہے اور پیئے تو اس سے پسر رضاعی نہیں ہوسکتا مگر حضور نے ان حکموں سے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔

ولہذا ام المومنین ام سلمہ وغیرھا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن نے فرمایا:

مانری ہذہ الا رخصۃ ارخصہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لسالم خاصۃ۔

ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رخصت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کے لئے فرمادی تھی۔

الامن والعلی ۱۸۳

(۴۸) دوصحابیوں کے لئے ریشم کا لباس جائز فرمادیا

۳۰۰۲۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رخص لعبد الرحمٰن بن عوف وللزبیر ابن العوام فی لبس الحریر لحکۃ کانت بہما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے

۳۰۰۱۔ المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابہ، ۳/۲۵۱

بدن میں خشک خارش کی وجہ سے ان دونوں حضرات کو ریشمین کپڑے پہننے کی اجازت دیدی۔

(۴۹) حضرت علی کے لئے حالت جنابت میں بھی مسجد میں داخلہ جائز فرمایا

۳۰۰۳۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : یاعلی ! لایحل لاحد ان یجنب فی هذاالمسجد غیری وغیرك ۔

حضرت ابوسیعد خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحال جنابت داخل ہو۔

۳۰۰٤۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه : لقد اعطی علی بن ابی طالب کرم الله تعالی وجهه الکریم ثلاث خصال لأن تکون لی خصلة منها احب الی من ان اعطی حمر النعم ،قیل : وما هن یا امیرالمؤ منین ؟ قال : تزوجه فاطمة بنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،وسکناه المسجد مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یحل له فیه مایحل له ، والرایة یوم خیبر ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علی کو تین باتیں وہ دیدی گئیں کہ ان میں سے میرے لئے ایک ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی ،سرخ اونٹ عزیز ترین اموال عرب ہیں کسی نے کہا: یاامیرالمؤمنین! وہ کیا ہیں؟ فرمایا: دختر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شادی،اوران کا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ انہیں مسجد میں روا تھا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روا تھا۔یعنی بحالت جنابت رہنا،اور روز خیبر کا نشان۔

۳۰۰۲۔ السنن لابی داؤد، باب فی لبس الحریر لعذر ۲/۵٦۱

۳۰۰۳۔ الجامع للترمذی، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۲/۲۱٤

السنن الکبری للبیهقی، ۷/٦٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۸۸۵، ۱۱/۵۹۹

التفسیر لابن کثیر، ۲/۲۷٤ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر ۷/۳٤۳

۳۰۰٤۔ المستدرك للحاکم، کتاب معرفة الصحابة، ۳/۱۲۵

۳۰۰۵۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الا ان ھذاالمسجد لایحل لجنب ولا لحائض الا للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وازواجہ وفاطمة بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی، الا بینت لکم ان تضلوا۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو! یہ مسجد کسی جنب کو حلال نہیں ہے نہ کسی حائض کو مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی ازواج مطہرات وحضرت بتول زہرا اور مولیٰ علی کو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔ سن لو! میں نے تم سے صاف صاف بیان فرمادیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ۔

(۵۰) حضرت براء کے لئے سونے کی انگوٹھی جائز فرمادی

۳۰۰۶۔ **عن** محمد بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رأیت علی البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاتما من ذھب و کان الناس یقولون لہ: لم تختم بالذھب وقد نھی عنہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال البراء: بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبین یدیہ غنیمة یقسمھا سبی وخرثی، قال: فقسمھا حتی بقی ھذاالخاتم، فرفع طرفہ فنظر الی اصحابہ ثم خفض، ثم رفع طرفہ فنظر الیھم، ثم خفض ثم رفع طرفہ فنظر الیھم، ثم قال: ای براء! فجئتہ حتی قعدت بین یدیہ، فاخذالخاتم فقبض علی کورعی، ثم قال: خذالبس ما کساك اللہ ورسولہ، قال: وکان البراء یقول: کیف تأمرونی ان أضع ماقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: البس ما کساك اللہ ورسولہ۔

حضرت محمد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا، لوگ ان سے کہتے تھے کہ آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی

۳۰۰۵۔ السنن الکبری للبیہقی، ۷/۶۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۸۳، ۱۲/۱۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴/۲۲۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۰۹۱
تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۱/۲۹۱ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۹۳
۳۰۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۷۶ ☆

ہے، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، حضور کے سامنے اموال غنیمت غلام ومتاع حاضر تھے، حضور تقسیم فرمارہے تھے، سب بانٹ چکے تو یہ انگوٹھی باقی رہی، حضور نے نظر مبارک اٹھا کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کرلی، پھر نظر اٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کرلی، پھر نظر اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا، اے براء! میں حاضر ہوکر حضور کے سامنے بیٹھ گیا، سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی لیکر میری کلائی تھامی پھر فرمایا: لے پہن لے جو کچھ تجھے اللہ ورسول پہناتے ہیں، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: تم لوگ کیونکر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اتار ڈالوں جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لے پہن لے جو کچھ اللہ ورسول نے پہنایا ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الامن والعلیٰ ۱۸۵

(۵۱) حضرت سراقہ کو سونے کے کنگن جائز کردیئے

۳۰۰۷۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لسراقة بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ: كيف بك اذالبست سواری کسری، اذا فتح کسری بزمن امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجئت بسواری کسری الی عمر الفاروق فالبسهما سراقة وقال: قل: برفع يديك الله اكبر، الحمد لله الذی سلبهما كسری بن هرمز والبسهما سراقة الاعرابی۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: وہ وقت تیرا کیسا ہوگا جب تجھے کسریٰ بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائیںگے؟ جب ایران زمانہ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فتح ہوا اور کسریٰ کے کنگن، کمربند، تاج خدمت فاروقی میں حاضر کئے گئے، امیر المؤمنین نے انہیں پہنائے اور فرمایا: اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو۔ اللہ بہت بڑا ہے، سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسریٰ بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے۔

امام زرقانی فرماتے ہیں: اس حدیث سے سونے کا استعمال جائز نہیں ہوتا، کیونکہ وہ تو

۳۰۰۷۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۸/۷ ☆ الشفا للقاضی، ۱/ ۶۷۴

حرام ہے، رہا امیر المومنین کا یہ فعل تو یہ محض حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ کا اظہار مقصود تھا ان کو مستقل پہنانا نہیں، اسی لئے تو روایت ہے کہ امیر المومنین نے ان کو اتارنے کا حکم دیا اور ان کو مال غنیمت میں شامل فرمادیا۔ اور اس طریقے کو استعمال کرنا نہیں کہا جاتا۔

اقول: اللہ تعالیٰ فاضل کبیر الشان علامہ زرقانی پر رحم فرمائے، یہاں معجزہ کا اظہار بایں معنی مقصود ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ خبر دینا بالکل حق ثابت ہوا کہ حضرت سراقہ کسریٰ کے کنگن پہننگے، اور چونکہ پہننا ہی حرام ہے لہذا حرمت کا تعلق پہننے ہی سے مانا جائیگا، تو واضح یہ ہی ہے جو ہمارا مقصود ہے یہ کہ خاص حضرت سراقہ کے لئے رخصت تھی، ہاں حدیث شریف میں ایسا کوئی اشارہ نہ تھا جس سے وہ کنگن حضرت سراقہ کی ملک ثابت ہوتے لہذا امیر المومنین نے صرف پہنانے تک محدود رکھا اور پھر ان کو مال غنیمت میں شامل فرمادیا۔

الامن والعلی ۱۸۶

(۵۲) حضرت علی کو نام وکنیت کے جمع کرنے کی رخصت دیدی

۳۰۰۸ ۔ **عن** محمد بن الحنفية رضى الله تعالىٰ عنهما قال: وقع بين على وطلحة رضى الله تعالىٰ عنهما كلام، فقال طلحة لعلى: ومن جرأتك انك سميت باسمه و كنيت بكنيته وقدقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لايجتمعان، وفى لفظ، قد نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يجمعهما احد من امته بعده فقال على كرم الله تعاليى وجهه الكريم: ان الجرى من اجترأ على الله ورسوله، ادعولى فلانا وفلانا، لنفرمن قريش، فجاؤا فشهادوا ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لعلى: انه سيولد لك ولد، نحلته اسمى و كنيتى، ولا يحل لاحد من امتى بعده ـ

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں کچھ گفتگو ہوئی، حضرت طلحہ نے کہا: آپ نے اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ ابوالقاسم کا نام بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پاک نام رکھا اور کنیت بھی حضور کی کنیت، حالانکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ایک جماعت قریش کو بلاکر گواہی دلوائی کہ حضور اقدس صلی

۳۰۰۸ ۔ کنز العمال للمتقی، ۳۷۸۵۴، ۲۹/۱۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین سے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد تمہارے ایک لڑکا ہوگا میں نے اسے اپنے نام وکنیت دونوں عطا فرمادیئے اور اس کے بعد میرے کسی اور امتی کو حلال نہیں۔

﴿۳۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے رخصت تھی۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں:۔

اس مسئلہ میں علمائے کرام کے متعدد اقوال ہیں، لیکن صحیح قول یہ ہے کہ حضور کے نام پر نام رکھنا جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہے، لیکن کنیت درست نہیں، اسی طرح نام وکنیت دونوں کا جمع کرنا بطریق اولیٰ ممنوع ہے ہاں حضرت علی کے لئے دونوں کا اجتماع جائز تھا جو دوسرے کے لئے نہیں۔ میکن

تنویر الابصار میں ہے۔

جسکا نام محمد ہو اس کو ابو القاسم کنیت رکھنا جائز ہے۔

درمختار میں اس کی وجہ یوں بیان ہوئی:۔

نام وکنیت کے جمع کرنے کی ممانعت منسوخ ہو چکی، حضرت علی کا دونوں کو جمع کرنا اس نسخ کی دلیل ہے۔

اقول: یہاں منسوخ کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے جبکہ خود نص حدیث سے ثابت ہورہا ہے کہ یہ رخصت حضرت علی کے لئے خود حضور ﷺ کی جانب سے تھی اور دوسروں کے لئے ناجائز۔ یہاں مزید تفصیل بھی کی جاسکتی ہے لیکن اس کی گنجائش نہیں۔ ایک خاص بات اور پیش نظر رہے کہ حضور تاکید فرمارہے ہیں کہ لڑکا ہوگا، وہابیہ کے دین میں پیٹ کا حال بتانا کہ نر ہے یا مادہ شرک اکبر ہے، ان بدمذہبوں نے شرک سے حضور کو بھی نہ بخشا۔

الامن والعلی ۱۸۶

۲۰۰۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۷۸۵۴، ۲۹/۱۴

(۵۳) حضرت عثمان غنی کو بغیر شرکت جہاد ثواب وغنیمت دونوں عطا فرمائے

۳۰۰۹ ـ **عن** عثمان بن موھب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : جاء رجل من اهل مصر وحج البیت فرأی قوما جلوسا ، فقال : من هؤلآء القوم ؟ فقالوا : هؤلاء قریش ،قال : فمن الشیخ فیهم ، قالوا : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ، قال : یا ابن عمر ! انی سائلك عن شیٔ فحدثنی ، هل تعلم ان عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه فر یوم احد ؟ قال : نعم ،قال : تعلم قد تغیب عن بدر ولم یشهد ؟قال : نعم ،قال : تعلم انه تغیب عن بیعة الرضوان فلم یشهد؟قال : نعم قال : اللہ اکبر ، قال ابن عمر : تعال ابین لك ، اما فرار یوم احد فاشهد ان اللہ قد عفا عنه وغفرله ، واما تغیبه عن بدر فانه کان تحته بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وکانت مریضة ،فقال له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه ، واما تغیبه عن بیعة الرضوان فلو کان احد اعزببطن مکة من عثمان بعثه مکانه ، فبعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عثمان وکانت بیعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الی مکة ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بیده الیمنی : هذه ید عثمان فضرب بها علی یده فقال : هذه لعثمان ، فقال له ابن عمر : اذهب بها الآن معك ـ

حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مصر سے آیا اور اس نے حج کیا، حج بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد اس نے چند حضرات کو ایک جگہ بیٹھے دیکھا تو پوچھا، یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ قریش ہیں، بولا: ان کا سردار کون ہے؟ جواب ملا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اس نے قریب آکر حضرت ابن عمر سے کہا: اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اسکا جواب عنایت فرمایئے، کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان غزوہ احد سے فرار ہوگئے تھے؟ جواب دیا: ہاں، پھر پوچھا، کیا آپ جانتے ہیں کہ

۳۰۰۹ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب مناقب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنه ، ۱/ ۵۲۳
الجامع للترمذی ، باب مناقب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنه ، ۲/ ۲۱۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۱۲۰ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/ ۱۱۷
فتح الباری للعسقلانی ، ۷/ ۵٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۶۸۲۶ ، ۱۱/ ۵۹۰
الدر المنثور للسیوطی ، ۲/ ۸۶ ☆

حضرت عثمان غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے، فرمایا: ہاں، پھر دریافت کیا، کیا آپکے علم میں ہے کہ حضرت عثمان بیعت رضوان کے موقع پر موجود نہ تھے؟ فرمایا: ہاں، اس نے یہ تمام جوابات سنکر کہا اللہ اکبر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ٹھریئے، میں ان تمام واقعات کی حقیقت تمہیں سناتا ہوں ۔ سنو! جنگ احد سے فرار ہو جانے کا معاملہ یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا اور بخشدیا۔ غزوۂ بدر میں شرکت نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپکے نکاح میں تھیں اور اس وقت بیمار تھیں، لہذا خود حضور نے ان سے فرمایا تھا تمہارے لئے وہی ثواب وہی حصہ ہے جو شریک ہونے والوں کے لئے ہے۔

رہا بیعت رضوان کا قصہ تو سنو! مکہ مکرمہ کی سرزمین پر حضرت عثمان سے بڑھکر کوئی دوسرا معزز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی جگہ اہل مکہ کے پاس اس کو بھیجتے تو بیعت رضوان کا واقعہ ان کے مکہ مکرمہ تشریف لے جانے کے بعد پیش آیا (بلکہ اس بیعت کا سبب ہی حضرت عثمان کا مکہ مکرمہ میں دیر تک ٹھہرے رہنا تھا جس سے غلط افواہ پھیل گئی اور لوگ بے چین ہو گئے تھے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت اپنے داہنے دست اقدس کے بارے میں فرمایا تھا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ پھر دوسرے مبارک ہاتھ پر رکھ کر فرمایا: یہ عثمان کی بیعت ہے۔

یہ تفصیل بیان فرما کر حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: اے مصری! یہ معلومات اپنے سامنے رکھنا اور دوسروں کے شکوک وشبہات دور کرنے کے لئے ان کو یہ بتاتے رہنا۔

اس حدیث سے ثابت کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ثواب جہاد بھی عطا فرمایا اور مال غنیمت میں حصہ بھی، یہ حضرت عثمان غنی کی خصوصیت تھی حالانکہ جو حاضر جہاد نہ ہو غنیمت میں اسکا حصہ نہیں۔ سنن ابی داؤد میں انہیں حضرت ابن عمر سے ہے۔

۱۰۲۰۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قام یعنی یوم بدر فقال: ان عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ ورسولہ، وانی ابایع لہ فضرب لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسہم ولم

۱۰۲۰۔ السنن لابی داؤد، باب فی من جاء بعد الغنیمۃ بسہم لہ،

یضرب لاحد غاب غیرہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کے دن مال غنیمت کی تقسیم کے لئے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: حضرت عثمان اللہ ورسول کی حاجت میں گئے ہیں لہذا ان کی طرف سے میں بیعت کررہا ہوں، (یہ جملہ بیعت رضوان کے موقع پر فرمایا تھا لیکن راوی سے خلط واقع ہوا۔۱۲م) حضور نے حضرت عثمان کے لئے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے سوا کسی غیر حاضر کو حصہ نہ دیا۔

الامن والعلی ۱۸۷

(۵۴) حضرت معاذ کو قاضی ہوتے ہوئے بھی ھدیہ حلال فرمادیا

۳۰۱۱۔ **عن** عبید اللہ بن صخرا الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین بعثہ الی الیمن: انی قد عرفت بلاء ک فی الدین، والذی قد رکبك من الدین، وقد طیبت لك الھدیة، فان اھدی لك شئ فاقبل، قال: فرجع حین رجع بثلاثین رأسا اھدیت لہ ۔

حضرت عبید بن صخر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا: مجھے معلوم ہے جو تمہاری آزمائشیں دین متین میں ہوچکیں اور جو کچھ دیون تم پر ہوگئے ہیں ۔لہذا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ھدایا طیب کردیے، اگر کوئی چیز تمہیں ھدیہ دی جائے تو تم قبول کرلو۔راوی حضرت عبید کہتے ہیں: جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے تیس غلام ساتھ لائے کہ انہیں ھدیہ دیئے گئے۔

حالانکہ عاملوں کو رعایا سے ھدیہ لینا حرام ہے۔

۳۰۱۲۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ

۳۰۱۱۔ الاصابہ لابن حجر، ۱۰۸/۶ ☆

۳۰۱۲۔ اتحاف السادة، للزبیدی، ۶/ ☆ المطالب العالیہ لابن حجر، ۲۱۰۲، ۲

کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۶۸، ۱۱۲/۶ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۴۶۳/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : هدايا العمال حرام كلها ـ

۳۰۱۳ـ **عن** حميد الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: هدايا العمال غلول ـ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاملوں کے ہدیئے خیانت ہیں۔

(۵۵) غبن کو باعث خیار قرار دیدیا

۳۰۱٤ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ذكر رجل لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه یخدع فی البیوع فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من بایعت فقل لاخلا بة فكان اذا بايع يقول : لاخيابة زاد الحميدی فی مسنده ثم انت بالخيار ثلثا ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص یعنی حبان بن منقذ عمرو انصاری یا ان کے والد منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: کہ میں فریب کھا جاتا ہوں، یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں، فرمایا: جس سے خریداری کرو یہ کہہ دیا کرو کہ فریب کی نہیں سہی، پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہے، اگر نا موافق پاؤ بیع رد کردو۔

۳۰۱۵ ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان يبتاع وفی عقدته ضعف ـ فاتی اهله نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالوا: يا رسول الله ! احجر علی فلان، فانه يبتاع وفی عقدته ضعف، فدعاه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنهاه عن البيع، فقال يا رسول الله انی لا اصبر عن البيع، فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان كنت

۳۰۱۳ـ مجمع الزوائد للهيثمی، ٤/۲۰۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٦/۱٦۲
فتح الباری للعسقلانی، ٥/۲۲۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱٥۰٦۷، ٦/۱۱۱
۳۰۱٤ـ الصحيح لمسلم، باب من يخدع فی البيع، ۲/۷
السنن لابی داؤد، باب فی الرجل يقول عند البيع لا خلابة، ۲/٤۹٤
۳۰۱٥ـ السنن لابی داؤد، باب فی الرجل يقول عند البيع لا خلابة، ۲/٤۹٤

غیر تارک للبیع فقل : هاء وهاء ولا خلابة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص خرید وفروخت کرتا لیکن اس میں اس سے چوک ہوجاتی ،ان کے گھر والے حضور اقدس کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ آپ ان کو خرید وفروخت سے روک دیجئے ، کہ وہ خرید وفروخت میں دھوکہ کھاجاتے ہیں ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور خرید وفروخت سے منع فرمایا: بولے: یارسول اللہ ! مجھ سے صبر نہیں ہوسکے گا ،فرمایا: اچھا تم چھوڑ نہیں سکتے تو معاملۂ بیع کے وقت یہ کہہ دیا کرو، خبر دار اس معاملہ میں فریب اور چکمہ نہیں ۔۱۲م

﴿۳۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

امام ابوحنیفہ ،امام شافعی اور روایت اصح میں امام مالک وغیرہم ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک غبن باعث خیار نہیں ، کتنا ہی غبن کھائے بیع کو رد نہیں کرسکتا ، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص انہیں کو نوازا تھا ، اوروں کے لئے نہیں ، یہی قول صحیح ہے۔

الامن والعلی ۱۸۸

(۵۶) بعد عصر نماز نفل ممنوع لیکن ام المومنین کے لئے رخصت تھی

۳۰۱۶ ۔ **عن** کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبد اللہ بن عباس والمسور ابن مخرمة وعبد الرحمن بن ازهر رضی اللہ تعالیٰ عنهم ارسلوه الی عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها فقالوا اقرأ علیها السلام منا جمیعا وسلها عن الرکعتین بعد صلوة العصر وقل لها : انا اخبرنا انك تصلیهما ، وقد بلغنا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نهی عنهما ،وقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما : وکنت اضرب الناس مع عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه، قال کریب : فدخلت علی عائشة

۳۰۱۶ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا کلم وهو یصلی فاشار بیده واستمع ، ۱/ ۱۶٤
الصحیح لمسلم ، باب الاوقات نهی عن الصلوة فیها ، ۱/ ۲۷۷
السنن لابی داؤد ، باب الصلوة بعد العصر ، ۱/ ۱۸۰

الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها فبلغتها ماارسلوني ، فقالت : سل ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها ، فخرجت اليهم فاخبرتهم بقولها ، فردوني الى ام سلمة بمثل ماارسلوني به الى عائشة ، فقالت ام سلمة رضي الله تعالىٰ عنها : سمعت النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينهى عنها ، ثم رأيته يصليهما حين صلى العصر ، ثم دخل علي و عندي نسوة من بني حرام من الانصار ،فارسلت اليه الجارية فقلت : قومي بجنبه قولي له تقول لك ام سلمة : يارسول الله ! سمعتك تنهى عن هاتين الركعتين واراك تصليهما ،فان اشار بيدي فاستاخرى عنه ، ففعلت الجارية فاشار بيده فاستا خرت عنه ،فلما انصرف قال : يا ابنة ابي امية ! سألت عن الركعتين بعد العصر وانه اتاني ناس من عبد القيس فشغلوني عن الركعتين بعد الظهر فهما هاتان۔

حضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مجھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور کہا: جاؤ ان کو ہمارا اسلام عرض کرنا اور عصر کے بعد دو رکعت نماز نفل کے بارے میں پوچھنا، کہ ہمیں معلوم ہوا کہ آپ عصر کے بعد دو رکعتیں ادا کرتی ہیں حالانکہ ہمیں یہ حدیث پہونچی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز سے منع فرماتے تھے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر حضرت فاروق اعظم کی موجودگی میں لوگوں کو مارتا تھا۔ حضرت کریب کہتے ہیں: میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں پہونچا اور ان حضرات کا پیغام پہونچایا، ام المومنین نے فرمایا: جاؤ اس سلسلہ میں ام سلمہ سے پوچھو، میں نے واپس آ کر ان حضرات کو بتایا تو وہی پیغام لیکر مجھے ام المومنین حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا۔ ام سلمہ نے فرمایا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان دو رکعتوں سے روکتے ہوئے سنا تھا لیکن ایک مرتبہ عصر کے بعد میں نے آپ کو پڑھتے بھی دیکھا، اس وقت میرے یہاں قبیلہ بنو حرام کی کچھ انصاری عورتیں آئی ہوئی تھیں، لہذا میں نے ایک لونڈی سے کہا: حضور کے پاس جاؤ اور آپ کے پہلو میں کھڑے ہو کر عرض کرو: ام سلمہ عرض کرتی ہیں کہ یارسول اللہ! میں نے تو ان دو رکعتوں کی ممانعت سنی تھی اور اب میں آپ کو پڑھتے دیکھ رہی ہوں، اگر حضور اشارے سے

ہٹائیں تو پیچھے ہٹ آنا۔ چنانچہ وہ لونڈی گئی اور اس نے ویسا ہی عرض کیا: حضور نے اس کو اشارے سے ہٹایا تو وہ ہٹ آئی، جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ام سلمہ کے پاس آکر فرمایا: اے بنت ابی امیہ! تم نے مجھ سے ابھی عصر کے بعد دو رکعتوں کی بابت پوچھا تھا تو سنو، میرے پاس عبد القیس کے کچھ لوگ آئے تھے، انھوں نے ظہر کے بعد کچھ گفتگو شروع کردی جسکے سبب میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا تھا، یہ دو رکعتیں وہی ہیں۔۱۲م
حالانکہ خود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ نیز ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام بھی راوی ہیں۔

۳۰۱۷۔ **عن** ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلی بعد العصر وینھی عنھا، ویواصل وینھی عن الوصال۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد نماز پڑھتے تھے اور دوسروں کو منع فرماتے، نیز صوم وصال خود رکھتے تھے اور دوسروں سے باز رکھتے۔۱۲م

۳۰۱۸۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وعن الصلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے قبل نفل نماز سے منع فرمایا، اور اسی طرح نماز فجر کے بعد آفتاب طلوع ہونے سے قبل ممانعت فرمائی۔۱۲م

۳۰۱۹۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاصلوۃ بعد صلوۃ العصر حتی تغرب الشمس، ولا صلوۃ

۳۰۱۷۔ السنن لابی داؤد، باب الصلوۃ بعد العصر، ۱/۱۸۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تحری الصلوۃ قبل غروب الشمس، ۱/۸۲
۳۰۱۸۔ الصحیح لمسلم، باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا، ۱/۲۷۵
۳۰۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تحری الصلوۃ قبل غروب الشمس، ۱/۸۲
الصحیح لمسلم، باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا، ۱/۲۷۵

بعد صلوة الفجر حتی تطلع الشمس ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نفل نماز نہیں، اور اسی طرح فجر کے بعد آفتاب نکلنے تک کوئی نماز نہیں۔ ۱۲م

۳۰۲۰ ۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن الصلوۃ بعد الفجر حتی تطلع الشمس، وبعد العصر حتی تغرب الشمس ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نفل نماز سے منع فرمایا، اور عصر کے بعد بھی غروب آفتاب تک ممانعت فرمائی ۔ ۱۲م

۳۰۲۱ ۔ **عن** معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انکم لتصلون صلوۃ، لقد صحبنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فما رأیناہ یصلیھما ولقد نہی عنھما یعنی الرکعتین بعد العصر ۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: تم اس وقت نماز پڑھتے ہو حالانکہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہے لیکن ہم نے کبھی آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ اس سے منع فرمایا، یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں ۔ ۱۲م

﴿۳۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بایں ہمہ ام المومنین عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتیں، علماء فرماتے ہیں: یہ ام المومنین کی خصوصیت تھی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے جائز کردیا تھا۔ امام جلیل خاتم

۳۰۲۰ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تتحری الصلوۃ قبل غروب الشمس، ۱/ ۸۳
الصحیح لمسلم، باب الاوقات التی نہی عن الصلوۃ فیھا، ۱/ ۲۷۵

۳۰۲۱ ۔ الجامع للبخاری، باب لا تتحری الصلوۃ قبل غروب الشمس، ۱/ ۸۲

الحفاظ سیوطی نے انموذج اللبیب پھر امام زرقانی علیہما الرحمہ نے اس کی تصریح فرمائی۔

الامن والعلی ۱۸۸

(۵۷) حضرت ضباعہ کے لئے نیت حج میں شرط کی اجازت عطا فرمادی

۳۰۲۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : دخل رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ضباعة بنت الزبير رضى الله تعالىٰ عنها فقال لها : لعلك اردت الحج ؟ قالت : والله ! لااجدني الا وجعة ، فقال لها : حجي واشترطي وقولي : اللهم ! محلي حيث حبستني وكانت تحت المقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنه ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چچازاد بہن حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: حج کا ارادہ ہے؟ عرض کی: یارسول اللہ! میں تو اپنے آپ کو بیمار پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ارکان ادانہ کرسکوں پھر احرام سے کیونکر باہر آؤنگی) فرمایا: احرام باندھ اور نیت حج میں یہ شرط لگالے کہ الہی! جہاں تو مجھے روکے وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔ یہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

۳۰۲۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان ضباعة بنت

۳۰۲۲۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب الاكفاء في الدين ، ۲/۷۶۲
الصحيح لمسلم ، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر ، ۱/۳۸۵
الجامع للترمذی ، باب ما جاء في الاشتراط في الحج ، ۱/۱۱۳
السنن للنسائی ، باب الاشتراط في الحج ، ۲/۱۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۶۴ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۲۳۲۸ ، ۵/۱۲۲
الصحيح لابن حبان ، ۹۷۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۴/۸
المعجم الكبير للطبرانی ، ۲۴/۳۲۴ ☆ السنن للبيهقی ، ۵/۲۶۳

۳۰۲۳۔ الصحيح لمسلم ، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر ، ۱/۳۸۵
السنن للنسائی ، باب الاشتراط في الحج ، ۲/۱۵
الجامع للترمذی ، باب ما جاء في الاشتراط في الحج ، ۱/۱۱۳
السنن لابن ماجه ، باب الشرط في الحج ، ۱/۲۱۱
السنن لابی داؤد ، باب الاشتراط في الحج ، ۱/۲۴۷
المعجم الكبير للطبرانی ، ۲۴/۳۲۲ ☆ السنن للبيهقی ، ۵/۲۶۴

الزبیر بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت : یارسول اللہ ! انی ارید الحج فکیف اقول : قال : قولی : لبیك اللھم لبیك ! ومحلی من الارض حیث تحبسنی ، فان لك علی ربك ما استثنیت ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کی چچازاد بہن حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حاضر ہوئیں اور عرض کی : یارسول اللہ ! حج کا ارادہ کرچکی ہوں تو اب تلبیہ کس طرح پڑھوں ؟ فرمایا : لبیك اللھم لبیك ، پڑھنے کے بعد یوں کہو : مجھے تو جہاں روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں ، تمہارا یہ استثناء تمہارے رب کے یہاں مقبول رہے گا ۔

۳۰۲۴ ۔ **عن** ضباعة بنت الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : دخل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا شاکیة فقال : اما تریدین الحج العام؟ قلت : انی لعلیلة یارسول اللہ ! قال : حجی وقولی : محلی حیث تحبسنی فان حبست او مرضت فقد احللت من ذلك شرطك علی ربك عزوجل ۔

حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھی ، فرمایا : کیا اس سال حج کا ارادہ نہیں ؟ میں نے عرض کی : یارسول اللہ ! میں مریضہ ہوں ، فرمایا : حج کی نیت سے احرام باندھ لو اور یہ شرط کرلو کہ الٰہی ! جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں ۔ اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑگئیں تو اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل پر لگائی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی ۔

۳۰۲۵ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لضباعة بنت الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا : حجی واشترطی ان محلی حیث حبستنی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۰۲۴ ۔ السنن لابن ماجه ، باب الشرط فی الحج ، ۲۱۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۷۰/۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳۶۴/۵
۳۰۲۵ ۔ السنن للبیهقی ، ۳۶۴/۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا: حج کی نیت سے احرام باندھ لو اور یہ شرط کرلو کہ الٰہی! جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔ ۱۲م

۳۰۲۶ ـ **عن** اسماء بنت الصديق او سعدى بنت عوف رضى الله تعالىٰ عنهم قالت : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخل على ضباعة بنت الزبير بن عبد المطلب رضى الله تعالىٰ عنهما فقال لها : ياعمة! حجى ؟ فقالت : انى امرأة ثقيلة وانى اخاف الحبس فقال : حجى واشترطى ان محلى حيث حبست ـ

حضرت اسماء بنت صدیق یا سعدی بنت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے چچازادی! کیا حج کا ارادہ نہیں ہے؟ عرض کی: میں بیمار عورت ہوں خوف ہے کہ کہیں روک نہ دی جاؤں، فرمایا: حج کے لئے احرام باندھ لو اور یہ شرط کرلو کہ تو مجھے جہاں روک دے گا میں وہاں ہی احرام سے باہر ہوں۔ ۱۲م

﴿۴۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں: یہ ایک اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمائی ورنہ نیت میں شرط اصلا مقبول و معتبر نہیں۔

بلکہ اس تخصیص میں بعض شوافع بھی ہمارے موافق ہیں، مثلا امام خطابی اور امام اویانی۔ امام عینی نے عمدۃ القاری میں یونہی تصریح فرمائی۔

الامن والعلی ۱۸۹

(۵۸) ایک صاحب کو دو وقت کی نماز پڑھنے کی شرط پر مسلمان کرلیا

۳۰۲۷ـ **عن** نصر بن عاصم رضى الله تعالىٰ عنه عن رجل منهم رضى الله تعالىٰ عنه انه اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأسلم على انه لا يصلى الا صلاتين فقبل ذلك منه ـ

۳۰۲۶ـ السنن لابن ماجه، باب الشرط فى الحج، ۲/۲۱۱
المسند لاحمد بن حنبل، ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۴/۳۰۴
۳۰۲۷ـ المسند لاحمد بن حنبل، ☆ كنز العمال للمتقى،

حضرت نصر بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔

﴿۴۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے، امام جلیل سیوطی نے اپنی کتاب مستطاب انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک مجمل فہرست میں نو واقعوں کے اور پتے دیئے کہ فقیر نے بخوف طوالت ان کو ترک کیا۔

الامن والعلی ۱۹۰

(۵۹) موزوں پر مسح کی مدت اور اختیار رسول

۳۰۲۸۔ **عن** خزیمة بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للمسافر ثلثا ولو مضی السائل علی مسألته لجعلها خمسا وفی روایة، ولو استزدناہ لزادنا، وفی روایة ولو اطنب له السائل فی مسألته لزاد، وفی روایة وایم اللہ! لو مضی السائل فی مسئلته لجعله خمسا۔

ذوالشہادتین حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے مسح موزہ کی مدت تین رات مقرر فرمائی، اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو ضرور حضور پانچ راتیں کردیتے، ایک روایت میں ہے، اگر ہم حضور سے زیادہ مانگتے تو حضور مدت اور بڑھادیتے، دوسری روایت میں ہے، اگر مانگنے والا مانگے جاتا تو حضور اور زیادہ مدت عطا فرماتے، تیسری روایت میں ہے، خدا کی قسم! اگر سائل عرض کئے جاتا تو حضور مدت کے پانچ دن کردیتے۔

﴿۴۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بلا شبہ صحیح السند ہے۔ اس کے سب رواۃ اجلۂ ثقات ہیں، لاجرم اسے امام ترمذی نے روایت کرکے فرمایا: "ھذا حدیث حسن صحیح" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۲۸۔ السنن لابی داؤد، باب التوقیت فی المسح، ۲۱/۱
السنن لابن ماجة، باب ماجاء فی التوقیت علی المسح، ۴۲/۱

نیز امام الشان یحی بن معین سے نقل کیا:

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی نے اپنی روایت میں اگر چہ یہ زائد جملہ نقل نہیں فرمایا لیکن مخرج وسند متحد ہیں۔ امام ابن دقیق نے اس حدیث کی تقویت میں طویل بحث کی ہے، نیز امام زیلعی نے نصب الرایہ میں اس کوشرح وبسط سے بیان کیا ہے، فراجعہ ان شئت۔

اس حدیث کی عدم صحت کے سلسلہ میں ایک بڑا شبہ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے فرمایا: میرے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں کہ عبداللہ جدلی کا حضرت خزیمہ بن ثابت سے سماع ثابت نہیں۔

تو اس سلسلہ میں عرض ہے امام بخاری کی جانب سے یہ شکایت عموماً پائی جاتی ہے، کیونکہ ان کے نزدیک اتصال سند کے لئے سماع شرط ہے خواہ ایک مرتبہ ہی ثابت ہو۔

لیکن صحیح مذہب جمہور یہی ہے کہ فقط معاصرت ہی اتصال سند کے لئے کافی ہے، امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں، اور امام مسلم نے مقدمہ صحیح مسلم میں اس کی واضح طور پر تردید فرمائی ہے۔ لاجرم امام بخاری کے شیخ امام الناقدین یحی بن معین نے، اور امام بخاری کے شاگرد امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا۔

اقول: اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ بھی پیش نظر رہے کہ سماع ثابت نہ ہونے سے صرف یہ ہی تو ہوگا کہ حدیث منقطع ہو جائیگی اور یہ کوئی جرح نہیں کہ یہ ہمارے یہاں نیز تمام محدثین جو مرسل کو قبول کرتے ہیں مقبول ہے اور یہ ہی مذہب جمہور ہے۔

یہاں ابن حزم ظاہری کی بھنبھناہٹ پر بھی کان دھرنے کی ضرورت نہیں کہ اس نے تو امام جدلی کی روایت کو ہی غیر معتمد قرار دیدیا، یہ ابن حزم جرح وتنقید میں دواندھوں یعنی سیلاب وآتش زدگی کی طرح ہے کہ اس نے تو امام ترمذی تک کو مجاہیل میں شمار کر ڈالا تھا۔

امام جدلی کی عظمت شان تو اس سے عیاں ہو جاتی ہے کہ علم حدیث کے دو عظیم امام احمد بن حنبل اور یحی بن معین ان کو ثقہ مانتے ہیں۔ پھر ابن حزم ان حضرات کے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے، یہ بے چارہ تو اس سلسلہ میں اکیلا ہے کسی نے بھی اس جیسی بات نہ کہی۔ دیکھئے امام بخاری بھی جرح کر رہے ہیں تو صرف یہ ہی کہ امام جدلی کا سماع ثابت نہیں، روایت جدلی پر ان

کی طرف سے کوئی تنقید منقول نہیں، اور امام ترمذی تو تصحیح فرما چکے، نیز تقریب التہذیب میں علامہ ابن حجر نے ان کو ثقہ فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

یہ حدیث صحیح حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفویض واختیار میں نص صریح ہے، ورنہ یہ کہنا اور کہنا بھی کیسا موکد بقسم، کہ واللہ سائل مانگے جاتا تو حضور پانچ دن کر دیتے، اصلا گنجائش نہ رکھتا تھا، کما لا یخفی۔

اور یہاں جزم خصوص بے جزم عموم نہ ہوگا کہ اس خاص کی نسبت کوئی خبر خاص تخییر ارشاد نہ ہوئی تھی، تو جزم کا منشاء یہی کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ احکام سپرد واختیار حضور سید الانام ہیں، علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والسلام۔

الامن والعلی ۱۹۲

(۶۰) مسواک اور اختیار رسول

۳۰۲۹۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لولا ان اشق على امتى لامرتهم بالسواك عند كل صلوة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مشقت امت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔

۳۰۳۰۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله

۳۰۲۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب السواك يوم الجمعة ، ۱۲۲/۱
الصحيح لمسلم ، باب السواك ، ۱۲۸/۱
السنن للنسائى ، باب الرخصة بالسواك بالعشى ، ۳/۱
السنن لابن ماجه ، باب السواك ۲۵/۱
المؤطا لمالك ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲۱/۱
المعجم الكبير للطبرانى ، ۲۸۰/۵ ☆ السنن للبيهقى ، ۳۵/۱
الصحيح لابن حبان ، ۱۴۲ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۱۹۶/۷
المسند لابى عوانه ، ۱۹۱/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ۱۱۳/۱
اتحاف السادة للزبيدى ، ۳۴۸/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۱۶۴/۱
۳۰۳۰۔ السنن للنسائى ، باب الرخصة فى السواك بالعشى ، ۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۹/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۱۶۳/۱

تعالیٰ علیه وسلم : لولا ان اشق علی امتی لامرتهم عند کل صلوة بوضوء ، ومع کل وضوء بسواك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہوتو میں ان پر فرض کردوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

﴿۴۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: یہ حدیث متواتر ہے۔ تیسیر وغیرہ میں اس کی تصریح ہے۔

اقول: امر دو قسم ہے۔

اول حتمی ۔ جسکا حاصل ایجاب اور اس کی مخالفت معصیت۔

وذلك قوله تعالیٰ :

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ

ڈریں وہ لوگ جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔

دوم ندبی ۔ جسکا حاصل ترغیب اور اس کے ترک میں وسعت۔

وذلك قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

امرت بالسواك حتی خشیت ان یکتب علی ۔

مجھے مسواک کا حکم ملا یہانتک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں فرض ہو جائے۔

امر ندبی تو یہاں قطعاً حاصل ہے تو ضرور نفی حتمی کی ہے۔ امر حتمی بھی دو قسم ہے۔

اول ظنی ۔ جسکا مفاد وجوب۔

دوم قطعی جسکا مقتضی فرضیت۔

ظنیت خواہ من جہۃ الروایۃ ہو یا من جہۃ الدلالت، ہمارے حق میں ہوتی ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سب قطعی یقینی ہیں جن کے سراپردۂ عزت کے گرد ظنون کو اصلا بار نہیں، تو قسم واجب اصطلاحی حضور کے حق میں متحقق نہیں، وہاں یا فرض ہے یا مندوب، امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں اس کی وضاحت فرمائی

اب واضح ہو گیا کہ ان ارشادات کریم کے قطعا یہی معنیٰ ہیں کہ میں چاہتا تو اپنی امت

پر ہر نماز کے لئے تازہ وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا فرض کر دیتا، مگر ان کی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کی، اور اختیار احکام کے کیا معنی ہیں؟ وللہ الحمد۔

۱۔ **عن**۔ امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع کل وضوء۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا پاس ہے ورنہ میں ہر وضو کے ساتھ مسواک ان پر فرض کر دیتا۔

۳۰۳۱۔ **عن** ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تسوکوا فان السواک مطھرۃ للفم مرضاۃ للرب، ما جاء نی جبرئیل الا او صانی بالسواک حتی لقد خشیت ان یفرض علی وعلی امتی، ولو لا انی اخاف ان اشق علی امتی لفرضتہ لھم۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کرو کہ مسواک منہ کو پاکیزہ اور رب عزوجل کو راضی کرتی ہے، جبرئیل جب میرے پاس حاضر ہوئے مجھے مسواک کی وصیت کی، یہاں تک کہ بیشک مجھے اندیشہ ہوا کہ جبرئیل مجھ پر اور میری امت پر مسواک فرض کر دینگے، اور اگر مشقت امت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر فرض کر دیتا۔

یہاں جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی طرف بھی فرض کر دینے کی اسناد ہے۔

۳۰۳۲۔ **عن** عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیھم السواک عند کل صلوۃ کما فرضت علیھم الوضوء۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۳۰۳۱۔ السنن لابن ماجہ، باب السواک، ۱/ ۲۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۱۳
۳۰۳۲۔ المستدرک للحاکم ۱/ ۱۴۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/ ۲۲۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کالحاظ نہ ہوتو میں ہر نماز کے وقت مسواک ان پرفرض کردوں جس طرح میں نے وضو ان پرفرض کردیا ہے۔

یہاں وضو کو بھی فرمایا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت پر فرض کردیا۔

۳۰۳۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک والطیب عند کل صلوۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا خیال نہ ہوتو اپنی امت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوش بولگانا فرض کردوں۔

یہاں خوشبو کی بھی فرضیت زائد فرمادی۔

۳۰۳۴۔ **عن** عبدللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لو لا ان اشق علی امتی ان امرتہم ان یستاکوا بالاسحار۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرمادیتا کہ ہر سحر پچھلے پہر اٹھ کر مسواک کریں۔

۳۰۳۵۔ **عن** زید بن خالد الجهنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لو لا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلوۃ، ولأخرت العشاء الی ثلث اللیل۔

۳۰۳۳۔ کنز العمال للمتقی، ۲۶۱۹۵، ۹/۱۱۶

۳۰۳۴۔

۳۰۳۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی السواک، ۱/۵

السنن لابی داؤد، باب السواک، ۱/۷

السنن للنسائی، باب الرخصۃ بالسواک بالعشی، ۱/۳

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۹۹ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۳۵

الصحیح لابن حبان، ۱۴۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/۲۸۰

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا خیال نہ ہوتو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک فرض کردوں اور نماز عشا کو تہائی رات تک ہٹادوں۔

(٦١) گھوڑے اور غلام کی زکوۃ حضور نے معاف فرمادی

٣٠٣٦ ۔ **عن** امير المومنين علي المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: قد عقوت عن الخيل والرقيق، فهاتوا صدقة الرقة من كل اربعين درهما درهم۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد: گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ تو میں نے معاف کردی، روپیوں کی زکوۃ دو، ہر چالیس درہم سے ایک درہم۔

﴿٤٤﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سواری کے گھوڑوں، خدمت کے غلاموں میں زکوۃ واجب نہ ہوئی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ میں نے معاف فرمادی ہے، ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم ایک رؤف ورحیم کے ہاتھ میں ہے۔ بحکم رب العالمین جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(٦٢) اللہ ورسول نے زنا کو حرام فرمایا

٣٠٣٧ ۔ **عن** المقداد بن الاسود رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلي الله تعالىٰ عليه وسلم لاصحابه: ماتقولون في الزنا، قالوا: حرام حرمه الله ورسوله فهو حرام الى يوم القيامة۔

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٣٠٣٦ ۔ الجامع للترمذي، باب ماجاء في زكوة الذهب والفضة، ٧٩/١
السنن لابي داؤد، باب في زكوة السائمة، ٢٢١/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٩٢/١ ☆ الدر المنثور للسيوطي، ٣٤١/١
تاريخ بغداد للخطيب، ٢٩١/١٤ ☆ حلية الاولياء لابي نعيم، ١٨٦/٤
٣٠٣٧ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٨/٦ ☆ فتح الباري للعسقلاني، ٤٩٤/٨
مجمع الزوائد للهيثمي، ١٦٨/٨ ☆ الدر المنثور للسيوطي، ١٥٩/٢

تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرمایا: زنا کو کیا سمجھتے ہو؟ عرض کی: حرام ہے اسے اللہ ورسول نے حرام کردیا تو وہ قیامت تک حرام ہے۔

(۶۳) عورت اور یتیم کی حق تلفی حضور نے حرام فرمادی

۳۰۳۸۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی احرم علیکم حق الضعیفین الیتیم والمرأۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق تلفی، یتیم اور عورت۔

(۶۴) اللہ ورسول نے شراب وغیرہ کی بیع حرام فرمائی

۳۰۳۹۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام الفتح یقول: ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے سال فرماتے سنا: بیشک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کردیا ہے شراب، مردار، سور اور بتوں کا بیچنا۔

(۶۵) ہر نشیلی چیز حضور نے حرام فرمائی

۳۰۴۰۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاتشرب مسکرا، فانی حرمت کل مسکر۔

۳۰۳۸۔ المستدرک للحاکم، ۱/ ۶۳ ☆ السنن الکبری للبیہقی،
کنز العمال للمتقی، ۱۰۰۰۱، ۱/ ۱۹۸ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۰۱۵

۳۰۳۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بیع المیتۃ والاصنام، ۱/ ۲۹۸
الصحیح لمسلم، باب تحریم الخمر والمیتۃ، ۲/ ۲۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲۱۳ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۶/ ۱۲

۳۰۴۰۔ السنن للنسائی، باب تفسیر البتع والمزر ۲/ ۲۷۷
کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۵۰، ۵/ ۴۳۴۳

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نشہ کی کوئی چیز نہ پی کہ بیشک نشہ کی ہرشی میں نے حرام کردی ہے۔

۳۰۴۱۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انى فرضت على امتى قرأة يس كل ليلة ،فمن داوم على قرأتها كل ليلة ثم مات مات شهيدا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے اپنی امت پر یٰس شریف کی ہر رات تلاوت فرض کی، جو ہمیشہ ہر شب اسے پڑھے پھر مرے شہید مرے۔

﴿۴۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند سعید بن موسی ہیں جو متہم بالکذب ہیں، لیکن محققین کے نزدیک یہ بات ثابت و محقق ہے کہ کسی حدیث کا موضوع ہونا محض کسی کذاب کے سند میں ہونے سے نہیں ہوجاتا چہ جائیکہ راوی صرف متہم بالکذب ہو جب تک دوسرے قرائن اس کی وضع کا فیصلہ نہ کریں، جیسے کسی حدیث کا نص قطعی اور اجماع قطعی کے مخالف ہونا، یاحس سلیم اور وضع کرنے والے کے اقرار سے ثابت ہونا وغیرہاذلک،

امام سخاوی نے فتح المغیث میں یہ ہی صراحت کی، اور ہم نے اپنی کتاب " منير العين فى حكم تقبيل الابهما مين "میں اس کی مکمل تحقیق کی۔ علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ حدیث ضعیف غیر موضوع پر فضائل میں عمل کرنا جائز۔" الهاد الكاف فى حكم الضعاف" میں اسکا بیان پورے طور پر موجود ہے۔

اس حدیث اور اس فرضیت سے متعلق فقیر کے پاس سوال آیا تھا جسکا جواب فتاوی فقیر العطایاہ النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ کے مجلد پنجم کتاب مسائل شتی میں مذکور، واللہ الہادی الی معالی الامور۔

الامن والعلی ۱۹۷

۳۰۴۱۔ الامالی للشجری، ۱/۱۱۸ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق، ۱/۲۷۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۳۱ ☆ الحاوى للفتاوى، ۱/۴۷۱

(۶۶) حضور کی حرام کردہ چیز اللہ کی حرام کردہ چیز کے مثل ہے

۳۰۴۲ ۔ عن المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ ، الا یوشك رجل شبعان علی اریکتہ یقول : علیکم بھذا القرآن ، فما وجد تم فیہ من حلال فاحلوہ ، وما وجد تم فیہ من حرام فحرموہ ، الا لایحل لکم الحمار الاھلی ولا کل ذی ناب من السبع ولا لقطۃ معاھد الا ان یستغنی عنھا ، وان ماحرم رسول اللہ مثل ماحرم اللہ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو! مجھے قرآن کے ساتھ اسکا مثل ملا، یعنی حدیث، دیکھو کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا یہ نہ کہے یہی قرآن لئے رہو، جو اس میں حلال ہے اسے حلال جانو، جو اس میں حرام ہے حرام مانو۔ سن لو! تمہارے لئے پالتو گدھا حرام ہے، ہر کیلے والا درندہ حرام ہے اور ذمی کافر کا گرا پڑا مال بھی حرام جب تک وہ اس سے مستغنی نہ ہو۔ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا وہ بھی اس کے مثل ہے جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۴۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں صراحۃ حرام کی دو قسمیں فرمائیں، ایک وہ جسے اللہ عزوجل نے حرام فرمایا۔ دوسرا وہ جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کیا۔ اور فرمادیا کہ وہ دونوں برابر ویکساں ہیں۔

اقول: مراد واللہ اعلم نفس حرمت میں برابری ہے تو اس ارشاد علماء کے منافی نہیں کہ خدا کا فرض رسول اللہ کے فرض سے اشد واقوی ہے۔ الامن والعلی ۱۹۷

۳۰۴۲۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فیمن روی حدیثا ۲/ ۹۱
السنن لابی داؤد، باب فی لزوم السنۃ، ۲/ ۶۳۲
السنن لابن ماجہ، باب اتباع سنۃ رسول اللہ ﷺ، ۱/ ۳

(۶۷) حضور شارع وبانی دین اسلام ہیں

۳۰۴۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان جهیش ابن اویس النخعی رضی الله تعالیٰ عنه ورجالا من قبیلته اتوا الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال :

الایا رسول الله انت مصدق فبورکت مهدیا وبورکت هادیا

شرعت لنادین الحنیفة بعد ما عبدنا کامثال الحمیر طواغیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جہیش ابن اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے چند اہل قبیلہ کے باریاب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے، قصیدہ عرض کیا، از ان جملہ یہ اشعار ہیں۔

یارسول اللہ! حضور تصدیق کئے گئے ہیں، حضور اللہ عزوجل سے ہدایت پانے میں بھی مبارک، اور خلق کو ہدایت فرمانے میں بھی مبارک، حضور ہمارے لئے دین اسلام کے شارع ہوئے بعد اس کے کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوج رہے تھے۔

﴿۴۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں صراحۃً تشریع کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہے کہ شریعت اسلامی حضور کی مقرر کی ہوئی ہے۔

لہذا قدیم سے عرف علمائے کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہتے ہیں۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

قد اشتهر اطلاقه علیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،لانه شرع الدین والاحکام۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہنا مشہور ومعروف ہے، اس لئے کہ حضور نے دین متین واحکام دین کی شریعت نکالی۔

اسی قدر پر بس کیجئے کہ اس میں سب کچھ آگیا، ایک لفظ شارع تمام احکام تشریعیہ کو

۳۰۴۳۔ الاصابة لابن حجر، ۱/۲۶۵

جامع ہوا۔ میں نے یہاں وہ احادیث نقل نہ کیں جن میں حضور کی طرف امرونہی وقضاوامثالہا کی اسناد ہے۔

نوٹ۔ زیادت وضاحت کے لئے ہم ان میں سے کچھ نقل کررہے ہیں۔۱۲م

(۶۸) حضور نے بہت چیزوں سے منع فرمایا اور بہت کا حکم دیا

۳۰۴۴۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: نهانا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان نشرب فی آنیة الذهب والفضة وان ناکل فیها، وان نلبس الحریر والدیباج وان نجلس علیه۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کو منع فرمایا، نیز ریشم ودیبا کا لباس پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع کیا۔۱۲م

۳۰۴۵۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: نهانا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المیاثر الحمر وعن القسی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زرد ریشم اور مصری ریشمی کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا۔

۳۰۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان وفد عبد القیس اتوا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فامرهم باربع ونهاهم عن اربع، امرهم بالایمان باللہ عزوجل وحده، قال: هل تدرون ماالایمان باللہ وحده؟ قال: اللہ ورسوله اعلم، قال: شهادة ان لا اله الا اللہ وان محمد رسول اللہ، واقام الصلوة،

۳۰۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب افتراش الحریر، ۸۶۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۸/۵ ☆ السنن للدارقطنی، ۲۹۳/۴
المسند لابی حنیفة، ۱۴۸ ☆

۳۰۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لبس القسی، ۸۶۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ۱۰۰/۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۲۶۳/۴
الحاوی للفتاوی، ۳۲/۱ ☆

۳۰۴۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تحریض النبی ﷺ وفد عبد القیس الخ، ۱۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۸/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۴۳/۱۳

وایتاء الزکوۃ ، وصوم رمضان ، وتعطوا الخمس من الغنم ونهاهم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وفد عبد القیس حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور نے ان کو چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا، توحید کا حکم دیا۔ پھر فرمایا، جانتے ہو توحید کیا ہے؟ بولے: اللہ ورسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا توحید ہے، نماز کا حکم دیا زکوۃ کی ادائیگی اور رمضان کے روزوں کا حکم فرمایا۔ نیز فرمایا کہ غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرتے رہنا اور چار چیزوں سے منع فرمایا: ٹھلیا، تو نبی، لکڑی کا کھکل کیا ہوا برتن اور تارکول کے پیالے سے (یہ چاروں برتن شراب کے لئے استعمال ہوتے تھے۔)

۳۰۴۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یباع الطعام اذا اشتراہ حتی یستوفیہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلہ خرید کر اس کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرنے منع فرمایا۔

۳۰۴۸ ۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابصر نخامة فی قبلة المسجد فحکها بحصاة ثم نہی ان یبزق الرجل بین یدیہ او عن یمینہ ،ولکن عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار قبلہ میں تھوک جما ہوا دیکھا تو اس کو کھرچ کر صاف فرمادیا، پھر سامنے اور داہنی جانب تھوکنے سے منع فرمایا، ہاں بائیں جانب اور بائیں قدم کے نیچے۔

۳۰۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ماذکر فی الاسواق، ۲۸۴/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۱۱ ☆

۳۰۴۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب البزاق عن یسارہ ۵۹/۱
المسند للحمیدی، ۷۲۸ ☆

۳۰۴۹۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يبيع حاضر لباد ، ولا تناجشوا ولا يبيع الرجل على بيع اخيه ، ولا يخطب على خطبة اخيه ، ولا تسأل المرأة طلاق اختها لتكفأ مافى انائها ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شہری دیہاتی کے ہاتھ فروخت نہ کرے، آپس میں بولی کے ذریعہ چیزیں نہ خریدو۔ کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام دے، اور عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دلوائے کہ پھر خود اسکا حصہ حاصل کرلے۔

۳۰۵۰ ۔ **عن** ابی قتادة الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يجمع بين التمر والزهو ، والتمر والزبيب ، ولينبذ كل واحد منهما على حدة ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پکی اور ادھ پکی کھجوروں، نیز پکی کھجوروں اور منقی کے شیرہ کو ملانے سے منع فرمایا، لہذا ان میں سے ہر ایک کے شیرہ کو علیحدہ رکھا جائے۔

۳۰۵۱ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى ان يسافر بالقرآن الى ارض العدو ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دار الحرب میں قرآن کریم لیجانے سے منع فرمایا۔

۳۰۴۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب لا يبيع على بيع اخيه ۱/ ۲۸۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۶۳ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ۷/ ۲۶۰
تاريخ بغداد للخطيب، ۸/ ۷۲ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۰ كليا
۳۰۵۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من رأى ان لا يخلط البسر، ۲/ ۸۳۸
شرح السنة للبغوى، ۱۱/ ۳۵۹ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۰/ ۶۷
۳۰۵۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب كراهية السفر بالمصاحف الخ، ۱/ ۴۱۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۷ ☆ الكامل لابن عدى، ۶/ ۲۱۲
السنن الكبرى للبيهقى، ۹/ ۱۰۸ ☆ المصنف لابن ابى شيبه، ۱۴/ ۱۵۲
حلية الاولياء لابى نعيم ۸/ ۳۲۲ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ۲/ ۳۶۸

۳۰۵۲۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: عن الشرب من فى السقاء ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو منع فرمایا۔

۳۰۵۳۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان يصلى الرجل مختصرا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

۳۰۵۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يقيم اخاه من مقعده و يجلس فيه ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو کسی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھے۔

۳۰۵۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يلبس الرجل ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران یا ورس گھاس کے رنگے ہوئے کپڑے استعمال

۳۰۵۲۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب الشرب من فم السقاء ، ۸٤۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۳/۱ ☆ شرح السنة للبغوى ، ۳۷٦/۱۱
الصحيح لابن خزيمة ، ٥۲٥۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانى ، ۸۰٥/۱۱
المصنف لابن ابى شيبة ، ۲۰/٦ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى ، ۲۷٦/٤
۳۰۵۳۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب الخصر فى الصلوة ،
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۹/۲ ☆ المستدرك للحاكم ، ۳٦٤/۱
المصنف لابن ابى شيبة ، ٤۸/۲ ☆
۳۰۵٤۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب لا يقيم الرجل اخاه يوم الجمعة ، ۱۲٤/۱
السلسلة الصحيحة للالبانى ، ۲۲۲ ☆
۳۰۵۵۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب النعال السبتية وغيرها ، ۸۷۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ٦٦/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٥۰/٥

کرے۔

۳۰۵٦۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اشتمال الصماء، وان یجتبی الرجل فی ثوب واحد لیس عن فرجہ منہ شئ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پورے طور کپڑے میں لپٹنے اور اس طرح کپڑا لپیٹنے سے منع فرمایا کہ شرمگاہ کھلی رہ جائے۔

۳۰۵۷۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن التلقی، وان یبتاع المھاجر للاعرابی، وان تشترط المرأۃ طلاق اختھا، وان یستام الرجل علی سوم اخیہ، ونہی عن النجش، وعن النضریۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا۔ شہر کے باہر ہی چیزوں کو خرید لیا جائے اور بازار نہ پہونچنے دیا جائے۔ شہری دیہاتیوں سے خرید وفروخت کریں، عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کی شرط پر نکاح کرے، کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرلے۔ دلالی کرنے، اور اور جانوروں کو فروخت کرنے کے لئے تھنوں میں دودھ چھوڑے رکھنے سے۔

۳۰۵۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن الشغار، والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ

۳۰۵٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایستر من العورۃ، ۱/ ۵۳
المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۲۳ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲/ ۲۲٤

۳۰۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشروط فی الطلاق، ۱/ ۳۷٦
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۵/ ۳۱۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۵/ ۷۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ٦/ ۳۹۹

۳۰۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشغار، ۲/ ۷٦٦
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ٦/ ۳۵۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳٤٦ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۷/ ۲۰۰
مسند الحبیب بن الربیع، ۲/ ۳۰ ☆

الآخر ابنته ليس بينهما صداق ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔ شغار کا مطلب یہ کہ ایک شخص اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ دوسرا بھی اپنی بیٹی کا نکاح یونہی کردے اور دونوں کے لئے کوئی مہر متعین نہ کیا جائے کہ یہ بدلہ ہی مہر قرار پائے۔

۳۰۵۹ ـ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن المتعة عام خيبر ولحوم الحمر الانسية ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے سال متعہ حرام فرمادیا اور پالتو گدھوں کا گوشت بھی حرام کردیا۔

۳۰۶۰ ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن المحاقلة والمخاضرة والملامسة والمنابذة والمزابنة ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے محاقلہ یعنی ایک معین مقدار میں غلہ مالک زمین کو دیکر کاشت کرنے سے منع فرمایا۔ مخاضرہ یعنی زمین کی پیداوار کے ثلث یا ربع کو زمین کے کرایہ میں دینے سے منع فرمایا، مزابنہ یعنی درخت میں لگے پھل معین پیمانے میں بیچنا، ملامسہ یعنی چھونے کی بیع کہ صرف چھوکر بیع کرنا شرط ہوا لٹنے پلٹنے کا اختیار نہ ہو۔ منابذہ یعنی ایک دوسرے کی جانب پھینک دینے سے اس چیز کی بیع ہوجائے اور

۳۰۵۹ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب لحوم الحمر الانسية، ۲/ ۸۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۴۰۴ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹/ ۳۵۳
التمهيد لاحمد بن عبد البر، ۱۰/ ۱۰۴ ☆ السنن للدارقطنى، ۳/ ۲۵۹
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۰/ ۱۰، المسند للحميدى، ۶۰۵
۳۰۶۰ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب بيع المخاضرة، ۱/ ۲۹۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۹۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۲/ ۵۷
حلية الاولياء لابى نعيم، ۷/ ۳۲۴ ☆ السنن للدارقطنى، ۳/ ۳۶
مشكل الآثار للطحاوى، ۱/ ۴۲ ☆ شرح معانى الآثار، ۴/ ۲۹

دیکھنے کا کوئی موقع نہ ملے۔

۳۰۶۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحها،نهی البائع والمبتاع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع درختوں پر ناجائز فرمائی اس سے پہلے کہ وہ پھل نفع کے قابل ہوں۔بائع اور مشتری دونوں کو اس سے منع فرمایا۔

۳۰۶۲۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الذهب بالورق دینا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی چاندی کے عوض ادھار بیع سے منع فرمایا۔

۳۰۶۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الثمر حتی یصلح،ونهی عن الورق بالذهب نساء بناجز۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھل کی بیع قابل نفع سے پہلے ناجائز فرمائی،اور چاندی کی سونے کے عوض ادھار بیع بھی منع فرمائی۔

۳۰۶۴۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی النبی صلی

۳۰۶۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحها ، ۱/۲۹۲
السنن لابی داؤد
التمهید لابن عبد البر ، ۲/۱۹۱ ☆ مسند الربیع بن حبیب ، ۲/۴۱

۳۰۶۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب بیع الورق بالذهب نسیئة ، ۱/۲۹۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۲۰ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۶/۲۸۵

۳۰۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب السلم فی النخل ، ۱/۲۹۹
المسند للحمیدی ، ۶۲۲ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۴/۲۳

۳۰۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب السلم فی النخل ، ۱/۲۹۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۶۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۴/۲۵
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۲/۱۳۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۶/۲۴
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۴/۲۸۶ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع النخل حتی یاکل او یؤکل وحتی یوزن ،قلت : وما یوزن؟ قال رجل عندہ : حتی یحرز۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع قابل نفع سے پہلے ممنوع فرمائی، اور جب تک اس لائق نہ ہو کہ اس کو محفوظ کیا جاسکے۔

۳۰۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع الولاء وعن ہبتہ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء کو بیچنے اور ھبہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۰۶۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن بیع حبل الحبلۃ ۔ وکان بیعا یتبایعہ اہل الجاہلیۃ ، کان الرجل یتباع الجزور الی ان تنتج الناقۃ ،ثم تنتج التی فی بطنہا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع حبل الحبلہ سے منع فرمایا، یہ ایک طرح کی تجارت تھی جو دور جاہلیت میں رائج تھی ،یعنی ایک شخص اونٹنی اس شرط پر خریدتا کہ اس کی قیمت اس وقت دیگا جب وہ بچہ جنے گی اور اس بچہ کے بھی بچہ ہو۔

۳۰۶۷۔ **عن** ابی جحیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۰۶۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب آثم من تبرأ من موالیہ، ۹۹۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹/۲ ☆ السنن الکبری، للبیہقی، ۹۲/۱۰
التمہید لابن عبد البر، ۷۳/۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۴۱۸/۱۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۴۸/۱۲ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۳۳۱/۷
۳۰۶۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بیع الغرر وحبل الحبلہ، ۲۸۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۶/۱ ☆ شرح السنۃ، للبغوی، ۱۸۶/۸
المسند للحمیدی، ۶۸۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۳۵۲/۶
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۳۲/۱۴ ☆
۳۰۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الواشمۃ، ۸۸۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۸/۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲۶۹/۶

وسلم نهى عن ثمن الدم ،وثمن الكلب ،واكل الربا ،وموكله ، والواشمة، والمستوشمة ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون کی قیمت ، کتے کی قیمت سے منع فرمایا، سود کھانا، کھلانا، بدن گودنا اور گدوانا سب حرام فرمایا۔

۳۰۶۸ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن ثمن الكلب ، وحلوان الكاهن ، ومهر البغى ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت کاہن کی اجرت اور زنا کی خرچی سے ممانعت فرمائی۔

۳۰۶۹ ۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن خاتم الذهب ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے ممانعت فرمائی۔

۳۰۷۰ ۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن صوم يوم الفطر والنحر ،وعن الصماء ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۳۰۶۸۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب مهر البغى والنكاح الفاسد، ۸۰۵/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲۳۲/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۸/۶
المستدرك للحاكم ، ۳۳/۲ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۳۹۸/۸
مجمع الزوائد للهيثمى ، ۸۷/۴ ☆ المسند للعقيلى ، ۹۴/۴
المعجم الكبير للطبرانى ، ۲۶۵/۱۷ ☆

۳۰۶۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب خواتيم الذهب، ۸۷۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۶۸/۲ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ۳۰۵/۸
الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۱۶۱/۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۳۱۹/۶
تاريخ اصفهان لابى نعيم ، ۲۰۰/۱ ☆

۳۰۷۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب صوم يوم الفطر ، ۲۸۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۶/۳ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ۱۰۴/۲

علیہ وسلم نے عید الفطر اور ایام نحر کے روزوں سے ممانعت فرمائی۔ اور کپڑوں میں لپٹنے سے منع فرمایا۔

۳۰۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: وجدت امرأة مقتولة فی بعض مغازی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قتل النساء والصبیان ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے کسی معرکۂ جہاد غزوۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عورت کو مقتول پایا تو حضور نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے ممانعت فرمادی۔

۳۰۷۲۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن کراء الارض ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین کے کرایہ سے منع فرمایا۔

۳۰۷۳۔ **عن** محمد بن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: توفی ابن لام عطیة رضی الله تعالیٰ عنها، فلما کان الیوم الثالث دعت بصفرة فتمسحت به وقالت: نهینا ان نحد اکثر من ثلاث الا بزوج ۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ کے کسی بچہ کا انتقال ہوا، تیسرے دن آپ نے خوشبو منگا کر اپنے بدن پر لگائی اور بولیں: ہمیں شوہروں

۳۰۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل النساء فی الحرب، ۱/ ۴۲۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۳۱۵
التاریخ الکبیر للبخاری، ۵/ ۳۱۰ ☆ الدر المنثور، للسیوطی، ۱/ ۲۰۵
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳/ ۲۲۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۳۸۳
الکامل لابن عدی، ۳/ ۹۵۴ ☆

۳۰۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا استاجر ارضا فمات احدهما، ۱/ ۳۰۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۳۸ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳/ ۲۸۴
السنن للدارقطنی، ۳/ ۳۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶/ ۱۳۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۵/ ۱۴۲ ☆

۳۰۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب احداد المرأة علی غیر زوجها، ۱/ ۱۷۰

کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے روکا گیا ہے۔

۳۰۷۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضی ان الیمین علی المدعی علیہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مدعی علیہ پر قسم ہے۔

۳۰۷۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قضی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالشفعۃ فی کل مالم یقسم، فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعۃ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر غیر منقسم زمین میں شفعہ کا حکم فرمایا۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے پھیر دیئے جائیں تو شفعہ کا حق نہیں رہا۔

۳۰۷۶۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضی فی الجنین یقتل فی بطن امہ بغرۃ، عبداو ولیدۃ، فقال الذی قضی علیہ: کیف اغرم مالا اکل ولا شرب ولا نطق ولا استھل، ومثل ذلک بطل، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انما ھذا من اخوان الکھان۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بچے کا فیصلہ فرمایا جسکو اس کی والدہ کے پیٹ میں قتل کر دیا گیا تھا، کہ اس کے بدلے میں ایک غلام یا لونڈی دی جائے، جس شخص کو یہ دیت دینا تھی اس نے کہا: میں اس بچہ کی دیت کس طرح دوں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بات کی، نہ رویا، یہ تو ایسی بات تھی کہ آئی گئی

۳۰۷۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اختلف الراھن والمرتھن، ۱/۳٤۲
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳/۱۹۱ ☆

۳۰۷۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشفعۃ فیما لم یقسم، ۱/۳۰۰
شرح معانی الآثار للطحاوی، ٤/۱۲۱ ☆ التمھید لابن عبد البر، ۷/۳٦

۳۰۷٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکھانۃ، ۲/۸۵۷
التمھید لابن عبد البر، ۷/۱۱۱ ☆

ہوگئی، اس پر حضور نے فرمایا: یہ آدمی کاہنوں کا بھائی ہے۔

۳۰۷۷۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قضي فيمن زنی ولم يحصن بنفي عام وباقامة الحد عليه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی شخص کو ایک سال شہر بدر کرنے اور حد جاری کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

۳۰۷۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: امر النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اصحابه ان يجعلوها عمرة ويطوفوا، ثم يقصروا ويحلوا ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو عمرہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: طواف کر کے بال کٹوا دو اور احرام کھولدو۔

۳۰۷۹۔ **عن** ام المؤمنين حفصة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم امر ازواجه ان يحللن عام حجة الوداع فقلت: فمايمنعك؟ فقال: لبدت رأسي وقلدت هدي، فلست احل حتى انحر هديي ۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام کھولدینے کا حکم فرمایا، میں نے عرض کی: حضور آپ کیوں نہیں کھولتے؟ فرمایا: میں نے احرام باندھ لیا اور قربانی کا جانور متعین کرلیا ہے لہذا قربانی کے پہلے احرام نہیں کھولوں گا۔

۳۰۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب البکران یجلدان وینفیان، ۲/ ۱۰۱۰

۳۰۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب متی یحل المعتمر، ۱/ ۲۴۱

السنن لابی داؤد، باب افراد الحج،

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۳۰۵ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۲۷۸۵

۳۰۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حجة الوداع، ۲/ ۶۳۱

المسند لاحمد بن حنبل ۶/ ۲۸۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸/ ۱۰۵

البدایه والنهایه لابن کثیرة، ۵/ ۱۳۸ ☆

۳۰۸۰ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر الناس ان یکون آخر عهدهم بالبیت ،الا انه خفف عن الحائض ـ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حکم دیا کہ آخر میں طواف وداع ضرور کریں لیکن حائضہ عورتوں کو معاف ہے۔

۳۰۸۱ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : امر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بزکاة الفطر صاعا من تمر اوصاعا من شعیر ـ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور اور ایک صاع جو متعین فرمائے۔

۳۰۸۲ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر بزکاة الفطر قبل خروج الناس الی الصلوٰة ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدگاہ جانے سے پہلے فطرہ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۰۸۳ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : فرض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صدقة الفطر او قال : رمضان علی الذکر والانثی والحر

۳۰۸۰ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب طواف الوداع ، ۲۳۶/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الحج،
الصیح لا بن خزیمة ۲۹۹۹ ☆ المسند للحمیدی ، ۵۰۲
۳۰۸۱ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب صدقة الفطر صاعا من تمر، ۲۰۴/۱
المستدرک للحاکم ۲۸۳/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۳۶۴/۲۰
۳۰۸۲ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الصدقة قبل العید، ۲۰۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۶۷/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۵۷۶۳
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴۶/۲ ☆ المسند للعقیلی، ۱۷۳/۳
۳۰۸۳ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب صدقة الفطر علی الحر والمملوک ، ۲۰۵/۱
السنن للنسائی، ☆
شرح السنة للبغوی، ۷۶/۶ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۳۶/۴

والمملوك صاعا من تمر او صاعا من شعير ،فعدل الناس به نصف صاع من بر ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر واجب فرمایا، یا فرمایا: کہ رمضان کا صدقہ، مرد عورت، آزاد وغلام سب کی جانب سے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، لوگوں نے بعد میں اس کی مقدار نصف صاع گندم سے معین کی۔

۳۰۸۴ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر بقتل الكلاب ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا۔

۳۰۸۵ ـ **عن** ام شريك رضي الله تعالىٰ عنها قالت : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر بقتل الوزغ وقال : كان ينفخ على ابراهيم عليه الصلوة والسلام ـ

حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ وچھپکلی کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: یہ آتش نمرود میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے آگ بھڑکانے کو پھونک مارتا تھا۔

۳۰۸۶ ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها قالت : رخص النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الرقية من كل ذى حمة ـ

۳۰۸۴ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب اذا وقع الذباب فى شراب احد كم الخ ۴۶۷/۱
الصحيح لمسلم، كتاب المساقاة، ۴۳
السنن للنسائى، باب المياه، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۴۲/۱
۳۰۸۵ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب قول الله تعالىٰ واتخذ الله ابراهيم خليلا، ۴۷۳/۱
الصحيح لمسلم، كتاب السلام،
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۶/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۸۳۹۰
شرح السنة للبغوى، ۱۹۷/۱۲ ☆
۳۰۸۶ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب رقية الحية والعقرب، ۸۵۴/۲
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۱۱/۵ ☆ ۲۱

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۳۰۸۷۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رخص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تباع العرایا بخرصھا تمرا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں اجازت دی کہ درخت کے پھل اندازہ سے چھوہاروں کے عوض بیچ دے۔

۳۰۸۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نھی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر، ورخص فی لحوم الخیل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

۳۰۸۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: رخص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للحائض ان تنفر اذا حاضت۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو بغیر طواف وداع حج سے واپسی کی رخصت عطا فرمادی۔

۳۰۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۳۰۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرجل یکون لہ ممر، ۱/ ۳۲۰
التمھید لابن عبد البر، ۲/ ۳۳۱

۳۰۸۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لحوم الخیل، ۲/ ۸۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۹/ ۱۲۵
المستدرک للحاکم، ۲/ ۱۳۷ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۲۰۶
المصنف لعبد الرزاق، ۹۴۸۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/ ۶۸

۳۰۸۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المرأۃ تحیض بعد الافاضۃ، ۱/ ۴۷

۳۰۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری باب تباشر المرأۃ المرأۃ الخ، ۲/ ۷۸۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲۳۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لاتباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتها لزوجها کانہ ینظر الیها ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی عورت کی بے ستری نہ دیکھے کہ پھر شوہر سے اس طرح بیان کرے گویا وہ اس عورت کو علانیہ دیکھ رہا ہے۔

۳۰۹۱۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاکم والظن ،فان الظن اکذب الحدیث ،ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تباغضوا ولا تدابروا ، وکونوا عباد اللہ اخوانا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گمان سے بچو کہ یہ بسا اوقات سب سے جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے، کسی کی برائیاں تلاش نہ کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو، کسی سے بغض وعناد نہ رکھو، کسی سے تعلقات منقطع نہ کرو، بلکہ اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

۳۰۹۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تحروا بصلوتکم طلوع الشمس ولا غروبها ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آفتاب کے طلوع وغروب کے وقت اپنی نمازیں اٹکل سے نہ پڑھو۔

۳۰۹۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : بینما رجل واقف

۳۰۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب تعلیم الفرائض ، ۲/ ۹۹۵
الصحیح لمسلم ، کتاب البر والصلۃ ، ۲۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۳۱۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۶/ ۸۵
الامالی للشجری ، ۲/ ۱۴۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۶/ ۲۱۴
شرح السنۃ للبغوی ، ۱۳/ ۱۰۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۵/ ۳۷۵
۳۰۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الصلوۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس ۱/ ۸۲
الصحیح لمسلم ، کتاب صلاۃ المسافرین ۵۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۱۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷/ ۲۷۵
الصحیح لابن خزیمۃ ، ۱۲۷۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ۵/ ۲۰۲
المسند للحمیدی ، ۶۶۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۲/ ۵۸
۳۰۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الکفن فی ثوبین ۱/ ۱۶۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۲۲۱ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۳/ ۳۹۰
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۲/ ۲۴ ☆ المسند للحمیدی ، ۴۶۶

بعرفة اذوقع عن راحلته فوقصته ،او قال : فاوقصته . قال النبیّ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اغسلوا بماء وسدر ، وکفنوه بثوبین ، ولا تخنطوا رأسه ،ولا تخمروا رأسه ،فانه یبعث یوم القیامة ملبیا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عرفات میں وقوف کے درمیان ایک شخص اپنی سواری سے گراتو سواری نے اسے کچل ڈالا اوروہ ہلاک ہوگیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بیری کے پتوں سے جوش دیکر پانی سے نہلاؤ، اسے دو کپڑوں میں کفن دو، نہ تو اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو چھپاؤ اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھیگا۔

۳۰۹۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : لاتسافر المرأة ثلاثة ایام الا مع ذی محرم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت تین رات کا سفر بغیر ذی رحم محرم نہ کرے۔

۳۰۹۵۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : لاتصوم المرأة وبعلها شاهد الا باذنه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت شوہر کی موجودگی میں نفلی روزہ بغیر اجازت شوہر نہ رکھے۔

۳۰۹۶ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی

۳۰۹۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب فی یقصر الصلوة ، ۱/ ۱۴۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۴۵ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/ ۳۰
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳/ ۲۱۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱۰/ ۸۲
۳۰۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب صوم المرأة باذن زوجها تطوعا، ۲/ ۷۸۲
الجامع الصحیح للترمذی ، ۷۸۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۳۱۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۶/ ۲۰۲
الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۱۵۲ ☆ الامالی للشجری ، ۱/ ۱۷۸
۳۰۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا رأیتم الهلال فصوموا ، ۱/ ۲۵۵
الصحیح لمسلم ، کتاب الصیام ، ۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۶۳ ☆ السنن للدارمی ، ۲/ ۳

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر رمضان فقال : لاتصوموا حتی تروا الهلال ، ولا تفطروا حتی تروہ ، فان غم علیکم فاقدروا لہ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے رمضان کا تذکرہ ہوا، فرمایا: جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو، اور افطار بھی نہ کرو جب تک چاند کی رویت کا ثبوت نہ ہو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو پورے تیس دن شمار کرو۔

۳۰۹۷ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لاتعذبوا بعذاب اللہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے عذاب کی طرح لوگوں کو سزائیں نہ دو۔

۳۰۹۸ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لایبیع بعضکم علی بیع بعض ، ولا تلقوا السلع حتی یھبط بھا الی السوق ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے، اور سامان تجارت کو شہر کے باہر ہی نہ روک لو جب تک کہ وہ بازار نہ آجائے۔

۳۰۹۹ ۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۰۹۷ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعذب بعذاب اللہ ۱/ ۴۲۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۱۷ ☆ المستدرک للحاکم، ۳/ ۵۳۹
نصب الرایۃ للزیلعی، ۳/ ۴۰۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۵/ ۳۹۰
السنن للدارقطنی، ۳/ ۱۰۸ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳/ ۱۲۳
۳۰۹۸ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب النھی عن تلقی الرکبان ۱/ ۲۸۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۶۳ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۲۵۵
السنن الکبری للبیہقی، ۵/ ۳۴۵ ☆ فتح الباری، للعسقلانی، ۴/ ۳۷۳
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/ ۳ ☆
۳۰۹۹ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا ینکح الاب وغیرہ البکر والثیب الا برضاھما، ۲/ ۷۷۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۴۳۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۷/ ۱۲۲
فتح الباری للعسقلانی، ۹/ ۱۹۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۵۷

وسلم : لاتنكح الايم حتى تستامر ، ولا تنكح البكر حتى تستاذن ،قالوا : يارسول الله ! و كيف اذنها ؟ قال : ان تسكت ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ سے بغیر صریح اجازت لئے اسکا نکاح نہ کیا جائے ،اور دوشیزہ کا بغیر اذن ،عرض کی: یارسول اللہ! اذن کس طرح ہوگا فرمایا: اگر وہ خاموش ہوجائے تو یہ بھی اذن ہے۔

۳۱۰۰ ـ **عن** معاوية رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الاغلوطات ـ

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسائل مبہمہ بیان کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۱ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهماقال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الاخصاء ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خصی ہونے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۲ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الْاِقْرَانِ اَنْ يستاذن الرجل اخاه ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشترکہ کھجوروں کو ساتھی کی اجازت کے بغیر کھانے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۰ـ السنن لابی داؤد، باب التوقی فی الفتیا، ۲/۵۱۵
المسند لاحمد بن حنبل، ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۵۷
المعجم الكبير للطبرانی، ۱۹/۳۸۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۲۶۳
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۷/۴۳۷ ☆
۳۱۰۱ـ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۵۸ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر،
۳۱۰۲ـ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا اذن انسان لآخر شيئا جائز، ۱/۳۳۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۴ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۸/۱۱۸

۳۱۰۳ ـ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال :نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الاقعاء والتورك فی الصلوة ـ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے اور سرین پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۳۱۰٤ ـ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن التبتل ـ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا سے بالکل کنارہ کشی اور عورتوں سے شادی نہ کرنے کو منع فرمایا۔

۳۱۰۵ ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن التبقر فی الاهل والمال ـ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال ودولت میں حد سے تجاوز نہ کرو۔

۳۱۰٦ ـ **عن** عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی

۳۱۰۳ ـ المستدرك للحاكم، ۱/ ۲۷۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲۳۳
السلسلة الصحيحة للالبانی، ۱٦۷۰، ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۵۵۷
السنن الكبرى للبيهقی، ۲/ ۱۲۰ ☆

۳۱۰٤ ـ الجامع الصحيح للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن القتيل، ۱/ ۱۲۸
السنن لابن ماجه، باب النهی عن التبتل، ۱/ ۱۳۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۱۷۵ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ٤/ ۱۲۸
الدر المنثور للسيوطی، ۲/ ۳۱۰ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۵۵۸

۳۱۰۵ ـ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۵۵۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ٤۳۹
السلسلة الصحيحة للالبانی، ۱۲۰ ☆

۳۱۰٦ ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن الترجل الا غبا، ۱/ ۲۰۸
السنن لابی داؤد، كتاب الترجل، ۲/ ۵۷۲
السنن للنسائی، باب الترجل غبا، ۲/ ۲۳۵
التمهيد لابن عبد البر، ۵/ ۵۱ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۵۰۱
حلية الاولياء لابی نعيم، ٦/ ۲۷۹ ☆ المسند لعقيلی، ٤/ ۱۳۷
المصنف لابن ابی شيبة، ۸/ ۳۹۲ ☆ الكامل لابن عدی،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۷۔ **عن** الحسین بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الجداد باللیل والحصاد باللیل۔

حضرت امام حسین بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راتوں کو کھجور توڑنے اور کھیتی کاٹنے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۸ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الجلالۃ ان یرکب علیہا او یشرب من البانہا وان یوکل لحمہا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پلیدی کھانے والے جانوروں پر سواری کرنے، ان کا دودھ پینے اور ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۹ ۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت لوگوں کی گردن پھلانگنے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی

۳۱۰۷۔ السنن الکبری للبیہقی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۸

۳۱۰۸۔ السنن لابی داؤد باب الشرب من فی السقاء، ۲/ ۵۲۳

المستدرک للحاکم ۲/ ۳۹ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۸/ ۱۴۷

السنن الکبری للبیہقی، ۹/ ۳۳۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۳۰۴

الکامل لابن عدی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۸

۳۱۰۹۔ السنن لابی داؤد باب الاحتباء یوم الجمعۃ، ۱/ ۱۵۸

المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۴۳۹ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۴/ ۷۹

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۸ ☆

۳۱۱۰۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۶/ ۱۰۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۸

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الحكرة بالبلد ،وعن التلقى ،وعن السوم قبل طلوع الشمس ،وعن ذبح قنى الغنم ـ

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا: غلہ کو اس وقت تک روکنا کہ بازار میں کمیاب ہو کر گراں قیمت ہو جائے۔ غلہ شہر سے باہر ہی بازار آنے سے قبل خرید لیا جائے۔ طلوع آفتاب سے قبل ہی بیع کرلی جائے۔ اور دودھ دینے والی بکری کو ذبح کیا جائے۔

۳۱۱۱۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الدواء الخبيث ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہر قاتل کے استعمال سے منع فرمایا۔

۳۱۱۲۔ **عن** معاوية رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الركوب على جلود النمار ـ

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۳ ـ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن السدل فى الصلوة ، وان يغطى الرجل فاه ـ

۳۱۱۱۔ الجامع للترمذى، باب من قتل نفسه بسم وغيره ۲/۲۵
السنن لابن ماجه، باب النهى عن الدواء الخبيث ۱/۲۴۷
السنن لابى داؤد، باب فى الادوية المكروهة، ۲/۵۴۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۰۵ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۴۱۰
السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰/۵ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ۴/۲۶۴
حلية الاولياء لابى نعيم، ۸/۳۷۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۵۸
۳۱۱۲۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹/۳۵۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۵۸
۳۱۱۳۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى كراهية السدل فى الصلوة، ۱/۵۰
السنن لابى داؤد، باب السدل فى الصلوة، ۱/۹۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۹۵ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۲/۲۵۹
الكامل لابن عدى، ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۵۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں سدل اور ڈھاٹا لگانے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن السوم قبل طلوع الشمس، وعن ذبح ذوات الدر۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج طلوع ہونے قبل خرید وفروخت سے منع فرمایا، اور دودھ دیتے جانوروں کو ذبح کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۵۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الشرب قائما، والاکل قائما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر کھانے پینے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الشراء والبیع فی المسجد وان ینشد فیہ ضالۃ، وان ینشد فیہ شعر، ونہی عن التحلق قبل الصلوۃ یوم الجمعۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید وفروخت سے منع فرمایا، نیز مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے سے اور شعر گوئی سے، اور نماز جمعہ سے پہلے جمعہ کے دن حلقہ بندی سے بھی ممانعت فرمائی۔

۳۱۱۴۔ السنن لابن ماجہ، باب الصوم، ۱/۱۵۹
الکامل لابن عدی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۹

۳۱۱۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النہی عن الشرب قائما، ۲/۱۰
السنن لابن ماجہ، باب الشرب قائما، ۲/۲۴۴
المسند لاحمد بن حنبل ۳/۱۸۲ ☆ الکامل لابن عدی،
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۷۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۸/۱۸

۳۱۱۶۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲/۴۱۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۱۲
الدر المنثور للسیوطی، ۵/۵۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۹

۳۱۱۷۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الصلوة على القبور ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۸ ۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الصلوة في الحمام ، وعن السلام على بادى العورة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حمام میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا، اور ننگے شخص کو سلام کرنے سے بھی ممانعت فرمائی۔

۳۱۱۹ ۔ **عن** جابر بن عبدالله رضي الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الضحك من الفرطة ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۰ ۔ **عن** عبد الواحد بن معاوية بن خديج رضي الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الطعام الحار حتى يبرد ۔

حضرت عبد الواحد بن معاویہ بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرم کھانا کھانے سے منع فرمایا جب تک ٹھنڈا نہ ہو۔

۳۱۲۱ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله

۳۱۱۷۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۴/ ۲۴۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۹

۳۱۱۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۹ ☆

۳۱۱۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۹ ☆

۳۱۲۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۹ ☆

۳۱۲۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۳۰۹ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۸/ ۳۲

التمهید لابن عبد البر، ۱/ ۳۹۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۲۰

تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/ ۲۵۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۰

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النفخ فی الطعام والشراب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۲۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النفخ فی السجود ، وعن النفخ فی الشراب ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدے میں جاتے وقت زمین پر پھونک مارنے اور پانی میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الوسم فی الوجہ ،والضرب فی الوجہ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرے پر بھسمہ لگانے اور چہرے پر مارنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۴۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الوشم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گودنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۵ ۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الاجابۃ طعام الفاسقین ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدکاروں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۲۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۲/ ۸۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵٦۰

۳۱۲۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التحریش بین البہائم والوسم الخ، ۱/ ۲۰۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۳۷۸ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۵/ ۲۵۵
الصحیح لابن خزیمۃ، ۲۵۵۱ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۸/ ۱۰۹

۳۱۲۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۱۹، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵٦۱

۳۱۲۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵٦۱

۳۱۲۶ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن اکل الهرة ، وعن اکل ثمنها ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلی کا گوشت کھانے اور اس کی قیمت استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۷۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن اکل المجثمة وهی التی تصبر با النبل ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے پرندہ اور خرگوش کے گوشت کھانے سے منع فرمایا جسکو باندھ کر مار ڈالا جائے۔

۳۱۲۸ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الصبرة من التمر لایعلم مکیلها بالکیل المسمی من التمر ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے اس ڈھیر کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جسکا ناپ معلوم نہ ہو

۳۱۲۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الکالي بالکالي ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۱۲۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة ثمن الکلب والسنور، ۱/۱۵۳
السنن الکبری للبیهقی، ۶/۱۱ ☆ العلل المتناهیة لا بن الجوزی، ۲/۱۰۶
السنن للدارقطنی، ۳/۲۹۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۵۲
المستدرک للحاکم، ۲/۳۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۱
۳۱۲۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة اکل المصبورة، ۱/۱۷۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۱ ☆
۳۱۲۸۔ السنن للنسائی، باب بیع الصبرة من التمر، ۲/۱۹۱
المستدرک للحاکم، ۲/۳۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۲۹۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۲ ☆
۳۱۲۹۔ السنن للدارقطنی، ۳/۷۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۲ ☆

وسلم نے ادھار کی ہوئی چیز کو پھر ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع حبل الحبلة ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کی بیع منع فرمایا۔

۳۱۳۱۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الشاة باللحم ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کو گوشت کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳۲ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع المضامین والملاقیح وحبل الحبلة ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کے پیٹ میں بچوں اور پھر ان کے ہونے والوں بچوں کی بیع سے منع فرمایا۔ اور جانور مادہ کی اس طرح بیع کہ اس کی قیمت جب دیگا جب کہ وہ بچہ جنے اور پھر اس بچہ کا بچہ ہو۔

۳۱۳۳ ۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن جلد الحد فی المساجد ۔

۳۱۳۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن بیع حبل الحبلة، ۱/۱۴۷
السنن لا بن ماجه، باب النهی عن شراء ما فی بطون الانعام، ۱/۱۵۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۵۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/۱۷۶
المسند للحمیدی، ۶۸۹ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۶/۲۵۲
تاریخ بغداد للخطیب ۱۴/۱۳۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵/۵۶۲
۳۱۳۱۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۲ ☆
۳۱۳۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۰۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۲۳۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۳ ☆
۳۱۳۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۳ ☆

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مساجد میں حدیں جاری کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳٤۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن حلق القفا الا عند الحجامۃ ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گدی کے بال مونڈنے سے منع فرمایا مگر پچھنا لگوانے کے لئے۔

۳۱۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ذبیحۃ نصاری العرب ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ ناجائز فرمایا۔

۳۱۳٦ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ذبیحۃ المجوسی وصید کلبہ وطائرہ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسی کے ذبیحہ اور اس کے کتے اور پرندہ کے شکار کو ناجائز فرمادیا۔

۳۱۳۷ ۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن شریطۃ الشیطان ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان کا ذبیحہ یعنی اس جانور کا گوشت نہ کھاؤ جس کو ذبح کرتے وقت ادھورا چھوڑ دیا جائے اور وہ مرجائے۔

۳۱۳٤۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۱٦۹ ☆
الکامل لابن عدی، ☆
۳۱۳۵۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۹/ ۲۱۷ ☆ الکامل لابن عدی،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵٦۳ ☆
۳۱۳٦۔ السنن للدارقطنی، ٤/ ۲۹۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵٦۳
۳۱۳۷۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۹/ ۲۷۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵٤۲

۳۱۳۸ ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن صیام رجب کلہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رجب کے پورے ماہ روزے رکھنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳۹ ـ **عن** ابی ریحانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن عشر، الوشر، الوشم، والنتف، ومکامعۃ الرجل الرجل بغیر شعار، ومکامعۃ المرأۃ المرأۃ بغیر شعار، وان یجعل الرجل فیہ اسفل ثیابہ حریرا مثل الاعاجم، وان یجعل علی منکبیہ حریرا مثل الاعاجم، وعن النہبی، ورکوب النمار ولبس الخاتم الالذی سلطان ۔

حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا۔ دانتوں کو ریتنا اور بناؤ سنگار کے لئے تیز کرنا۔ بدن گودنا، سفید بال اکھیڑنا، دومردوں کا ایک کپڑے میں لپٹنا، دوعورتوں کا ایک کپڑے میں لپٹنا، عجمیوں کی طرح نیچے کا کپڑا ریشم کا پہننا، عجمیوں کی طرح مونڈھوں پر ریشم کا کپڑا ڈالنا، لوٹ مار کرنا، چیتے کی کھال پر بیٹھنا، انگوٹھی کا استعمال مگر حاکم وسلطان کے لئے۔

۳۱۴۰ ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قتل اربع من الدواب، النملۃ والنحلۃ، والہد ہد، والصرد ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۳۱۳۸ ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۳۴۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۴

۳۱۳۹ ـ السنن للنسائی، باب النتف ۲/ ۲۳۷ ☆
السنن لابی داؤد، باب من کرہ لبس الحریر ۲/ ۵۶۱
السنن الکبریٰ للبیہقی، ۳/ ۲۷۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۴/ ۱۳۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۴ ☆

۳۱۴۰ ـ السنن لابی داؤد، باب فی قتل الذر، ۲/ ۷۱۴
السنن لابن ماجہ، باب ما ینہی عن قتلہ، ۲/ ۲۳۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۳۳۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳/ ۱۲۰
الدر المنثور للسیوطی، ۴/ ۱۲۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹/ ۵۶۴
شرح السنۃ للبغوی، ۱۱/ ۲۴۱ ☆ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۹/ ۳۱۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا، چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورا۔

۳۱۴۱ ۔ **عن** عبد الرحمن بن معاوية المرادي رضي الله تعالىٰ عنه مرسلا قال: نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن قتل الخطاطيف ۔

حضرت عبد الرحمن بن معاویہ مرادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطاطیف پرندے کو جو ابابیل کے مانند ہوتا ہے مارنے سے منع فرمایا۔

۳۱۴۲ ۔ **عن** رافع بن خديج رضي الله تعالىٰ عنه قال: نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن كسب الامة حتى يعلم من اين هو ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندی کی کمائی سے منع فرمایا جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں سے کر کے لائی۔

۳۱۴۳ ۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنهما قال: نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن نتف الشيب ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا۔

۳۱۴۴ ۔ **عن** عبدالرحمن بن شبل رضى الله تعالىٰ عنه قال: نهى رسول الله

۳۱۴۱ ۔ الجامع الصغير للسيوطي، ۲/ ۵٦۵ ☆ الموضوعات لا بن الجوزى، ۱/ ۱۸۹

۳۱۴۲ ۔ المستدرك للحاكم، ۲/ ٤۲ ☆ السنن الكبرى، للبيهقي، ٦/ ۱۲۷

المصنف لا بن ابى شيبة، ۷/ ۳۵ ☆ حلية الاولياء لا بى نعيم ۷/ ۱۰۱

كنز العمال، للمتقى، ۹٤۲٦، ٤/ ٤۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵٦۵

۳۱۴۳ ۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى النهى عن نتف الشيب ۲/ ۱۰۵

السنن للنسائى، باب النهى عن نتف الشيب ۲/ ۱۲۵

السنن لا بن ماجه، باب نتف الشيب، ۲/ ۲٦٤

المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۰٦ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة، ۸/ ٤۸۹

الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵٦۵ ☆

۳۱۴٤ ۔ السنن لا بى داؤد، باب صلوة من لا يقيم صلبه فى الركوع، ۱/

المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ٤۷۷ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/ ۲۲۹

السنن الكبرى للبيهقى، ۲/ ۱۱۸ ☆ الطبقات الكبرى لا بن سعد ٤/ ۸۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب ،وافتراش السبع ،وان یوطن الرجل المکان فی المسجد کما یوطن البعیر ۔

حضرت عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کوے کی طرح ٹھونگے مارنے اور درندے کی طرح چارزانو بیٹھنے اور مسجد میں ایک جگہ اپنے لئے خاص کرنے سے منع فرمایا کہ جس طرح اونٹ اپنی ایک جگہ بیٹھنے کی بنالیتا ہے۔

۳۱۴۵۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یتباھی الناس فی المساجد ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مساجد میں فخر وریاء سے منع فرمایا۔

۳۱۴۶۔ **عن** بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یقعد الرجل بین الظل والشمس ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص آدھا سائے میں بیٹھے اور آدھا دھوپ میں۔

۳۱۴۷ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یتعاطی السیف مسلولاً ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے سے منع فرمایا۔

۳۱۴۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۵ ☆

۳۱۴۶۔ السنن لابن ماجہ ، باب الجلوس بین الظل والشمس ، ۲/۲۶۴
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۸/ ۴۹۱ ☆ الکامل لابن عدی،
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۶۶ ☆

۳۱۴۷۔ الجامع للترمذی ، باب النہی عن تعاطی السیف مسلولاً، ۲/ ۳۹
السنن لابی داؤد ، باب فی النہی ان یتعاطی السیف مسلولاً، [illegible] ۲/ ۳۴۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۳۰۰ ☆ المستدرک للحاکم ۴/ ۲۹۰
تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۲/ ۲۲۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۸/ ۳۹۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۸/ ۳۹۵ ☆

۳۱۴۸۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یقوم الامام فوق شئ والناس خلفه ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام اونچی جگہ کھڑا ہو اور مقتدی اس کے پیچھے نیچی جگہ پر ہوں۔

۳۱۴۹ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یتخلی الرجل تحت شجرة مثمرة ، ونهی ان یتخلی علی ضفة نهر جار ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھل دار درخت کے نیچے رفع حاجت سے منع فرمایا، نیز جاری نہر کے کنارے بھی اس سے منع فرمایا۔

۳۱۵۰ ۔ **عن** عبد الله بن سرجس رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یبال فی الجحر ۔

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۵۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یسمی الرجل حربا ، او ولیدا، او مرة ، او الحکم ، او ابا الحکم ، او افلح ، او نجیحا ، او یسارا ، او نافعا ، او رباحا ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان ناموں سے منع فرمایا ، حرب ، ولید ، مرہ ، حکم ، ابو الحکم ، افلح ، نجیح ، یسار ، نافع ، رباح۔

۳۱۴۸۔ السنن للدارقطنی ، ۲/۸۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۶۶

۳۱۴۹۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۴/۹۳ ☆ المسند للعقیلی ، ۳/۴۵۸

الکامل لابن عدی ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۶۶

۳۱۵۰۔ السنن لابی داؤد باب النهی عن البول فی الجحر ، ۱/۵

الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۶۶ ☆

۳۱۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/۸۹ ☆

۳۱۵۲ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یضحی لیلا ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۵۳ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا ،او یرحب بہم ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین سے مصافحہ، ان کی تعظیم کے پیش نظر کنیت سے پکارنا اور مرحبا کہنے سے منع فرمایا۔

۳۱۵۴ ۔ **عن** علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرسلا قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تستر الجدر ۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیواروں پر پردہ ڈالنے سے منع فرمایا۔

۳۱۵۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : تراء ی الناس الہلال، فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی رأیتہ فصام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامر الناس بالصیام ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ لوگوں نے چاند دیکھ لیا ہے اور میں نے بھی، تو حضور نے روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۳۱۵۶ ۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت

۳۱۵۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۸ ☆

۳۱۵۳۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۹/ ۲۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۸

۳۱۵۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۸ ☆

۳۱۵۵۔ المستدرک للحاکم، ۱/ ۵۸۵ ☆

۳۱۵۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷۵۸۷، ۹/ ۶۰۰ ☆

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأمر المسح علی ظھر الخف ۔

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ موزوں کے اوپری حصہ پر مسح کرنے کا حکم فرماتے ۔

۳۱۵۷ ۔ **عن** عبد اللہ بن حنظلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بالوضوء عند کل صلوۃ طاھرا اوغیرطاھر ،فلما شق ذلک علیہ امر بالسواک لکل صلوۃ ،فکان ابن عمر یری ان بہ قوۃ فکان لایدع الوضوء لکل صلوۃ ۔

حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نماز کے لئے وضو کا حکم فرمایا خواہ پہلے سے باوضو ہو یا بے وضو۔ لیکن جب لوگوں کے لئے اس میں دشواری ملاحظہ فرمائی تو صرف مسواک کا حکم باقی رکھا، لیکن حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے لئے اس میں طاقت رکھتے تھے لہذا ہر نماز کے لئے وضو فرماتے ۔

۳۱۵۸ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بزکاۃ الفطر ان تودی قبل خروج الناس الی الصلوہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید گاہ جانے سے قبل فطرہ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۱۵۹ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بزکاۃ الفطر بصاع من تمر ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع کھجور ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۱۵۷ ۔ السنن الکبری للبیھقی ، ۱/۳۸ ☆

۳۱۵۸ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۷۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۵۷۶۳

شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/٤٦ ☆ المسند للعقیلی ، ۳/۱۷۳

۳۱۵۹ ۔ المستدرک للحاکم ، ۲/۳۱۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/۳٦٤

۳۱٦۰ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم امر بلعق الا صابع و الصحفة ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے کے آخر میں انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم فرمایا۔

۳۱٦۱ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان نشترك فی الابل والبقر كل سبعة منافی بدنه ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے میں قربانی کے لئے سات لوگ شریک ہوں۔

۳۱٦۲ ۔ **عن** سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان نعجل الافطار ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں افطار میں جلدی کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۱٦۳ ۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم باقصار الخطب ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبوں میں اختصار کا حکم فرمایا۔

۳۱٦٤ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان نتمسح بعظم او بعر ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۱٦۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/٤ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۸٦/۱
المصنف لابن ابی شیبة ۱۰۸/۸ ☆
۳۱٦۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱٦/٤ ☆
۳۱٦۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲٤۳۹٦، ٦۱۳/۸ ☆
۳۱٦۳۔ المستدرک للحاکم، ٤۲۱/۱ ☆
۳۱٦٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۳/٤ ☆

علیہ وسلم نے ہمیں گوبر اور مینگنی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۶۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: نهانا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان تدخل علی المغیبات۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ان عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا جنکے شوہر گھروں میں نہ ہوں۔

۳۱۶۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان تزوج المرأة علی عمتها او علی خالتها۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ایک وقت میں بیوی کے ساتھ اس کی پھوپھی یا خالہ سے بھی نکاح کرے۔

۳۱۶۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: نهانا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نطرق النساء، ثم طرقنا هن بعد۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم عورتوں کے دروازے کھٹکھٹائیں اور پھر ان کے لئے راستے ہموار کریں۔

۳۱۶۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: نهانا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الطروق اذا جئنا من السفر۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر سے واپسی کے وقت رات میں آنے سے منع فرمایا۔

۳۱۶۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: نهی رسول الله صلی

۳۱۶۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۹۵
۳۱۶۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۶۸
۳۱۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۴۳
۳۱۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۹۰
۳۱۶۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۱۵

الله تعالیٰ علیه وسلم ان یتناجی اثنان دون الثالث اذا لم یکن معهم غیرهم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ دو شخص آپس میں چپکے چپکے گفتگو کریں اور تیسرا علحدہ رہے جبکہ ان کے پاس اور دوسرے اشخاص نہ ہوں۔

﴿۴۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،

قضی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،

اتنی حدیثوں میں وارد ہے جنکے جمع کو ایک مجلد کبیر بھی ناکافی ہو۔ خود قرآن عظیم ہی نے جو ارشاد فرمایا:

وما آتکم الرسول فخذوه ومانها کم عنه فانتهوا۔

جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔

امر و نہی اور قضا کو اوروں کی طرف بھی اسناد کرتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ:

اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔

مجھے تو یہ ثابت کرنا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احکام شرعیہ سے فقط آگاہی و واقفیت کی نسبت نہیں جس طرح وہ سرکش طاغی تقویۃ الایمان میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا کر کے کہتا ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہی ہے کہ اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل۔ تقویہ

مسلمانو! للہ انصاف، یہ اس کس ناکس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل جمیلہ وکمالات رفیعہ ودرجات منیعہ جن میں زید وعمر کی کیا گنتی انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین علیہم الصلوۃ والتسلیم کا بھی حصہ نہیں، سب ایک لخت اڑا دیئے۔ سب لوگوں سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتیاز صرف دربارۂ احکام رکھا اور وہ بھی اتنا کہ حضور واقف ہیں اور لوگ غافل، تو انبیاء سے تو کچھ امتیاز رہا ہی نہیں کہ وہ بھی واقف ہیں غافل نہیں، اور

امتیوں سے بھی امتیاز اتنے ہی دیر تک ہے کہ وہ غافل رہیں، واقف ہوجائیں تو کچھ امتیاز نہیں، کہ اب وقوف وغفلت کا تفاوت نہ رہا اور امتیاز اس میں منحصر تھا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مسلمانو! دیکھا یہ حاصل ہے اس شخص کے دین کا یہ پچھلا کلمہ ہے محمد رسول اللہ پر اس کے ایمان کا جس پر اس نے خاتمہ کیا۔

حالانکہ واللہ دربارۂ احکام بھی صرف اتنا ہی امتیاز نہیں بلکہ حضور حاکم ہیں، صاحب فرمان ہیں، مالک افتراض ہیں، والی تحریم ہیں، سن او سرکش! احکام سے اپنے نزدیک واقف تو تو بھی ہے، پھر تجھے کوئی کہے گا کہ شریعت کے فرائض تیرے فرض کیے ہوئے ہیں؟ شرع کے محرمات تو نے حرام کیے ہیں؟ جن پر زکوۃ نہیں انہیں تو نے معاف کر دیا ہے؟ شریعت کا راستہ تیرا مقرر کیا ہوا ہے؟ شرائع میں تیرے احکام بھی ہیں؟ اور وہ احکام احکام خدا کے مثل مساوی ہیں؟ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ سب باتیں کہی جاتی ہیں، خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں، لہذا فقیر نے صرف اسی قسم احادیث پر اقتصار کیا اور بفضلہ تعالیٰ اپنا نیزۂ خارا گزار وآہن گزاران گستاخان چشم بندو دہن باز کے دل وجگر کے پار کر دیا۔ وللہ الحمد

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں علامہ شہاب خفاجی پر کہ نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر کی شرح میں۔

نبینا الآمر الناهي فلا احد ۔ ابر في قول لا منه ولا نعم۔

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب امر و نہی ہیں تو ان سے زیادہ ہاں اور نہ کے فرمانے میں کوئی سچا نہیں۔ فرماتے ہیں۔

معنى نبينا الآمر الخ ۔ انه لا حاكم سواه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فهو حاكم غير محكوم ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحب امر و نہی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضور حاکم ہیں حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں، نہ وہ کسی کے محکوم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الامن والعلی ۲۰۰

(۶۹) خدا اور رسول کو ایک ضمیر تثنیہ میں جمع کرنے کا حکم

۳۱۷۰ ـ **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خطب رجل عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ،ومن یعصھما فقد غوی ـ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ پڑھا اور اس میں یہ لفظ کہے، من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فقد غوی ، جس نے اللہ ورسول کی اطاعت کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا برا خطیب ہے، تو یوں کہہ: کہ جس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔

ابوداؤد کی روایت میں ہے۔

قال : قم ،او قال : اذھب فبئس الخطیب انت ـ

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھ، یا فرمایا: چلا جا، کہ تو برا خطیب ہے۔

قاضی عیاض وغیرہ ایک جماعت علما کا ارشاد ہے۔

انما انکر علیہ تشریکہ فی الضمیر المقتضی للتسویۃ ،وامرہ بالعطف تعظیما للہ تعالی بتقدیم اسمہ ـ

یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس خطیب کا اللہ ورسول کا ایک ضمیر تثنیہ میں جمع کرنا پسند نہ فرمایا کہ اس میں برابری کا وہم نہ ہو جائے، اور حکم دیا کہ یوں کہے: جس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی، جس میں اللہ عزوجل کا نام اقدس نام پاک رسول اللہ سے تعظیما مقدم رہے، حالانکہ حدیث میں خود ہے۔

۳۱۷۱ـ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ،ومن یعصھما فانہ لایضر الانفسہ ولا یضر اللہ شیئا ـ

۳۱۷۰ـ شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/ ۳۶۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۸/ ۹۹
۳۱۷۱ـ السنن لابی داؤد، باب فی خطبۃ النکاح، ۱/ ۲۸۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ ورسول کی اطاعت کی وہ راہ یاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ اپنا ہی نقصان کریگا، اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرر نہ پہونچا سکے گا۔

﴿۴۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ضمیر میں اللہ ورسول کو جمع نہ کرنے کی جو توجیہ ہم نے بیان کی وہی صحیح ہے کہ اس دوسری حدیث سے منافات لازم نہ آئے۔

امام اجل نووی علیہ الرحمۃ والرضوان نے منہاج میں یوں توجیہ فرمائی کہ ضمیر تثنیہ میں جمع کرنے کی ممانعت اس لئے وارد ہوئی کہ خطبات ومواعظ میں خوب خوب وضاحت مقصود ہوتی ہے اور رموز واشارات سے بچنا لازم ہوتا ہے، اور اس طرح کی ضمیر تثنیہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں متعدد مقامات پر ہے۔

جیسے حضور نے فرمایا:

ان یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما۔

تو ضمیر تثنیہ یہاں اسی لئے وارد ہوئی کہ یہ خطبہ وعظ نہیں، کہ اسکا محفوظ رکھنا لازم نہیں بلکہ فقط نصیحت مقصود ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ایک حکم شریعت ہے تو جتنے الفاظ کم ہوں اتنا ہی حفظ آسان ہوگا کہ اس کو محفوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

اقول۔ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس تکلف پر اس لئے برانگیختہ کیا کہ ان کی نظر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطیب کو ضمیر تثنیہ میں اللہ ورسول کو جمع فرمانے سے باز رکھنا اور پھر خود دوسرے موقع پر جمع فرمانا ان دونوں کے درمیان تنافی ہے۔ حالانکہ آپ نے دیکھ لیا کہ دونوں میں تنافی نہیں، نیز خطبہ میں ضمائر کا ترک واجب نہیں، اور ضمیر کے مقام پر اسم ظاہر کو لانا بھی وضاحت کے لئے شرط نہیں۔

ہاں اضمار کو اظہار مقصود میں وہاں مخل سمجھا جاتا ہے جہاں التباس کا خوف ہو اور یہاں ایسا نہیں۔ تو یہاں بصورت ضمیر تثنیہ ذکر کرنا اس بات کا سبب کیسے ہو جائیگا کہ حضور اس کی مذمت فرمائیں اور اس کو مجلس سے برخاست فرمادیں، حالانکہ خود آپ کلام میں ایجاز کو پسند فرماتے جبکہ مقاصد کو سمجھانے میں خلل انداز نہ ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے کہ نماز خوب طویل کرو اور خطبے چھوٹے پڑھو۔ بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔

اب جبکہ ابوداؤد شریف سے یہ ثبوت مل گیا کہ حضور نے خود یہ طریقہ خطبہ ہی میں استعمال فرمایا تو امام نووی کی توجیہ اب قابل قبول نہ رہی، چھٹکارہ کی راہ یہ ہی ہے کہ ہماری ذکر کردہ توجیہ کو تسلیم کیا جائے۔ والحمد للہ علی التوفیق۔

الامن والعلی ۲۰۵

(۷۰) "اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہو جائے" اس قول کی تحقیق

۳۱۷۲۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجلا من المسلمین رأی فی النوم انہ لقی رجلا من اھل الکتاب فقال: نعم القوم انتم، لولا انکم مشرکون تقولون ماشاء اللہ وشاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وذکر ذلک للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال؛ اما واللہ! ان کنت لا عرفھا لکم، قولوا: ماشاء اللہ ثم ماشاء اللہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل اسلام سے کسی صاحب کو خواب میں ایک کتابی ملا، وہ بولا: تم بہت خوب لوگ ہو اگر شرک نہ کرتے، تم کہتے ہو جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مسلم نے یہ خواب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: فرمایا: سنتے ہو خدا کی قسم! تمہاری اس بات پر مجھے بھی خیال گذرتا تھا، یوں کہا کرو جو چاہے اللہ پھر جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۱۷۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا حلف احدکم فلا یقل ماشاء اللہ وشئت، ولکن لیقل ماشاء اللہ ثم شئت۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص قسم کھائے تو یوں نہ کہے کہ جو چاہے اللہ اور میں چاہوں، ہاں یوں کہے: جو چاہے اللہ پھر میں چاہوں۔

۳۱۷۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۵۳۱، ۵۴۶، ۵۵۲

۳۱۷۳۔

۳۱۷٤ ۔ **عن** طفیل بن سخبرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رأی فیما یری النائم کانہ مر برھط من الیھود فقال : من انتم ؟ قالوا: نحن الیھود ،قال : انکم انتم القوم لولا انکم تزعمون ان عزیر بن اللہ، فقالت الیھود : وانتم القوم لولا انکم تقولون : ماشاء وشاء محمد ،ثم مر برھط من النصاری فقال : من انتم ؟ قالوا : نحن النصاری ،فقال : انکم نتم القوم لولا انکم تقولون : المسیح بن اللہ ، قالوا : وانکم انتم القوم لولا انکم تقولون : ماشاء اللہ وماشاء محمد ،فلما اصبح اخبربھا من اخبر ،ثم اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاخبرہ فقال : ھل اخبر ت بھا احدا؟ قال : عفان ، قال : نعم ، فلما صلوا خطبھم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال : ان طفیلا رأی رؤیا فاخبربھا من اخبر منکم ،وانکم تقولون کلمۃ کان یمنعنی الحیاء منکم ان انھاکم عنھا ،قال : لاتقولوا : ماشا ء اللہ وماشاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت طفیل بن سخبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں ایک یہودی جماعت کے پاس سے گذرا، میں نے کہا: تم لوگ کون ہو؟ بولے: ہم یہودی ہیں، میں نے ان سے کہا: تم کامل لوگوں میں شمار ہوتے اگر تم حضرت عزیر علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ مانتے ، یہودی بولے: تم بھی خاص کامل لوگ ہو اگر یوں نہ کہو: جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ پھر کچھ نصاری ملے ان سے بھی ابنیت حضرت عیسی بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام کے بارے میں یہ ہی سوال وجواب ہوئے ،صبح کو میں نے یہ خواب کچھ لوگوں سے بیان کیا اور اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر یہ خواب سنایا، فرمایا: کیا تم نے یہ خواب کسی کو سنادیا ہے،عرض کی: ہاں عفان کو فرمایا: ٹھیک ہے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حمد وثنا کے بعد خطبہ میں ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک بات کہا کرتے تھے، مجھے تمہارا لحاظ روکتا تھا کہ تمہیں اس سے منع کروں، یوں نہ کہو جو چاہے اللہ اور جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

۳۱۷۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان یھودیا اتی النبی

۳۱۷٤ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/٦٨

۳۱۷۵ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۸٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : انکم تندون وانکم تشرکون ،تقولون : ماشاء اللہ وشئت ،وتقولون والکعبة ،فامرھم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارادان یحلفوا ایقولوا : ورب الکعبة ،ویقول احد : ماشاء اللہ ثم شئت ۔

حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی : بیشک تم لوگ اللہ کا برابر ٹھراتے ہو، بیشک تم لوگ شرک کرتے ہو، یوں کہتے ہو: جو چاہے اللہ اور جو چاہو تم ۔ اور کعبے کی قسم کھاتے ہو، اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو حکم فرمایا: کہ قسم کھانا چاہیں تو یوں کہیں : رب کعبہ کی قسم ، اور کہنے والا یوں کہے : جو چاہے اللہ اور پھر جو چاہو تم ۔

۳۱۷۶ ۔ **عن** قتیلة بنت صیفی الجھنیة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : اتی حبر من الاحبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : یامحمد ! نعم القوم انتم لولا انکم تشرکون ،قال : سبحان اللہ وماذاک ؟ قال : تقولون اذا حلفتم : والکعبة ! قالت : فامھل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیئا ثم قال : انہ قد قال : فمن حلف فلیحلف برب الکعبة ،قال : یامحمد ! نعم القوم انتم ،لولا انکم تجعلون للہ ندا ،قال : سبحان اللہ ، وما ذلک ؟ قال : تقولون : ماشاء اللہ وشئت، قالت : فامھل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیئا ، قال : انہ قد قال : ماشاء اللہ فلیفصل بینھما ثم شئت ۔

حضرت قتیلہ بنت صیفی جہنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہود کے ایک عالم نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی : اے محمد ! آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر شرک نہ کیجیے ، فرمایا: سبحان اللہ ! یہ کیا ؟ کہا: آپ کعبہ کی قسم کھاتے ہیں، اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مہلت دی ، یعنی ایک مدت تک کچھ ممانعت نہ فرمائی ، پھر فرمایا: یہودی نے ایسا کہا ہے، تو اب جو قسم کھائے وہ رب کعبہ کی قسم کھائے ۔ یہودی نے عرض کی : اے محمد ! آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر اللہ کا برابر والا نہ ٹھرائیے ، فرمایا: سبحان اللہ ! یہ کیا ؟ کہا: آپ کہتے ہیں جو چاہے اللہ اور جو چاہو تم ۔ اس پر بھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۱۷۶ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۵/۱۴

نے ایک مہلت تک کچھ نہ فرمایا، بعدہ فرمادیا، اس یہودی نے ایسا کہا ہے، تو اب جو کہے کہ جوچاہے اللہ تعالیٰ تو دوسرے کے چاہنے کو جدا کر کے کہے کہ پھر چاہو تم۔

﴿۵۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طائفہ وہابیہ کی اور بڑھکر سنئے، شرک فی العادۃ کے بیان میں لکھا۔

اللہ صاحب نے اپنے بندوں کو سکھایا ہے کہ دنیا کے کاموں میں اللہ کو یاد رکھیں اور اس کی کچھ تعظیم کرتے رہیں۔ جیسے اولاد کا نام عبد اللہ، خدا بخش رکھنا، جس چیز کو فرمایا اس کو برتنا، جو منع کیا اس سے دور رہنا، اور یوں کہنا کہ اللہ چاہے تو ہم فلانا کام کرینگے اور اس کے نام کی قسم کھائی، اس قسم کی چیزیں اللہ نے اپنی تعظیم کے لئے بنائی ہیں، پھر کوئی کسی انبیاء، اولیاء، بھوت پری کی اس قسم کی تعظیم کرے، جیسے اولاد کا نام عبد النبی، امام بخش رکھے، کھانے، پینے، پہننے میں رسموں کی سند پکڑے، یا یوں کہے کہ اللہ ورسول چاہے گا تو میں آؤنگا، یا پیغمبر کی قسم کھاوے، سو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو اشراک فی العادۃ کہتے ہیں۔ تفویۃ الایمان

پھر اس شرک کی فصل میں اس مدعا کے ثبوت کو مشکوۃ کے باب الاسامی سے شرح السنہ کی حدیث بروایت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لاتقولوا ماشاء اللہ وشاء محمد، وقولوا ماشاء اللہ وحدہ۔ نہ کہو جو چاہے اللہ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یوں کہو کہ جو چاہے ایک اللہ۔ تفویہ

اور اس پر یہ فائدہ چڑھایا۔

یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں، سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے، گو کیسا ہی بڑا ہو۔ مثلا یوں نہ بولو، کہ اللہ ورسول چاہے گا تو فلاں کام ہوجاوے گا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تفویۃ الایمان

اقول وباللہ التوفیق۔

اولاً۔ وہی قدیم لت، وہی پرانی علت، کہ دعوے کے وقت آسمان نشین اور دلیل لاتے میں اسفل السافلین۔ حدیث میں ہے تو اتنا کہ یوں نہ کہو، وہ شرک کا حکم کدھر گیا؟

ثانیاً۔ سخت عیاری ومکاری کی چال چلا، مشکوۃ شریف کے باب مذکور میں حدیث

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں مذکورتھی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتقولوا: ماشاء الله وشاء فلان ،ولكن قولوا : ماشاء الله ثم شاء فلان ـ

نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے فلاں ۔ بلکہ یوں کہو: جو چاہے اللہ پھر چاہے فلاں ۔

مشکوۃ میں اسے مسند امام احمد وسنن ابی داؤد شریف کی طرف نسبت کرکے فرمایا:

وفی روایة منقطعا ۔

اور ایک روایت منقطع یعنی جسکی سند نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل نہیں یوں آئی ۔

یہاں وہ روایت شرح السنہ ذکر کی ۔ ہوشیار عیار نے دیکھا کہ اصل حدیث تو اس کے دعوی شرک کو داخل جہنم کئے دیتی ہے اسے صاف الگ اڑا گیا ۔ اور فقط یہ منقطع روایت نقل کرلایا، کیا یہ سمجھتا تھا کہ مشکوۃ اہل علم کی نظر سے نہاں ہے ؟ نہیں نہیں، خوب جانتا تھا کہ مبتدی طالب علم حدیث میں پہلے کو اسی پڑھتا ہے مگر اسے تو ان بیچارے عوام کو چھلنا مقصود تھا جنہیں علم کی ہوا نہ لگی، سمجھ لیا ان پر اندھیری ڈال لونگا ۔ اہل علم نے اور کونسی مانی ہے کہ اسی پر معترض ہونگے ۔

ع اس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ

ثالثاً ۔ امام الوہابیہ کا تو مبلغ علم یہ ہی مشکوۃ ہے، ہم نے اس مطلب کی احادیث ذکر کردیں، اب بتوفیقہ ثابت کردکھاتے ہیں کہ یہ ہی حدیثیں اس کے شرک کا کیسا سر توڑتی ہیں ۔ بحمد اللہ یہ احادیث کثیر صحیحہ جلیلہ متصلہ کتب صحاح سے ہیں ۔ امام الوہابیہ نے ان سب کو بالائے طاق رکھکر شرح السنہ کی ایک روایت منقطع دکھائی اور بحمد اللہ اس میں بھی اپنے حکم شرک کی بو نہ پائی ۔

اقول ۔ وباللہ التوفیق ۔

اب بفضلہ تعالیٰ ملاحظہ کیجئے کہ یہ ہی حدیثیں اس کے دعوی شرک کو کس طرح جہنم رسید فرماتی ہیں ۔

اولاً ۔ ان احادیث سے ثابت کہ صحابۂ کرام میں یہ قول کہ اللہ و رسول چاہیں تو یہ کام ہوجائے، یا اللہ اور تم چاہو تو یوں ہوگا، شائع و ذائع تھا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس

پر مطلع تھے، اور ان کا رد نہ فرماتے تھے، بلکہ اس عالم یہود کے ظاہر الفاظ تو یہ ہیں۔
کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی ایسا فرمایا کرتے تھے۔
امام الوہابیہ اسے شرک کہتا ہے، تو ثابت ہوا کہ اس کے نزدیک صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شرک کرتے تھے، اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منع نہ فرماتے تھے۔
ثانیاً۔ حدیث طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ دیکھو کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لفظ کا خیال مجھے بھی گذرتا تھا، مگر تمہارے لحاظ سے منع نہ کرتا تھا، جب یہ لفظ امام الوہابیہ کے نزدیک شرک ٹھہرا تو معاذ اللہ نبی نے دانستہ شرک کو گوارا فرمایا۔ اور اس سے ممانعت پر اپنے یاروں کے لحاظ پاس کو غلبہ دیا۔ امام الوہابیہ کے یہاں یہ نبوت کی شان ہے۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔
ثالثاً۔ ایک یہودی نے آ کر اعتراض کیا، اس کے بعد حکم ممانعت ہوا، تو امام الوہابیہ کے نزدیک صحابۂ کرام بلکہ سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کو سچی توحید اور اس پر استقامت کی تاکید ایک یہودی نے سکھائی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔
رابعاً۔ قتیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث صحیح دیکھو، اس یہودی کی عرض پر بھی فوراً حضور نے ممانعت نہ فرمائی بلکہ ایک زمانہ کے بعد خیال آیا اور فرمایا: وہ یہودی اعتراض کر گیا ہے، اچھا یوں نہ کہا کرو۔ تو امام الوہابیہ کے نزدیک اللہ کے رسول نے آپ تو شرک سے نہ روکا یا شرک کو شرک نہ جانا جب ایک کافر نے بتایا، اس پر بھی ایک مدت تک شرک کو روا رکھا، پھر ممانعت بھی کی تو یوں نہیں کہ شرک کی برائی سے، بلکہ یوں کہ ایک مخالف اعتراض کرتا ہے، لہذا چھوڑ دو، انا للہ وانا الیہ راجعون۔
خامساً۔ ان سب وقتوں کے بعد جو تعلیم فرمائی وہ بھی جان ورکا سہ لائی ارشاد ہوا کہ یوں کہا کرو: جو چاہے اللہ پھر چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہ کام ہوگا۔
امام الوہابیہ کے الفاظ یاد کیجئے۔
یہ خاص اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں، رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔
تفویۃ الایمان
مسلمانو! للہ انصاف، جو بات خاص شان الٰہی عزوجل ہے، جس میں کسی مخلوق کو کچھ

دخل نہیں، اس میں دوسرے، کو خدا کے ساتھ (اور) کہہ کر ملایا تو کیا، اور ''(پھر'') کہکر ملایا تو کیا، شرک سے کیونکر نجات ہو جائیگی؟ مثلا

آسمان وزمین کا خالق ہونا، اپنی ذاتی قدرت سے تمام اولین وآخرین کا رازق ہونا خاص خدا کی شانیں ہیں، کیا اگر کوئی یوں کہے: کہ اللہ ورسول خالق السموات والارض ہیں، اللہ ورسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق عالم ہیں، جبھی شرک ہوگا۔ اور اگر کہے: کہ اللہ پھر رسول خالق السموات والارض ہیں، اللہ پھر رسول اپنی ذاتی قدرت سے رزاق جہان ہیں، تو شرک نہ ہوگا۔

مسلمانو! گمراہوں کے امتحان کے لئے ان کے سامنے یونہی کہہ دیکھو کہ اللہ پھر رسول عالم الغیب ہیں، اللہ پھر رسول نے ہماری مشکلیں کھول دیں، دیکھو تو یہ حکم شرک جڑتے ہیں یا نہیں۔ اسی لئے تو یہ عیار مشکوۃ کی اس حدیث متصل صحیح ابی داؤد کی میر بحری بچا گیا تھا جس میں لفظ پھر کے ساتھ اجازت ارشاد ہوئی۔ تو ثابت ہوا کہ اس مردک کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودی کا اعتراض پا کر بھی جو تبدیلی کی وہ خود شرک کی شرک ہی رہی۔

مسلمانو! یہ حاصل ہے رسول کی جناب میں اس گستاخ کے اعتقاد کا۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔ یہ تو ان کے طور پر نتیجۂ احادیث تھا، ہم اہل حق کے طور پر پوچھو تو۔

اقول ۔ وباللہ التوفیق ۔ بحمد اللہ تعالیٰ نہ صحابہ نے شرک کیا نہ معاذ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرک سنکر گوارہ فرمایا۔ کسی کے لحاظ و پاس کو کام میں لانا ممکن تھا نہ یہودی مردک تعلیم توحید کر سکتا تھا۔

بلکہ حقیقت امر یہ ہے کہ مشیت حقیقیہ ذاتیہ مستقلہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہے اور مشیت عطائیہ تابعہ لمشیۃ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ نے اپنے عباد کو عطا کی ہے۔ مشیت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات میں جیسا کچھ دخل عظیم بعطائے رب کریم جل جلالہ ہے وہ ہماری تقریرات جلیلہ وتحریرات انیقہ سے واضح وآشکار ہے، محمد رسول تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ان کے ایک نائب وخادم سیدنا علی مرتضی مشکلکشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی نسبت امت مرحومہ کا جو اعتقاد ہے وہ شاہ عبد العزیز صاحب کی عبارت سے ظاہر ہے کہ۔

حضرت امیر وذریہ طاہرہ اور اتمام امت برشاں پیراں ومرشداں می پرستند وامور تکوینیہ را بایشاں وابستہ می دانند۔

امام الوہابیہ اس تقویۃ الایمان کے کفری ایمان سے پہلے جو ایمان صراط مستقیم میں رکھتا تھا وہ بھی یہ ہی تھا، جہاں کہتا تھا۔

مقامات ولایت بل سائر خدمات مثل قطبیت وغوثیت وابدالیت وغیر ہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضی تا انقراض دنیا ہمہ بواسطہ ایشاں ست ودر سلطنت سلاطین وامارت امراء ہمت ایشاں را دخلے ست کہ بر سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست۔

اب کہ تقویۃ الایمان نے بحکم قل بئسما یأمرکم به ایمانکم ان کنتم مؤمنین، اسے تمام امت مرحومہ کے خلاف ایک نیا ایمان، سخت برا ایمان، نام کا ایمان اور حقیقت میں سرے سرے کا کفران سکھایا۔ یہ اسفل السافلین پہونچا، اب وہ بات کہ سیاحان عالم بالا پر ظاہر تھی اسے کیونکر سوجھائی دے۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور۔

اس مشیت مبارکہ عطائیہ کے باعث صحابۂ کرام نام الہی عز جلالہ کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملا کر کہا کرتے تھے؛ کہ اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہوجائے۔ مگر ازانجا کہ طریق ادب سے اقرب وانسب یہ ہے کہ مشیت ذاتیہ ومشیت عطائیہ میں فرق ومراتب نفس کلام سے واضح ہو کہ کسی احمق کو توہم مساوات نہ گذرے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کلمہ پر خیال گذرتا تھا، پھر ملاحظہ فرماتے کہ یہ اہل توحید ہیں، معنی حق وصدق انہیں ملحوظ ہیں، محبت خدا ورسول اور نام پاک خلیفۃ اللہ الاعظم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تبرک وتوسل انہیں اس قول پر باعث ہے اور بات فی نفسہ شرعاً ممنوع نہیں کہ واو مطلق جمع کے لئے ہے نہ مساوات اور نہ معیت کے واسطے۔ لہذا منع نہ فرماتے تھے۔

"یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ بعض بڑے لوگ بھی اس سے غافل رہے، لہذا ان لوگوں نے" ماشاء اللہ ثم شاء محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تو جائز قرار دیا لیکن اسی جملہ کو 'ثم' کے بجائے 'واؤ' کے ذریعہ استعمال کرنے کو شرک جلی قرار دیا، حالانکہ ان کی یہ بات اسی وقت درست ہوسکتی جبکہ 'واؤ' بمعنی استواء وبرابری ہو اور یہ بلاشبہ باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نیز فرماتا ہے: اغنہم اللہ ورسولہ ۔ اور اس کے علاوہ بھی بے شمار مثالیں ہیں جو واؤ کو مطلق جمع کے معنی میں ہونے کو ثابت وظاہر کرتی ہیں۔

اس کے باوجود بحمدہ تعالیٰ ان کا قول وہ نہیں جسکو وہابیہ ناپاک گروہ نے بیان کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مشیت ثابت کرنا ہی شرک ہے جیسا کہ ان کے امام مہلک نے بیان کیا اور آپ سب سن چکے۔ کہ کہتا ہے:

مشیت خاص اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں، رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تقویہ

اگر ایسا ہی تھا اور ان وہابیہ کا مذہب ہی درست ہوتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطلق مشیت کو شرک فرماتے خواہ اس کو واؤ کے ذریعہ استعمال کریں یا 'ثم' کے ذریعہ۔ جیسا کہ ہم بتا چکے۔ کہ حضور نے 'ثم'، کے ذریعہ جواز کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ جل جلالہ نے چاہا پھر اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاہا۔ کہا کرو۔

بالجملہ جب اس یہودی خبیث نے جس کے خیالات امام الوہابیہ کے مثل تھے اعتراض کیا اور معاذ اللہ شرک کا الزام دیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رائے کریم کا زیادہ رجحان اسی طرف ہوا کہ ایسے لفظ کو جس میں احمق بدعقل مخالف جائے طعن جانے دوسرے سہل لفظ سے بدلدیا جائے کہ صحابہ کرام کا مطلب تبرک وتوسل برقرار رہے اور مخالف کج فہم کو گنجائش نہ ملے، مگر یہ بات طرز عبارت کے ایک گونہ آداب سے تھی معنا تو قطعاً صحیح تھی لہذا اس کافر کے بکنے کے بعد بھی چنداں لحاظ فرمایا گیا یہاں تک کہ طفیل بن سخبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ خواب دیکھا، اور رویائے صادقہ القائے ملک ہوتے ہیں، اب اس خیال کی زیادہ تقویت ہوئی اور ظاہر ہوا کہ بارگاہ عزت میں یہ ہی ٹھہرا ہے کہ یہ لفظ مخالفوں کا جائے پناہ ٹھہرا ہے بدل دیا جائے۔ جس طرح رب العزت نے راعنا کہنے سے منع فرمایا تھا، کہ یہود عنود اسے اپنے مقصد مردود کا ذریعہ کرتے ہیں اور اس کی جگہ انظرنا، کہنے کا ارشاد ہوا تھا، ولہذا خواب میں کسی بندۂ صالح کو اعتراض کرتے نہ دیکھا کہ یوں تو بات فی نفسہ محل اعتراض ٹھہرتی بلکہ خواب بھی دیکھا تو انہیں

یہود ونصاری کو اس امام الوہابیہ کے خیالوں کی طرح معترض دیکھا تا کہ ظاہر ہو کہ صرف دہن دوزی مخالفاں کی مصلحت داعی تبدیل لفظ ہے۔

اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد فرمایا: کہ یوں نہ کہو کہ اللہ ورسول چاہیں تو کام ہوگا بلکہ یوں کہو کہ اللہ پھر اللہ کا رسول چاہے تو کام ہوگا۔ (پھر) کا لفظ کہنے سے وہ توہم مساوات کہ ان وہابی خیالات کے یہود ونصاری، یا یوں کہیئے کہ ان یہودی خیال کے وہابیوں کو گزرتا ہے باقی نہ رہے گا۔ الحمد لله على تواتر الائه والصلوه والسلام على انبيائه۔

اہل انصاف ودین ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تقریر منیر کہ فیض قدیر سے قلب فقیر پر القاہوئی کیسی واضح ومستنیر ہے جسنے ان احادیث کو ایک مسلسل سلک گوہر میں منظوم کردیا اور تمام مدارج ومراتب مرتبہ کا بحمد اللہ تعالیٰ نورانی نقشہ کھینچ دیا۔ الحمد للہ کہ یہ حدیث فہمی ہم اہل سنت ہی کا حصہ ہے وہابیہ وغیرھم بد مذہبوں کو اس سے کیا علاقہ۔ ذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم والحمد لله رب العالمين۔

غرض احادیث صحیحہ ثابتہ تو اس دروغ گو کو تابخانہ پہونچا رہی ہیں۔ رہی وہ روایت منقطعہ کہ اس نے ذکر کی اور یونہی روایت اعتبار للحادی ام المومنین صدیقہ سے کہ یہود کے اعتراض پر فرمایا: یوں نہ کہو بلکہ کہو: ماشاء اللہ وحدہ۔

اقول۔ اگر صحیح بھی ہو تو نہ ہمیں مضر نہ اسے مفید۔ کہ واؤ سے احتراز کی دو صورتیں ہیں۔

اول۔ تبدیل حرف، جسکی طرف وہ احادیث صحیحہ ارشاد فرمارہی ہیں،

دوم۔ رأسا ترک عطف، جسکا اس روایت میں ذکر آیا۔ اب ایک صورت دوسری کی نافی ومنافی نہیں، نہ ذاتی میں حصر عطائی کی نفی کرے۔

قال الله تعالیٰ

فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم

ومارميت اذ رميت ولكن الله رمى

اور جب بحمد اللہ تعالیٰ خود حدیث سے ہم (ماشاء اللہ ثم شاء فلان) کی طرح ماشاء اللہ ثم

شاہ محمد صلی اللہ علیہ، کی بھی اجازت دکھا چکے تو اب اصلا ہمیں ان نکات وتوجیہات کی حاجت نہ رہی جو شراح نے اس روایت منقطعہ اور اصل حدیث مستقل میں بظاہر ایک نوع تغایر کے لحاظ سے ذکر کئے ہیں۔

شیخ محقق نے یہاں یہ نکتہ ذکر فرمایا:

دریں جا غایت بندگی وتواضع وتوحید ست۔ زیرا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درغیر خود اسناد مشیت اگر چہ بطریق تاخر وتبعیت باشد تجویز کرد۔ اما درحق خود بآں نیز راضی نہ شد بلکہ امر کرد با سناد مشیت بہ پروردگار تعالیٰ تنہا بے توہم شرکت۔

یہاں نہایت بندگی اور تواضع وتوحید کا اظہار مقصود ہے، اس لئے کہ حضور نے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع کر کے غیر خدا کے لئے مشیت کو جائز قرار دیا ہے لیکن اپنے لئے اس کو بھی منع فرمادیا کہ کسی کو شرک کا وہم نہ ہو جائے۔

اقول: یہ توجیہ بھی شرک امام الوہابیہ کی کیفر چشانی کو بس ہے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعا اپنی مشیت کا ذکر نہ کرنے کو فرمایا اوروں کے ذکر مشیت کی اجازت دی، اگر شرک ہو تو معاذ اللہ یہ ٹھرے گی کہ حضور نے اپنی ذات کریم کو شریک خدا کرنے سے منع فرمایا اور زید وعمرو کو شریک کر دینا جائز رکھا۔

علامہ طیبی نے ایک اور توجیہ لطیف ودقیق کی طرف اشارہ کیا ہے کہ

انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأس الموحدین، ومشیتہ معمورۃ فی مشیۃ اللہ تعالیٰ ومضمحلۃ فیہا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردار موحدین ہیں اور حضور کی مشیت اللہ عزوجل کی مشیت میں مستغرق وگم ہے۔

اقول: تقریر اس اشارۂ لطیفہ کی یہ ہے کہ عطف واؤ سے خواہ ثم، خواہ کسی حرف سے معطوف ومعطوف علیہ میں مغایرت چاہتا ہے۔ بلکہ ثم، بوجہ افادۂ فصل وتراخی زیادہ مفید مغایرت ہے، اور سید الموحدین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لئے کوئی مشیت جداگانہ اپنے رب عزوجل کی مشیت سے رکھی ہی نہیں، ان کی مشیت بعینہ خدا کی مشیت ہے اور مشیت خدا بعینہ ان کی مشیت، اور عطف کر کے کہے تو دوئی سمجھی جائیگی کہ اللہ کی مشیت اور ہے اور

رسول کی مشیت اور۔لھذا یہاں عطف کے لئے نہ فرمایا فقط مشیت اللہ وحدہ کا، ذکر بتایا کہ اس میں خود ہی مشیۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر آ جائے گا۔جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ھکذا ینبغی ان یفھم ھذا المقام وبه یندفع ماا ورد علیه القاری ،علیه رحمة الباری۔

یہاں علامہ علی قاری نے ایک نقض یوں وارد کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے انسانوں کی مشیت بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت میں مستغرق وگم ہے، پھر علامہ طیبی کی تقریر وتوجیہ سے کیا خصوصیت باقی رہی۔

اقول: علامہ قاری نے یہاں اضمحلال اضطراری اور اختیاری میں فرق نہ کیا کہ اول تو تمام مخلوق کو حاصل ہے اور دوسری صرف اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو حاصل ہوتی ہے اور وہ اس میں دوسرے بندوں سے ممتاز ہوتے ہیں۔

علامہ قاری نے پھر اعتراض کیا کہ علامہ طیبی کی توجیہ تو اس بات کا افادہ کر رہی ہے کہ مشیت خدائے تعالیٰ اور مشیت رسول کے درمیان واو لانا جائز نہیں۔

اقول علامہ طیبی نے یہ بات اس لئے نہیں کہی تھی کہ وہ اس توجیہ سے واؤ حرف عطف کا دونوں مشیتوں کے درمیان لانے کا جواز ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

الامن والعلی ۲۲۴

(۷۱) حضور نے ابوطالب کی سزا ہلکی فرمادی

۳۱۷۷۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال : یارسول الله ! هل نفعت اباطالب بشیٔ فانه کان یحوطك یغضب لك ، قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نعم ،هو فی ضحضاح من نار ،ولو لاانا لکان فی الدرك الاسفل من النار۔

۳۱۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة ابی طالب، ۱/ ۵۴۸
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۱۱۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۰۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/ ۹۱۷

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا، خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا، حضور کے لئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا؟ فرمایا: ہاں وہ پاؤں تک آگ میں ہے، اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے نیچے طبقے میں رہتا۔

۳۱۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: قلت: یارسول اللہ! ان اباطالب کان یحوطك وینصرك ویغضب لك، فهل نفعه ذلك، قال: نعم، وجدته فی غمرات من النار فاخرجته الی ضحضاح۔

حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عباس بن المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا: کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ابوطالب آپکی حفاظت کرتا، ہر موقع پر مدد کرتا اور آپکی خاطر لوگوں سے جھگڑتا تھا، کیا حضور نے بھی ابوطالب کو کچھ نفع دیا۔ فرمایا: میں اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں نکال لایا۔

۳۱۷۹۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: سئل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ابی طالب، هل تنفعه نبوتك؟ قال: نعم، اخرجته من غمرة جهنم الی ضحضاح منها۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ابوطالب کے بارے میں پوچھا گیا کہ آپکی نبوت سے انہیں کچھ فائدہ پہونچا؟ فرمایا: ہاں! میں نے ان کو جہنم کے عذاب میں ڈوبا ہوا پایا تو نکال کر ان کو صرف پاؤں تک چھوڑ دیا۔

﴿۵۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابی صاحبو! مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایک کافر کے باب میں فرمارہے ہیں: کہ

۳۱۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کنیة المشرك، ۲/ ۹۱۷
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۱۱۵
۳۱۷۹۔ المسند لابی لیلی ۲/ ۲۹۹ ☆ الکامل لابن عدی،

اسے میں نے غرق آتش سے کھینچ لیا، اسے میں نکال لایا، اور تم حضور کو مسلمانوں کے لئے بھی دافع البلا نہیں مانتے، یہ تمہارا ایمان ہے، مسلمان اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصرف، قدرتیں، اختیار دیکھیں دنیا کیا بلا ہے آخرت کے کارخانوں کی باگیں ان کے ہاتھ میں سپرد ہوئی ہیں، ورنہ بغیر اللہ عزوجل کے ماذون ومختار کئے کس کی مجال ہے کہ اللہ کے قیدی کی سزا بدل دے، جس عذاب میں اسے رکھا ہو وہاں سے اسے نکال لے، ہاں یہ وہی پیارا ہے جسکی عزت وجاہت، اور جسکی محبوبیت نے دوجہاں کے اختیارات اسے دلادیئے۔ آخر حدیث میں

نہ سنا، الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی۔

عزت دینا اور تمام کاروبار کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہونگی۔

توارت شریف کا ارشاد ہے

یدہ فوق الجمیع وید الجمیع مبسوطۃ الیہ بالخشوع۔

اس کا ہاتھ سب ہاتھوں پر بلند ہے، سب کے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں عاجزی اور گڑگڑانے میں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الامن والعلی ۱۲۳

امام عینی شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

فان قلت: اعمال الکفرۃ ھباء منثورۃ لا فائدۃ فیھا، قلت: ھذا النفع من برکۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخصائصہ۔

یہ اعتراض کہ کفار کے اعمال نیک آخرت میں ہباءً منثورہ ہو جائینگے اور ان کا کوئی ثواب نہ پائینگے۔ تو اسکا جواب یہ کہ یہ نفع ابوطالب وغیرہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ملیگا اور یہ حضور کے خصائص سے ہے۔

امام ابن حجر کی فتح الباری شرح بخاری میں ہے۔

یرید الخصوصیۃ انہ بعد ان امتنع شفع لہ حتی خفف لہ العذاب بالنسبۃ لغیرہ۔

اگرچہ ابوطالب وغیرہ کے لئے شفاعت ممتنع تھی لیکن یہ حضور کی خصوصیت ہے کہ آپکی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوئی۔

اسی طرح مجمع بحار الانوار وغیرہ میں ہے۔ ان سب کا حاصل یہ ہے کہ یہ نفع کافر کے

عمل سے نہ ہوا بلکہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ہے اور یہ خصائص علیہ حضور سے ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۲/۲۶۲

(۷۲) حضور اپنے رضاعی باپ کو جنت میں داخل فرمائیں گے

۳۱۸۰ ۔ **عن** رجال من بنی سعد بن بکر قالوا :قدم الحارث ابو النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکۃ فقالت لہ قریش :الاتسمع مایقول ابنک ، وان الناس یبعثون بعد الموت ، فقال : ای بنی ! ماھذا الذی تقول : قال : نعم لو کان ذلک الیوم اخذت بیدک حتی اعرفک وحدیثک الیوم ، فاسلم بعد ذلک فحسن اسلامہ ،و کان یقول : لو قد اخذ ابنی بیدی لم یرسلنی حتی یدخلنی الجنۃ ۔

قبیلہ بنوسعد کے کچھ لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضاعی باپ حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ آئے تو قریش نے کہا: کیا تم نے نہیں سنا تمہارا بیٹا کیا کہتا ہے؟ کہتے ہیں کہ: لوگ مرنے بعد کے زندہ ہونگے۔ حضرت حارث نے حاضر ہوکر عرض کی: اے بیٹے! یہ تم کیا کہتے ہو؟ حضور نے ارشاد فرمایا: ہاں، جب وہ دن آئے گا تو میں آپ کا ہاتھ پکڑوں گا اور آپ کو آج کا دن یاد دلاؤں گا، پھر وہ اسلام لے آئے اور ایک اچھے مسلمان کی طرح رہے، بسا اوقات فرماتے: جب میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑینگے تو اس وقت تک نہیں چھوڑینگے جب تک مجھے، جنت میں نہ داخل کردیں۔ ۱۲م مالی الجیب قلمی ۱۳

۳۱۸۱ ۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انا محمد واحمد والحاشر والماحی والخاتم والعاقب ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کی بلا محو فرماتا ہے، میں خاتم سلسلہ نبوت ہوں اور عاقب کہ سب نبیوں کے بعد آیا۔

﴿۵۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معاذ اللہ کفر سے بدتر اور کیا بلا ہے، تو جو پیارا ماحی کفر ہے اس سے بڑھکر کون

۳۱۸۰۔ الاصابہ لابن حجر، ۱/۵۷۸

۳۱۸۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۱

دافع البلاء ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ مگر اس نام پاک حاشر کی اسناد کو وہابی صاحب بتائیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیا فرمارہے ہیں، کہ میں حشر دینے والا ہوں اپنے قدموں پر خلائق کو۔ تم نے تو قرآن مجید سے یہ سنا ہوگا کہ نشر کرنا، حشر دینا خدا کی شان ہے، یہاں تمہارا امام الطائفہ یہی کہے گا کہ نبی نے اپنے آپ کو خدا کی شان میں ملا دیا، تم مدعیان علم وایمان ابھی خدا کی شان ہی کے معنی نہ سمجھے، نبی کی سب شانیں خدا کی شان ہیں، تو خدا کی بعض شانیں ضرور نبی کی شان ہیں، کہ موجبہ کلیہ کو اسکا عکس موجبہ جزئیہ لازم ہے۔ ہاں وہ شان جس سے خدائی لازم آئے نبی کے لئے نہیں ہوسکتی، دفع بلا، یا سماع ندا، یا فریاد کو پہونچنا، یا مراد کا دینا وغیرہ وغیرہ امور نزاعیہ کہ بعطائے رحمانی ووساطت فیض ربانی سے مانے جاتے ہیں لزوم الوہیت سے کیا تعلق رکھتے ہیں۔ ولکن من لم یجعل اللہ لہ نورا۔

الامن والعلی ۱۳۰

(۷۳) اللہ ورسول بچوں کے محافظ ونگہبان ہیں

۳۱۸۲۔ **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ان اباسلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما توفی عنہا وانقضت عدتہا خطبہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت : یارسول اللہ ! ان فی ثلاث خصال ، انا امرأۃ کبیرۃ ،فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انا اکبر منک ،قالت : وانا امرأۃ غیور ،قال : ادعو اللہ عزوجل فیذہب غیرتک ،قالت : یارسول اللہ !وانی امرأۃ مصبیۃ ، قال : ہم الی اللہ ورسولہ ، قال : فتزوجہا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا اور عدت گذر گئی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پیغام نکاح دیا، انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھ میں تین باتیں ہیں، میری عمر زائد ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں، عرض کی: میں رشک ناک عورت ہوں، (یعنی ازواج مطہرات کے ساتھ شکر رنجی کا اندیشہ ہے) فرمایا: میں اللہ عزوجل سے دعا کروں گا

۱۸۲۱

۳۱۸۲۔ السنن للنسائی، باب النکاح الابن امہ، ۶۳/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۴۵۲/۷

وہ تمہارا رشک دور فرمادے گا۔عرض کی: یارسول اللہ! میرے بچے ہیں ان کی پرورش کا خیال ہے۔فرمایا: بچے اللہ ورسول کے سپرد ہیں۔

الامن والعلی ۱۳۴
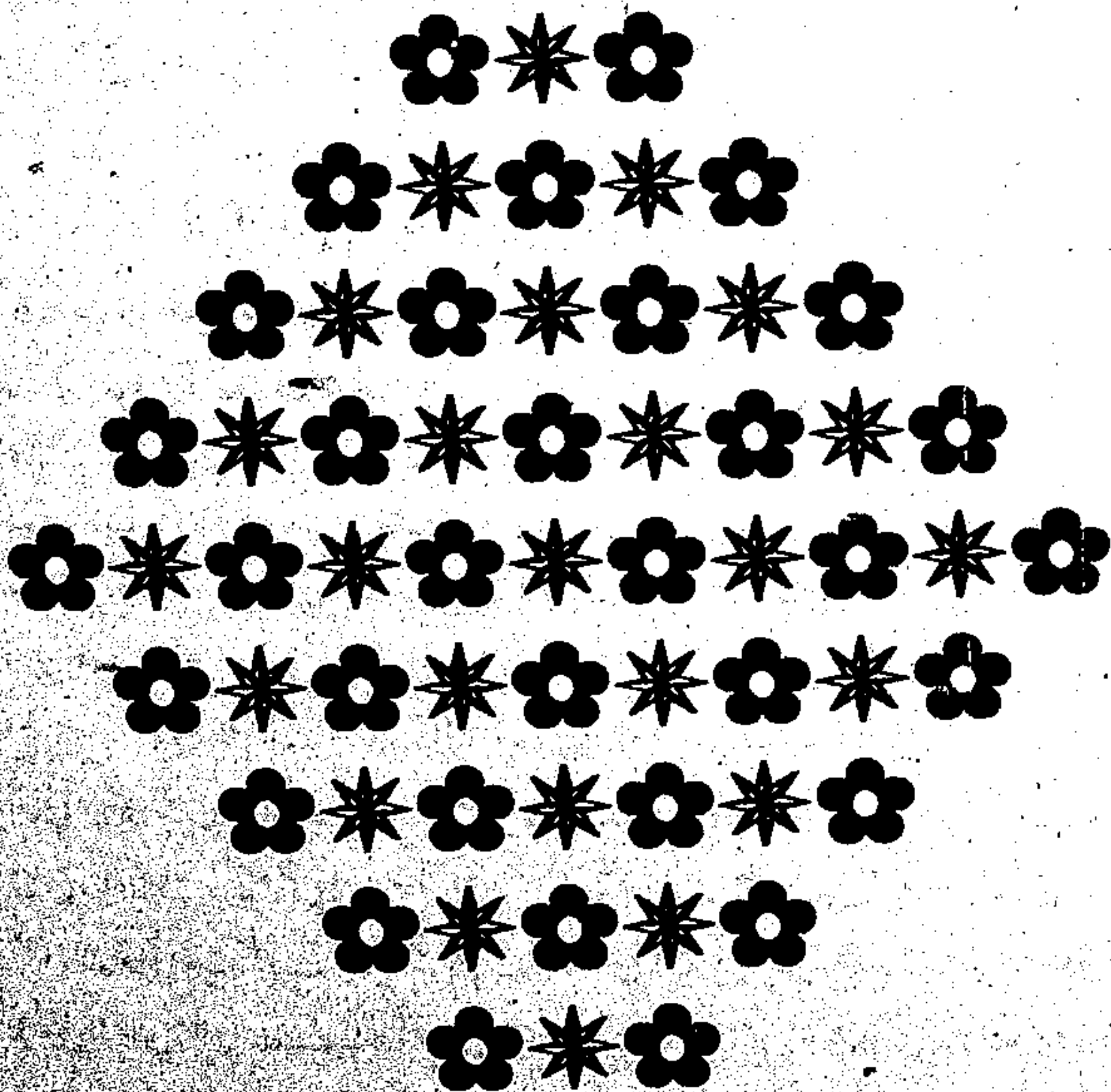
۴۔ حضور تمام کائنات کے نبی ہیں

(۱) حضور تمام مخلوق کے نبی ہیں

۳۱۸۳۔ **عن** جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهماقال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کان النبی یبعث الی قومه خاصة ،وبعثت الی الناس عامة ،وفی روایة کافة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے نبی اپنی خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا، اور مجھے تمام لوگوں کا نبی بنا کر مبعوث کیا گیا۔

۳۱۸۴۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ارسلت الی الخلق کافة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف بھیجا گیا۔

۳۱۸۵ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان الله تعالیٰ فضل محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الانبیاء وعلی اهل السماء ،قالوا: کیف ؟ قال : ان الله تعالیٰ قال : وماارسلنا من رسول الا بلسان قومه ،وقال لمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وماارسلناك الا کافة للناس ، فارسله الی الانس والجن ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے

۱۸۲۱

۳۱۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب التیمم، ۱/ ۴۸
الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوة، ۱/ ۱۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۰۴ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة، ۱۱/ ۴۳۲
التمهید لا بن عبد البر، ۵/ ۲۲۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۲۱۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۴۸۸ ☆ فتح الباری، للعسقلانی ۱/ ۴۳۶
۳۱۸۴۔ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوة، ۱/ ۱۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۴۱۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۴۳۳
۳۱۸۵۔ المسند لابی یعلی، ☆ السنن الکبری للبیهقی،

حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کرام اور ملائکہ عظام سے افضل کیا، حاضرین نے انبیا پر وجہ تفضیل پوچھی، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اور رسولوں کے لئے فرمایا: ہم نے نہ بھیجا کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس قوم کے۔ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رسول سب لوگوں کے لئے، تو حضور کو تمام جن وانس کا رسول بنایا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: رسالت والا کا تمام جن وانس کو شامل ہونا اجماعی ہے اور محققین کے نزدیک ملائکہ کو بھی شامل۔ کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالیٰ فی رسالۃ اجلال جبرئیل۔ بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر وشجر، ارض وسماء، جبال وبحار تمام ماسوی اللہ اس کے احاطۂ عامہ ودائرہ تامہ میں داخل، اور خود قرآن عظیم میں لفظ عالمین اور روایت صحیح مسلم میں لفظ خلق وہ بھی موکد بکلمہ کافۃ اس مطلب پر احسن الدلائل۔

تجلی الیقین ۲۶

(۲) تمام مخلوق حضور کو اپنا نبی جانتی اور مانتی ہے

۳۱۸۶۔ **عن** یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مامن شیٔ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز نہیں جو مجھے رسول نہ جانتی ہو مگر بے ایمان جن وآدمی۔

السوء والعقاب ۳۳

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب نظر کیجئے! یہ آیت (جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں مذکور ہوئی) کتنی وجہ سے افضلیت مطلقہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حجت ہے۔

اولاً۔ اس موازنہ سے خود واضح ہے کہ انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم ایک شہر کے ناظم تھے، اور حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلطان ہفت کشور، بلکہ بادشاہ زمین

۳۱۸۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۹ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۱۶۰/۶
کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۲۳، ۴۱۱/۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۲/۲
یہ حدیث صحیح ہے۔

وآسمان۔

ثانیاً۔ اعبائے رسالت سخت گرانبار ہیں اوران کاتحمل بغایت دشوار۔ انا سنلقی علیك قولاً ثقیلا ۔ اسی لئے موسی وہارون سے عالی ہمتوں کو پہلے ہی تاکید ہوئی، لاتنیا فی ذکری۔

دیکھو میرے ذکر میں سست نہ ہوجانا۔

پھر جسکی رسالت ایک قوم خاص کی طرف اس کی مشقت تو اس قدر، جسکی رسالت نے انس وجن، اورشرق وغرب کو گھیر لیا اس کی مؤنت کس قدر، پھر جیسی مشقت ویسا ہی اجر، اور جتنی خدمت اتنی ہی قدر، افضل العبادات احمزھا۔

ثالثاً۔ جیسا جلیل کام ویسا ہی جلالت والا اس کے لئے درکار ہوتا ہے۔ بادشاہ چھوٹی چھوٹی مہموں پر افسران ماتحت کو بھیجتا ہے اور سخت عظیم مہم پر امیر الامراء وسردار اعظم کو، لاجرم رسالت خاصہ وبعثت عامہ میں جو تفرقہ ہے وہی فرق مراتب ان خاص رسولوں اور اس رسول الکل میں ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین۔

رابعاً۔ یونہی حکیم کی شان یہ ہے کہ جیسے علوشان کا آدمی ہو اسے ویسے ہی عالی شان کام پر مقرر کریں۔ جس طرح بڑے کام پر چھوٹے سردار کا تعین اس کے سرانجام نہ ہونے کا موجب، یونہی چھوٹے کام پر بڑے سردار کا تقرر نگاہوں میں اس کے ہلکے پن کا جالب۔

خامساً۔ جتنا کام زیادہ اتنا ہی اس کے لئے سامان زیادہ، نواب کو انتظام ریاست میں فوج وخزانہ اسی کے لائق درکار۔ اور بادشاہ عظیم خصوصاً سلطان ہفت اقلیم کو اس کے رتق وفتق اور نظم ونسق میں اسی کے موافق۔ اور یہاں سامان وہ تائید الٰہی وتربیت ربانی ہے جو حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر مبذول ہوئی ہے، تو ضرور ہے کہ جو علوم ومعارف قلب اقدس پر القا ہوئے معارف وعلوم جمیع انبیاء سے اکثر واولیٰ ہوں۔ افادہ الامام الحکیم الترمذی ونقلہ عنہ فی الکبیر الرازی۔

اقول: پھر یہ بھی دیکھنا کہ انبیاء کو ادائے امانت وابلاغ رسالت میں کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے۔

حلم، کہ گستاخی کفار پر تنگ دل نہ ہوں۔

دع اذٰھم وتوکل علی اللہ ۔

صبر، کہ ان کی اذیتوں سے گھبرا نہ جائیں۔

فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل ۔

تواضع، کہ ان کی صحبت سے نفور نہ ہوں۔

واخفض جناحك لمن اتبعك من المومنين ۔

رفق ولینت، کہ قلوب ان کی طرف راغب ہوں۔

فبما رحمة من الله لنت لهم الآيه

رحمت، کہ واسطۂ افاضۂ خیرات ہوں۔

رحمة للذين آمنوا منكم

شجاعت، کہ کثرت اعداء کو خیال میں نہ لائیں۔

انی لا يخاف لدی المرسلون ۔

جود وسخاوت، کہ باعث تالیف قلوب ہوں۔

فان الانسان عبيد الاحسان ،وجبلت القلوب على حب من احسن اليها ۔

ولاتجعل يدك مغلولة الى عنقك ۔

عفو ومغفرت، کہ نادان جاہل فیض پاس کیں۔

فاعف عنهم واصفح ،ان الله يحب المحسنين

استغناء وقناعت، کہ جہال اس دعوی عظمی کو طلب دنیا پر محمول نہ کریں۔

لا تمدن عينيك الى ما متعنا به ازواجا منهم ۔

جمال عدل، کہ تثقیف وتادیب وتربیت امت میں جس کی رعایت کریں۔

وان حكمت فاحكم بينهم بالقسط ۔

کمال عقل، کہ اصل فضائل ومنبع فواضل ہے۔لہذا عورت کبھی نبی نہ ہوئی۔

ومارسلنامن قبلك الارجالا ۔

نہ کبھی اہل بادیہ وسکان دہ کو نبوت ملی کہ جفا وغلظت ان کی طینت ہوتی ہے۔

الا رجالا نوحی اليهم من اهل القرى ،ای اهل الامصار۔

حدیث میں ہے۔

۳۱۸۷۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من بدا جفا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدوی کی جبلت میں شدت وغلظت ہوتی ہے۔

اسی طرح نظافت نسب وحسن سیرت وصورت سبھی صفات جمیلہ کی حاجت ہے کہ ان کی کسی بات پر نکتہ چینی نہ ہو۔ غرض یہ سب انہیں خزائن سے ہیں جو ان سلاطین حقیقت کو عطا ہوئے ہیں، پھر جسکی سلطنت عظیم اس کے خزائن عظیم۔

حدیث میں ہے۔

۳۱۸۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ ینزل المعونۃ علی قدر المؤنۃ، وینزل الصبر علی قدر البلاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اپنی مدد بندوں پر ان کی دشواریوں کے مطابق اتارتا ہے، اور صبر آزمائشوں کے مطابق عنایت فرماتا ہے۔۱۲م

تو ضرور ہوا کہ ہمارے حضور ان سب اخلاق فاضلہ واوصاف کاملہ میں تمام انبیا سے اتم واکمل واعلیٰ واجل ہوں اسی لئے خود ارشاد فرماتے ہیں۔

۳۱۸۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۳۱۸۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۵۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۷۱
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۲/ ۳۳۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/ ۱۰۱
کنز العمال للمتقی، ۴۱۵۹۱، ۱۵/ ۴۰۷ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/ ۱۹۴
الکامل لابن عدی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۰
یہ حدیث حسن ہے۔
۳۱۸۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۵۹۹۲، ۶/ ۳۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۲۰
۳۱۸۹۔ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، ۶/ ۴۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۴۴
کنز العمال للمتقی، ۵۲۱۷، ۳/ ۱۶ ☆ المغنی للعراقی ۲/ ۱۵۵
السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/ ۱۹۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/ ۱۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۵۵ ☆

تعالیٰ علیہ وسلم : انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا۔

وھب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اکہتر کتب آسمانی میں لکھا دیکھا کہ روز آفرینش دنیا سے قیام قیامت تک تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب ملکر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عقل کے آگے ایسی ہے جیسے تمام ریگستان دنیا کے سامنے ریت کا ایک دانہ۔

سادساً۔ حضور کی رسالت زمانۂ بعثت سے مخصوص نہیں۔ حدیث میں ہے۔

۳۱۹۰ ۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قیل لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :متی وجبت لک النبوۃ ؟ قال : وآدم بین الروح و الجسد ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: حضور کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی ،فرمایا: جبکہ آدم درمیان روح وجسد کے تھے۔

جبل الحفاظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ میں حدیث میسرہ کہ اس حدیث کے راوی ہیں کی نسبت فرمایا: سندہ قوی۔

آدم سر و تن بآب وگل داشت
کو حکم بملک جان ودل داشت

اسی لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں۔ جسکا خدا خالق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوت میں فرماتے ہیں۔

چوں بود خلق آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم الاخلاق بعثت کرد خدائے تعالیٰ

۳۱۹۰۔ الجامع للترمذی، مناقب، باب فضل النبی ﷺ ۲۰۱/۲
المستدرک للحاکم، ۶۰۹/۲ ☆ المسند للعقیلی، ۳۰۰/۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۴۴/۷ ☆

اور ابسوئے کافۂ ناس، ومقصود نہ گردانید رسالت او را بر ناس بلکہ عام گردانید جن وانس را، بلکہ بر جن وانس نیز مقصور نہ گردانید تا آنکہ عام شد تمامۂ عالمین را، پس ہر کہ اللہ تعالیٰ پروردگار اوست محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسول اوست۔

چونکہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خلق عظیم سے نوازا تھا لہذا تمام انسانوں کے لئے آپ کو نبی بنا کر بھیجا گیا، اور حضور کی نبوت انسانوں ہی میں منحصر نہ رہی بلکہ جن وانس کے لئے عام ہوگئی، بلکہ جن وانس میں بھی محصور نہ رکھکر تمام عالموں کے لئے اس کو عام کردیا گیا، لہذا اللہ تعالیٰ جن کا پالنے والا ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

اب تو یہ دلیل اور بھی زیادہ عظیم وجلیل ہوگئی کہ ثابت ہوا جو نسبت انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والسلام سے خاص ایک بستی کے لوگوں کو ہوتی وہ نسبت اس سرکار عرش وقار سے ہر ذرہ مخلوق و ہر فرد ماسوی اللہ یہاں تک کہ خود انبیاء ومرسلین کو ہے۔ اور رسول کا اپنی امت سے افضل ہونا بدیہی۔ والحمد للہ رب العالمین تجلی الیقین ۳۲

(۴) حضور جن وانس کے نبی ہیں

۳۱۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ارسلت الی الجن والانس، والی کل احمر واسود، واحلت لی الغنا ئم دون الانبیاء، وجعلت لی الارض کلھا طھورا ومسجدا، ونصرت بالرعب امامی شھرا، واعطیت خواتیم سورۃ البقرۃ وکانت من کنوز العرش، وخصصت بھا دون الانبیاء، واعطیت المثانی مکان التوراۃ والمئین مکان الانجیل والحوامیم مکان الزبور، وفضلت بالمفصل، وانا سید ولد آدم فی الدنیا والآخرۃ ولا فخر، ربی تفتح الشفاعۃ ولا فخر وانا سائق الخلق الی الجنۃ ولا فخر، وانا اول من تنشق الارض عنی وعن امتی ولا فخر، وبیدی لواء الحمد یوم القیامۃ وجمیع الانبیاء تحتہ ولافخر، والی مفاتیح الجنۃ یوم القیامۃ ولافخر، وانا امامھم وامتی بالاثر۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۲۱

۳۱۹۱۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱۲/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۶۱

،اور سب انبیاء سے الگ میرے ہی لئے غنیمتیں حلال کی گئیں، اور میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھری، اور میرے آگے ایک مہینہ کی راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی ،اور مجھے سورۂ بقرہ کی پچھلی آیتیں کہ خزانہائے عرش سے تھیں عطا ہوئیں، خاص میرا حصہ تھا سب انبیاء سے جدا، اور مجھے توارت کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سو سے کم آیتیں ہیں، اور انجیل کی جگہ سوسو آیت والیاں، اور زبور کے عوض حم کی سورتیں اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی کہ سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک ہے۔ اور دنیا وآخرت میں میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر نہیں، اور سب سے پہلے میں اور میری امت قبر سے نکلے گی اور کچھ فخر نہیں اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا تمام انبیاء اس کے نیچے اور کچھ فخر نہیں اور میرے ہی اختیار میں جنت کی کنجیاں ہونگی اور کچھ فخر نہیں، اور مجھی سے شفاعت کی پہل ہوگی اور کچھ فخر نہیں، میں ان سب کے آگے ہونگا اور میری امت میرے پیچھے۔ اللهم اجعلنا منهم وفيهم ومعهم بجاهة عندك آمين ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر کہتا ہے: مسلمان پر لازم ہے کہ اس نفیس حدیث شریف کو حفظ کرلے تاکہ اپنے آقائے نامدار کے فضائل وخصائص پر مطلع رہے۔ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

تجلی الیقین ۹۱

(۴) جانور بھی حضور کے مطیع اور اپنا نبی مانتے ہیں

۳۱۹۲۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الصحراء فاذا مناديا يناديه ، يارسول الله ! فالتفت فلم يراحدا ، ثم التفت فاذا ظبية موثقة ، فقالت : ادن منى يارسول الله ! فدنا منها فقال :حاجتك ؟ قالت : ان لى خشفين فى ذلك الجبل ،فخلنى حتى اذهب فارضعهما ، ثم ارجع اليك ،قال: وتفعلين ؟قالت : عذبنى الله بعذاب العشار ان لم افعل ،فاطلقها فذهبت فارضعت خشفيها ثم رجعت فأوثقها ،وانتبه الاعرابى ،فقال :لك حاجة يارسول الله ! قال : نعم ، تطلق هذه ،فاطلقها ،فخرجت

۳۱۹۲۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۳/ ۳۲ ۱۸۲۱

تعدو وھی تقول : اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف رکھتے تھے، کہ کسی کے پکارنے کی آواز سنی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کسی کو نہ پایا، پھر نظر فرمائی تو ایک ہرنی بندھی ہوئی پائی اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور میرے پاس تشریف لائیں، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرنی کے قریب تشریف لے گئے، فرمایا: تیری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کی: اسی پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں، حضور مجھے کھول دیں کہ میں انہیں دودھ پلا آؤں، پھر حضور کے پاس حاضر ہو جاؤنگی حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اپنا وعدہ سچا کریگی، ہرنی نے عرض کی: میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر ان لوگوں کا عذاب کرے جو ظلما لوگوں سے مال کھسیلتے تھے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا، وہ گئی اور بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اس کو باندھ دیا۔ وہ بادیہ نشین جس نے یہ ہرنی باندھی تھی ہوشیار ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! حضور کا کوئی کام ہے کہ میں بجالاؤں؟ فرمایا: ہاں یہ کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے، اس نے چھوڑ دی، وہ دوڑتی ہوئی یہ کہتی ہوئی چلی گئی، اشھد ان لا الہ الا اللہ، وانک لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۸۹
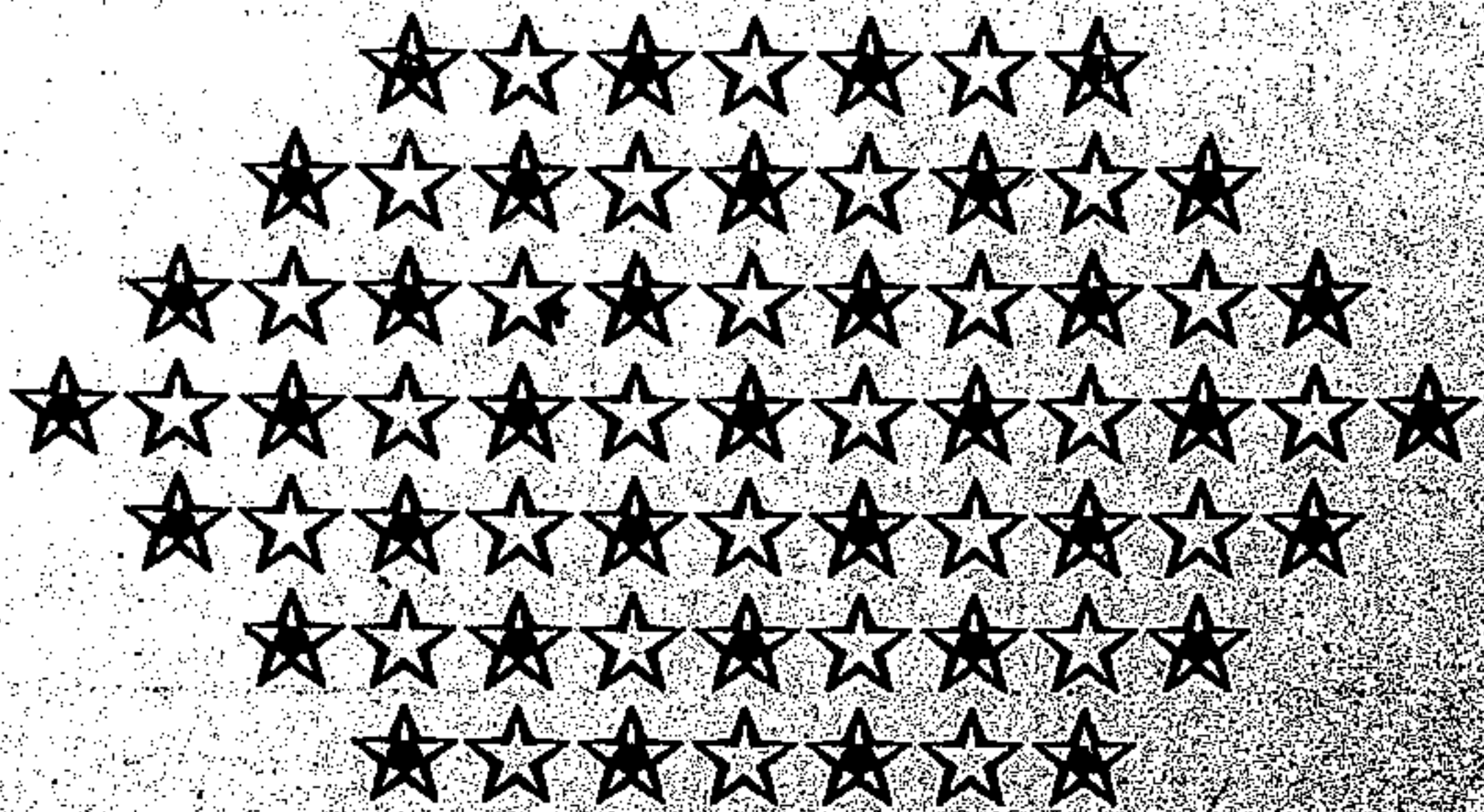
۵۔ حضور باعث ایجاد عالم ہیں

(۱) حضور کی خاطر کائنات بنی

۳۱۹۳۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول : خلقت الخلق لاعرفھم کرامتك ومنزلتك عندی ، ولولاك ماخلقت الدنیا ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے تمام مخلوق اس لئے بنائی کہ تمہاری عزت اور تمہارا مرتبہ جو میری بارگاہ میں ہے ان پر ظاہر کروں، اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔
فتاوی رضویہ ۱۱/۴۷

۳۱۹۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسی علیہ الصلوۃ والسلام ان آمن بمحمد ومر من ادرکہ من امتك ان یومنوا بہ ، فلولا محمد ماخلقت آدم ، ولا الجنۃ ، ولا النار ، ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فسکن ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی بھیجی ، اے عیسی ! ایمان لاؤ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ، اور تیری امت سے جو لوگ ان کا زمانہ پائیں انہیں حکم کر کہ اس پر ایمان لائیں ، اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے میں آدم کو پیدا نہ کرتا ، نہ جنت و دوزخ بناتا ، جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا اسے جنبش تھی ، میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھدیا تو ٹھہر گیا۔

۳۱۹۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتانی جبرئیل فقال : ان اللہ تعالیٰ یقول : لولاك

۱۸۲۱

۳۱۹۳۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ☆
۳۱۹۴۔ المستدرك للحاکم، کتاب التاریخ، ۲/ ۶۷۲
۳۱۹۵۔ مسند الفردوس للدیلمی، ☆ کنز العمال ، للمتقی، ۱۱/ ۴۳۱

ماخلقت الجنة ،ولولا ك ماخلقت النار ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل نے حاضر ہو کر عرض کی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا ، اور اگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی آدم و عالم سب تمہارے طفیلی ہیں ، تم نہ ہوتے تو مطیع و عاصی کوئی نہ ہوتا ، جنت و نار کس کے لئے ہوتیں ، اور خود جنت و نار اجزائے عالم ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۔ تجلی الیقین ۳۷

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل

منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

(۲) حضور تخلیق عالم سے پہلے نبی تھے

۳۱۹۶ ۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متی وجبت لك النبوۃ ؟ قال : وآدم بین الروح والجسد ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی : حضور کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی ؟ فرمایا : جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔

۳۱۹۷ ۔ **عن** شقیق ابی الجدعاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد ۔

حضرت ابو جدعاء شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم روح اور جسم کی منزل میں تھے۔

۳۱۹۶ ۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۱۸، ۱۱/۴۵۰ ☆ المستدرك للحاکم ۲/۶۶۶

۳۱۹۷ ۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۱۷، ۱۱/۴۵۰ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۴/۲۹۲

۳۱۹۸ ۔ **عن** میسرة الفجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد ۔

حضرت میسرۂ فجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت بھی منصب نبوت پر فائز تھا جب حضرت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

وفی الباب عن عمر الفاروق ،وعبد اللہ بن عباس ومطرف بن عبد اللہ بن الشخیر وعامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ تجلی الیقین ۳۱

☆✻☆✻☆✻☆✻☆✻☆✻☆

☆✻☆✻☆✻☆✻☆

☆✻☆✻☆✻☆

☆✻☆✻☆

۳۱۹۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۷، ۱۱/ ۴۵۰ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/ ۹۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۱/ ۴۵۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/ ۳۷۴

۶۔ فضائل رسول

(۱) حضور کی فضیلت انبیاء کرام پر

۳۱۹۹۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فضلت علی الانبیاء بست ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں چھ باتوں میں تمام انبیاء کرام پر فضیلت دیا گیا۔

۳۲۰۰ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت خمساً لم یعطھن احد من قبلی ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔

۳۲۰۱۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فضلت علی الانبیاء بخصلتین ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں انبیاء پر دو باتوں میں فضیلت دیا گیا۔

۳۲۰۲۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۳۱۹۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۴۱۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/ ۴۵۱
السنن الکبری للبیھقی، ۲/ ۴۳۲ ☆ دلائل النبوۃ للبیھقی، ۵/ ۴۷۲
التفسیر للبغوی، ۱/ ۲۶۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۲۶۹
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۰۴ ☆ المسند لابی عوانہ، ۱/ ۳۹۵
۳۲۰۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب التیمم ۱/ ۴۸
الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، ۱/ ۱۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۳۰۴ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱/ ۲۱۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۲۵۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۸/ ۳۱۶
الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۲۳۷ ☆ البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ۶/ ۲۹۱
۳۲۰۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۲۲۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ۴۳۹
۳۲۰۲۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۱۶۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۲۶۳

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان جبرئیل بشرنی بعشر لم یؤ تهن نبی قبلی ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان سب احادیث میں نہ صرف عدد کہ معدود بھی مختلف ہیں، کسی میں کچھ فضائل شمار کئے گئے، کسی میں کچھ، کیا یہ حدیثیں معاذ اللہ باہم متعارض سمجھی جائینگی، یا دو یا دس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلتیں منحصر، حاشا للہ، ان کے فضائل نا مقصور اور خصائص نا محصور، بلکہ حقیقۃً ہر کمال ہر فضل ہر خوبی میں عموماً اطلاقاً انہیں تمام انبیاء و مرسلین وخلق اللہ اجمعین پر تفضیل تام و عام مطلق ہے، کہ جو کسی کو ملا وہ سب انہیں سے ملا، اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

ع آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔

بلکہ انصافاً جو کسی کو ملا آخر کس سے ملا؟ کس کے ہاتھ سے ملا؟ کس کے طفیل میں ملا؟ کس کے پر تو سے ملا؟ اسی اصل ہر فضل ومنبع ہر جود وسر ایجاد وتخم وجود سے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۷

(۲) حضور نے غافل دل زندہ کئے

۳۲۰۳۔ **عن** جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لقد جاء کم رسول الیکم لیس بوھن ولا کسل ،لیحیی قلوبا غلفا ویفتح اعینا عمیا ،ویسمع آذا نا صما ، ویقیم السنة عوجا حتی یقال لا الہ الا اللہ وحدہ ۔

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تشریف لایا تمہارے پاس وہ رسول تمہاری طرف بھیجا ہوا جو ضعف وکاہلی سے پاک ہے تا کہ وہ رسول زندہ فرمادے غلاف چڑھے دل، اور وہ رسول کھول دے اندھی آنکھیں، اور وہ رسول شنوا کردے بہرے کانوں کو، اور وہ رسول سیدھی کردے ٹیڑھی

۳۲۰۳۔ السنن للدارمی، ۱/۶

زبانوں کو، یہاں تک کہ لوگ کہہ دیں کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں۔

الامن والعلی ۱۳۷

(۴) حضور کا مقدس سینہ منبع تقوی ہے

۳۲۰۴۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: التقوی ھھنا ،التقوی ھھنا ، التقوی ھھنا ،یشیر الی صدرہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقوی یہاں ہے تقوی یہاں، تقوی یہاں، ہر مرتبہ اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ فرمایا۔۱۲م

الزلال الانقی ۱۵۱

۳۲۰۵ ۔ **عن** ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنت فی المسجد فدخل رجل یصلی ،فقرأ قراء ۃ انکرتھا علیہ ، ثم دخل آخر فقرأ قراء ۃ سوی قراء ۃ صاحبہ ،فلما قضینا الصلوۃ دخلنا جمیعا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت : ان ھذا قرأ قراء ۃ انکرتھا علیہ ودخل آخر فقرأ سوی قراء ۃ صاحبہ فامر ھما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقرء ا۔ فحسن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شانھما فسقط فی نفسی من التکذیب ، ولا اذ کنت فی الجاھلیۃ ،فلما رأی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماقد غشینی ضرب فی صدری ففضت عرقا وکانما انظر الی اللہ عزوجل فرقا ،فقال لی : یاابی ! ارسل الی ان اقرأ القرآن علی حرف فرددت الیہ ان ھون علی امتی ، فرد الی الثانیۃ ان اقرأہ علی حرفین ،فرددت الیہ ان ھون علی امتی ،فرد الی الثالثۃ اقرأہ علی سبعۃ احرف ،فلک بکل ردۃ رددتکھا مسئلۃ تسألنیھا ،فقلت :اللھم اغفر لامتی ،اللھم اغفر لامتی واخرت الثالثۃ لیوم یرغب الی الخلق کلھم حتی ابراھیم علیہ وسلم۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد حرام میں حاضر تھا کہ ایک شخص نماز پڑھنے آیا، اس نے نماز میں اس طرح قرأت کی کہ میں اس سے واقف نہیں تھا، دوسرا آیا اور اس نے دوسری طرح قرآن پڑھا، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضور

۳۲۰۴۔ الصحیح لمسلم، باب البر والصلۃ،

۳۲۰۵۔ الصحیح لمسلم، باب بیان القرآن انزل علی سبعۃ احرف ۱/ ۲۷۳

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۲۷

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کی: اس شخص نے یوں قرأت کی کہ میں اس کو نہیں جانتا اور دوسرا جو آیا تو اس نے اور دوسرے انداز میں قرآن پڑھا، حضور نے ان دونوں سے پڑھوا کر سنا تو آپ نے دونوں کی قرأت کو خوب بتایا، حضرت ابی کہتے ہیں: میرے دل میں اس وقت تکذیب کا وسوسہ پیدا ہوا نہ ایسا جیسا کہ ایام جاہلیت میں تھا، جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو میرے سینہ پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینے پسینے ہو گیا، خوف کی وجہ سے ایسا محسوس ہونے لگا کہ گویا میں خدا کی بارگا میں حاضر ہوں۔ فرمایا: اے ابی! مجھے پہلے پہل اللہ کی طرف سے یہ حکم ملا تھا کہ میں قرآن کریم صرف ایک طرح پڑھا کروں، میں نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں دعا کی: الٰہی! میری امت پر آسانی فرما، لہذا دوبارہ حکم ملا کہ دو حرفوں یعنی دو طریقے سے تلاوت کر سکتا ہوں، پھر میں نے دوسری مرتبہ عرض کی: الٰہی! میری امت پر آسانی فرما، لہذا تیسری مرتبہ میں سات حرفوں یعنی سات قرأتوں کی مجھے اجازت ملی، پھر ارشاد ربانی ہوا: اے محبوب! تم نے جتنی مرتبہ اپنی امت کی آسانی کے لئے ہم سے عرض کی اتنی مرتبہ تمہاری دعائیں مقبول ہیں لہذا تم ہم سے دعا کرو، میں نے چونکہ امت کے لئے تین مرتبہ عرض کی تھی لہذا میں نے دو مرتبہ اس طرح دعا کی، الٰہی! میری امت کو بخشدے۔ الٰہی! میری امت کو بخشدے، اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لئے محفوظ رکھی ہے جس دن سب کو میری حاجت ہے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی۔ ۱۲م

(۴) سب سے پہلے حضور روضۂ انور سے اٹھیں گے

۳۲۰۶۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: انا اول الناس خروجا اذا بعثوا، وانا قائدهم اذا وفدوا، وانا خطيبهم اذا انصتوا وانا مستشفعهم اذا جلسوا، وانا مبشرهم اذا ايئسوا، الكرامة

۳۲۰۶۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۱۰/۴۹۶ ☆ الشفا للقاضى، ۱/۲۹۸
التفسير لابن كثير، ۷/۱۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۶/۱۱۹
التفسير للبغوى، ۴/۱۷۸ ☆ التفسير للقرطبى، ۳/۲۶۳
دلائل النبوة لابى نعيم، ۱/۱۳ ☆

والمفاتیح یو مئذ بیدی ، ولواء الحمد یومئذ بیدی ، انا اکرم ولد آدم علی ربی، یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون ولؤلؤ منثور ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے باہر تشریف لاؤنگا جب لوگ قبروں سے اٹھینگے، اور میں سب کا پیشوا ہونگا جب اللہ تعالیٰ کے حضور چلیں گے، اور میں ان کا خطیب ہونگا جب وہ دم بخود رہ جائینگے۔ اور میں ان کا شفیع ہونگا جب عرصۂ محشر میں روکے جائینگے، اور میں انہیں بشارت دوں گا جب وہ نا مید ہو جائینگے، عزت اور خزائن رحمت کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہونگی اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا، میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں، میرے گرد وپیش ہزار خادم دوڑتے ہونگے گویا وہ انڈے ہیں حفاظت سے رکھے ہوئے، یا موتی ہیں بکھرے ہوئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: ظاہر حدیث یہ ہے کہ یہ خدام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد وپیش عرصات محشر میں ہونگے اور وہاں دوسروں کے لئے خدام ہونا معلوم نہیں۔

لہذا امام زرقانی علیہ الرحمۃ والرضوان کی اس توجیہ کی ضرورت نہیں جو انہوں نے بایں طور فرمائی۔ کہ یہ ہزار خادم حضور کے ان خدام کا ایک جز اور حصہ ہیں جو حضور کے لئے بنائے گئے ہیں۔

اس توجیہ کی ضرورت انہیں اس لئے پیش آئی کہ حدیث شریف میں ہے

۳۲۰۷۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اسفل اھل الجنۃ اجمعین درجۃ من یقوم لہ عشرۃ آلاف خادم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سب سے نیچے درجہ والے کو بھی دس دس ہزار خادم ملیں گے جو اس کی عزت افزائی کے لئے کھڑے رہیں گے۔ ۱۲م

۳۲۰۷۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/ ۴۰۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۵۴۱
الدر المنثور للسیوطی، ۶/ ۲۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/ ۵۰۸

۳۲۰۸ ـ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ادنی اھل الجنۃ منزلۃ ولیس فیھم دنی من یغدوویروح علیہ خمسۃ عشر الف خادما ،لیس منھم خادم الا معہ طرفۃ لیست مع صاحبہ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنتیوں میں کم درجہ والے جنتی کے لئے بھی حالانکہ فی نفسہ کسی کا درجہ کم نہیں ،صبح شام پندرہ پندرہ ہزار خادم دور کرینگے ہر ہر خادم کے پاس علیحدہ علیحدہ نئی عمدہ چیزیں ہونگی ۔۱۲م

تو یہ تمام چیزیں اہل جنت کے لئے جنت میں ہونگی لہذا حضور کے لئے صرف ایک ہزار خادم کا ہونا باب فضیلت سے شمار نہیں ہوسکتا۔لہذاامام زرقانی کوتوجیہ کی ضرورت پیش آئی ،کہ جملہ انعامات سے ایک انعام کا کچھ حصہ مراد ہے ۔ برخلاف ہماری توجیہ کہ ان تکلفات کی ضرورت ہی نہیں ۔اور حضور کے لئے قیامت اور جنت میں کتنے انعامات ہیں وہ ان کا رب کریم ہی جانتا ہےاور کوئی نہیں۔ تجلی الیقین ۹۶

(۵) حضور عرش اعظم کی داہنی جانب جلوہ فرما ہوں گے

۳۲۰۹ـ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انا اول من تنشق عنہ الارض فأکسیٰ حلۃ من حلل الجنۃ، اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لاؤنگا،پھر مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، میں عرش کی داہنی جانب ایسی جگہ کھڑا ہونگا جہاں تمام مخلوق الہی میں کسی کو بارنہ ہوگا۔

۳۲۰۸ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۲۰۸ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۵۹

۳۲۰۹ـ الصحیح لمسلم، باب تفضیل نبینا ﷺ ـ ۲/۲۴۵

الجامع للترمذی، باب فضل النبی ﷺ ، ۲/۲۰۱

السنن لابن ماجہ، باب ذکر الشفاعۃ، ۲/۳۲۹

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۱ ☆

۳۲۱۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اول من یکسی ابراھیم ثم یقعد مستقبل العرش ثم ادنی بکسوتی فلبستھا فاقوم عن یمینہ مقاما لایقوم احد غیری یغبطنی فیہ الاولون والآخرون۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو جوڑا پہنایا جائیگا، وہ عرش کے سامنے بیٹھ جائینگے، پھر میری پوشاک حاضر کی جائیگی، میں پہنکر عرش کی دائیں جانب ایسی جگہ کھڑا ہونگا جہاں میرے سوا دوسرے کو بار نہ ہوگا، اگلے پچھلے مجھ پر رشک لے جائینگے۔

تجلی الیقین ۱۲۷

(۶) پہلے حضور کے لئے ہی دروازۂ جنت کھلے گا

۳۲۱۱۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتی باب الجنۃ یوم القیامۃ فاستفتح ،فیقول الخازن : من انت ؟ فاقول : محمد ،صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فیقول : بک امرت لاافتح لاحد قبلک۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت در جنت پر تشریف لاکر کھلواؤنگا، داروغہ عرض کرے گا: کون ہے؟ میں فرماؤنگا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ عرض کرے گا: مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں۔ طبرانی کی روایت میں ہے۔ داروغہ قیام کر کے عرض کرے گا۔

۳۲۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول عزوجل وتخذ اللہ ابراھیم خلیلا ۱/ ۴۷۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۲۳ ☆ التفسیر للطبری، ۸/ ۱۱۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۹۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۳۲۴
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۷۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۲۰۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۹۹، ۱۱/ ۲۸۷ ☆

۳۲۱۱۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعۃ ۱/ ۱۱۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۷، ۱۱/ ۷۲۵

لاافتح لاحد قبلك ولا اقوم لاحد بعدك ،

نہ میں حضور سے پہلے کسی کے لئے کھولوں، نہ حضور کے بعد کسی کے لئے قیام کروں۔
تجلی الیقین ۱۲۸

(۷) حضور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

۳۲۱۲۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انا اول من یدخل الجنۃ ولا فخر ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت میں رونق افروز ہونگا، اور کچھ فخر مقصود نہیں۔
تجلی الیقین ۱۲۸

(۸) حضور اور آپکے امتی دنیا میں آخر لیکن قیامت میں سابق ہوں گے

۳۲۱۳۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نحن الآخرون السابقون یوم القیامۃ بیدا انہم اُوتوا الکتاب من قبلنا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم زمانے میں پیچھے اور قیامت کے دن ہر فضل میں اگلے، اور ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے ہاں ان لوگوں کو کتاب پہلے دی گئی ہے۔۱۲م

۳۲۱۴۔ **عن** حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ھم تبع لنا یوم القیامہ ، نحن الآخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیامۃ المقضی لھم قبل الخلائق ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۴۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۴۹۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۸، ۱۱/۴۳۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/۳۴۹
۳۲۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فرض الجمعۃ، ۱/۱۲۰
الصحیح لمسلم، کتاب الجمعۃ، ۱/۲۸۲
۳۲۱۴۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجمعۃ، ۱/۲۸۲

علیہ وسلم امم سابقہ کی نسبت فرماتے ہیں: وہ قیامت میں ہمارے توابع ہونگے، ہم دنیا میں پیچھے آئے اور قیامت میں پیش رکھیں گے، تمام جہان سے پہلے ہمارے ہی لئے اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا۔

۳۲۱۵ ـ **عن** عمرو بن قیس بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ ادرک بی الاجل المرحوم، واختصر لی اختصارا، فنحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیامۃ، وانی قائل قولا غیر فخر، ابراھیم خلیل اللہ، وموسیٰ صفی اللہ، وانا حبیب اللہ، ومعی لواء الحمد یوم القیامۃ الحدیث۔

حضرت عمرو بن قیس بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رحمت خاص کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے لئے کمال اختصار کیا، ہم ظہور میں پیچھے اور روز قیامت رتبے میں اگلے ہیں، اور میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر وناز کو دخل نہیں، ابراہیم خلیل اللہ، اور موسیٰ صفی اللہ اور میں اللہ کا حبیب ہوں۔ اور میرے ساتھ روز قیامت لواء الحمد ہوگا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: اختصر لی اختصارا، کا مطلب ہے کہ مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر۔

یا میرے لئے زمانہ مختصر کیا، کہ میری امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔

اقول: وباللہ التوفیق، یا یہ کہ میرے لئے امت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں، گناہ کم ہوں، نعمت باقی تک جلد پہونچیں۔ یا یہ کہ میری امت کے لئے طول حساب کو اتنا مختصر فرمادیا کہ اے امت محمد! میں نے تمہیں اپنے حقوق معاف کئے، آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ۔

یا یہ کہ میرے غلاموں کے لئے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کردے گا کہ چشم زدن میں گذر جائینگے یا جیسے بجلی کوندگئی۔ کما فی الصحیحین۔

۳۲۱۵ ـ السنن للدارمی، ۱/۲۹ ☆ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، ۶/۳۰۵

یا یہ کہ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے، میرے غلاموں کے لئے اس سے کم دیر میں گذر جائیگا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھیے۔ کما فی حدیث احمد وابی یعلی وابن جریر وابن حبان، وابن عدی والبغوی والبیھقی رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

یا یہ کہ علوم و معارف جو ہزار ہا سال کی محنت و ریاضت میں نہ حاصل ہوسکیں وہ میری چندروزہ خدمت گذاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرمادیئے۔

یا یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لئے ایسی مختصر کردی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلا ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہولیا۔

یا یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جسکے معدود ورقوں میں تمام اشیائے گذشتہ آئندہ کا روشن مفصل بیان جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم، جسکی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں، اس سے زیادہ اور کیا اختصار متصور۔

یا یہ کہ شرق تا غرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرمادیا کہ میں اسے جو کچھ قیامت تک اس میں ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ کما فی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما عند الطبرانی۔

یا یہ کہ میری امت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا۔ کما فی حدیث الصحیحین، یا اگلی امتوں پر جو اعمال شاقہ طویلہ تھے ان سے اٹھالیئے۔ پچاس نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس، زکوۃ میں چہارم مال کا چالیسواں حصہ رہا اور کتاب فضل میں وہی ربع کا ربع، و علی ھذا القیاس والحمد للہ رب العالمین۔

یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معانی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تجلی الیقین ۱۰۵

(۹) حضور اور آپ کی امت جنت میں پہلے داخل ہوں گے

۳۲۱۶۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الجنۃ حرمت علی الانبیاء حتی ادخلھا، و حرمت علی

۳۲۱۶۔ التفسیر للبغوی، ۱/۴۰۵ ☆ کنز العمال ۳۱۹۵۳، ۱۱/۴۱۶
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۴۳۵ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۴۵۳۶

الامم حتی تدخلها امتی۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت پیغمبروں پر حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہوں، اور امتوں پر حرام ہے جب تک میری امت نہ داخل ہو۔

۳۲۱۷۔ **عن** مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی رجل من الیہود حق فاتاہ یطلبہ فلقیہ، فقال لہ عمر: لا و الذی اصطفی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی البشر! لا افارقک وانا اطلبک بشیٔ، فقال الیہودی: ما اصطفی اللہ محمدا علی البشر، فلطمہ عمر فقال: بینی و بینک ابو القاسم، فقال: ان عمر قال: لا والذی اصطفی اللہ محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی البشر، قلت لہ: ما اصطفی اللہ محمدا علی البشر، فلطمنی، فقال: اما انت یا عمر! فارضہ من لطمتہ، بلی یا یہودی، ! سمی اللہ باسمین، سمی بہما امتی، ہو السلام و سمی امتی المسلمین۔ و ہو المؤمن وسمی امتی المومنین، انتم الاولون و نحن الآخرون السابقون یوم القیامۃ، بلی ان الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی ادخلہا، و ہی محرمۃ علی الامم حتی یدخلہا امتی۔

حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا۔ اس سے جاکر فرمایا: قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام بشر پر فضیلت بخشی، میں تجھے نہ چھوڑوں گا جب تک اپنا حق نہ لے لوں، یہودی نے قسم کھا کر حضور کی افضلیت مطلقہ کا انکار کیا، امیر المومنین نے اسے طمانچہ مارا، یہودی بارگاہ رسالت میں نالشی آیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین کو تو حکم دیا کہ تم نے اسے تھپڑ مارا ہے راضی کرلو، کہ ذمی ہے، لیکن یہودی کی طرف مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا: کیوں نہیں اے یہودی! اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے، اللہ تعالیٰ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا، اللہ تعالیٰ مومن ہے اور میری امت کا نام مومنین رکھا، ہاں ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت سب سے پہلے ہیں، بہشت سب نبیوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میں اس میں تشریف لے جاؤں، اور سب امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری امت داخل ہو۔

تجلی الیقین ص ۱۳۴

۳۲۱۷۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، باب ماعطی اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ ﷺ، ۶/۳۲۱

۳۲۱۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیامة ، و انا اول من یقرع باب الجنة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت میں سب انبیاء سے کثرت امت میں زائد ہوں گا۔ اور سب سے پہلے میں ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

۳۲۱۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا اول الناس یشفع فی الجنة ، و انا اکثر الانبیاء تبعا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں سب سے پہلا شفیع ہوں، اور میرے پیرو سب انبیاء کی امتوں سے افزوں ہوں گے۔

۳۲۲۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا اول من یدق باب الجنة فلم تسمع الآذان احسن من طنین الحلق علی تلك المصاریع ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کوٹونگا، زنجیروں کی جھنکار جوان کواڑوں پر ہوگی اس سے بہتر آواز کسی کان نے نہ سنی ہوگی۔　　تجلی الیقین ۱۲۹

(۱۰) حضور کا زمانہ سب سے افضل

۳۲۲۱۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۳۲۱۸۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعة، ۱۱۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۲، ۴۳۶/۱۱

۳۲۱۹۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعة، ۱۱۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۱، ۴۳۶/۱۱

۳۲۲۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۸۶، ۴۰۴/۱۱

۳۲۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة النبی ﷺ، ۵۰۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۷۳/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۴/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۰۵، ۴۲۷/۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸۹/۱

علیه وسلم : بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہر قرن وطبقہ میں بنی آدم کے بہترین طبقات میں بھیجا گیا، یہاں تک کہ اس طبقہ میں آیا جس میں پیدا ہوا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۴ اراءۃ الادب ۱۹

(۱۱) حضور معلم کائنات ہیں

۳۲۲۲۔ **عن** عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذات یوم من بعض حجرہ فدخل المسجد فاذا ہو بحلقتین ، احدھما یقرؤن القرآن و یدعون اللہ ، والاخری یتعلمون و یعلمون ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل علی خیر ، ھؤلآء یقرء ون القرآن و یدعون اللہ ، فان شاء اعطاھم و ان شاء منعھم ، وھؤلاء یتعلمون ویعلمون و انما بعثت معلما فجلس معھم۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے حجرۂ مقدسہ سے مسجد نبوی میں تشریف لائے تو دیکھا دو حلقے بنائے لوگ بیٹھے ہیں، ایک جماعت تلاوت قرآن اور دعا میں مشغول ہے، دوسری علم دین سیکھنے اور سکھانے میں، فرمایا: دونوں جماعتیں بھلائی پر قائم ہیں، یہ لوگ تلاوت کرتے ہیں اور دعا کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے چاہے تو عطا فرمائے ورنہ رد فرمادے، اور یہ لوگ علم دین سیکھنے سکھانے میں لگے ہیں اور مجھے بھی معلم کائنات مبعوث فرمایا گیا، پھر حضور انہیں کے ساتھ تشریف فرما ہوئے۔۱۲م

۳۲۲۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۲۲۲۔ السنن لابن ماجہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ۱/ ۲۱
التفسیر للبغوی، ۷/۲۵ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۵/۱۱۸
المغنی للعراقی، ۱/۱۱ ☆ کنز العمال، ۲۸۷۵۱، ۱۰/ ۱۴۷
۳۲۲۳۔ السنن لابی داؤد، باب کراھیۃ استقبال القبلۃ، ۱/۳
السنن لابن ماجہ، باب الاستنجاء بالحجارۃ، ۱/۲۷
المسند لاحمد بن حنبل، ☆ ۲/۲۴۷

مسلم : انما انا لکم بمنزلۃ الوالد اعلمکم۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۵۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے والد کے مثل ہوں کہ تم کو ہر ہر مسئلہ سکھاتا ہوں۔۱۲م

(۱۲) ذکر مصطفیٰ کی عظمت وفضیلت

۳۲۲۴۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتانی جبرئیل علیہ السلام فقال : ا ن ربی و ربک یقول: کیف رفعت لک ذکرک ؟ قال : اللہ اعلم ، قال : اذا ذکرت ذکرت معی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے تمہارا ذکر کیسے بلند کیا؟ میں نے عرض کی: اللہ عزوجل خوب جانتا ہے، عرض کی: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے ساتھ اے محبوب! تیرا ذکر بھی ہوگا۔

دوسری روایت میں یوں ہے۔

جعلتک ذکرا من ذکری ، فمن ذکرک فقد ذکرنی۔

اے محبوب! میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا، اور جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے بیشک میرا ذکر کیا۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۸۷

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۲۸

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۰۶

(۱۳) حضور بے مثل بشر ہیں

۳۲۲۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما منکم من احد الاو معہ قرینہ من الجن و قرینہ من

۳۲۲۴۔ التفسیر لابن جریر، ۱۵/۲۳۵ ☆ الشفاء للقاضی، ۱/۱۲

۳۲۲۵۔ المسند لابن حمد بن حنبل، ۱/۳۹۷ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۸/۲۲۵

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۲۶۷ ☆ کنز العمال، ۱۲۷۶، ۱/۱۵۲

الملائکة، قالوا: و ایاك یا رسول الله! قال: و ایای، و لکن الله اعاننی علیه فاسلم فلا یامرنی الا بخیر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اسکا ایک ہمزاد فرشتہ اور ایک شیطان جن ہے، صحابۂ کرام نے عرض کی: اور آپ کے ساتھ یا رسول اللہ! فرمایا: میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر میری اعانت فرمائی اور وہ اسلام لے آیا، تو اب وہ مجھے بھلائی کا حکم ہی دیتا ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۹/ ۲۰۹

(۱۴) حضور کی محبت شرط ایمان ہے

۳۲۲۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من ولده و والده والناس اجمعین۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اس کی اولاد اور ماں باپ اور تمام آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۱۴

۳۲۲۷۔ **عن** الضحاك بن مزاحم الهلالی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا دعوة ابراهیم علیه الصلوٰة و السلام، قال: و هو یرفع القواعد من البیت، ربنا و ابعث فیهم رسولا منهم فقرأ الاٰیة حتی اتمها۔

حضرت ضحاک بن مزاحم ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہوں،

۳۲۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حب الرسول ﷺ، ۱/ ۷
الصحیح لمسلم، باب وجوب محبت رسول الله ﷺ، ۱/ ۴۹
السنن للنسائی، ایمان، باب علامة الایمان، ۲/ ۲۳۲
السنن لابن ماجه، باب فی الایمان، ۱/ ۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۱۷۷ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۳۰۷
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۲۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/ ۵۰
المستدرك للحاکم، ۲/ ۴۸۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/ ۵۴۷

آپ نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت یوں دعا کی تھی، ''اے ہمارے رب! یہاں کے باشندگان میں تو ایک رسول مبعوث فرما'' حضور نے پوری آیت تلاوت فرمائی۔۱۲م

تجلی الیقین ۸۱

(۱۵) حضور دعائے ابراہیم اور بشارت عیسی ہیں

۳۲۲۸۔ عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا دعوة ابراهیم، و كان اخر من بشرنی عیسی ابن مریم علیهم الصلوة و السلام۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے باپ حضرت ابراہیم کی دعا ہوں، اور سب میں پچھلے میری بشارت دینے والے حضرت عیسیٰ بن مریم تھے، علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ فتاوی رضویہ ۱۲/ ۳۷

(۱۶) اللہ تعالیٰ نے صرف حضور کی حیات کی قسم یاد فرمائی

۳۲۲۹۔ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ما حلف الله بحیاة احد قط الا بحیاة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، قال تعالیٰ: لعمرك انهم لفی سكرتهم یعمهون، و حیاتك یا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی زندگی کی قسم یاد نہ فرمائی سوا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ کہ آیت کریمہ ''لعمرك'' میں فرمایا: مجھے تیری جان کی قسم اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۲۲۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساكر، ۱/۳۹ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/۱۱۱
دلائل النبوة للبیهقی، ۱/۶۹ ☆ الطبقات الكبری لا بن سعد، ۱/۹۶
كنز العمال، ۳۱۸۳۳، ۱۱/۳۸۴ ☆ البدایة والنهایة لا بن كثیر، ۲/۲۷۵
التفسیر للطبری، ۱/۴۳۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۳۹
التفسیر للقرطبی، ۲/۱۳۱ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۴۵
۳۲۲۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۱ ☆
۳۲۲۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۰۳ ☆

(۱۷) حضور کی حیات اور شہر کی قسم یاد فرمائی

۳۲۳۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ما خلق الله و ما ذرأ و ما برأ نفسا اکرم علیه من محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ما حلف بحیاة احد قط الا بحیاة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم "لعمرك الآية"۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا، نہ پیدا کیا، نہ آفرینش فرمایا جو اسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو۔ نہ کبھی ان کی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرمایا: مجھے تیری جان کی قسم۔ الآیۃ۔

۳۲۳۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : بابی انت و امی یا رسول الله ! قد بلغ من فضلك عند الله ان اقسم بحیاتك دون سائر الانبیاء ، و لقد بلغ من فضلك عنده ان اقسم بتراب قدمیك فقال : لا اقسم بهذا البلد و انت حل بهذا البلد۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی : یا رسول اللہ ! میرے ماں باپ حضور پر قربان ، بے شک حضور کی بزرگی خدائے تعالیٰ کے نزدیک اس حد کو پہونچی کہ حضور کی زندگی کی قسم یاد فرمائی ، نہ باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ، اور تحقیق حضور کی فضیلت خدا کے یہاں اس نہایت کو ٹھہری کہ حضور کے خاک پا کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرمایا: مجھے قسم اس شہر کی جس میں اے محبوب! تم قیام پذیر ہو۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

این لفظ در ظاہر نظر سخت می در آید نسبت بجناب عزت، چوں گویند کہ سوگند می خورد بخاک پائے حضرت رسالت، و نظر بحقیقت معنی صاف و پاک است کہ غبارے نیست بر آں، و تحقیق این سخن آنست کہ سوگند خوردن حضرت رب العزت جل جلالہ بچیزے غیر ذات و صفات خود برائے اظہار شرف و فضیلت و تمیز آں چیز است نزد مردم و نسبت بایشان، تا بدانند کہ آں امرے عظیم و شریف است نہ آنکہ اعظم است نسبت بوے تعالیٰ۔

۳۲۳۰۔ الشفاء للقاضی، ۱/۲۰ ☆

۳۲۳۱۔ احیاء علوم الدین للغزالی، ☆ المدخل لا بن الحاج المکی،

ظاہر نگاہ میں یہ لفظ اللہ رب العزت کی جانب نظر کرتے ہوئے اگرچہ سخت معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی خاک پا کی قسم یاد فرمائی۔ لیکن حقیقت پر نگاہ رکھنے والوں کے نزدیک اس کے معنی پاک وصاف ہیں اوراس میں کسی طرح کی کوئی خامی نہیں۔اس سلسلہ میں تحقیق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنی ذات وصفات کے علاوہ کسی چیز کی قسم یاد فرماتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس چیز کی شرافت وبزرگی کا اظہار مقصود ہوتا ہے اور یہ کہ وہ چیز لوگوں کے نزدیک ممتاز ہوجائے تاکہ لوگ اس کی عظمت سے واقف ہوں، یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ چیز اللہ تعالیٰ کی ذات سے زیادہ عظیم ہے۔
تجلی الیقین ۴۴

(۱۸) حضور کا نام اقدس ساق عرش پر لکھا ہے

۳۲۳۲۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما اقترف آدم الخطیئة قال: یا رب اسألك بحق محمد لما غفرت لی، فقال اللہ : یا آدم وکیف عرفت محمدا و لم اخلقه ؟ قال : یا رب لانك لما خلقتنی بیدك و نفخت فیّ من روحك رفعت راسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك ، فقال اللہ : صدقت یا آدم ! انه لأحب الخلق الیّ ادعنی بحقه فقد غفرت لك و لو لا محمد ما خلقتك۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: اے میرے رب! صدقہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما، رب العالمین نے فرمایا: تو نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیونکر پہچانا؟ عرض کی: جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی تو میں نے اپنا سر اٹھایا، دیکھا عرش کے پایوں پر لکھا تھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ، جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تو میں نے جانا کہ تو

۳۲۳۲۔ المستدرك للحاکم، ۶۷۲/۲ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۴۸۹/۵
کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۸، ۴۵۵/۱۱ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۸۷/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۴۷/۲ ☆ الاحافات السنیة، ۲۵۶

نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا: بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے، اب کہ تو نے اس کے حق کا وسیلہ کرکے مجھ سے مانگا تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں، اور اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تیری مغفرت کرتا اور نہ تجھے بناتا۔

بیہقی اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: میں نے ہر جگہ جنت میں، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لکھا دیکھا، تو جانا کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے اور عزت والا۔

آجری کی روایت میں ہے، مجھے یقین ہوا کہ کسی کا رتبہ تیرے نزدیک اس سے بڑا نہیں جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

میرے نزدیک یہ حدیث حسن کے درجہ سے کم نہیں۔

(۱۹) قیامت میں سب سے پہلے ندا حضور کو ہوگی

۳۲۲۳۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یجمع اللہ تعالی الناس فی صعید واحد فلا تکلم نفس، فاول مدعو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیقول: لبیک و سعدیک و الخیر فی یدیک۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روز قیامت لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا تو کوئی کلام نہ کرے گا، سب سے پہلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا ہوگی، حضور عرض کریں گے: الٰہی! میں حاضر ہوں، خدمتی ہوں، تیرے دونوں ہاتھوں میں بھلائی ہے۔

۳۲۲۳۔ السنن لابن ماجہ، باب التلبیہ، ۲۱۵/۲
المستدرک للحاکم، ۶۱۷/۴ ☆ السنة لابی العاصم، ۳۶۷/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۷۲/۱۰ ☆ کنز العمال، ۴۳۳۹۱، ۱۸۵۲/۱۵
حلیة الاولیاء لابن نعیم، ۹/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۰/۵

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن مندہ نے کہا:

حدیث مجمع علی صحة اسنادہ و ثقة رجالہ۔

اس حدیث کی صحت اسناد اور عدالت رواۃ پر اجماع ہے۔

صفائح اللجین ۱۷

۳۲۳٤۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من آذی شعرۃ منی فقد آذانی و من آذانی فقد آذی اللہ، و فی روایۃ۔ ومن آذی اللہ لعنہ اللہ ملأ السموات و الارض، لا یقبل اللہ منہ صرفا و لا عدلا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/۲۲

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے ایک بال کو بھی ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی، اور جس نے اللہ کو ایذا دی اس پر اللہ کی لعنت ہے آسمان اور زمین برابر، نہ اسکا نفل قبول نہ فرض۔ ۱۲م

۳۲۳٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٥٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۲۸٤
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۲۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/٥٠٤
السنة لابن ابی عاصم، ۲/٤۷۹ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم، ۱/۱۷٥
کنز العمال للمتقی، ۳٤۱٥٤، ۱۲/۹٥ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۸۸

(۷) تعظیم رسول

(۱) بارگاہ رسالت میں صحابہ کرام کا ادب

۳۲۳۵۔ **عن** اسامة بن شریك رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اصحابه حوله کأنّ علی رؤسهم الطیر۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور کے اصحاب حضور کے گرد تھے، گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی سر جھکائے، گردنیں خم کئے، بے حس وحرکت کہ پرندے لکڑی یا پتھر جانکر سروں پر آبیٹھیں، اس سے بڑھ کر اور خشوع کیا ہوگا۔

ہند بن ابی ہالہ وصاف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی عنہ کی حدیث حلیہ اقدس میں ہے۔

اذا تکلم اطرق جلساء ہ کأن علیٰ رؤسهم الطیر۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلام فرماتے جتنے حاضران مجلس ہوتے سب گردنیں جھکا لیتے گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۳۴

(۲) حضرت ابوایوب انصاری کے یہاں حضور کا قیام......

۳۲۳۶۔ **عن** ابی ایوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نزل علیه ، فنزل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی السُّفل و ابو ایوب فی العلو ، فانتبه ابو ایوب لیلة فقال : نمشی فوق راس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فتنحوا فباتوا فی جانب ، ثم قال للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : السفل ارفق فقال : لا اعلو سقیفة انت تحتها ، فتحول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی العلو وابو ایوب فی السفل ،

۳۲۳۵۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یتداوی، ۲/۵۳۹

۳۲۳۶۔ الصحیح لمسلم، باب اباحة اکل الثوم، ۲/۱۸۳

فکان یصنع للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طعاما فاذاجئی بہ الیہ سأل عن موضع اصابعہ فیتتبع موضع اصابعہ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے یہاں مہمان ہوئے، میں بالائی منزل میں رہتا اور حضور پہلی منزل میں، ایک دن بیدار ہوا تو یہ احساس جاگا کہ میں اوپر چلتا ہوں اور حضور نیچے مکان میں قیام فرما ہیں، اس خیال سے ایک گوشہ میں رات جاگ کر گذاری، صبح کو خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی: فرمایا: نچلی منزل میں ہمارے لئے آرام ہے، عرض کیا: میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ قیام فرما ہوں، اس کے بعد حضور بالائی منزل پر تشریف لے گئے اور حضرت ابوایوب پہلی منزل میں رہنے لگے، حضور کے لئے کھانا تیار کرتے جب حضور تناول فرمالیتے تو بعد میں خود کھاتے بچے ہوئے کھانے کے بارے میں دریافت فرماتے کہ سرکار نے کہاں سے انگلیاں رکھ کر تناول فرمایا ہے، پھر خاص اسی جگہ سے اٹھاتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرح مسلم نووی میں ہے:۔

فیہ التبرک بآثار اھل الخیر فی الطعام و غیرہ۔

اس حدیث میں کھانے وغیرہ میں بزرگ ہستی کے آثار سے برکت حاصل کرنے کا ثبوت ہے۔

نیز اسی میں ہے:۔

اما کراھۃ ابی ایوب فمن الادب المحبوب الجمیل، و فیہ اجلال اھل الفضل و المبالغۃ فی الادب معھم۔

حضرت ابوایوب انصاری نے بالاخانہ پر رہنا اس لئے پسند نہ کیا کہ بارگاہ رسالت کا ادب اسی بات کا متقاضی تھا، نیز اس حدیث میں اہل فضیلت کی بزرگی کا اظہار اور ادب میں مبالغہ کا ثبوت بھی موجود ہے۔ بدرالانوار مع زیادۃ، ۹

(۴) حضور کی جانب دانستہ جھوٹ کی نسبت اشد حرام

۳۲۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۸

۳۲۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم من کذ علی النبی ﷺ، ۱/۲۱
الصحیح لمسلم، زھد، ۷۲
السنن لابی داؤد، باب التشدید فی الکذب علی رسول اللہ ﷺ، ۲/۵۱٤
السنن للنسائی، باب الثبت فی الحدیث وحکم کنایۃ العلم، ۲/٤۱٤
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تعظیم الکذب علی رسول اللہ ﷺ، ۲/۹۵
السنن لابن ماجه، المقدمه، ۱/۵ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۷۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۷۳
المسند للدارمی، ۱/۷٦ ☆ المسند للحمیدی، ۱۱٦٦
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۲۷٦ ☆ المسند لابی حنیفة، ۲۱
المستدرک للحاکم، ۱/۷۷ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۵۵
الصحیح لابن حبان، ۱٤٦۱ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱/۲٤۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱٤۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/۲۵۳
التفسیر للبغوی، ۲/۱۲٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۱۱۱
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۲۵۸
المطالب العالیة لابن حجر، ۳۰۸۳، ☆ دلائل النبوة للمتقی، ٦/۲۸٤
کنز العمال، ۲۹۲۸۲، ۱۰/۲٤۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/٤۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۵۷۸ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۸
التفسیر للقرطبی، ٤/۱۸۵ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٤/٤٤۳
الکامل لابن عدی، ۱/۱۵ ☆ لاذکار النودیه، ۳۳۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/٤۲۷ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۸/۱۱۹
المسند للعقیلی، ۲/۹۳ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ٤/۸

۸۔ نور مصطفی

(۱) حضور کے نور کی پیدائش

۳۲۳۸ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قلت : یا رسول الله! بابی انت وامی اخبرنی عن اول شئ خلقه الله تعالیٰ قبل الاشیاء ، قال : یا جابر ! ان الله تعالی قد خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نوره ، فجعل ذلك النور یدور بالقدرة حیث شاء الله تعالیٰ ، ولم یکن فی ذلك الوقت لوح و لا قلم و لا جنة و لانار و لا ملك و لا سماء ولا ارض ولاشمس و لا قمر ولا جنی ولا انسی ـ فلما اراد الله تعالیٰ ان یخلق قسم ذلك النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ، ومن الثانی اللوح ، و من الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حملة العرش ، ومن الثانی الکرسی و من الثالث باقی الملائکة ، ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السموٰت ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنة و النار ـ ثم قسم الرابع اربعة اجزاء ـ الحدیث بطوله ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، مجھے بتادیجئے کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی، فرمایا: اے جابر! بیشک، بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا، وہ نور قدرت الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا دورہ کرتا رہا۔ اس وقت لوح، قلم، جنت، دوزخ، فرشتے، آسمان، زمین، سورج، چاند، جن اور آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا اس نور کے چار حصے فرمائے، پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا، پھر چوتھے کے چار حصہ کئے، پہلے سے فرشتگان حامل عرش، دوسرے سے کرسی، تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کئے۔ پھر چوتھے کے چار حصے کئے، پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمین، تیسرے سے بہشت ودوزخ بنائے۔ پھر چوتھے کے چار حصے کئے ۔الی آخر الحدیث •

۳۲۳۸ـ المواهب اللدنیه للقسطلانی، ۱/۵۵ ☆ شرح المواهب للزرقانی، ۱/۵۵
مدارج النبوة للمحدث الدهلوی، ۲/۲ ☆ تاریخ الخمیس للدیار البکری، ۱/۲۲

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں بنحوہ روایت کی۔

اجلۂ ائمہ دین مثل امام قسطلانی مواہب لدنیہ، اور امام ابن حجر مکی افضل القریٰ، اور علامہ فاسی مطالع المسرات، اور علامہ زرقانی شرح مواہب، اور علامہ دیار بکری خمیس، اور شیخ محقق دہلوی مدارج النبوۃ میں اس حدیث سے استناد اور اس پر تعویل واعتماد فرماتے ہیں۔

بالجملہ وہ تلقی امت بالقبول کا منصب جلیل پائے ہوئے ہے، تو بلا شبہ حدیث حسن صالح مقبول معتمد ہے، تلقی علماء بالقبول وہ شئ عظیم ہے جس کے بعد ملاحظہ سند کی حاجت نہیں رہتی، بلکہ سند ضعیف بھی ہو تو حرج نہیں کرتی، کما بیناہ فی منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین۔

لاجرم علامہ محقق عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں۔

قد خلق کل شئ من نورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کما ورد بہ الحدیث الصحیح۔

بیشک ہر چیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے بنی جیسا کہ حدیث صحیح اس معنی میں وارد ہوئی۔

ذکرہ فی المبحث الثانی بعد النوع الستین من آفات اللسان فی مسئلۃ ذم الطعام۔

مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے۔

قد قال الاشعری انہ تعالیٰ نور لیس کالانوار و الروح النبویۃ القدسیۃ لمعۃ من نورہ، و الملائکۃ شرر تلک الانوار، و قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اول ما خلق اللہ نوری، و من نوری خلق کل شئ و غیرہ فیما فی معناہ۔

یعنی امام اجل امام اہل سنت سیدنا ابو الحسن الاشعری قدس سرہ (جن کی طرف نسبت کر کے اہل سنت کو اشاعرہ کہا جاتا ہے) ارشاد فرماتے ہیں: کہ اللہ عزوجل نور ہے نہ اور نوروں کی مانند، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک اسی نور کی تابش ہے، اور ملائکہ ان نوروں کے ایک پھول ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے

میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی، اور اس کے سوا اور حدیثیں ہیں جو اسی مضمون میں وارد ہیں۔

ہاں اسے باعتبار کنہ وکیفیت متشابہات سے کہنا وجہ صحت رکھتا ہے، واقعی نہ رب العزت جل وعلانہ اس کے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنے نور سے نور مطہر سید انوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیونکر بنایا، نہ بے بتائے اس کی پوری حقیقت ہمیں خود معلوم ہوسکتی ہے، اور یہی معنی متشابہات ہیں۔

شمع سے شمع روشن ہو جانا بے اس کے کہ اس شمع سے کوئی حصہ جدا ہو کر یہ شمع بنے اس کی مثال میں کہا جاسکتا ہے، لیکن اس سے بہتر آفتاب اور دھوپ کی مثال ہے کہ نور شمس نے جس پر تجلی کی وہ روشن ہو گیا اور ذات شمس سے کچھ جدا نہ ہوا، مگر ٹھیک مثال کی وہاں مجال نہیں، جو کہا جائے گا ہزاروں ہزار وجوہ پر ناقص وناتمام ہوگا۔ پھر یہ کہ مثال سمجھانے کو ہوتی ہے نہ کہ ہر طرح برابری بتانے کو۔

قرآن عظیم میں نور الٰہی کی مثال دی۔

کمشکوٰۃ فیھا مصباح ، جیسے طاق کہ اس میں چراغ ہو۔

کہاں چراغ اور قندیل اور کہاں نور رب جلیل، یہ مثال وہابیہ کے اس اعتراض کے دفع کو تھی کہ نور الٰہی سے نور نبوی پیدا ہوا تو نور الٰہی کا ٹکڑا جدا ہونا لازم آیا۔

اسے بتایا گیا کہ چراغ سے چراغ روشن ہونے میں اس کا ٹکڑا کٹ کر اس میں نہیں آجاتا جب یہ فانی مجازی نور اپنے نور سے دوسرا نور روشن کر دیتا ہے تو اس نور الٰہی کا کیا کہنا، نور سے نور پیدا ہونے کو نام وروشنی میں مساوات بھی ضروری نہیں، چاند کا نور آفتاب کی ضیاء سے ہے، پھر کہاں وہ اور کہاں یہ، علم ہیئات میں بتایا گیا ہے کہ اگر چودھویں رات کے کامل چاند کے برابر نوے ہزار چاند ہوں تو روشنی آفتاب تک پہونچیں گے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

نور عرف عامہ میں ایک کیفیت ہے کہ نگاہ پہلے اسے ادراک کرتی ہے اور اس کے واسطہ سے دوسری اشیائے دیدنی کو، اور حق یہ ہے کہ نور اس سے اجلی ہے کہ اس کی تعریف کی جائے، یہ جو بیان ہوا تعریف الجلی بالخفی ہے ، کما نبہ علیہ فی المواقف وشرحھا نور باین معنی ایک عرض وحادث ہے اور رب عزوجل اس سے منزہ ہے۔

محققین کے نزدیک نور وہ کہ خود ظاہر ہو اور دوسروں کا مظہر۔

کماذکرہ الامام حجۃالاسلام الغزالی ثم العلامۃ الزرقانی فی شرح المواھب الشریفۃ۔

بایں معنی اللہ عزوجل نور حقیقی ہے بلکہ حقیقۃً وہی نور ہے اور کریمہ ''اللہ نور السموٰت و الارض'' بلا تکلف وبلا تاویل اپنے معنی حقیقی پر ہے۔فان اللہ عزو جل ھو الظاھر بنفسہ المظھر بغیرہ من السموٰت و الارض و من فیھن و سائر المخلوقات ۔

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ عزوجل کے نور ذاتی سے پیدا ہیں۔

حدیث میں ''نورہ'' فرمایا،جس کی ضمیر اللہ کی طرف ہے،کہ اس میں ذات ہے،''من نور جمالہ'' یا،من نور رحمتہ،وغیرہ نہ فرمایا کہ نور صفات سے تخلیق ہو۔

علامہ زرقانی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:۔

من نورہ ای من نور ھو ذاتہ۔

یعنی اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس نور سے پیدا کیا جو عین ذات الٰہی ہے۔یعنی اپنی ذات سے بلاواسطہ پیدا فرمایا۔

امام احمد قسطلانی مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں:۔

لما تعلقت ارادۃ الحق تعالیٰ بایجاد خلقہ ابرز الحقیقۃ المحمدیۃ من الانوار الصمدیۃ فی الحضرۃ الاحدیۃ ، ثم سلخ منھا العوالم کلھا علوھا و سفلھا۔

جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا پیدا کرنا چاہا،صمدی نوروں سے مرتبۂ ذات صرف میں حقیقت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظاہر فرمایا،پھر اس سے تمام عالم علوی وسفلی نکالے۔

شرح علامہ میں فرماتے ہیں:۔

مرتبہ احدیت ذات کا پہلا تعین اور پہلا مرتبہ ہے جس میں غیر ذات کا اصلا لحاظ نہیں، جس کی طرف حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں اشارہ ہے،کہ اللہ تعالیٰ تھا اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا،اسے سیدی کاشانی قدس سرہ نے ذکر فرمایا۔

شیخ محقق مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:۔

انبیاء اللہ تعالیٰ کے اسمائے ذاتیہ سے پیدا ہوئے اور اولیاء اسمائے صفاتیہ سے،بقیہ

کائنات صفات فعلیہ سے، اور سید رسل ذات حق سے اور حق کا ظہور بالذات ہے۔

ہاں عین ذات الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الٰہی ذات رسالت کے لئے مادہ ہے، جیسے مٹی سے انسان پیدا ہوا۔ یا عیاذاً باللہ ذات الٰہی کا کوئی حصہ یا کل ذات بنی ہوگیا، اللہ عزوجل حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہوجانے یا کسی شی میں حلول فرمانے سے پاک ومنزہ ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی شی کو جزء ذات الٰہی خواہ کسی مخلوق کو عین و نفس ذات الٰہی ماننا کفر ہے۔

اس تخلیق کے اصل معنی تو اللہ ورسول جانیں، جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ عالم میں ذات رسول کو کوئی پہچانتا نہیں۔

حدیث میں ہے

یا ابابکر! لم یعرفنی حقیقة غیر ربی

اے ابوبکر! مجھے جیسا میں حقیقت میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ جانا۔

ذات الٰہی سے اس کے پیدا ہونے کی حقیقت کسے مفہوم ہو، مگر اس میں فہم ظاہر بیں کا جتنا حصہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت حق عز جلالہ نے تمام جہان کو حضور پر نور محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے پیدا فرمایا۔ حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

لو لاك ما خلقت الدنیا ۔

اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد ہوا۔

لو لا محمد ما خلقتك و لا ارضا و لا سماء

اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں بناتا، نہ زمین، نہ آسمان۔

تو سارا جہاں ذات الٰہی سے بواسطۂ حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوا۔ یعنی حضور کے واسطے، حضور کے صدقہ، حضور کے طفیل میں۔

یہ نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ سے وجود حاصل کیا پھر باقی مخلوق کو آپ نے وجود دیا، جیسے فلاسفہ کا فرگمان کرتے ہیں کہ عقول کے واسطے سے اور ان کے وجود بخشنے سے دوسری چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کے اس قول سے بلند وبالا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے

علاوہ بھی کوئی خالق ہوسکتا ہے۔

بخلاف ہمارے حضور عین النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ وہ کسی کے طفیل میں نہیں، اپنے رب کے سوا کسی کے واسطے نہیں، تو وہ ذات الٰہی سے بلا واسطہ پیدا ہیں۔

زرقانی شریف میں ہے۔

اس نور سے جو اللہ کی ذات ہے، یہ مقصد نہیں کہ وہ کوئی مادہ ہے جس سے آپ کا نور پیدا ہوا بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ آپ کے نور سے بلا کسی واسطہ فی الوجود کے متعلق ہوا۔

یا زیادہ سے زیادہ بغرض توضیح ایک کمال ناقص مثال یوں خیال کیجئے، کہ آفتاب نے ایک عظیم وجمیل وجلیل آئینہ پر تجلی کی، آئینہ چمک اٹھا، اور اس کے نور سے اور آئینے اور پانیوں کے چشمے اور ہوائیں، اور سائے ہوئے آئینوں اور چشموں میں صرف ظہور نہیں بلکہ اپنی اپنی استعداد کے لائق شعاع بھی پیدا ہوئی کہ اور چیز کو روشن کر سکے کچھ دیواروں پر دھوپ پڑی، یہ کیفیت نور سے متکیف ہیں اگر چہ اور کو روشن نہ کریں جن تک دھوپ بھی نہ پہونچی، وہ ہوائے متوسط نے ظاہر کیں، جیسے دن میں مسقّف دالان کی اندرونی دیواریں ان کا حصہ صرف اسی قدر ہوا، کیفیت نور سے بہرہ نہ پایا۔

پہلا آئینہ خود ذات آفتاب سے بلا واسطہ روشن ہے اور باقی آئینے، چشمے اس کے واسطے سے، اور دیواریں وغیرہا واسطہ در واسطہ، پھر جس طرح وہ نور کہ آئینہ اول پر پڑا بعینہ آفتاب کا نور ہے بغیر اس کے کہ آفتاب خود یا اس کا کوئی حصہ آئینہ ہوگیا ہو، یونہی باقی آئینے اور چشمے کہ اس آئینے سے روشن در روشن ہوئے اور دیوار وغیرہ اشیاء پر ان کی دھوپ پڑی یا صرف ظاہر ہوئی ان سب پر بھی یقیناً آفتاب ہی کا نور اور اسی سے ظہور ہے، آئینے اور چشمے فقط واسطۂ وصول ہیں۔ ان کی حد ذات میں دیکھو تو یہ خود نور تو نور ظہور سے بھی حصہ نہیں رکھتے۔

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

یہ نظیر محض ایک طرح کی تقریب فہم کے لئے ہے۔ جس طرح ارشاد ہوا۔ مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح، ورنہ کجا چراغ اور کجا وہ نور حقیقی، وللہ المثل الاعلیٰ۔

توضیح صرف ان دو باتوں کی منظور ہے

ایک یہ کہ دیکھو، آفتاب سے تمام اشیاء منور ہوئیں بے اس کے کہ آفتاب خود آئینہ ہوگیا یا اس میں سے کچھ جدا ہو کر آئینہ بنا۔

دوسرے یہ کہ ایک آئینہ نفس ذات آفتاب سے بلا واسطہ روشن ہے باقی بوسائط۔

ورنہ حاشا کہاں مثال اور کہاں وہ بارگاہ جلال۔ باقی اشیاء سے کہ مثال میں بالواسطہ منور مانیں آفتاب حجاب میں ہے اور اللہ عزوجل ظاہر فوق کل ظاہر ہے۔ آفتاب ان اشیاء تک اپنے وصول نور میں وسائط کا محتاج ہے اور اللہ عزوجل احتیاج سے پاک، غرض کسی بات میں نہ تطبیق مراد نہ ہرگز ممکن، حتی کہ نفس وساطت بھی یہاں یکساں نہیں۔ کما لا یخفی و قد اشرنا الیہ۔

سیدی ابو سالم عبد اللہ عیاشی ہم استاذ علامہ محمد زرقانی تلمیذ علامہ ابو الحسن شبراملسی اپنی کتاب ''الرحلہ'' پھر سیدی علامہ عثمادی رحمہم اللہ تعالیٰ جمیعا ''شرح صلاۃ'' حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں۔

اس کا ادراک حقیقۃً وہی کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''اللہ نور السموٰت و الارض'' کا معنیٰ جانتا ہے، کیونکہ وہم اور عقل کے ذرائع اس کا حقیقی ادراک نہیں کر سکتے، اس کو تو صرف بندے کے دل میں اس نور کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شعاؤں سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔

حدیث کے معنیٰ کو سمجھنے کے لئے قریب ترین یہ ہے کہ نور محمدی جب قدیم اور ازلی نور کی پہلی تجلی ہے تو کائنات میں بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کا وہی سب سے پہلا مظہر ہے اور وجود میں آنے والے تمام نوروں کی اصل قوت ہے۔ جب یہ نور اول چمکا اور منور ہوا تو اس نور محمدی نے تمام موجودات پر درجہ بدرجہ اپنی چمک ڈالی تو بلا واسطہ یا واسطوں کی کمی بیشی کے اعتبار سے ہر چیز اپنی استعداد کے مطابق چمک اٹھی اور تمام حقائق واقسام اس نور کی چمک سے اس کے مظہر بن گئے، یوں وجود میں آنے والا پہلا نور ایک تھا لیکن اس کی چمک سے دوسرے حقائق بھی اپنی حقیقت کے مطابق اس نور سے منور ہوتے چلے گئے اور کائنات میں نور در نور بن گئے جبکہ وجود حادث میں نور کی صرف دو ہی قسمیں ہیں۔

ایک فیض دینے والا دوسرا فیض پانے والا۔ حالانکہ نفس الامری حقیقت میں یہ دونوں

نور ایک ہی ہیں، یہ ایک واقعی نور ہی قابل اشیاء میں چمک پیدا کر کے متعدد مظاہر میں ظاہر ہوتا ہے اور تمام اجسام میں ہر قسم کی صورت میں چمکتا ہے، اسی طرح فیض یافتہ نور بھی اپنی استعداد کے مطابق دوسری قابل اشیاء میں چمک پیدا کر کے ان کو منور کرتا ہے، جس سے مزید مظاہرات کی اقسام حاصل ہوتی ہیں، جبکہ یہ تمام انوار بالواسطہ یا بلاواسطہ سب سے پہلے نور حادث سے ہی مستفیض ہیں۔

اس تقریر کے لئے یہ انتہائی محتاط عبارت ہے جو علوم الٰہیہ کے موافق ہے، اس سے زائد عبارت خطرناک ہوسکتی ہے۔

اس تقریر کے مناسب مثال وہ چراغ ہے جس سے بے شمار چراغ روشن ہوئے، اس کے باوجود وہ اپنی اصل حالت پر ہے اور اس کے نور میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

مزید واضح مثال سورج ہے جس سے تمام سیارے روشن ہیں جن کا اپنا کوئی نور نہیں۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ سورج کا نور ان سیاروں میں منقسم ہوگیا ہے جبکہ فی الواقع ان سیاروں میں سورج ہی کا نور ہے جو سورج سے نہ تو جدا ہوا اور نہ کم ہوا۔ سیارے تو صرف اپنی قابلیت کی بنا پر چمک اور سورج کی روشنی سے منور ہوئے۔

مزید سمجھنے کے لئے پانی اور شیشے پر پڑنے والی سورج کی شعاؤں کو دیکھا جائے جن کا عکس پانی یا شیشے کے بالمقابل دیوار پر پڑتا ہے جس سے دیوار روشن ہو جاتی ہے، دیوار پر یہ روشنی سورج ہی کا نور ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی کے قلب کو حجاب غفلت سے پاک کرتا ہے اور وہ دل انوار محمدیہ سے منور ہوتا ہے تو پھر اس کا ادراک ایسا کامل ہو جاتا ہے کہ اس میں شک اور وہم کا احتمال نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری بصیرت کو اپنے علم کے نور سے منور فرمائے، اور ہمارے باطن کو جہالت کے اندھیروں سے محفوظ فرمائے، اور جن امور میں ہم غور کرنے کے اہل نہیں ان پر ہماری جسارت کو معاف فرمائے، اور اس جناب میں ہماری عبارت کی کوتاہیوں پر مواخذہ نہ فرمائے۔ آمین۔

اس تقریر منیر سے مقاصد مذکورہ کے سوا چند فائدے اور حاصل ہوئے۔

اقول:

اول: یہ بھی روشن ہوگیا کہ تمام عالم نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیونکر بنا، بے

اس کے کہ نور حضور تقسیم ہوا یا اس کا کوئی حصہ این و آں بنا ہو۔ اور یہ کہ وہ جو حدیث میں ارشاد ہوا کہ پھر اس نور کے چار حصے کئے تین سے قلم ولوح وعرش بنائے، چوتھے کے پھر چار حصے کئے الی آخرہ۔ یہ اس کی شعاعوں کا انقسام جیسے ہزار آئینوں میں آفتاب کا نور چمکے تو وہ ہزار حصوں میں منقسم نظر آئے گا حالانکہ آفتاب نہ منقسم ہوا نہ اس کا کوئی حصہ آئینوں میں آیا۔

اس تقریر سے علامہ شبراملسی کا اعتراض بھی ختم ہوگیا، اعتراض اس طرح تھا۔

اعتراض:- حقیقت واحدہ تقسیم نہیں ہوتی، کیونکہ حقیقت محمدیہ ان اقسام میں ایک قسم ہے، اور اگر باقی اقسام اسی حقیقت سے ہیں تو یہ حقیقت تقسیم ہوگئی، اور اگر باقی چیزیں اس حقیقت کی غیر ہیں تو انقسام کا کیا مطلب، پھر علامہ نے خود ہی جواب دیا اور علامہ زرقانی نے ان کی اتباع کی۔

جواب:- حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اضافہ کیا نہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کو تقسیم کیا، کیوں کہ یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک ایسی صورت مثالی عطا کی جس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخلیق ہوئی تھی، تو اسے تقسیم نہیں کہا جائے گا۔

ان کے جواب کا خلاصہ جسے ان کے شاگرد علامہ عیاشی نے بیان کیا یہ ہے کہ انقسام کا معنی نور محمدی پر اضافے کے ہیں اس طرح آخری تقسیم تک سلسلہ جاری رہا۔

عیاشی نے کہا: ظاہر کے لحاظ سے یہ جواب کافی ہے اور تحقیق اس کے علاوہ اللہ خوب جانتا ہے۔

اقول اولا: انہوں نے اس مسئلہ میں اپنے شیخ شبراملسی کی پیروی کی لیکن حق یہ ہے کہ یہ ایک بے معنی بات ہے، کیونکہ اس صورت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے تخلیق کائنات نہ ہوگی، یہ نص اور مراد کے خلاف بات ہے۔

ہاں اس کا جواب یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور کو پہلی شعاع سے زائد شعاع عطا کی پھر اس سے کچھ جدا کیا، پھر اس کی تقسیم کی، جیسے فرشتے ستاروں کی ان شعاعوں کو لیتے ہیں جو ستاروں کو محیط ہیں اور پھر ان کے ذریعہ چھپ کر سننے والے شیطانوں کو مارتے ہیں، اسی لئے کہا جاتا ہے: نجوم کے لئے رجوم ہے۔

اقول ثانیا: یہ شبہ بھی دفع ہوگیا کہ خلق میں کفار و مشرکین بھی ہیں وہ محض ظلمت ہیں، نور

مصطفیٰ سے کیونکر بنے اور نرے نجس ہیں تو نور پاک سے کیونکر مخلوق مانے گئے۔

وجہ اندفاع ہماری تقریر سے روشن، ظلمت ہو یا نور جس نے خلعت وجود پایا ہے اس کے لئے تجلی آفتاب وجود سے ضرور حصے ہے اگر چہ نور نہ ہو صرف ظہور ہو، کما تقدم۔ اور شعاع شمس ہر پاک و ناپاک جگہ پڑتی ہے وہ جگہ فی نفسہ ناپاک ہے، اس سے دھوپ ناپاک نہیں ہو سکتی۔

اقول ثالثاً: یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ جس طرح مرتبہ وجود میں صرف ایک ذات حق ہے باقی سب اسی کے پرتو وجود سے موجود، یونہی مرتبہ ایجاد میں صرف ایک ذات مصطفیٰ ہے، باقی سب پر اسی کے عکس کا فیض وجود، مرتبہ کون میں نور احدی آفتاب ہے اور تمام عالم اس کے آئینے، اور مرتبہ تکوین میں نور احمدی آفتاب ہے اور سارا جہان اس کے آبگینے۔ و فی ھذا اقول۔

خالق کل الوری ربک لا غیرہ

نورک کل الوری غیرک لم، لیس، لن

ای لم یوجد، و لیس موجودا، و لن یوجد ابداً۔

کل مخلوق کا پیدا کرنے والا آپ کا رب ہی ہے آپ ہی کا نور کل مخلوق ہے اور آپ کا غیر کچھ بھی نہ تھا، نہ ہے، نہ ہوگا۔

اقول رابعاً: نور احدی تو نور احدی نور احمدی پر بھی آفتاب کی یہ مثال منیر چراغ سے احسن واکمل ہے۔ ایک چراغ سے بھی اگر چہ ہزاروں چراغ روشن ہو سکتے ہیں بے اس کے کہ ان چراغوں میں اس کا کوئی حصہ آئے، مگر دوسرے چراغ صرف حصول نور میں اسی چراغ کے محتاج ہوئے، بقا میں اس سے مستغنی ہیں، اگر انہیں روشن کر کے پہلے چراغ کو ٹھنڈا کر دیجئے ان کی روشنی میں فرق نہ آئے گا، نہ روشن ہونے کے بعد ان کو اس سے کوئی مدد پہونچ رہی ہے، معہذا اکتساب نور کے بعد ان میں اور اس چراغ اول میں کچھ فرق نہیں رہتا، سب یکساں معلوم ہوتے ہیں بخلاف نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ عالم جس طرح اپنے ابتدائے وجود میں اس کا محتاج تھا کہ وہ نہ ہوتا تو کچھ نہ بنتا، یونہی ہر شئی اپنی بقا میں اس کی دست نگر ہے، آج اس کا قدم درمیان سے نکال لیں تو عالم دفعۃً فنائے محض ہو جائے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہوں

جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

نیز جس طرح ابتدائے وجود میں تمام جہاں اس سے مستفیض ہوا بعد وجود بھی ہر آن اسی کی مدد سے بہریاب ہے، پھر تمام جہاں میں کوئی اس کے مساوی نہیں ہو سکتا، یہ تینوں باتیں مثال آفتاب سے روشن ہیں، آئینے اس سے روشن ہوئے اور جب تک روشن ہیں اسی کی مدد پہونچ رہی ہے، اور آفتاب سے علاقہ چھوٹتے ہی فوراً اندھیرے ہیں، پھر کتنے ہی چمکیں سورج کی برابری نہیں پاتے۔

یہی حال ایک ایک ذرۂ عالم عرش وفرش اور جو کچھ ان میں ہے اور دنیا وآخرت اور ان کے اہل، اور جن وانس وملک وشمس وقمر وجملہ انوار ظاہر وباطن حتی کہ شموس رسالت علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہمارے آفتاب جہاں تاب عالم مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام من الملک الوہاب کے ساتھ ہے، کہ ایک ایجاد وامداد وابتداء وبقاء میں ہر حال ہر آن ان کا دست نگر ان کا محتاج ہے۔ وللہ الحمد

امام اجل محمد بوصیری قدس سرہ ام القری میں فرماتے ہیں:۔

کیف ترقی رقیك الانبیاء ☆ یا سماء ما طاولتها سماء

لم یا ووك فی علاك و قدحا ☆ ل سنائك دونهم و سناء

نما مثلو صفاتك للنا ☆ س کما مثل النجوم الماء

یعنی انبیاء حضور کی سی ترقی کیونکر کریں، اے وہ آسمان رفعت جس سے کسی آسمان نے بلندی میں میں مقابلہ نہ کیا۔

انبیاء حضور کے کمالات عالیہ میں حضور کے ہمسر نہ ہوئے حضور کی جھلک اور بلندی نے ان کو حضور تک پہونچنے سے روک دیا

تو وہ حضور کی صفتوں کی ایک شبیہ لوگوں کو دکھاتے ہیں جیسے ستاروں کا عکس پانی میں دکھاتا ہے۔

یہ وہی تشبیہ وتقریر ہے جو ہم نے ذکر کی، وہاں ذات کریم وافاضۂ انوار کا ذکر تھا، لہذا آفتاب سے تمثیل دی، یہاں صفات کریمہ کا بیان ہے لہذا ستاروں سے تشبیہ مناسب ہوئی۔
مطالع المسرات شریف میں ہے

اسمه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم محی حیوۃ جمیع الکون به صلی الله

تعالیٰ علیہ وسلم فھو روحہ و حیوتہ و سبب وجودہ و بقائہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک محی ہے زندہ فرمانے والے، اس لئے کہ سارے جہان کی زندگی حضور سے ہے، تو حضور تمام عالم کی جان و زندگی اور اس کے وجود و بقاء کے سبب ہیں۔

اسی میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کی جان و حیات و سبب وجود ہیں، حضور نہ ہوں تو عالم نیست و نابود ہو جائے، کہ حضرت سیدی عبد السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ عالم میں کوئی ایسا نہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ نہ ہو، اس لئے کہ واسطہ نہ رہے تو جو اس کے واسطہ سے تھا آپ ہی فنا ہو جائے۔

ہمزیہ شریف میں فرمایا:

کل فضل فی العالمین فمن فضل ☆ النبی باستعارۃ الفضلاء

جہاں والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے وہ اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل سے مانگے کولی ہے۔

امام ابن حجر مکی افضل القریٰ میں فرماتے ہیں:

تمام جہان کی امداد کرنے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، اس لئے کہ حضور ہی بارگاہ الہی کے وارث ہیں، بلا واسطہ خلعت حضور ہی مدد لیتے ہیں، اور تمام عالم مدد الہی حضور کی وساطت سے لیتا ہے، تو جس کامل کو جو خوبی ملی وہ حضور ہی کی مدد اور حضور ہی کے ہاتھ سے ملی۔

شرح سید عشماوی میں فرماتے ہیں:

کوئی موجود دو نعمتوں سے خالی نہیں نعمت ایجاد، نعمت امداد، اور ان دونوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی واسطہ ہیں کہ حضور پہلے موجود نہ ہو لیتے تو کوئی چیز وجود نہ پاتی، اور عالم کے اندر حضور کا نور موجود نہ ہو تو وجود کے ستون ڈھے جائیں، تو حضور ہی پہلے موجود ہوئے اور تمام جہان حضور کا طفیلی اور حضور سے وابستہ ہوا جسے کسی طرح حضور سے بے نیازی نہیں۔

ان مضامین جمیلہ پر بکثرت ائمہ و علماء کے نصوص جلیلہ فقیر کے رسالہ " سلطنۃ

المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری " میں ہے، وللہ الحمد

اقول خامسا: ہماری تقریر سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ حضور خود نور ہیں تو حدیث مذکور میں " نور نبیک " کی اضافت بھی "من نوره" کی طرح بیانیہ ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اظہار نعمت الٰہیہ کے لئے عرض کی: واجعلنی نورا، اور خود رب العزت عز جلالہ نے قرآن عظیم میں ان کو نور فرمایا:

قد جآءکم من اللہ نور و کتاب مبین۔

پھر حضور کے نور ہونے میں کیا شبہ رہا۔

اقول: اگر "نور نبیک " میں اضافت بیانیہ نہ لو بلکہ نور سے وہی معنیٰ مشہور یعنی روشنی کہ عرض و کیفیت ہے مراد تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول مخلوق نہ ہوئے بلکہ ایک عرض و صفت، پھر وجود موصوف سے پہلے صفت کا وجود کیونکر ممکن؟ لا جرم حضور ہی خود وہ نور ہیں کہ سب سے پہلے مخلوق ہوا۔

تو اب علامہ زرقانی کے اس قول کی حاجت نہ رہی کہ یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ نور عرض ہے، قائم بذاتہ نہیں، کیونکہ جواب میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ خرق عادت ہے۔

کیونکہ وجہ اس کی یہ ہے کہ صفت کا وجود بغیر موصوف سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اس لئے کہ صفت کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو موصوف کے غیر کے ساتھ قائم ہوگی تو موصوف کی صفت نہ ہوگی بلکہ غیر کی ہوگی اور اگر قائم بنفسہا ہو تو صفت ہی نہ ہوئی، کیونکہ صفت اسے کہتے ہیں جو غیر کے ساتھ قائم ہو۔ جب وہ قائم بنفسہا ہو تو وہ نہ صفت ہوئی اور نہ ہی عرض بلکہ وہ جوہر ہوئی۔ اور یہ کہنا کہ وہ عرض ہے اور قائم بنفسہ بھی ہے تو یہ اجتماع ضدین ہے اور یہ باطل، اور قدرت الٰہیہ محالات عقلیہ سے متعلق نہیں ہوتی۔

ہاں ایک سوال یہ کیا جا سکتا ہے کہ آخرت میں وزن اعمال ہوگا اور یہ اعراض وصفات ہیں تو ان کا قیام بنفسہ کیسے ہوگیا کہ ان کو وزن کیا جائے گا۔

جواب یہ ہے کہ بایں معنی کہا گیا ہے کہ کاغذ اور صحیفے تولے جائیں گے جیسا کہ حدیث میں آیا۔

۳۲۳۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علیٰ راس الخلائق یوم القیامۃ ،فینشر علیہ تسعۃ و تسعین سجلا ، کل سجل مثل مد البصر ، ثم یقول : اتنکر من ھذا شیئا ؟ اظلمک کتبتی الحافظون ؟ فیقول : لا یا رب ! فیقول ؟ افلک عذر؟ قال: لا یا رب ! فیقول : بلیٰ ان لک عندنا حسنۃ ، و انہ لا ظلم علیک الیوم ، فتخرج بطاقۃ فیھا ، اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ ، فیقول : احضر وزنک فیقول : یا رب ! ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات، فیقول : انک لا تظلم ، قال ؛ فتوضع السجلات فی کفۃ و البطاقۃ فی کفۃ ، فطاشت السجلات و ثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شئ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت سے ایک شخص کو چن لے گا، پھر اس کے سامنے کہا جائے گا، کیا تو اس سے انکار کرتا ہے؟ یا میرے فرشتوں کراماً کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا، پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا جس پر کلمۂ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کا وزن کر، بندہ عرض کرے گا: ان رجسٹروں کے سامنے اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ایک پلڑے میں ننانوے رجسٹر رکھے جائیں گے اور دوسرے میں وہ کاغذ۔ چنانچہ رجسٹروں کا پلڑا ہلکا ہوگا اور کاغذ کا بھاری، اور اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام احمد، ترمذی، ابن حبان، اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا بالجملہ حاصل حدیث نوریہ ٹھہرا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک کو اپنی ذات کریم سے

۳۲۳۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی من یموت و ھو یشھد ان لا الہ الا اللہ ۸۸/۲
المستدرک للحاکم ۶/۱ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۵۲۴
کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۶، ۴۴/۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۳۴/۱۵

پیدا کیا یعنی عین ذات کی تجلی بلا واسطہ ہمارے حضور ہیں، باقی سب ہمارے حضور کے نور وظہور ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وکرم۔

صلات الصفا۔ ۷ تا ۳۴ ملخصا

(۲) حضور کا نور سب پر غالب تھا

۳۲۴۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: لم يكن لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ظل، و لم يقم مع شمس قط الا غلب ضوءه ضوء الشمس، و لم يقم مع السراج قط الا غلب ضوءه على ضوء السراج۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا، اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ ان کا نور عالم افروز خورشید کی روشنی پر غالب آ گیا، اور نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیا میں مگر یہ کہ حضور کی تابش نور نے اس کی چمک کو دبا دیا۔ نفی الفئی ۵۲

(۳) حضور سراپا نور تھے

۳۲۴۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اللهم! اجعل فى قلبى نورا، و فى بصرى نورا و فى سمعى نورا و فى عصبى نورا و فى لحمى نورا و فى دمى نورا و فى شعرى نورا و فى بشرى نورا و عن يمينى نورا و عن شمالى نورا و امامى نورا و خلفى نورا و فوقى نورا و تحتى نورا و اجعلنى نورا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں یوں دعا کی: الٰہی! میرے دل اور جان، میری آنکھ اور میرے کان، میرے گوشت و پوست و استخوان، اور میرے زیر و بالا و پس و پیش اور ہر عضو میں نور اور خود مجھے نور کر دے۔

۳۲۴۰۔ کتاب الوفا لابن الجوزی، ۲/۴۰۷

۳۲۴۱۔ الصحیح لمسلم، باب صلوۃ النبی ﷺ و دعائہ باللیل۔ ۱/۲۶۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۴۳ ☆ المستدرک للحاکم، ۳/۵۳۵

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب وہ (حضور) یہ دعا فرماتے، اور ان کے سننے والے (اللہ تعالیٰ) نے انہیں ضیاء تابندہ و مہر درخشندہ و نور الٰہی کہا پھر اس جناب کے نور ہونے میں مسلمان کو کیا شبہ رہا، حدیث ابن عباس میں ہے کہ ان کا نور چراغ و خورشید پر غالب آتا، اب خدا جانے غالب آنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی روشنیاں اس کے حضور پھیکی پڑ جاتیں، جیسے چراغ پیش مہتاب، یا یکسر ناپدید و کالعدم ہو جاتیں جیسے ستارے حضور آفتاب۔ نفی الفیء ۶۴

(۴) حضور کے دندان مبارک سے نور ظاہر ہوتا تھا

۳۲۴۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاه ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کلام فرماتے دانتوں سے نور چھنتا نظر آتا۔

(۵) چہرۂ انور چودھویں کا چاند نظر آتا

۳۲۴۳۔ **عن** هند بن ابی هاله رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتلألؤ وجهه تلألأ القمر لیلة البدر۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا۔

(۶) حضور کے چہرۂ اقدس میں آفتاب کی روشنی نمایاں رہتی

۳۲۴۴۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ما رایت شیئا احسن من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان الشمس تجری فی وجهه و اذا ضحك یتلألأ فی الجدر۔

۳۲۴۲۔ الشفاء للقاضی، ۳۹/۱ ☆

۳۲۴۳۔ الشفاء للقاضی، ۳۹/۱ ☆

۳۲۴۴۔ الشفاء للقاضی، ۳۹/۱ ☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کسی کو نہ دیکھا، گویا آفتاب ان کے چہرے میں رواں تھا، جب ہنستے دیواریں روشن ہوجاتیں۔

۳۲۴۵۔ **عن** الربیع بن معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: لو رایته لقلت الشمس طالعة۔

حضرت ربیع بن معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: اگر تو انہیں دیکھتا، کہتا آفتاب طلوع کررہا ہے۔

۳۲۴۶۔ **عن** ام ابی قرصافة و خالته رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت: رأینا کان النور یخرج من فیه۔

حضرت ابوقرصافہ کی ماں اور خالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں: ہم نے نور نکلتے دیکھا ان کے دہان پاک سے۔

(۷) حضرت آمنہ نے حضور کے نور سے شام کے محل دیکھے

۳۲۴۷۔ **عن** آمنة ام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و علی امه و سلم قالت: انی رایت حین خرج منی نورا اضأت منه قصور الشام، وفی راویه رایت نورا ساطعا من راسه قد بلغ السماء۔

حضرت آمنہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی امہ وسلم کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں: جب حضور پیدا ہوئے تو میں نے ایسا نور دیکھا کہ ملک شام کے محلات تک روشنی تھی، دوسری روایت ہے کہ میں نے ان کے سر سے ایک نور بلند ہوتے دیکھا کہ آسمان تک پہونچا۔

۳۲۴۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: استعرت من حفصة بنت رواحه ابرة کنت اخیط بها ثوب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، فسقطت عنی الابرة فطلبتها فلم اقدر علیها، فدخل رسول اللہ صلی اللہ

۳۲۴۵۔ الخصائص الکبری للسیوطی، ۱۷۹/۱ ☆

۳۲۴۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۰/۸ ☆

۳۲۴۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۴۳۶، ۳۹۶/۱۲ ☆

۳۲۴۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۴۹۲، ۴۲۹/۱۲ ☆

تعالیٰ علیہ وسلم ، فتبینت الابرۃ بشعاع نور وجھہ فضحکت ، فقال : یا حمیراء! لم ضحکت ؟ قلت : کان کیت و کیت ، فنادی باعلی صوتہ : یا عائشۃ ! الویل ثم الویل لمن حرم النظر الی ھذا الوجہ ، ما من مومن و لا کافر الا یشتھی ان ینظر الی وجھی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حفصہ بنت رواحہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک کپڑے سینے کے لئے سوئی مانگ کر لائی، حجرۂ مقدسہ میں بیٹھی سیتی تھی کہ سوئی گر پڑی، تلاش کی نہ ملی، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، حضور کے نور رخ کی شعاع سے سوئی ظاہر ہوگئی۔

یہ ماجرا دیکھ کر مجھے بیساختہ ہنسی آگئی، فرمایا: اے حمیرا! کیا بات ہے، کیوں ہنستی ہو؟ عرض کی: یا رسول اللہ! ایسا ایسا واقعہ ہوا، حضور نے باآواز بلند ندا فرمائی، اے عائشہ سنو! خرابی و محرومی ہے اس کے لئے جو اس چہرے کو دیکھنے سے محروم رہتا ہے، ہر مومن و کافر کی ایک مرتبہ دیدار کے بعد یہی خواہش رہتی ہے کہ وہ بار بار دیکھتا رہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ فاسی مطالع المسرات میں علامہ ابن سبع سے نقل کرکے فرماتے ہیں:۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے خانۂ تاریک روشن ہو جاتا۔

اب نہیں معلوم کہ حضور کے لئے سایہ ثابت نہ ہونے سے کلام کرنے والا آپ کے نور ہونے کا انکار کرے گا یا نور کے لئے بھی سایہ مانے گا۔

یا مختصر طور پر یوں کہیئے کہ یہ تو بالیقین معلوم کہ سایہ جسم کثیف کا پڑتا ہے نہ جسم لطیف کا، اب مخالف سے پوچھنا چاہیئے، تیرا ایمان گواہی دیتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس لطیف نہ تھا، عیاذا باللہ کثیف تھا، اور جو اس سے تحاشی کرے تو پھر عدم سایہ کا کیوں انکار کرتا ہے۔

فقیر کو حیرت ہے ان بزرگواروں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات ثابتہ وخصائص صحیحہ کے انکار میں اپنا کیا فائدہ دینی ودنیاوی تصور کیا ہے۔

ایمان بے محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاصل نہیں ہوتا۔ آفتاب نیم روز

کی طرح روشن کہ آدمی ہمہ تن اپنے محبوب کے نشر فضائل و تکثیر مدائح و مشغوف رہتا ہے، سچی فضیلتوں کا مٹانا اور شام وسحر نفی محاسن کی فکر میں ہونا کام دشمن کا ہے نہ دوست کا۔

جان برادر! تو نے کبھی نہ سنا ہے کہ تیرا محبّ تیرے مٹانے کی فکر میں رہے اور پھر محبوب بھی کیسا جان ایمان وکان احسان، جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا اور اس نے تمام عالم کا بار تن نازک پر اٹھالیا، تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کردیا، تم رات دن لہو ولعب اور ان کی نافرمانیوں میں مشغول اور وہ شب وروز تمہاری بخشش کے لئے گریاں وملول۔

جب وہ جان رحمت وکان رافت پیدا ہوا، بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا اور "رب ھب لی امتی "فرمایا، جب قبر شریف میں اتارا لب جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ "امتی" فرماتے تھے، قیامت میں بھی انہیں کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام انبیاء علیہم السلام سے" نفسی نفسی، اذھبو الی غیر ی" سنو گے اور غمخوار امت کے لب پر "رب امتی" کا شور ہوگا۔

بعض روایات میں ہے کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں: جب انتقال کروں گا، صور پھونکنے تک قبر میں " امتی، امتی "پکاروں گا، کان بجنے کا یہی سبب ہے کہ وہ آواز جانگداز اس معصوم عاصی نواز کی جو ہر وقت بلند ہے، گاہے ہم سے کسی غافل و مدہوش کے گوش تک پہونچتی ہے، روح اسے ادراک کرتی ہے، اسی باعث اس وقت درود پڑھنا مستحب ہوا کہ جو محبوب ہر آن ہماری یاد میں ہے، کچھ دیر ہم ہجراں نصیب بھی اس کی یاد میں صرف کریں۔

وائے بے انصافی، ایسے غمخوار پیارے کے نام پر جان نثار کرنا اور اس کی مدح ستائش و نشر فضائل سے آنکھوں کو روشنی، دل کو ٹھنڈک دینا واجب یا یہ کہ حتی الوسع چاند پر خاک ڈالے اور بے سبب ان کی روشن خوبیوں میں انکار نکالے۔

اے عزیز! چشم خردبیں میں سرمۂ انصاف لگا اور گوش قبول سے پنبۂ انتساف نکال، پھر یہ تمام اہل اسلام بلکہ ہر مذہب وملت کے عقلاء سے پوچھتا پھر اگر ایک منصف ذی عقل بھی تجھ سے کہہ دے کہ نشر محاسن و تکثیر مدائح نہ دوستی کا مقتضٰی نہ رد فضائل و نفی کمالات غلامی کے خلاف، تو تجھے اختیار ہے، ورنہ خدا اور رسول سے شرما اور اس حرکت بے جا سے باز آ، یقین جان

لے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوبیاں تیرے مٹائے نہ مٹیں گی۔

جان برادر! اپنے ایمان پر رحم کر، سمجھ، دیکھ کہ خدا سے کسی کا کیا بس چلے گا اور جس کی شان وہ بڑھائے اسے کوئی گھٹا سکتا ہے؟ آئندہ تجھے اختیار ہے، ہدایت کا فضل الٰہی پر مدار ہے۔
نفی الفئی ۶۷ تا ۶۸

(۹) حضور ہمیشہ پاک اصلاب میں منتقل ہوتے رہے

۳۲۴۹۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الطیبة الطاهرة مصفی مهذبا، لا تتشعب شعبتان الا کنت فی خیرهما۔وفی روایة، من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات۔ و فی روایة من الاصلاب الکریمة و الارحام الطاهرة حتی اخرجنی من بین ابوی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک ستھری پشتوں میں نقل فرماتا رہا صاف ستھرا آراستہ، جب دو شاخیں پیدا ہوتیں میں بہتر شاخ میں تھا۔ایک روایت میں ہے، میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بیبیوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا۔ایک روایت میں یوں ہے کہ ہمیشہ اللہ عزوجل مجھے کرم والی پشتوں اور طہارت والے شکموں میں نقل فرماتا رہا یہاں تک کہ مجھے میرے ماں باپ سے پیدا کیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو ضرور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آبائے کرام طاہرین و امہات کرائمہ طاہرات سب اہل ایمان و توحید ہوں کہ بنص قرآن عظیم کسی کافر و کافرہ کے لئے کرم و طہارت سے حصہ نہیں۔یہ دلیل امام اجل فخر المتکلمین علامۃ الوریٰ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے افادہ فرمائی، اور امام جلال الدین سیوطی اور علامہ محقق سنوسی و علامہ تلمسانی شارح شفا و امام ابن حجر مکی و علامہ محمد زرقانی شارح مواہب وغیرہم اکابر نے اس کی تائید و تصویب کی۔

۳۲۴۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۹۴ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۳۶۸

۹۔ علم غیب

(۱) قیامت تک کی تمام چیزیں حضور کے پیش نظر ہیں

۳۲۵۰۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا و الی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ، جلیان من امر اللہ عزوجل جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین قبلہ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یقیناً اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں اسے اور اس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے میرے لئے تمام چیزیں روشن ہیں جیسے دیگر انبیاء کے لئے روشن فرمائیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے روشن ہے کہ جو کچھ سماوات وارض میں ہے اور جو قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی عطا ہوا تھا اور حضرت عزت عز جلالہ نے اس تمام کان وما یکون کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرما دیا۔ مثلاً مشرق سے مغرب تک سماک سے سمک تک ارض سے فلک تک اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہزار ہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں۔ ایمانی نگاہ میں یہ نہ قدرت الٰہی پر دشوار اور نہ عزت و وجاہت انبیاء کے مقابل بسیار مگر معترض بیچارے جن کے یہاں خدا ہی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دئے وہ آپ ہی ان حدیثوں کو شرک اکبر کہنا چاہیں اور جو ائمۂ کرام وعلمائے اعلام ان سے سند لائے، انہیں مقبول مسلم رکھتے آئے، جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی مصنف خصائص کبریٰ وامام شہاب احمد محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ وامام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہیثمی شارح ہمزیہ و

۳۲۵۰۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۱/۶ ☆ جمع الزوائد للھیثمی، ۲۸۷/۸
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۸۴۹، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۱۰، ۳۷۸/۱۱

علامہ شہاب احمد مصری خفاجی صاحب نسیم الریاض شارح شفاء قاضی عیاض وعلامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ، انہیں مشرک کہیں، و العیاذ باللہ رب العالمین۔

امام اجل سیدی بوصیری قدس سرہ ام القریٰ میں فرماتے ہیں:۔

وسع العالمین علما و حکما۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام جہان کو محیط ہوا۔

امام ابن حجر مکی، اس کی شرح افضل القریٰ میں فرماتے ہیں:۔

لان اللہ تعالیٰ اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین و الآخرین و ما کان و ما یکون۔

یہ اس لئے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلے پچھلوں اور ما کان وما یکون کا علم حضور پرنور کو حاصل ہوگیا۔

امام جلیل، قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاذ امام حافظ ابن حجر عسقلانی شرح مہذب میں پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:۔

انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عرضت علیه الخلائق من لدن آدم علیه الصلوۃ والسلام الی قیام الساعة فعرفهم کلهم کما علم آدم الاسماء۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک تمام مخلوقات الہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش کی گئی حضور نے جمیع مخلوقات گزشتہ اور آئندہ سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے۔

علامہ عبدالروف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں:۔

النفوس القدسية اذا تجردت عن العلائق البدنية اتصلت بالملاء الا علی و لم یبق لها حجاب فتری و تسمع الکل کالمشاهد۔

پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوکر عالم بالا سے ملتی ہیں ان کے لئے کوئی پردہ نہیں رہتا۔ وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی اور سنتی ہیں جیسے پاس حاضر ہیں۔

امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں:۔

قد قال علماءنا رحمهم اللہ تعالیٰ لا فرق بین موته و حیاته صلی اللہ

تعالیٰ علیه وسلم فی مشاهدته لامته و معرفته باحوالهم و نیاتهم و عزائمهم و خواطرهم و ذلك جلی عنده لا خفاء له۔

بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات دنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں اس بات میں کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں۔ ان کے ہر حال ان کی ہر نیت ان کے ارادے ان کے دلوں کے خطرے کو پہچانتے ہیں اور یہ سب چیزیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایسی روشن ہیں جن میں اصلاً کسی طرح کی پوشیدگی نہیں۔

یہ عقیدے ہیں علمائے ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جناب ارفع میں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شیخ شیوخ علمائے ہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الکرم مدارج شریف میں فرماتے ہیں:۔

ذکر کن اورا و درود بفرست بروئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وباش درحال ذکر گویا حاضر ہست پیش تو درحالت حیات ومی بینی تو اورا متادب باجلال وتعظیم وہیبت وامید بداں کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند ومی شنود کلام ترا زیرا کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف است بصفات اللہ ویکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں شیخ محقق پر، جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا۔ گویا فرمایا: اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیکھنا ہمیں بیان کیا۔ بدانکہ بڑھایا۔ تاکہ اسے کوئی گویا کہ نیچے داخل نہ سمجھے، غرض ایمانی نگاہوں کے سامنے اس حدیث پاک کی تصویر کھینچ دی کہ۔

اعبد الله کانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، گویا تو اسے دیکھ رہا اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو وہ یقیناً تجھے دیکھتا ہے۔ (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ وآلہ وبارک وسلم۔)

نیز فرماتے ہیں:۔

ہر چیز در دنیا است زمان آدم تا نفخہ اولی بروئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منکشف ساختند،

تا ہمہ احوال اور از اول تا آخر معلوم گردید ی یاران خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد۔

نیز فرماتے ہیں:۔

وهو بكل شيء عليم۔ وو ے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا است بہمہ چیز از شیونات و احکام الٰہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار وجمیع علوم ظاہر و باطن واول وآخر احاطہ نمودہ ومصداق، فوق كل ذي علم عليم، عليه الصلوٰت من افضلها و من اتمها واكملها۔

شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں:۔کہ

فاض عليّ من جنابه المقدس صلى الله تعالىٰ عليه و آله و سلم كيفية العبد من حيزه الى حيز القدس فيتجلى له كل شيء كما اخبر عن هذا المشهد في قصة المعراج المنامي۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مجھ پر اس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام مقدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ اس پر ہر چیز روشن ہوجاتی ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصے میں خبر دی۔

قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث سے اس مطلب پر دلائل بے شمار ہیں اور خدا انصاف دے تو یہی اقل قلیل کہ مذکور ہوئے بسیار ہوئے۔ غرض شمس وامس کی طرح روشن ہوا کہ عقیدۂ مذکورۂ زید کو معاذ اللہ کفر وشرک کہنا خود قرآن عظیم پر تہمت رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور بہ کثرت ائمہ دین واکابر علمائے عاملین واعاظم اولیائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبد العزیز صاحب کو بھی عیاذ اباللہ کافر ومشرک بنایا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ وروایات معتمدہ فقہیہ خود کافر ومشرک بننا ہے۔اس کے متعلق احادیث وروایات واقوال ائمہ وترجیحات وتصریحات فقیر کے رسالہ "النهى الا كيد عن الصلوٰة و رآء عدى التقليد" ورسالہ "الكوكبة الشهابية على كفريات ابى الوهابية" وغیرہما میں ملاحظہ کیجئے۔

افسوس کہ ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق

عطائی۔ وہ واجب یہ ممکن، وہ قدیم یہ حادث، وہ نامخلوق یہ مخلوق، وہ نامقدور یہ مقدور، وہ ضروری البقا یہ جائز الفنا، وہ ممتنع التغیر یہ ممکن التبدل، ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمال شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنوں کو، بصیرت کے اندھے اس علم ما کان و ما یکون بمعنی مذکور کے ثابت جاننے کو معاذ اللہ! علم الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃ للہ علم الٰہی تو علم الٰہی جس میں غیر متناہی علوم تفصیلی فراوانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی یا وہ جسے گویا مصطلح حساب کے طور پر غیر متناہی کا مکعب کہیے بالفعل و بالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں، یہ شرق تا غرب و سماوات و ارض و عرش تا فرش و ما کان و ما یکون من اول یوم الی اخر الایام سب کے ذرے ذرے کا حال تفصیل سے جاننا و بالجملہ جملہ مکتوبات لوح و مکنونات قلم کو تفصیلا محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ یہ تو ان کے طفیل سے ان کے بھائیوں حضرات مرسلین کرام علیہ و علیہم افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام بلکہ ان کی عطا سے ان کے غلاموں، بعض اعاظم اولیائے عظام قدست اسرارہم کو ملا، اور ملتا ہے، ہنوز علوم محمدیہ میں وہ بحار ذخار ناپیدا کنار ہیں جن پر ان کی فضیلت کلیہ اور افضلیت مطلقہ کی بنا ہے۔ اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

فان من جودك الدنيا و ضرتها
و من علومك علم اللوح و القلم

یعنی یا رسول اللہ! دنیا اور آخرت دونوں حضور کے خوان جود و کرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کا تمام علم جن میں ما کان و ما یکون مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک حصہ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم و علیٰ اٰلک و صحبک و بارک وسلم۔

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری زبدہ شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

توضيحه ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فيه من النقوش القدسية والصور الغيبية و بعلم القلم ما اثبت فيه كما شاء و الاضافة لادنى ملابسة و كون علمهما من علومه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان علومه تتنوع الى الكليات و الجزئيات و حقائق و دقائق و عوارف و معارف تتعلق بالذات و الصفات و علمهما انما يكون سطرا من سطور علمه و نهرا من بحور علمه ثم مع هذا هو من بركة وجوده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

یعنی، توضیح اس کی یہ ہے کہ علوم سے مراد نقوش قدس وصور غیب ہیں جو اس میں منقوش ہوئے اور علم سے مراد وہ علم ہیں جو اللہ عزوجل نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھے ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنی علاقہ یعنی محلیت نقش واثبات کے باعث ہے اور ان دونوں میں جس قدر علوم ثبت ہیں ان کا علم علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں، علوم کلیہ، علوم جزئیہ، علوم حقائق اشیاء، وعلوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ ذات وصفات حضرت عزت جل جلالہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کے جملہ علوم علوم محمدیہ کی سطروں سے ایک سطر، اور ان کے دریاؤں سے ایک نہر ہیں، پھر بایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں کہ اگر حضور نہ ہوتے تو نہ لوح وقلم ہوتے نہ ان کے علوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ بارک وسلم۔

منکرین کو صدمہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز اول سے قیامت تک کے تمام ماکان وما یکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے لیکن بحمد اللہ تعالیٰ وہ جمیع علم ماکان و ما یکون علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ بے پایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے۔

والحمد للہ رب العالمین ۔ و خسرھنا لک المبطلون ۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا و قیل بعداً للقوم الظالمین ۔

نصوص حصر:۔ یعنی جن آیات واحادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علم غیب خاصۂ خدا تعالیٰ ہے۔ مولیٰ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا، قطعاً حق اور بحمدہ تعالیٰ مسلمان کے ایمان ہیں مگر منکر مستکبر کا اپنے دعوائے باطلہ پر ان سے استدلال اور اس کی بنا پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ماکان وما یکون بمعنی مذکور ماننے والے پر حکم کفر وضلال، نص جنون وخام خیال بلکہ خود مستلزم کفر وضلال ہے۔

علم بہ اعتبار منشا دو قسم کا ہے، ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو، اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو۔ اور بہ اعتبار متعلق بھی دو قسم ہے، علم مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی فروانی کہ جمیع معلومات الہیہ عزوجل کو جن میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ سب کو شامل فرداً فرداً تفصیلاً مستغرق ہو، اور مطلق علم یعنی جاننا اگرچہ محیط باحاطہ حقیقیہ نہ ہو۔

ان تقسیمات میں علم ذاتی وعلم مطلق یعنی مذکورہ بلاشبہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کے لئے ان کے حصول کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

ہم ابھی بیان کر آئے ہیں کہ علم ما کان وما یکون بمعنی مسطورا گرچہ کیسا ہی تفصیلی بروجہ اتم واکمل ہو، علوم محمدیہ کی وسعت عظیمہ کو نہیں پہونچتا پھر علوم الہیہ تو علوم الٰہیہ ہیں، (جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے۔ مولیٰ عزوجل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر میں یقیناً قطعاً وہی قسم اول مراد ہوسکتی ہے نہ کہ قسم اخیر، اور بداہۃً ظاہر کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ما کان و ما یکون بمعنی مزبور بلکہ اس سے ہزار در ہزار ازید وافزوں علم بھی کہ بہ عطائے الٰہی مانا جائے اسی قسم اخیر سے ہوگا، تو نصوص حصر کو مدعائے مخالف سے اصلاً مس نہیں بلکہ وہ اس کی صریح جہالت پر نص ہے وللہ الحمد، یہ معنی باآنکہ خود بدیہی واضح ہے ائمہ دین نے اس کی تصحیح بھی فرمائی ہے۔

امام اجل ابوذکریا نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاوی پھر امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:۔

لا یعلم ذلك استقلالا و علم الاحاطة بكل المعلومات الا الله تعالیٰ اما المعجزات و الكرامات فبا علام الله تعالیٰ لهم علمت و كذا ما علم باجراء العادة۔

یعنی آیت میں غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔

رہے انبیاء کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزوجل کے بتانے سے انہیں علم ہوا ہے۔ یوں ہی وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے۔

مخالفین کا استدلال محض باطل وخیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر گیا مگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلال کے خود اقراری کفر وضلال کا تمغہ ہے، نیز انہیں میں وہ روشن کیا کہ خلق کے لئے ادعائے علم غیب پر فقہاء کا حکم کفر بھی درجہ اولائے حقیقت حق میں اسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخرائے طرز فقہاء میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے۔

بکر پر بکر کا وہ زعم مردود جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (کچھ نہیں جانتے)

کالفظ ناپاک ہے کہ وہ بھی کلمہ کفر وضلال بیباک ہے، بکر نے جس عقیدے کو کفر وشرک کہا اور اس کے رد میں یہ کلام بدفرجام بکا، خود اسی میں تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے لاجرم بکر کی یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استناد بھی اس تعلیم پر دلیل جلی ہے کہ اس قول میں خواہ یوں اور خواہ یوں، دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے۔ اب اس لفظ قبیح کے کلمۂ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہوسکتا ہے۔ قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب، رسالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیاء کا انکار، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزۃ جل جلالہ کی توہین شان، ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

۳۲۵۱۔ عن حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قام فينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مقاما ما ترك شيئا الى قيام الساعة الا حدث به۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن ہم میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو حضور نے وقت قیام سے روز قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا کچھ نہ چھوڑا سب بیان فرمادیا۔ الدولۃ المکیۃ ۲۲۹

(۲) حضور کے لئے آسمان وزمین کی تمام چیزیں روشن ہوگئیں

۳۲۵۲۔ عن معاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انى نعست فاستثقلت نوما فرأيت ربى فى احسن صورة فقال : فيم يختصم الملأ الاعلىٰ و الحديث بطوله عن ابن عباس۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور پھر میں نیند سے بوجھل ہوا، میں نے اپنے رب

۳۲۵۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب و كان امر الله قدرا مقدورا، ۹۷۷/۲
الصحيح لمسلم، كتاب الفتن و اشراط الساعة، ۳۹۰/۲
دلائل النبوة للبيهقى، ۳۱۲/۱ ☆
۳۲۵۲۔ الجامع للترمذى، تفسير سورة الصافات، ۱۰۶/۲
شرح السنة للبغوى، ۳۸/۴ ☆

عزوجل کو اچھی شان میں دیکھا، فرمایا، ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں، پوری حدیث حضرت ابن عباس سے یوں منقول ہے۔

۳۲۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اتانی ربی عزوجل اللیلة فی احسن صورة ، احسبه یعنی فی النوم ، فقال : یا محمد ! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هل تدری فیما یختصم الملأ الاعلی؟ قال : قلت : لا ، قال فوضع یده بین کتفی حتی وجدت بردها بین ثدی او قال : نحری ، فعلمت ما فی السموٰت و ما فی الارض، ثم قال : یا محمد ! هل تدری فیم یختصم الملأ الاعلیٰ؟ قال : قلت : نعم ، یختصمون فی الکفارات والدرجات ، قال : و ما الکفارات و الدرجات ؟ قال : المکث فی المساجد و المشی علی الاقدام الی الجمعات ، و ابلاغ الوضوء فی المکاره ، و من فعل ذلك عاش بخیر ، و کان من خطیئته کیوم ولدته امه ، و قل یا محمد اذا صلیت : اللهم ! انی اسألك الخیرات و ترك المنکرات و حب المساکین ، و اذا اردت بعبادك فتنة ان تقبضنی الیك غیر مفتون ، قال : و الدرجات بذل الطعام و افشاء السلام و الصلوٰة باللیل و الناس نیام ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے رات اللہ عزوجل کا دیدار ہوا یعنی خواب میں، فرمایا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا جانتے ہو یہ مقربین بارگاہ فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: نہیں، اس کے بعد اللہ عزوجل نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے سینے میں محسوس کی، پھر میں نے آسمانوں اور زمینوں کے درمیان جو چیزیں تھیں ان کو جان لیا۔ پھر فرمایا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا جانتے ہو یہ ملائکہ عالم بالا کس چیز میں متنازع اور مختلف ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، یہ کفارات اور درجات کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں، فرمایا: کفارات و درجات کیا ہیں؟ عرض کی: مساجد میں نماز کے انتظار میں

۳۲۵۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورۃ الصافات، ۱۰۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۸/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۵
التفسیر للطبرانی، ۱۶۲/۷ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۴۲۵/۷
السنۃ لابن ابی عاصم، ۲۰۴/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۱، ۲۴۵/۱۶

بیٹھنا یا جماعت کے لئے مسجدوں میں پیدل چل کر آنا، اور جبکہ طبیعت پر بار ہو خوب اچھی طرح وضو کرنا، جس نے ایسا کیا وہ بھلائی پر زندہ رہا اور جب انتقال کیا تو ساتھ ایمان کے گیا، اس دن گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے روز پیدائش تھا، فرمایا: اے محبوب! جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھا کرو، اللهم انی اسالك الخيرات و ترك المنكرات و حب المساكين ، و اذا ردت بعبادك فتنة ان تقبضنى اليك غير مفتون ۔ الٰہی! میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے، برائیوں کو چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق چاہتا ہوں، اور تیری بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ جب تو بندوں کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہے تو بغیر آزمائش مجھے اپنی بارگاہ میں بلالے۔ اور درجات یہ ہیں کہ سلام کو خوب رواج دیا جائے، لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اور اس وقت نماز پڑھی جائے جب لوگ سو رہے ہوں۔ ۱۲م

(۳) حضور نے ہوا میں اڑنے والے پرند کی بھی خبر دی

۳۲۵۴ عن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: لقد تركنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وما يحرك طائر جناحيه في السماء الا ذكرلنا منه علما ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ فضا میں اڑنے والے پرندے کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ بتایا۔ ۱۲م

الدولة المكيه ۲۶۱

(۴) مطلق علم غیب کا انکار کفر ہے

۳۲۵۵ عن مجاهد رضي الله تعالىٰ عنه قال في قوله تعالىٰ: "ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض و نلعب" قال رجل من المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادي كذا وما يدريه بالغيب۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت "ولئن سألتهم الآية" کی تفسیر میں فرمایا کہ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں

۳۲۵۴- مجمع الزوائد للهيثمى، ۸/۲۶۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۵۳

۳۲۵۵- التفسير لابن جرير، ۱۰/۱۷۳ ☆

جگہ ہے۔ محمد غیب کیا جانیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تفصیل یوں ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا: عنقریب ایک شخص آئیگا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا، وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا، کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کنجی آنکھوں والا سامنے سے گذرا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا: تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں، وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا، سب نے قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اس پر اللہ عزوجل نے آیت اتاری، کہ خدا کی قسمیں کھائیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک وہ ضرور یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

دیکھو! اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اسکا کہنے والا اگر چہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے۔

مسلمانو دیکھو! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں، کلمہ گوئی کام نہ آئی، اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں، دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و رسول اور قرآن سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھرایا، اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی شان نبوت ہے، جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی، امام احمد قسطلانی، مولانا علی قاری، علامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جسکی تفصیل رسائل علم غیب میں بفضلہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ مذکور ہوئی پھر اس کی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے، اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے۔ ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے۔ تمہید ایمان ۱۱۲

(۵) حضور نے قیامت تک کی اجمالی خبر دی

۳۲۵۶۔ **عن** عمرو بن اخطب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما الفجر وصعدالمنبر حتی حضرت الظہر فنزل فصلی ،ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبر بما ھو کائن الی یوم القیامۃ، قال : فاعلمنا احفظنا ۔

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے یہانتک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا، منبر سے اتر کے نماز پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور عصر تک خطبہ ارشاد فرمایا، پھر مصلیٰ پر تشریف لاکر نماز پڑھائی اور پھر غروب آفتاب تک خطبہ دیا، ان خطبات میں حضور نے قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کی اجمالی خبر دی، اب ہم میں وہی زیادہ جانتا ہے جس نے ان خطبات کو زیادہ یاد رکھا۔ ۱۲م

۳۲۵۷۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قام فینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم ،حفظ ذلک من حفظ ونسیہ من نسیہ ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان تشریف فرما ہوکر ابتدائے آفرینش سے لیکر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخلہ تک کا حال بیان فرمایا، جس نے یاد رکھا یاد رکھا اور جو بھول گیا بھول گیا۔ انباء المصطفی ۷

۳۲۵۸۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ زوی لی الارض فرأیت مشارقھا ومغاربھا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۲۵۶۔ الصحیح لمسلم، ۱ کتاب الفتن واشراط الساعۃ، ۳۹۰/۲
۳۲۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب بدء الخلق، ۴۵۳/۱
۳۲۵۸۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۲۸۹/۲

نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے مشرق ومغرب سب کو دیکھ لیا۔ ۱۲م
انباء المصطفی ۹

۳۲۵۹۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سلونی قبل ان تفقدونی، فانی لا اسئل عن شئ دون العرش الااخبرت عنہ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے میرے وصال سے پہلے پہلے جو کچھ معلوم کرنا ہے کرلو، کہ عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں سوال کروگے میں اس کی خبر دوں گا۔
مالی الجیب ٦

۳۲٦۰۔ **عن** حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: واللہ انی لاعلم الناس بکل فتنۃ ھی کائنۃ فیما بینی وبین الساعۃ، وما ذلک ان یکون رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدثنی من ذلک شیئا اسرہ الی لم یکن حدث بہ غیری، ولکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال وھو یحدث مجلسا انا فیہ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قسم بخدا! میں قیامت تک ہونے والے واقعات کو لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، یہ میں اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ حضور نے میرے علاوہ کسی کو نہ بتائے، بلکہ بات یہ ہے کہ حضور نے جب بھی کسی مجلس میں کوئی واقعہ آئندہ بیان فرمایا تو میں اس میں موجود تھا۔

۳۲٦۱۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عرضت علی امتی باعمالھا حسنھا وسیئھا، فوجدت فی محاسن اعمالھا الاذی یماط عن الطریق، ووجدت فی مساوی اعمالھا النخاعۃ تکون فی المسجد ولاتدفن۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کے نیک وبد اعمال پیش ہوئے، میں نے نیک اعمال میں یہ

۳۲۵۹۔ ابن النجار، اتحاف السادۃ للزبیدی ۱۰/۹٦، ۱
۳۲٦۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۸٦

بھی دیکھا کہ بندے کو راستہ سے اذیت ناک چیز روڑا پتھر وغیرہ ہٹانے پر جو نیکی ملتی ہے، اور بد اعمال میں یہ بھی ملاحظہ کیا کہ مسجد میں تھوک وغیرہ ڈالا جائے اور پھر اس کو صاف نہ کیا جائے۔۱۲م

۳۲۶۱۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عرضت علی امتی البارحة لدن ھذہ الحجرة حتی لا عرف بالرجل منھم من احدکم بصاحبه۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گذشتہ رات مجھ پر میری امت اس حجرے کے پاس میرے سامنے پیش کی گئی، بیشک ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے۔ انباء المصطفی ۱۸

۳۲۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفی یدیه کتابان ،فقال اتدرون ماھذان الکتابا ن ؟ قلنا :لا یارسول اللہ ! الا ان تخبرنا ،فقال للذی فی یدہ الیمنی : ھذا کتاب من رب العالمین ،فیه اسماء اھل الجنة واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی آخرھم ،فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا ، ثم قال للذی فی شماله :ھذا کتاب من رب العالمین ،فیه اسماء اھل النار واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی آخرھم فلایزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن تشریف فرما ہوئے تو آپ کے دونوں مبارک ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں، فرمایا: جانتے ہو یہ دو کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کی: نہیں یا رسول اللہ! ہاں آپ خبر دیں تو معلوم ہو

۳۲۶۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد، ۲۰۷/۱
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة، ۶۶/۱
الادب المفرد للبخاری، ۳۶، المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۷/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۳۵/۲

۳۲۶۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان اللہ کتب کتابا لاھل الخ، ۳۶/۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۱/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲۷/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۱/۳ ☆

جائے گا، داہنے دست مبارک میں جو کتاب تھی اس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے، اس میں اہل جنت کے نام، ان کی ولدیت ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر آخر میں ان سب کا ٹوٹل لگا دیا گیا ہے، اب نہ ان میں زیادہ ہوسکتے ہیں اور نہ کم۔ پھر بائیں دست اقدس کی کتاب کے بارے میں فرمایا: یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے، اس میں اہل جہنم کے نام، ان کی ولدیت اور ان کے خاندانوں کے نام ہیں، پھر اس میں بھی آخر میں جوڑ لگا دیا گیا ہے، اب ان میں نہ کبھی کمی ہوسکتی ہے اور نہ زیادتی۔ ۱۲م

مالی الجیب ۱۹

(۶) حضور نے حضرت امام باقر کی پیدائش کی خبر دی

۳۲۶۳۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه انه قال للامام باقر رضی الله تعالیٰ عنه وهو سفیر رسول الله تعالی علیه وسلم یسلم علیك ،فقیل له : وكیف ذلك ؟ قال :كنت جالسا عنده صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والحسین رضی الله تعالیٰ عنه فی حجره وهو یلاعبه ،فقال : یاجابر ! یولد له مولود اسمه علی، اذا كان یوم القیامة نادی مناد لیقم سید العابدین، فیقوم ولده ،ثم یولد له ولد اسمه محمد فان ادركته یاجابر فاقرأنه منی السلام ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے حضور کا سلام کہا۔ ان سے حاضرین نے کہا: آپ نے یہ کیونکر کہا؟ آپ نے فرمایا: میں ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی مبارک گود میں تھے اور حضور آپ سے کھیل رہے تھے، حضور نے فرمایا: اے جابر! حسین کا ایک بیٹا ہوگا جسکا نام علی ہوگا۔ جب قیامت قائم ہوگی تو ایک منادی ندا کریگا، عابدوں کے سردار کھڑے ہوں، تو وہ لڑکا کھڑا ہوگا، پھر ان کے ایک لڑکا ہوگا جسکا نام محمد ہوگا، اگر تم ان کو پاؤ تو میرا سلام ان سے کہنا۔ ۱۲م

مالی الجیب ۱۴

۳۲۶۳۔ الصواعق المحرقة لابن حجر، ۱/۱۷۷ ☆

(۷) حضور بعد وصال بھی اس عالم سے باخبر ہیں

۳۲٦٤۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: علمی بعد وفاتی كعلمی فی حیاتی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعد وصال میرا علم ویسا ہی ہے جیسے اس ظاہر حیات مبارک میں۔ ۱۲م

مالی الجیب ۸۹

(۸) حضور نے عالم برزخ کی خبر دی

۳۲٦٥۔ **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : غفر الله عزوجل لزید بن عمرو ورحمه، فانه مات علی دین ابراهیم ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے زید بن عمرو کو بخش دیا اور ان پر رحم فرمایا کہ وہ دین ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پر تھے۔

۳۲٦٦۔ **عن** عامر بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رایته فی الجنة یسحب ذیولا ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں ناز کے ساتھ دامن کشاں دیکھا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱٦۰

(۹) حضور آئندہ کے حالات سے باخبر ہیں

۳۲٦۷۔ **عن** ابی وفرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما انهزم المشركون لحق مالك بن عوف بالطائف ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لواتانی

۳۲٦٥۔ الكامل لابن عدی،

۳۲٦٦۔ الطبقات الكبری لابن سعد، ۲۷۷/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳٤۰۷۳، ۷۷/۱۲

۳۲٦٦۔ الطبقات الكبری لابن سعد، ۲۷۷/۱ ☆

۳۲٦۷۔ الاصابة لابن حجر، ۵۵۰/۵ ☆

مسلما لرددت علیه اهله وماله ،فبلغه ذلك ، فلحق به ، وقد خرج من الجعرانة فاسلم ، فاعطاه اهله وماله ، واعطا ه مائة من الابل كالمؤلفة ، فقال مالك بن عوف يخاطب رسول الله صلى الله تعالىٰ علیه وسلم من قصیده ـ

مان رأيت ولا سمعت بواحد

فى الناس كلهم كمثل محمد

اوفى فاعطى للجزيل لمجتدى

ومتى تشاء يخبرك عما فى غد

قال : واستعمله رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن من اسلم من قومه ، ومن تلك القبائل من ثمالة وسلمة وفهم ـ

حضرت ابو وفرہ یزید بن سعید سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ حنین میں مشرکین بھاگ گئے اور مالک بن عوف کہ (لڑائی میں سردار کفار ہوازن تھے) بھاگ کر طائف میں پناہ گزیں ہوئے ،رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ ایمان لاکر حاضر ہوتو ہم اس کے اہل ومال اسے واپس دیں ، یہ خبر مالک بن عوف کو پہونچی ، خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ حضور مقام جعرانہ سے نہضت فرما چکے تھے ،سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اھل ومال انہیں واپس دیئے اور سو اونٹ اپنے خزانہ کرم سے عطا کئے ۔

اس وقت حضرت مالک بن عوف نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کی: میں نے تمام جہان کے لوگوں میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مثل کوئی نہ دیکھا نہ سنا، سب سے زیادہ وفا فرمانے والے اور سب سے فزوں تر سائل کو نفع اور کثیر عطا بخشنے والے ،اور جب تو چاہے تجھے آئندہ کل کی خبر بتادیں ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ان کی قوم ہوازن اور قبائل ثمالہ ، سلمہ اور فہم پر سردار فرمایا۔ الامن والعلی ۲۰۷

(۱۰) حضور نے اپنی غیب دانی کے ذکر سے کیوں منع فرمایا

۳۲٦۸۔ **عن** ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : جاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل علیّ صبیحۃ بنیٰ بی فجلس علی فراشی کمجلسك منی ، فجعلت جویریات یضربن الدف لھن ویندبن من قتل من آبائی یوم بدرالی ان قالت احداھن وفینا نبی یعلم ما فی غد،فقال : دعی ھذا و قولی الذی کنت تقولین۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری شادی میں تشریف لائے ، چھوکریاں دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف گاتی تھیں کہ اس میں کوئی بولی: ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے،(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دے اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا۔

﴿۳۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول وباللہ التوفیق: امام الوہابیہ اس حدیث کوشرک فی العلم کی فصل میں لایا جسے کہا اس فصل میں ان آیتوں حدیثوں کا ذکر ہے جس سے اشراک فی العلم کی برائی ثابت ہوتی ہے،تو وہ اس حدیث سے یہ بات ثابت کرنا چاہتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آئندہ جاننے کی اسناد مطلقاً شرک ہے اگر چہ بعطائے الٰہی جاننے کہ اس نے صاف کہہ دیا۔

پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہر طرح شرک ہے،اور خود مصرع مذکور کا مطلب ہی یوں بتایا کہ چھوکریاں کچھ گانے لگیں اس میں پیغمبر خدا کی تعریف یہ کہی کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ایسا مرتبہ دیا ہے کہ آئندہ باتیں جانتے ہیں، بایں ہمہ حدیث کوشرک فی العلم کی فصل میں لایا مگر جب حدیث میں حکم شرک کی اصلا بو نہ پائی تو خود ہی اپنے دعوے سے تنزل پر آیا اور صرف اتنا لکھنے پر بس کی۔

۳۲٦۸۔ السنن لابی داود، باب فی الغناء ٦۷٤/۲
السنن الکبریٰ للبیھقی، ۲۸۹/۷ ☆ الاتحافات السنیۃ، ٥٥۸/٦
مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، ۳۱٤۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۲/۹
شرح السنۃ للبغوی، ٤۷/۹ ☆

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں پیغمبر خدا نے اس قسم کا شعر اپنی تعریف کا انصار کی چھوکریوں کو گانے بھی نہ دیا چہ جائیکہ غافل مرد اس کو کہے یا سن کر پسند کرے۔ (تقویہ)

اللہ اللہ، اللہ کے دیئے سے بھی ایسا مرتبہ ماننا اس کے نزدیک شرک ہو تو شکایت نہیں کہ اس کے دھرم میں اس کا معبود کو دہی کسی کو آئندہ باتیں جاننے کا مرتبہ دینے پر قادر نہیں، کیا اپنا شریک کسی کو بنا سکے گا، یونہی یہ امر بھی اسے مضر نہیں کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو بعطائے الٰہی بھی اطلاع علی الغیب کا مرتبہ نہ ملنا صریح مخالف قرآن عظیم ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:۔

و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن یجتبی من رسلہ من یشآء۔

اللہ اس لئے نہیں کہ تمہیں غیب پر اطلاع کا منصب دے ہاں اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے۔

و قال اللہ تعالیٰ:۔

عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احدا ۔ الا من ارتضی من رسول ۔

غیب کا جاننے والا تو کسی کو اپنے غیب پر غالب و مسلط نہیں کرتا مگر وہ اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔

یہاں ''لا یظھر غیبہ علی احدا'' نہ فرمایا کہ اللہ تعالی اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں فرماتا کہ اظہار غیب تو اولیائے کرم قدست اسرارہم پر بھی ہوتا ہے اور بذریعہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہم پر بھی بلکہ فرمایا ''لا یظھر علی غیبہ احدا'' اپنے غیب خاص پر کسی کو ظاہر و غالب و مسلط نہیں فرماتا مگر رسولوں کو، ان دونوں مرتبوں میں کیسا فرق عظیم ہے اور یہ اعلیٰ مرتبہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہونا قرآن عظیم سے کیسا ظاہر ہے مگر اسے کیا مضر کہ جب اس کے نزدیک اللہ کا کذب ممکن جیسا کہ اس کے رسالہ یکروزی سے ظاہر اور فقیر کے رسالہ ''سبحان السبوح عن عیب کذب المقبوح'' میں اس کا رد ظاہر و باہر تو قرآن کی مخالفت اس پر کیا موثر و اللہ المستعان علی کل غوی فاجر، اس سب سے گزر کر ہوشیار عیار سے اتنا پوچھیے کہ بالفرض اگر حدیث سے ثابت ہے بھی تو صرف ممانعت کہ انبیاء کی جناب میں ایسا عقیدہ نہ

رکھے، وہ شرک کا جبروتی حکم جس کے لئے اس فصل اور ساری کتاب کی وضع ہے کہاں سے نکلا؟ کیا اسی کو اتمام تقریب کہتے ہیں اور یہ اس کا قدیم داب ہے کہ دعوی کرتے وقت آسمان سے بھی اونچا اڑے گا اور دلیل لاتے وقت تحت الثری میں جا چھپے گا اور پیچھا کیجئے تو وہاں سے بھی بھاگ جائے گا، جابجا ایسی ہی ناتمام اٹکل بازیوں سے عوام کو چھلا اور کاغذ کا چہرہ اپنے دل کی طرح سیاہ کیا۔

ثم اقول: اور انصاف کی نگاہ سے دیکھئے! تو بحمد اللہ تعالیٰ حدیث نے شرک کا تسمہ بھی لگا نہ رکھا، او شرک پسند! او شرک کی حقیقت وشناعت سے غافل! کیا شرک کوئی ایسی ہلکی چیز ہے کہ اللہ کا رسول اور رسولوں کا سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مجلس میں اپنے حضور اپنی امت کو شرک بکتے کفر بولتے سنے اور یونہی سہل دو حرفوں میں گزار دے کہ اسے رہنے دو وہی پہلی بات کہے جاؤ۔

اب یاد کرو حدیث ابی داؤد ويحك انه لا يستشفع بالله على احد کے متعلق اپنی بدلگامی کی تقریر کو۔

عرب میں قحط پڑا تھا، ایک گنوار نے پیغمبر کے روبرو اس کی سختی بیان کی اور دعا طلب کی اور کہا کہ تمہاری شفارش اللہ کے پاس ہم چاہتے ہیں اور اللہ کی تمہارے پاس، یہ بات سن کر پیغمبر خدا بہت خوف اور دہشت میں آ گئے اور اللہ کی بڑائی ان کے منہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہو گئے، پھر اس کو سمجھایا کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے سب انبیاء اولیاء اس کے روبرو ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں وہ کس کے روبرو سفارش کرے۔

سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول کی اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی ہے بیان کرنے لگے۔ تقویہ

اقول: انبیاء اولیاء کو ذرہ ناچیز سے کم تر کہنے کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا کہ حضور نے اسے یوں سمجھایا یہ تیرا افتراء ہے، حدیث میں اس کا وجود نہیں، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے حواس کہنا یہ تیری بیدینی کا ادنیٰ کرشمہ اور افتراء ہے، حدیث میں اس کا بھی نشان نہیں اور اللہ عزوجل کی عظمت اس کی صفت پاک اس کی ذات

• اقدس سے قائم ہے مکان ومحل سے منزہ ہے، کیا جانے تو کس چیز کو خدا سمجھا ہے جس کی عظمت مکانوں میں بھری ہوئی ہے خیر یہ تو تیرے بائیں ہاتھ کے کھیل ہیں۔

تیر بر جائے انبیاء انداز

طعن در حضرت الٰہی کن

بے ادب باش وآنچہ دانی گو

بے حیا باش وہرچہ خواہی کن

مگر آنکھوں کی پٹی اتروا کر ذرا یہ سوچ کہ جو بات عظمت شان الٰہی کے خلاف ہو اسے سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ برتاؤ ہوتا ہے حالانکہ سفارشی ٹھہرانے کو یہ بات کہ اس کا مرتبہ اس سے کم ہے جس کے پاس اس کی سفارش لائی گئی۔ ایسی صریح لازم نہیں جسے عام لوگ سمجھ لیں ولہذا وہ صحابی اعرابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باآنکہ اہل زبان تھے اس نکتے سے غافل رہے تو کیا ممکن ہے کہ صریح شرک وکفر کے کلمے سنیں اور اصلا کوئی اثر غضب وجلال چہرۂ اقدس پر نمایاں نہ ہو، نہ حضور دیر تک سبحٰن اللہ سبحان اللہ کہیں، نہ اہل مجلس کی حالت بدلے، نہ ان کہنے والیوں پر کوئی مواخذہ ہو، ایک آسان سی بات پر قناعت فرمائیں کہ اسے رہنے دو، کیوں نہیں فرماتے کہ اری تم کفر بک رہی ہو، اری تقویۃ الایمان کے حکم سے تم مشرکہ ہوگئیں، تمہارا دین جاتا رہا، تم مرتد ہوئیں، از سرنو ایمان لاؤ، کلمہ پڑھو، نکاح ہوگیا ہے تو تجدید نکاح کرو، غرض ایک حرف بھی ایسا نہ فرمایا جس سے شرک ہونا ثابت ہو، کہنے والیوں کو اپنا حال اور اہل مجلس کو اس لفظ کا حکم معلوم ہو حالانکہ وقت حاجت بیان حکم فرض ہے اور تاخیر اصلا روا نہیں، تو خود اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اطلاع علی الغیب کی نسبت ہرگز شرک نہیں، رہا ممانعت فرمانا وہ بھی یہ بتائے کہ انبیائے کرام وخود سید الانام علیہم افضل الصلوۃ والسلام کی جناب میں اس کا اعتقاد فی نفسہ باطل ہے، یہ منہ دھو رکھئے، منع لفظ بطلان معنی ہی میں منحصر نہیں بلکہ اس کے لئے وجوہ ہیں اور عقل ونقل کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ "اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال"۔

• اولا ممکن کہ لہو ولعب کے وقت اپنی نعت اور وہ بھی زنانے گانے اور وہ بھی دف بجانے میں پسند نہ فرمائی، لہذا ارشاد ہوا اسے رہنے دو اور وہی پہلے گیت گاؤ۔

ارشاد الساری لمعات ومرقات وغیرہ میں اس احتمال کی تصریح ہے۔

ثانیاً اقول: ممکن کہ مجلس عورتوں کنیزوں کی کم فہم لوگوں کی تھی ان میں منع فرمایا کہ تو ہم ذاتیت کا سد باب ہو۔ شرع حکیم ہے اور امام الوہابیہ کی مت اوندھی، جو محتمل ذو وجوہ بات جس میں برے پہلو کی طرف لے جانے کا احتمال ہو چھوکریوں کو منع کی جائے، دانشمند مردوں کے لئے اس کی ممانعت بدرجۂ اولیٰ جانتا ہے حالانکہ معاملہ صاف الٹا ہے، ایسی بات سے کم علموں کم فہموں کو روکتے ہیں کہ غلط نہ سمجھ بیٹھیں، عاقلوں دانشمندوں کو منع کیا ضرور کہ ان سے اندیشہ نہیں۔

الامن والعلیٰ ۲۰۱ تا ۲۰۴

(۱۱) غیوب خمسہ کا ثبوت

۳۲۶۹۔ **عن** ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: مررت بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: انک حامل لغلام، فاذا ولدتہ فأتینی بہ، قالت: یا رسول اللہ! انیٰ لی ذلک و قد تحالفت قریش ان لا یاتوا النساء، قال: ھو ما اخبرتک، قالت فلما ولدتہ اتیتہ فأذن فی اذنہ الیمنیٰ و اقام فی الیسری والھاہ من ریقہ و سماہ عبد اللہ، و قال اذھبی بابی الخلفاء، فاخبرت العباس فاتاہ فذکرلہ فقال: ھو ما اخبرتہا، ھذا ابو الخلفاء، حتی یکون منہم السفاح حتی یکون منہم المہدی۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سے ہو کر گزری، حضور نے فرمایا: تو حاملہ ہے اور تیرے پیٹ میں لڑکا ہے، جب وہ پیدا ہو تو اسے میرے حضور لانا، ام الفضل نے عرض کی، یارسول اللہ! میرے حمل کہاں سے آیا حالانکہ قریش نے قسمیں کھائی ہیں کہ عورتوں کے پاس نہ جائیں، ارشاد ہوا، بات وہی ہے جو ہم نے تم سے ارشاد فرمائی، ام الفضل فرماتی ہیں: جب لڑکا پیدا ہوا میں خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت فرمائی اور اپنا لعاب دہن اقدس اس کے منہ میں ڈالا اور اس کا نام عبد اللہ رکھا، فرمایا: لے جاؤ خلفا کے باپ کو، میں نے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کا ارشاد بیان کیا

۳۲۶۹۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم،
تاریخ بغداد للخطیب،

، وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ام الفضل نے ایسا کہا، فرمایا: بات وہی ہے جو ہم نے کہی، یہ خلیفوں کا باپ ہے، یہاں تک کہ ان میں سے سفاح ہوگا یہاں تک کہ ان میں سے مہدی گا۔

۳۲۷۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل علی ام ابراھیم الماریۃ القبطیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما و ھی حامل منہ بابراھیم ، فذکر الحدیث ، وفیہ ان جبرئیل علیہ الصلوٰۃ و السلام اتانی فبشرنی ان فی بطنھا منی غلاما و ھو اشبہ الخلق بی ، و امرنی ان اسمہ ابراھیم و کنانی بابی ابراھیم صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہ و علیہ وسلم۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تشریف لائے جبکہ حضرت ابراہیم ان کے شکم مبارک میں تھے (اور حدیث ذکر کی اور اس میں ہے) کہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے اور مجھے مژدہ سنایا کہ ماریہ کے پیٹ میں مجھ سے لڑکا ہے وہ تمام مخلوق سے زائد مجھ سے مشابہ ، انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کا نام ابراہیم رکھوں ، اور جبرئیل نے میری کنیت ابوابراہیم رکھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام سیوطی نے اس کی سند حسن بتائی:۔

اقول: تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ جان لیا جو پیٹ میں تھا اور وہ جانا جو اس سے بہت زیادہ ہے کہ وہ جان لیا جو پیٹ کے بچے کی پیٹھ میں ہے، اور وہ جان لیا کہ جو پیٹ کے بچے کے پیٹ والے کے پیٹھ میں ہے۔ بلکہ وہ جان لیا جو کئی پشت نیچے تک پیٹ کے بچے کی پیٹھ والے کی پیٹھ میں ہے اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ خلیفوں کے باپ کو لے جاؤ، اور فرمایا: انہیں میں سفاح ہے، انہیں میں مہدی ہے۔

۳۲۷۱۔ **عن** ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ان ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نحلھا جداد عشرین و سقا من مالہ بالغابۃ ، فلما حضرتہ

۳۲۷۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۳۲۷۱۔ المؤطا لمالک، باب الاقضیۃ، ۲/۱۴

الوفاۃ قال : یا بنیہ ! و اللہ ما من الناس احد احب الی غنی منك ولا اعز علی فقرا بعدی منك، و انی كنت نحلتك جداد عشرین و سقا، فلو كنت جددته واحرزته كان لك، وانما هو اليوم مال و ارث و انما هو اخواك و اختاك ، فاقتسموه علی كتاب الله، قالت : یا ابت و الله لو كان كذا و كذا لتركته ، وانما هی اسماء فمن الاخری؟ فقال : ذو بطن بنت خارجة اراها جارية فولدت ام كلثوم ـ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مال جو غابہ میں تھا اس میں سے بیس وسق چھوارے ام المومنین کو ہبہ فرمائے تھے کہ درختوں پر سے اتر والیں، جب صدیق اکبر کے وصال کا وقت آیا ام المومنین سے فرمایا: اے پیاری بیٹی! خدا کی قسم کسی شخص کی تونگری مجھے تم سے محبوب نہیں اور اپنے بعد کسی کی محتاجی تمہارے برابر مجھ پر دشوار نہیں ، میں نے تم کو بیس وسق چھوہارے ہبہ کئے تھے کہ درختوں پر سے اتر والینا، تو تم نے اگر کٹوا کر قبضہ میں کر لئے ہوتے تو وہ تمہارے ہوتے اور آج تو وارث کا مال ہے، اور وارث تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں، لہذا اب حسب فرائض اللہ تقسیم کرلینا، ام المومنین نے عرض کی: اے ابا جان! خدا کی قسم اگر اتنا اور اتنا مال ہوتا میں جب بھی چھوڑ دیتی ،لیکن یہ تو بتائیں کہ میری ایک بہن اسماء ہے اور دوسری کون؟ فرمایا وہ جو بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے، میرے علم میں وہ لڑکی ہے، لہذا ام الکثوم پیدا ہوئیں۔

۳۲۷۲ ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله وكل فی الرحم ملكا فیقول : یا رب ! نطفة ، یا رب ! علقة ، یا رب ! مضغة ، فاذا اراد ان یخلقها قال : یا رب ! اذكر ام انثی ؟ یا رب ! اشقی ام سعید؟ فما الرزق ؟ فما الاجل ؟ فیكتب كذلك فی بطن امه ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۷۲ ـ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الانبیاء، ۴۶۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۶/۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۱۸/۱۱
السنن الكبری للبیهقی، ۴۲۱/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۲۵/۹
فتح الباری للعسقلانی، ۴۱۸/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۴۵/۴
التفسیر لابن كثیر، ۳۴۵/۴ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۸۲/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۶۰/۶

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے رحم مادر پر ایک فرشتہ کو مقرر فرمایا ہے، عرض کرتا ہے: اے رب! یہ نطفہ ہے، پھر عرض کرتا ہے، یہ خون بستہ ہے، پھر عرض کرتا ہے: یہ گوشت کا ٹکڑا ہے، جب اللہ تعالیٰ اس کی تخلیق کا ارادہ فرماتا ہے تو عرض کرتا ہے، یہ مرد ہوگا یا عورت؟ نیک بخت ہوگا یا بد بخت؟ اس کا رزق اور اس کی زندگی کتنی ہے؟ یہ سب چیزیں ماں کے پیٹ ہی میں لکھ دی جاتی ہیں۔۱۲م

۳۲۷۳۔ **عن** سهل بن سعد رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا عطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه ، قال : فبات الناس يدو كون ليلتهم ايهم يعطاها فلما اصبح الناس غدوا علىٰ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كلهم يرجو ان يعطاها ، فقال : اين على ابن ابى طالب ؟ فقالوا: يشتكى عينيه يا رسول الله ! قال فارسلوا اليه فاتونى به ، فلما جاء بصق فى عينيه فدعا له فبرأ حتى كان لم يكن به وجع ، فاعطاها الراية فقال على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم يا رسول الله ! اقاتلهم حتى يكونوا مثلنا ، فقال : انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ، ثم ادعهم الى الاسلام و اخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه ، فو الله ! لان يهدى الله بك رجلا و احدا خير لك من ان يكون لك حمر النعم۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل میں ایسے شخص کو اسلامی پرچم عطا کروں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا۔ رات بھر لوگ اسی غور وخوض میں رہے کہ دیکھئے کل جھنڈا کس خوش نصیب کو ملتا ہے، جب صبح ہوئی تو ہر شخص یہ تمنا لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسے مل جائے، حضور نے فرمایا: حضرت علی کہاں ہیں؟ عرض کی: ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں، فرمایا: ان کو بلا کر لاؤ، چنانچہ آپ کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور دعا کی، اس کے بعد وہ اس طرح شفایاب ہوگئے کہ انہیں یہ بیماری ہی نہیں ہوئی

۳۲۷۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب مناقب على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم، ۵۲۵/۱
الصحيح لمسلم، باب من فضائل على بن ابى طالب، ۲۷۸/۲
الجامع للترمذى، باب مناقب على ابن طالب، ۲۱۴/۲
السنن لابن ماجه، باب فضل على بن ابى طالب، ۱۲/۱

تھی، پھر آپ نے انہیں جھنڈا مرحمت فرمایا، حضرت علی نے عرض کی: یارسول اللہ! اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں، فرمایا: خاموشی کے ساتھ جاؤ، جب تم ان کے میدان میں اترو تو پہلے اسلام کی دعوت دینا اور اس کی طرف بلانا جو اللہ کا حق ان پر واجب ہے۔ خدا کی قسم! اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں کے ہونے سے بہتر ہے۔ ۱۲م

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات قسم کی روش پر لام تاکید اور نون تاکید سے موکد کر کے بیان فرمائی، تو حضور کو یقیناً معلوم تھا۔

یہ بات تمام ابواب سے زیادہ وسیع تر ہے، تو ہر وہ چیز جس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی، جنگوں، فتنوں، سیدنا مسیح کے اترنے، امام مہدی کے ظاہر ہونے، دجال، یاجوج وماجوج اور دابۃ الارض وغیرہ کے نکلنے سے جو بے شمار ہیں اسی باب سے ہیں۔

الدولۃ المکیۃ ۳۵۳

(۱۲) حضور کو اپنے وصال کا مقام اور وقت خوب معلوم تھا

۳۲۷۴۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للانصار الکرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم: المحیا محیاکم والممات مماتکم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار مدینہ! ہماری زندگی وہاں ہے جہاں تمہاری زندگی ہے، اور ہمارا انتقال وہاں ہے جہاں تمہاری موت۔

۳۲۷۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال لی رسول اللہ صلی اللہ

۳۲۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۳۸ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۹/۱۱۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/۳۸۹ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۳/۴۴۰
۳۲۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۳۵ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۵۰۴
مجمع الزوائد للہیثمی، ۳/۳۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۲۲۷
البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، ۵/۱۰۰ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۵/۴۰۴
السنن الکبری للبیہقی، ۹/۸۶ ☆

تعالیٰ علیه وسلم لما بعثنی الی الیمن ، یا معاذ ! انك عسی ان لا تلقانی بعد عامی هذا ، و لعلك ان تمر بمسجدی هذا او قبری ـ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تو مجھ سے ارشاد فرمایا: اے معاذ! قریب ہے کہ تو مجھ سے اس سال کے بعد دنیا میں نہ ملے گا، اور امید ہے کہ تو میری اس مسجد اور میرے مزار پاک پر گزرے۔

(۱۴) حضور جانتے تھے کہ کون کہاں مرے گا

۳۲۷۶ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ندب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الناس ، فانطلقوا حتی نزلوا بدرا ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هذا مصرع فلان و یضع یده علی الارض ههنا و ههنا ، قال : فما ماط ای ما زال وما تجاوز احدهم عن موضع ید رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اعلان دیا تو وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین پر جگہ جگہ دست اقدس رکھ کر بتایا کہ یہ فلاں کافر کے پچھڑنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں کی، حضرت انس فرماتے ہیں: جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا وہیں اس کی لاش گری اس سے اصلا تجاوز نہ کی۔

۳۲۷۷ـ **عن** امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: والذی بعثه بالحق ما اخطؤا الحدود التی حدها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ـ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا، جو حدیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے

۳۲۷۶ـ الصحیح لمسلم، باب غزوة بدر ۱۰۲/۲
السنن للنسائی، باب ارواح المومنین، ۲۲۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ۲۳، ۳۰۰، ۴۲۳/۱۰
۳۲۷۷ـ الصحیح لمسلم، باب عرض مقعد المیت الجنة و النار، ۲۸۷/۲

مقرر فرمائی تھیں کسی نے اس حد سے خطانہ کی۔　　الدولۃ المکیۃ ۲۵۵

(۱۴) حضور کو علم تھا کہ بارش کب ہوگی

۳۲۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اصابتنا سحابۃ فخرج علینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ان ملکا موکلا بالسحاب دخل علی انفا فسلم علی و اخبرنی انہ یسوق السماء الی وادی الیمن یقال لہ ضریح فجاء نا راکب بعد ذلک فسألناہ عن السحابۃ فاخبرانہم مطروا فی ذلک الیوم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بادل چھایا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ بادلوں کا موکل میری خدمت میں حاضر ہوا، مجھے اس نے سلام کیا اور خبر دی کہ وہ چلائے گا بادلوں کو یمن کے ایک نالے کی طرف جسے ضریح کہتے ہیں، پھر ہمارے پاس اس کے بعد ایک سوار آیا، ہم نے اس سے بادل کی نسبت دریافت کیا تو اس نے خبر دی کہ اس دن پانی برسا۔

۳۲۷۹۔ **عن** بکر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبرنا عن ملک السحاب انہ یجیئ من بلد کذا و انہم مطروا یوم کذا۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو خبر دی بادل کے فرشتے سے کہ وہ آرہا ہے فلاں شہر کو، اور بلاشک اس دن پانی برسا۔

الدولۃ المکیۃ ۲۷۰

(۱۵) حضور کو قیامت کا علم تھا کہ کب آئے گی

۳۲۸۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۳۲۷۸۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۶/۳۱۱ ☆

۳۲۷۹۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۶/۳۱۱ ☆

۳۲۸۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۷۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/۶۰۴

شرح السنۃ للبغوی، ۱۵/۱۰۳ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : کیف انعم و صاحب الصور قد التقم الصور ، و حنی جبهته ، و اصغی سمعه ، فینتظر متی یومر فینفخ قلنا : یا رسول الله ! فکیف نقول؟ قال : قولوا حسبنا الله و نعم الوکیل توکلنا علی الله۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیونکر چین لوں حالانکہ صور والے نے صور منہ میں لے لیا ہے اور کان لگائے ، ماتھا جھکائے ہوئے انتظار کر رہا ہے کہ کب صور پھونکنے کا حکم دیا جائے ، لہذا وہ پھونکے گا، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: ہم کیا کہیں؟ فرمایا: کہو: ہمیں کافی ہے اللہ اور بہتر کام بنانے والا۔

۳۲۸۱۔ **عن** زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کیف انعم و صاحب القرن قد التقم القرن ، وحنی جبهته ، و اصغی السمع متی یومر ، قال فسمع ذلك اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فشق علیهم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قولوا : حسبنا الله و نعم الوکیل ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیسے چین لوں حالانکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور منہ میں لے لیا ہے، پیشانی جھکالی ہے اور کان لگائے منتظر ہے کہ کب حکم ملے، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جب یہ معلوم ہوا تو ان پر دشوار گزرا، حضور نے فرمایا: تم "حسبنا الله ونعم الوکیل" پڑھا کرو۔ ۱۲م

الدولۃ المکیۃ ۳۸۷

۳۲۸۱۔ الجامع للترمذی، ۳۴۳۱، باب تفسیر سورۃ الزمر، ۱۵۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۷۴/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۱/۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۲/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۰۳/۱۵
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۴/۱ ☆ المغنی للعراقی، ۴۹۶/۴
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۸۹/۳ ☆ الکامل لابن عدی، ۸۹۱/۳
کنز العمال للمتقی ۳۸۹۰۶، ۳۵۱/۱۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۵۲/۱۰
الدر المنثور للسیوطی، ۲۲/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۵۰/۱۰
التفسیر للطبرانی، ۲۴/۱۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱۴۸/۲

(۱۶) حضور نے آسمانوں کے چرچرانے کی آواز سنی

۳۲۸۲۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی اری ما لا ترون ، و اسمع ما لا تسمعون ، اطت السماء و حق لہا ان تأط ۔
　　فتاوی رضویہ ۳۲/۹

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، فرشتوں کی کثرت سے آسمان چرچرایا اور اس کو چرچرانا ہی چاہیئے تھا۔۱۲م

(۱۷) غیر خدا کے لئے لفظ علم غیب کا اثبات جائز ہے

۳۲۸۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : حد ثنی ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : ان موسی ہو نبی بنی اسرائیل سأل ربہ فقال ای رب ! ان کان فی عبادك احد ہو اعلم منی فادللنی علیہ فقال لہ : نعم فی عبادی من ہو اعلم منك ، ثم نعت لہ مکانہ و اذن لہ فی لقیہ ، فخرج موسی معہ فتاہ و معہ حوت ملیح، و قد قیل لہٗ اذا حی ہذا الحوت فی مکان فصاحبك ہنالك و قد ادرکت حاجتك ، فخرج موسی و معہ فتاہ ، و معہ ذلك الحوت یحملانہ ، فسار حتی جہدہ السیر، وانتہی الی الصخرۃ و الی ذلك الماء ، ماء الحیاۃ ، ومن شرب منہ خالد، ولا یقاربہ شئ میت الا حی ،فلما نزلا ، ومس الحوت الماء حی، فاتخذ سبیلہ فی البحر سربا ، فانطلقا، فلما جاوزا منقلبہ قال : موسی : آتنا غداء نا لقد لقینا من سفرنا ہذا نصبا ، قال الفتی و ذکر ، ا رأیت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت و ما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ و اتخذ سبیلہ فی البحر عجبا ، قال ابن عباس فظہر موسی علی الصخرۃ حین انتہیا الیہا ، فاذا رجل متلفف فی کساء لہ فسلم موسی

۳۲۸۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قول النبی ﷺ لو تعلمون، ۵۵/۲
السنن لابن ماجہ، باب الحزن والبکاء، ۳۱۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۳/۵ ☆ المستدرک للحاکم، ۵۱۰/۲
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲۳۸/۲ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۲۶۴/۴
۳۲۸۳۔ التفسیر للطبرانی، الجزء الخامس عشر، ۲۷۹/۹

فرد علیه العالم، ثم قال له: و ما جاء بك ؟ ان كان لك فی قومك لشغل ؟ قال له موسی: جئتك لتعلمنی مما علمت رشدا، قال انك لن تستطیع معی صبرا و كان رجلا یعلم علم الغیب قد علّم ذلك۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کی: اے میرے رب! اگر تیرے بندوں میں مجھ سے زیادہ علم والا کوئی اس وقت ہے تو مجھے اس کی طرف ہدایت فرما، فرمایا: ہاں میرا ایک بندہ ہے، پھر اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو اس جگہ کی نشانی بتائی کہ جاؤ ملاقات کرو، حضرت موسیٰ اپنے ساتھ یوشع بن نون کو لے کر تشریف لے چلے، زادراہ کے لئے ایک مچھلی بھنی ہوئی ساتھ تھی، انہیں یہ نشانی بتائی گئی تھی کہ جہاں یہ مچھلی زندہ ہو جائے وہی تمہاری ملاقات کی جگہ ہے، حضرت موسیٰ کو جب سفر کی تکان محسوس ہوئی تو ایک چٹان اور ندی کے پاس قیام پذیر ہوئے، اس ندی کا پانی آب حیات تھا، کہ جو پی لے ہمیشہ زندہ رہے، اور کسی مردہ کو مس ہو جائے تو وہ بھی زندہ ہو جائے جب آپ نے وہاں قیام فرمایا اور مچھلی کو پانی مس ہوا تو وہ زندہ ہوگئی اور وہ پانی میں کود گئی پھر سفر شروع ہوا جب وہاں سے گزر گئے تو حضرت موسیٰ نے حضرت یوشع سے فرمایا: ہمیں سفر کی مشقت نے نڈھال کر دیا ہے لاؤ کھانا کھلاؤ، وہ بولے: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم نے اس چٹان کے پاس قیام کیا تو مچھلی زندہ ہو کر پانی میں کود گئی تھی اور میں آپ کو بتانا بھول گیا، یہ شیطان کی طرف سے تھا کہ میں یاد نہ رکھ سکا اور آپ کو نہ بتا سکا، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: پھر حضرت موسیٰ اسی چٹان کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ ایک صاحب چادر اوڑھے آرام فرما ہیں، حضرت موسیٰ نے سلام پیش کیا، انہوں نے اس طرح جواب دیا گویا خوب جانتے ہیں، پھر فرمایا: آپ یہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ آپ کو تو آپ کی قوم میں بہت سے کام ہیں، حضرت موسیٰ نے کہا: میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے وہ چیزیں حاصل کروں جن کا صحیح صحیح علم آپ کو ملا ہے، فرمایا: میرے ساتھ تم صبر نہیں کر سکو گے۔

بات یہ تھی کہ حضرت خضر کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب سکھایا تھا اور وہ غیب کے عالم تھے۔ ۱۲ام

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۱۵

(۱۸) پندرہویں رمضان کو چنگھاڑ کی خبر حضور نے دی

۳۲۸۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا کان الصیحۃ الی ا ن قال ھدۃ فی النصف من رمضان لیلۃ الجمعۃ فی سنۃ کثیرۃ الزلازل و البرد فاذا و افق شھر رمضان فی تلک السنۃ لیلۃ الجمعۃ فاذا صلیتم الفجر من یوم الجمعۃ فی النصف من رمضان فادخلوا بیوتکم و اغلقوا ابوابکم و سدوا ا کواکم فخروا للہ و دثروا انفسکم وسدوا آذانکم فاذا احسستم بالصیحۃ فخروا للہ سجداو قولوا:سبحان القدوس ، سبحان القدوس ، ربنا القدوس ، فانہ من فعل ذلک نجا و من لم یفعل ھلک۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک میں دھماکہ سنائی دے ، اور یہ رمضان کی پندرھویں شب جمعہ میں ہوگا، اس سال زلزلے کثرت سے ہوں گے ،اولے کثرت سے پڑیں گے، پندرہویں شب صبح کی نماز کے بعد ایک چنگھاڑ سنائی دے گی، اس تاریخ کو نماز صبح پڑھ کر گھروں کے اندر داخل ہو جاؤ اور کواڑ بند کرلو، گھر میں جتنے روزن ہوں بند کرلو، کپڑے اوڑھ لو ،کان بند کرلو، پھر آواز سنو تو فوراً اللہ عزوجل کے لئے سجدہ میں گرو اور یہ کہو۔

سبحان القدوس ، سبحان القدوس ، ربنا القدوس۔

جو ایسا کرے گا نجات پائے گا، جو نہ کرے گا ہلاک ہوگا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس میں یہ تعیین نہیں کہ کس سنہ میں ایسا ہوگا، بہت رمضان المبارک گزر گئے جن کی پہلی جمعہ کو تھی اور ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی گزریں گے، ہاں جو خبر دی ہے ہونے والی ضرور ہے، جب کبھی ہو، اللہ تعالیٰ سے خوف وامید ہر وقت رکھنا چاہیئے ۔واللہ تعالیٰ اعلم

فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۰

۳۲۸۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۹۶۲۷، ۱۴/۵۷۰ ☆
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ☆

۱۰۔ خصائص رسول

(۱) حضور کے لئے صوم وصال جائز تھا

۳۲۸۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تواصلوا ، قالوا: فانك تواصل یا رسول الله ! قال : انی لست کاحد کم ، انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صوم وصال نہ رکھو، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں، فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں، میں اپنے رب کے حضور رات گزارتا ہوں، مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔۱۲م

(۲) حضور کا بھولنا سنت قائم کرنے کے لئے تھا

۳۲۸۶۔ **عن** مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال انه بلغ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : انی لا نسی او انسی لا سن۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو یہ روایت پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھولتا ہوں یا بھلایا جاتا ہوں تاکہ حالت سہو میں امت کو طریقۂ سنت معلوم ہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کھانا پینا اور سونا یہ افعال بشری اس لئے نہیں ہیں کہ وہ ان کے محتاج ہیں، حاشا، ان کے یہ افعال بھی اقامت

۳۲۸۵۔ الجامع للترمذی، باب کراهیة الوصال فی الصیام، ۹۷/۱
السنن لابی داؤد، باب فی الوصال، ۳۲۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۱/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۷۷۵۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۲/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۰/۱
۳۲۸٦۔ الموطا لمالك باب العمل فی السهو، ۳۵
التمهید لابن عبد البر، ۲۰٦/٥ ☆ الشفاء للقاضی، ۳۲۰/۲

سنت اور تعلیم امت کے لئے تھے کہ ہر بات میں طریقۂ محمدیہ لوگوں کو عملی طور پر دکھائیں سکھائیں، جیسے ان کا سہو ونسیان۔

امام اجل محمد عبدری ابن الحاج مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں:۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احوال بشری کھانا، پینا، سونا اور جماع اپنے نفس کریم کے لئے نہ فرماتے بلکہ بشر کو انس دلانے کے لئے کہ ان افعال مین حضور کی اقتداء کریں۔کیا نہیں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں اور مجھے ان کی کچھ حاجت نہیں۔

نیز فرمایا:۔

مجھے تمہاری دنیا میں سے خوشبو اور عورتوں کی محبت دلائی گئی۔ یہ نہ فرمایا کہ میں نے انہیں دوست رکھا، اور فرمایا: تمہاری دنیا میں سے، تو اوروں کی طرف نسبت فرمایا، نہ اپنے نفس کریم کی طرف۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اپنے مولیٰ عزوجل کے ساتھ خاص ہے، جس پر یہ ارشاد کریم دلالت کرتا ہے، کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظاہر صورت بشری اور باطن ملکی ہے، لہذا حضور یہ افعال بشری محض اپنی امت کو انس دلانے اور ان کے لئے شریعت قائم کرنے کے واسطے کرتے تھے نہ یہ کہ حضور کو ان میں سے کسی شئی کی کچھ حاجت ہے۔

انہیں اوصاف جلیلہ وفضائل حمیدہ سے جہل کے باعث بیچارے جاہل یعنی کافر نے کہا: اس رسول کو کیا ہوا کہ کھانا کھاتا اور بازاروں میں پھرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۱۴۵

(۳) انبیائے کرام بدخوابی سے محفوظ رہتے ہیں

۳۲۸۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ما احتلم نبی قط، و

۳۲۸۷۔ الکامل لابن عدی، ۲۶۸/۱ مجمع الزوائد للھیثمی،
میزان الاعتدال للذھبی، ۲۶۰۰ ☆

انما الاحتلام من الشیطان۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ کبھی کسی نبی کو احتلام نہیں ہوا ، کیونکہ احتلام تو شیطانی وساوس کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مروی ہوا کہ یاجوج و ماجوج نطفۂ احتلام سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے بنے ہیں، اول کعب ہی سے اس کا ثبوت صحت کو نہ پہونچا، اس کا ناقل ثعلبی حاطب لیل ہے، نجومی نے حسب عادت ان کا اتباع کیا، پھر کعب صاحب اسرائیلیات ہیں، ان کی روایت کہ مقررات دین کے خلاف ہو، مقبول نہیں۔

فتاوی رضویہ ۶/۲۷۸

(۴) حضور کا رشتہ قیامت میں بھی قائم رہے گا

۳۲۸۸۔ **عن** امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل سبب و نسب و صھر ینقطع یوم القیامة الا سببی و نسبی و صھری۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر علاقہ و رشتہ اور ٹوپی پانچے کے سب رشتے قیامت میں منقطع ہو جائیں گے مگر میرے رشتے۔　　ازاءۃ الادب　۳۷

۳۲۸۹۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع ، کل سبب و نسب ینقطع الا نسبی و سببی فانھا موصولة فی الدنیا و الآخرة۔

۳۲۸۸۔ المستدرک للحاکم ، ۱۴۲/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۶/۳
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۷۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۴، ۴۰۹/۱۱
التفسیر للقرطبی، ۱۰۴/۴ ☆ البدایة و النھایة لابن کثیر، ۸۱/۷
السنن الکبری للبیھقی، ۱۰۴/۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵/۵
التفسیر لابن کثیر، ۴۹۰/۵ ☆
۳۲۸۹۔ الکامل لابن عدی، ۱۷۹۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۱۶/۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ زعم کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی، ہر علاقہ ورشتہ قیامت میں قطع ہوجائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ، کہ دنیا وآخرت میں جڑا ہوا ہے۔

۳۲۹۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما بال رجال یقولون ان رحم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تنفع قومہ یوم القیامۃ، و اللہ! ان رحمی موصولۃ فی الدنیا و الآخرۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا حال ہے ان شخصوں کا کہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت روز قیامت ان کی قوم کو نفع نہ دے گی۔ خدا کی قسم! میری قرابت دنیا وآخرت میں پیوستہ ہے۔

۳۲۹۱۔ **عن** ابی بردۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما بال اقوام یزعمون ان رحمی لا تنفع، بل حتی حاء و حکم۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی، ہاں نفع دے گی یہاں تک کہ قبائل حاء اور حکم دو قبیلہ یمن کو۔ اراءۃ الادب ۳۹

(۵) انبیائے کرام کی بہ نسبت حضور کے خصائص

۳۲۹۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۳۲۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۶۴/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۶۷، ۳۸۷/۱ ☆
۳۲۹۱۔ التمهید لابن عبد البر، ۲۹۹/۲ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۳۶۴/۲
۳۲۹۲۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۴۸۸/۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۱۳/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۵۴/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۳۶، ۴۱۳/۱۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۱/۳ ☆ المغنی للعراقی، ۳۲/۲
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱۷۶/۱ ☆

تعالیٰ علیہ وسلم : فضلت علی آدم بخصلتین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دو چیزوں میں فضیلت دی گئی۔۱۲م

۳۲۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت ثلاث خصال ، اعطیت الصلوة فی الصفوف، واعطیت السلام و هو تحیة اهل الجنة ، و اعطیت آمین ، و لم یعطها احد ممن كان قبلكم الا ان یكون الله اعطاها ها رون ، فان موسی كان یدعو و یؤمن هارون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تین چیزیں عطا ہوئیں، صف بندی کر کے نماز، سلام کہ اہل جنت کی آپس میں تحیت ہے، اور آمین عطا کی گئی، یہ تم سے پہلے کسی کو نہ ملی، ہاں صرف حضرت ہارون کو، کہ حضرت موسیٰ دعا کرتے اور حضرت ہارون اس پر آمین کہتے تھے۔۱۲م (علیہما السلام)

۳۲۹۴۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت ثلاثا لم یعطهن نبی قبلی و لا فخر۔

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں مجھے وہ ملیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں اور اس پر مجھے فخر نہیں۔

۳۲۹۵۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت اربعا لم یعطهن احد من انبیاء الله، اعطیت مفاتیح الارض، و سمیت احمد، و جعل التراب لی طهورا، و جعلت امتی خیر الامم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چار چیزیں ایسی ملیں جو انبیاء سابقین کو نہ دی گئیں، زمین کی کنجیاں مجھے عطا ہوئیں، میرا نام احمد ہوا، مٹی کو میرے لئے پاکی کا ذریعہ بنایا گیا

۳۲۹۳۔ کنز العمال للمتقی ۲۰۰۸۵، ۶۲۵/۷　☆　المطالب العالیة لابن حجر، ۴۵۰۰

۳۲۹۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۴۰/۵　☆　التفسیر لابن کثیر، ۵۱۲/۶

۳۲۹۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۵/۱　☆　فتح الباری لابن حجر، ۴۳۹/۱

اور میری امت کو خیر الامم کہا گیا۔۱۲م

۳۲۹۶۔ **عن** ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت اربعا لم یعطھن نبی قبلی، نصرت بالرعب مسیرۃ شھر، و بعثت الی کل ابیض و اسودو احلت لی الغنائم ،و جعلت لی الارض طھورا۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: مجھے چار چیزیں ملیں جو کسی دوسرے نبی کو نہ ملیں ، دشمن کے دل میں میرا رعب و دبدبہ ایک ماہ کے مسافت سے ڈال دیا گیا ، مجھے ہر کالے اور گورے کی طرف رسول بنا کر بھیجا، میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا، زمین کی مٹی میرے لئے پاکی کا ذریعہ بنائی گئی۔

۳۲۹۷۔ **عن** ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اعطیت خمسالم یعطھا نبی قبلی،الی ان قال و اعطیت الشفاعۃ ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کہ مجھے پانچ چیزیں ملیں جودوسرے انبیائے کرام کونہ ملیں ، آخر میں فرمایا: اور مجھے منصب شفاعت عطا کیا گیا۔۱۲م

۳۲۹۸۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت خمسا لم یعطھن احد قبلی، الی ان قال : و اعطیت جوامع الکلم ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے ایسے جملے عطا ہوئے کہ الفاظ کم اور معانی زیادہ

۳۲۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۵/۸ ☆ کنز العمال،..... ۳۲۰۶۷، ۶۲۹/۱۱
فتح الباری للعسقلانی، ۴۳۹/۱ ☆
۳۲۹۷۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۱۴/۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۵۸/۸
الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۳۳/۴ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۶۵/۱
اتحاف السادۃ للزبیدی ۴۸۷/۱۰ ☆ کنز العمال، ۳۲۰۶۵، ۴۳۹/۱۱
۳۲۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۹۸/۱ ☆

ہوتے ہیں۔۱۲م

۳۲۹۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت خمسا لم یعطهن احد من الانبیاء قبلی ، و فیه و جعلت لی الارض مسجدا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ملیں جو مجھ سے قبل انبیائے کرام کو نہ ملیں، انہیں میں یہ ہے کہ میرے لئے تمام روئے زمین کو مسجد بنایا گیا۔۱۲م

۳۳۰۰۔ **عن** السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضلت علی الانبیاء بخمس ، بعثت الی الناس کافة و ذخرت شفاعتی لامتی ،الی آخر الحدیث۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر پانچ چیزوں میں فضیلت دی گئی، میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہوا، میں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کو آخرت کے لئے محفوظ رکھا۔۱۲م

۳۳۰۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضلت علی الناس باربع، السخاء و الشجاعة الی الحدیث۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۹۹۔ التمهید لابن عبد البر، ۲۲۱/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۳۳/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب جعلت لی الارض مسجدا، ۶۲/۱
الصحیح لمسلم، باب المساجد و مواضع الصلوة، ۱۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۴/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۲/۱

۳۳۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۴/۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۹/۸
کنز العمال..... ۳۱۹۳۳، ۴۱۲/۱۱ ☆

۳۳۰۱۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۴۷/۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۷۰/۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۹/۸ ☆ الشفاء للقاضی، ۱۹۸/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۹۷/۷ ☆ کنز العمال..... ۲۹۱۳۵، ۴۱۲/۱۱
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱۶۹/۱ ☆

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے تمام لوگوں پر چار چیزوں میں فضیلت دی گئی، منجملہ ان کی سخاوت و شجاعت ہے۔الحدیث۔

۳۳۰۲۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فضلت باربع ،جعلت انا وامتی فی الصلوٰۃ کماتصف الملائکة ۔ الحدیث۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے چار چیزوں میں فضیلت دی گئی ، مجھے اور میری امت کونماز میں اس طرح صفیں قائم کرنے کا حکم ملا جس طرح ملائکہ قائم کرتے ہیں، الحدیث۔

۳۳۰۳۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فضلت علی الانبیاء بستة، اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب، و فیه و ختم بی النبیون۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ، مجھے جامع کلمات عطا ہوئے، ایک ماہ کی مسافت سے دشمنوں کے دل مین رعب ڈال دیا گیا، اور سلسلۂ نبوت مجھ پرختم کردیا گیا۔۱۲م

۳۳۰۴۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال

۳۳۰۲۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۲۶۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۹/۸
الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۴۶، ۴۱۴/۱۱
۳۳۰۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، ۱۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۱۲/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۳۲/۲
مشکل الآثار للطحاوی، ۴۵۱/۱ ☆ الدلائل النبوۃ للبیهقی، ۴۷۲/۵
التفسیر للبغوی، ۲۶۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۹/۸
الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۴/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۹۸/۱۳
۳۳۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۹۸/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۳/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۰/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷۸/۲
نصب الرایة للزیلعی، ۱۵۹/۱ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۲۷۰۵
المصنف لابن ابی شیبة، ۴۳۴/۱۱ ☆

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء، و فیہ وسمیت احمد و جعلت امتی خیر الامم۔

امیر المومنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ ملا جو کسی نبی کو نہ ملا، انہیں سے ہے کہ میرا نام احمد ہوا اور میری امت کو خیر الامم بنایا گیا۔ ۱۲م

۳۳۰۵۔ **عن** عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اعطینا اربعا لم یعطھن احد کان قبلنا،و سالت ربی الخامسۃ فاعطانیھا ، وھی ما ھی ؟ سالت ربی ان لا یلقاہ عبد من امتی یوحدہ و الا ادخلہ الجنۃ ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں چار فضیلتیں ملیں کہ ہم سے پہلے کسی نہ دی گئیں، اور میں نے اپنے رب سے پانچویں مانگی تو اس نے مجھے وہ بھی عطا فرمادی، اور وہ تو وہی ہے یعنی اس پانچویں خوبی کا کہنا ہی کیا ہے، پھر چار بیان فرما کر وہ نفیس پانچویں یوں ارشاد فرمائی، میں نے اپنے رب سے مانگا میری امت کا کوئی بندہ اس کی توحید کرتا ہوا اس سے نہ ملے مگر اس کو داخل بہشت فرمائے۔

۳۳۰۶۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج فقال : ان جبرئیل اتانی فقال : اخرج فحدث بنعمۃ اللہ التی انعم بھا علیک فبشرنی بعشر لم یوتھا نبی قبلی۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجرۂ مقدسہ سے باہر تشریف لائے تو فرمایا: جبرئیل نے میرے پاس حاضر ہو کر عرض کی: باہر جلوہ فرمائیے تاکہ اللہ تعالیٰ کے وہ احسان جو حضور پر کئے گئے بیان فرمائیں، پھر مجھے دس فضیلتوں کا مژدہ دیا کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پائیں۔

۳۳۰۵۔ المسند لابی یعلی، ☆

۳۳۰۶۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ☆ التفسیر لابن ابی حاتم،

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث خصائص سے وہ حدیث ہے جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خصائص جمیلہ ارشاد فرمائے، جو کسی نبی و رسول نے نہ پائے اور ان کی وجہ سے اپنا تمام انبیاء اللہ پر تفضیل پانا ذکر فرمایا، یہ روایت متواتر المعنی ہے۔

امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں اسے پانچ صحابہ کی روایت سے آنا بیان فرمایا۔

ابوذر، ابن عمر، ابن عباس، ابوہریرہ، اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

پھر حدیث کے چار پانچ جملے متفرق نقل کیے۔

علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں فتح الباری شرح صحیح البخاری امام علامہ ابن حجر عسقلانی سے اخذ کر کے اس پر کلام لکھا جس میں احادیث حذیفہ وعلی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف بھی اشارہ واقع ہوا، مگر سوا حدیث جابر وابوہریرہ کہ صحیحین میں وارد ہے کوئی روایت پوری نقل نہ کی۔

فقیر غفرلہ القدیر نے کتب کثیرہ کے مواضع متفرقہ قریبہ و بعیدہ سے اس کے طرق و روایات وشواہد ومتابعات کو جمع کیا، تو اس وقت کی نظر میں اسے چودہ صحابی کی روایت پایا۔

ابوہریرہ، حذیفہ، ابودرداء، ابوامامہ، سائب بن یزید، جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر، ابوذر، ابن عباس، ابوموسیٰ اشعری، ابوسعید خدری، مولیٰ علی، عوف بن مالک، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ان میں ہر ایک کی حدیث اس وقت کاملا میرے پیش نظر ہے، اما خاتم الحفاظ علامہ بن حجر عسقلانی پھر امام علامہ احمد قسطلانی نے چھ طرق مختلفہ کی تطبیق سے ان خصائص ونفائس کا عدد جو ان حدیثوں میں متفرقا وارد ہوئے سولہ سترہ تک پہونچایا۔

یہاں ہم نے سولہ سترہ بطور تردید وشک اس لئے لکھا کہ امام مذکور نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ ان احادیث سے ثابت شدہ خصائص سترہ ہیں، لیکن ان احادیث میں حضرت ابن عباس سے حدیث بھی ہے، جس کے الفاظ یوں ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے انبیائے کرام پر فضیلت دو

چیزوں میں دی گئی۔ ایک میرا شیطان کافر تھا تو اللہ تعالیٰ نے میری اعانت فرمائی اور وہ مسلمان ہوگیا۔ ابن عباس فرماتے ہیں: دوسری چیز میں بھول گیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ امام خاتم الحفاظ نے اس سے قبل پندرہ خصائص بیان فرمائے تھے پھر اس حدیث سے دو مزید اضافہ کیے تو سترہ ہوگئے۔ لیکن حضرت ابن عباس جس چیز کو بھول گئے اس کو علیحدہ مستقل خصوصیت شمار کرنے میں میرے نزدیک تامل ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہوسکتا ہے جسکو بھول گئے وہ مذکورہ خصائص ہی سے کوئی ایک ہو۔

امام زرقانی نے یہاں یہ بیان کیا کہ سترہ خصائص کے شمار کی بنا امام بیہقی کی روایت پر ہے جو انہوں نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابن عمر سے ذکر فرمائی، وہ اس طرح ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

فضلت علی آدم بخصلتین ،کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم ،و کان ازواجی عونالی و کان شیطان آدم کافرا و کانت زوجہ عونا علیہ۔

حضرت آدم پر مجھے دو چیزوں میں فضیلت ملی، میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالیٰ نے میری اس پر مدد فرمائی اور وہ اسلام لے آیا، میری ازواج مطہرات میری مددگار رہیں۔ اس کے برخلاف حضرت آدم کا شیطان کافر رہا اور ان کی بیوی نے ان کی مرضی کے خلاف کیا۔

اقول: یہاں یہ حدیث پیش کرنا موضوع سے متعلق نہیں، کیونکہ اس حدیث سے تو صرف حضرت آدم پر فضیلت کا اظہار ہوا اور بات چل رہی ہے تمام انبیائے کرام پر فضیلت کی۔ رہا یہ کہ حضور کی ازواج مطہرات تمام انبیائے کرام کی ازواج کے مقابلہ میں یہ خصوصیت رکھتی ہیں تو ضرورت اس بات کی ہے کہ اسکا ثبوت پیش کیا جائے۔

آخری بات یہی ہے کہ اس توجیہ سے یہ بات واضح نہ ہوسکی کہ حضرت ابن عمر کی پیش کردہ حدیث میں جس خاصہ کا تذکرہ ہے وہی حضرت ابن عباس کی حدیث میں مراد لینا لازم ہے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ پندرہ خصائص میں سے ہی کوئی ہو جسکو حضرت ابن عباس اس مقام پر بھول گئے، لہذا اس کو علیحدہ شمار کرنا مناسب نہیں، اسی لئے ہم نے سولہ سترہ کہا تھا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر غفرلہ القدیر نے ان حضرات کے کلام پر اطلاع سے پہلے مبلغ شمار تیس تک پہونچایا، والحمد للہ رب العالمین۔

یہ بھی انہیں دو اماموں کے اس فرمانے کی تصدیق ہے کہ جو بغور کامل تتبع احادیث کرے ممکن ہے کہ اس سے زائد پائے۔ حالانکہ فقیر کو نہ اس وقت کمال تفحص کی فرصت، نہ مجھ جیسے کوتاہ دست قاصر النظر کی ناقص تلاش تلاش میں داخل، اگر کوئی عالم وسیع الاطلاع استقراء پر آئے تو عجب نہیں کہ عدد طرق وشمار خصائص اس سے بھی بڑھ جائے۔

ہماری ذکر کردہ روایت ہی سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ اعداد مذکور میں حصر مراد نہیں کہیں دو فرماتے ہیں، کہیں، تین کہیں چار، کہیں پانچ، کہیں چھ، کہیں دس۔ اور حقیقۃً سو اور دو سو پر بھی انتہا نہیں۔ عجائب لطائف سے ہے کہ فقیر کے پاس ان احادیث سے تیس خاصے جمع ہوئے کمامر، اور دو سے دس تک جو اعداد حدیث میں آئے انہیں جمع کیجئے تو تیس ہی آتے ہیں۔

امام علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبری میں ڈھائی سو کے قریب خصائص جمع کئے اور یہ صرف ان کا علم تھا، ان سے زیادہ علم والے زیادہ جانتے ہیں، اور علمائے ظاہر سے علمائے باطن کو زیادہ معلوم ہے، پھر تمام علوم علم اعظم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہزاروں منزل ادھر منقطع ہیں جس قدر حضور اپنے فضائل وخصائص جانتے ہیں دوسرا کیا جانے گا، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم والا ان کا مالک ومولیٰ جل وعلا'' ان الی ربك المنتھی''، جس نے انہیں ہزاروں فضائل عالیہ غالیہ دیئے اور بے حد وحساب وبے شمار ابدالآباد کے لئے رکھے'' وللآخرۃ خیر لك من الاولی'' اسی لئے حدیث میں ہے، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں:۔

یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقۃ سوی ربی۔

اے ابو بکر ٹھیک ٹھیک جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا۔

ذکرہ العلامۃ الفاسی فی مطالع المسرات۔

ترا چناں کہ توئی دیدۂ کجا بیند

بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک

صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ الک واصحابک اجمعین۔ تجلی الیقین ۱۶۱

قرآن شریف کے تفصیلی ارشادات ومحاورات ونقل اقوال وذکر احوال پر نظر کیجئے تو ہر جگہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی شان سب انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے

بلند نظر آتی ہے۔ یہ وہ بحر ذخار ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار۔ علمائے دین مثل امام ابونعیم وابن فورک وقاضی عیاض وجلال سیوطی وشہاب قسطلانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالی نے ان تفرقوں سے بعض کی طرف اشارہ فرمایا، فقیر اول ان کے چند اخراجات ذکر کر کے پھر بعض امتیاز کہ باندک تامل اس وقت ذہن قاصر میں حاضر ہوئے، ظاہر کرے گا، تطویل سے خوف اور اختصار کا قصد بیس پر اقتصار کا باعث ہوا۔

۱۔ خلیل جلیل علیہ الصلوۃ والسلام والتبجیل سے نقل فرمایا:۔

و لا تخزنی یوم یبعثون ۔

مجھے رسوانہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں۔

حبیب قریب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے خود ارشاد ہوا:۔

یوم لا یخزی اللہ النبی و الذین آمنو معہ۔

جس دن خدا رسوانہ کرے گا نبی اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو۔

حضور کے صدقے میں صحابہ بھی اس بشارت عظمی سے مشرف ہوئے۔

۲۔ خلیل علیہ الصلوۃ والسلام سے تمنائے وصال نقل کی۔

انی ذاهب الی ربی سیهدین۔

میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، اب وہ مجھے راہ دیگا۔

حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خود بلا کر عطائے دولت کی خبر دی۔

سبحان الذی اسری بعبده۔ الآیة۔

پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو رات ورات لے گیا۔

۳۔ خلیل علیہ الصلوۃ والسلام سے آرزوئے ہدایت نقل فرمائی:۔

سیهدین۔

حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے خود ارشاد فرمایا:۔

و یهدیك صراطا مستقیما۔

اور تمھیں سیدھی راہ دکھادے۔

۴۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آیا فرشتے ان کے معزز مہمان ہوئے:۔

هل اتاك حديث ضيف ابراهيم المكرمين ۔

اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی۔

حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے فرمایا: فرشتے ان کے لشکری وسپاہی بنے۔

و ايده بجنود لم تروها ۔ و قال تعالىٰ :والملائكة بعد ذلك ظهير ۔

اوران فوجوں سے، اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں۔ اور فرمایا: اوراسکے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

۵۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرمایا: انہوں نے خدا کی رضا چاہی۔

و عجلت اليك رب لترضى ۔

اوراے میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بتایا، خدا نے ان کی رضا چاہی۔

فلنولينك قبلة ترضها ۔ و لسوف يعطيك ربك فترضىٰ ۔

تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔

۶۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بخوف فرعون مصر سے تشریف لے جانا بلفظ فرار نقل فرمایا:

ففررت منكم لما خفتكم ۔

تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا، جبکہ تم سے ڈرا۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہجرت فرمانا باحسن عبارت ادا فرمایا:۔

اذ يمكر بك الذين كفروا ۔

اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے۔

۷۔ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے طور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر فرمادیا۔

وانا اخترتك فاستمع لما يوحى، انني انا الله لا اله الا انا فاعبدني و اقم الصلوٰة لذكرى الى آخر الآيات ۔

اور میں نے تجھے پسند کیا اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے، بیشک میں ہی ہوں

اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کیلئے نماز قائم رکھ۔
حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فوق السموت مکالمہ فرمایا اور سب سے چھپایا۔

فاوحی الی عبدہ ما اوحی۔
اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

۸۔ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا:۔

لا تتبع الھوی فیضلك عن سبیل اللہ۔
خواہش کی پیروری نہ کرنا کہ تجھے بہکا دے خدا کی راہ سے۔
حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں بقسم فرمایا:۔

و ما ینطق عن الھویٰ۔ ان ھو الا وحی یوحی۔
کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتا۔ تو نہیں مگر وحی کہ القا ہوتی ہے۔
اب فقیر عرض کرتا ہے وباللہ التوفیق۔

۹۔ نوح وہود علیہما الصلوٰۃ والسلام سے دعا نقل فرمائی۔

رب انصرنی بما کذبون۔
الٰہی میری مدد فرما بدلہ اس کا کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا۔

وینصرك اللہ نصرا عزیزا ۔ اللہ تیری مدد فرمائے گا زبردست مدد۔

۱۰۔ نوح وخلیل علیہما الصلوٰۃ و السلام سے نقل فرمایا، انہوں نے اپنی امتوں کی دعائے مغفرت کی۔

ربنا اغفرلی و لوالدی و للمومنین یوم یقوم الحساب۔
اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میری ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو، جس دن حساب قائم ہوگا۔
حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود حکم دیا اپنی امت کی مغفرت مانگو۔

و استغفر لذنبك و للمومنین و المومنات۔
اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

۱۱۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آیا۔ انہوں نے پچھلوں میں اپنے ذکر جمیل باقی رہنے کی دعا کی۔

و اجعل لی لسان صدق فی الآخرین۔

اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود فرمایا:۔

ورفعنا لک ذکرک۔

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا۔ اور اسے اعلیٰ وارفع مژدہ ملا۔

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔

کہ جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے حضور کی حمد وثنا کا شور ہر زبان سے جوش زن ہوگا۔

۱۲۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا انہوں نے قوم لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رفع عذاب میں بہت کوشش کی۔ (یجادلنا فی قوم لوط) مگر حکم ہوا:۔

یا ابراھیم اعرض عن ھذا۔ اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ۔

عرض کی:۔ ان فیھا لوطا۔ اس بستی میں لوط جو ہے۔

حکم ہوا:۔ نحن اعلم بمن فیھا۔ ہمیں خوب معلوم ہیں جو وہاں ہیں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا:۔

ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم۔

اللہ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمت عالم! تو ان میں تشریف فرما ہے۔

۱۳۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا۔

ربنا و تقبل دعآء۔ الٰہی میری دعا قبول فرما۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے طفیلیوں کو ارشاد ہوا۔

قال ربکم ادعونی استجب لکم۔

تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

۱۴۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج درخت دنیا پر ہوئی۔

نودی من شاطئ الواد الایمن فی البقعة المبارکة من الشجرة ۔

ندا کی گئی میدان کے دہنے کنارے سے، برکت والے مقام میں، پیڑ سے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہیٰ وفردوس اعلیٰ تک بیان فرمائی

عند سدرة المنتهیٰ ، عندها جنة الماوی۔

۱۵۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقت ارسال اپنی دل تنگی کی شکایت نقل کی۔

ویضیق صدری و لا ینطلق لسانی فارسل الی هارون ۔

اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی، تو تو ہارون کو بھی رسول کر۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود شرح صدر کی دولت بخشی اور اس سے منت عظمیٰ رکھی،

الم نشرح لك صدرك ۔

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔

۱۶۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر حجاب نار سے تجلی ہوئی۔

فلماجاء هانودی ان بورك من فی النار و من حولها۔

پھر جب آگ کے پاس آیا ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا، وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے، یعنی موسیٰ اور اسکے آس پاس میں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جلوۂ نور سے تدلی ہوئی اور وہ بھی غایت تفخیم وتعظیم کے لئے بالفاظ ابہام بیان فرمائی گئی۔

اذ یغشی السدرة ما یغشیٰ۔

جب چھا گیا سدرہ پر جو کچھ چھایا۔

ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بزاز، ابو یعلی، بیہقی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی۔

ثم انتهیٰ الی السدرة فغشیها نور الخلاق عزوجل فکلمه تعالیٰ عند ذلك فقال سل۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرہ تک پہونچے خالق عزوجل کا نور اس پر

چھپایا۔ اس وقت جل جلالہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کیا اور فرمایا: ماتگواہ ملخصا۔

۱۷۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا سب سے برات وقطع تعلق نقل فرمایا۔ جب انہوں نے اپنی قوم کو قتال عمالقہ کا حکم دیا اور انہوں نے نہ مانا، عرض کی:۔

رب انی لا املک الا نفسی و اخی فافرق بیننا و بین القوم الفسقین ۔

الٰہی میں اختیار نہیں رکھتا۔ مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو جدائی فرمادے ہم میں اور اس گنہگار قوم میں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظل وجاہت میں کفار تک کو داخل کیا۔

وما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم ۔

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے، جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ۔

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

یہ شفاعت کبری ہے کہ تمام اہل موقف موافق ومخالف سب کو شامل۔

۱۸۔ ہارون وکلیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے فرمایا۔ انہوں نے فرعون کے پاس جاتے اپنا خوف عرض کیا۔

ربنا اننا نخاف ان یفرط علینا او ان یطغی۔

دونوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے:

اس پر حکم ہوا۔ لا تخافا اننی معکما اسمع و اری ۔

ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں۔ سنتا اور دیکھتا۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود مژدۂ نگہبانی دیا۔

واللہ یعصمک من الناس۔ اور اللہ تمہاری نگہبانی کریگا لوگوں سے۔

۱۹۔ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں فرمایا ان سے پرائی بات پر یوں سوال ہوگا۔

یعیسی ابن مریم ا انت قلت للناس اتخذونی و امی الھین من دون اللہ ۔

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھہرالو۔

معالم میں ہے:۔

اس سوال پر خوف الٰہی سے حضرت روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بند بند کانپ اٹھے گا اور ہر بن مو سے خون کا فوارہ بہے گا۔ پھر جواب عرض کریں گے جس کی حق تعالیٰ تصدیق فرماتا ہے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب غزوۂ تبوک کا قصد فرمایا۔ اور منافقوں نے جھوٹے بہانے بنا کر نہ جانے کی اجازت لے لی اس پر سوال تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی ہوا۔ مگر یہاں جو شان لطف ومحبت وکرم وعنایت ہے قابل غور ہے۔

ارشاد فرمایا:۔

عفا الله عنك لم اذنت لهم۔

اللہ تجھے معاف فرمائے۔ تو نے انہیں کیوں اجازت دے دی،

سبحان اللہ! سوال پیچھے ہے اور یہ محبت کا کلمہ پہلے والحمد للہ رب العالمین۔

۲۰۔ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا۔ انہوں نے اپنی امتوں سے مدد طلب کی۔

فلما احس عيسىٰ منهم الكفر قال من انصارى الى الله، قال الحواريون نحن انصار الله ۔

پھر جب عیسیٰ نے ان سے کفر پایا بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں، اللہ کی طرف حواریوں نے کہا: ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت انبیاء ومرسلین کو حکم نصرت ہوا۔

لتومنن به و لتنصرنه

تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔

غرض جو کسی محبوب کو ملا وہ سب اور اس سے افضل واعلیٰ انہیں ملا۔ اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ☆ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیٰ الہ و اصحابہ و بارك و كرم والحمد للہ رب العالمین۔

(٦) حضور کو آٹھ چیزیں بطور فضیلت ملیں

٣٣٠٧۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل قال لی : یا محمد ! اعطیتك ثمانیۃ اسھم الاسلام و الھجرۃ ، والجھاد و الصلوٰۃ ، و الصدقۃ ،و صوم رمضان الامر بالمعروف نھی عن المنکر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھ سے فرمایا: اے محبوب! ہم نے تمہیں آٹھ چیزیں عطا کیں، اسلام، ہجرت، جہاد، نماز، صدقہ، رمضان کے روزے، بھلائیوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔

(۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث قدسی کا پس منظر یوں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ان فضائل کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء سابقین کو عطا فرمائے تھے تو اللہ عزوجل نے اپنے محبوب سے فرمایا میں نے آپ کو آٹھ حصے عطا کئے،

علامہ زرقانی نے اس کی تشریح میں یوں فرمایا: یعنی پانچ نمازوں کا مجموعہ۔

قلت: حضور نے ہر نبی کی وہ عظمت ذکر کی تھی جو ان کے ساتھ مختص تھی، لہذا موقع کا اقتضاء یہ ہی تھا کہ ایسی چیزیں جواب میں عطا ہوں جو حضور ہی کے ساتھ خاص ہوں۔

اقول: لیکن خصوصیت کے لئے کوئی وجہ ضرور ہونی چاہئے ورنہ مطلقاً مذکورہ آٹھ چیزیں اس امت کے ساتھ خاص نہیں۔ تو یہ تخصیص من وجہ ثابت ہوگی مطلقاً نہیں کیونکہ مذکورہ چیزوں میں مثلاً جہاد پہلی امتوں میں بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر۔

٣٣٠٧۔ الزرقانی علی المواھب، المقصد الخامس، ☆ ١٢٠/٦

کتنے ہی نبی تھے کہ ان کے ساتھ ملکر بہت سے اللہ والوں نے لڑائی کی۔

پھر امر بالمعروف ونہی عن المنکر تو ان امور سے ہیں جن کے لئے بالخصوص انبیائے کرام مبعوث ہوئے تھے۔ بلکہ یہ کام تو امتوں کے بعض دیگر بعض کے لئے بھی کرتے تھے۔

لہذا در حقیقت مراد یہ ہے کہ مذکورہ آٹھ چیزیں اس طرح باقی انبیاء کرام کو نہ دی گئیں جس طرح ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا ہوئیں۔

مثلا جہاد اس طرح فرض ہوا کہ مال غنیمت حلال کردیا گیا جبکہ اس سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہ تھا، اسی طرح زکوۃ وصدقات کہ اغنیاء سے لیکر فقراء کو دیئے جاتے ہیں حالانکہ پہلے اس کو آگ جلایا کرتی تھی۔ یونہی دیگر فضائل کا حال ہے۔ مثلا نماز کہ اس میں ہمیں بعض اشیاء کے ساتھ خاص کیا گیا جو ہم سے پہلے لوگوں کو عطا نہ ہوئیں تھیں۔ کہ اذان اقامت اور تمام روئے زمین پر نماز پڑھنے کی اجازت۔ وللہ الحمد۔

بلکہ نماز پنجگانہ اللہ عزوجل کی وہ نعمت عظمی ہے کہ اس نے اپنے کرم عظیم سے خاص ہم کو عطا فرمائی، ہم سے پہلے کسی امت کو نہ ملی۔ بنی اسرائیل پر دو ہی وقت کی فرض تھی اور وہ بھی صرف چار رکعتیں۔ دو صبح، دو شام، وہ بھی ان سے نہ نبھی۔

۳۳۰۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ثم ردت الى خمس صلوات، قال: فارجع الى ربك فاسأله التخفيف فانه فرض على بني اسرائيل صلاتين فما قاموا بهما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث معراج میں ارشاد فرمایا: پھر پچاس نمازوں کی پانچ رہیں، موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی: حضور پھر جائیں اور اپنے رب سے تخفیف چاہیں کہ اس نے بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض فرمائی تھیں وہ انہیں بھی بجانہ لائے۔

اور امتوں کا حال خدا جانے مگر اتنا ضرور ہے کہ یہ پانچوں ان میں کسی کو نہ ملیں، علماء نے بے خلاف اس کی تصریح فرمائی۔

۳۳۰۸۔ السنن للنسائی، کتاب الصلوۃ، ۷۸/۱

مواہب شریف میں ہے:۔

اس امت کے خصائص سے پانچ نمازوں کا مجموعہ بھی ہے کہ امت مسلمہ کے علاوہ کسی اور امت کے لئے پانچ نمازیں جمع نہ کی گئیں۔شرح زرقانی میں اس کو درست کہا، پھر لمعات میں شیخ نے، شرح مشکوۃ میں امام ابن حجر مکی نے، تیسر وسراج المنیر شروح جامع صغیر میں بھی اس کی تصریح ہے، بلکہ یہ معنی خود ارشاد حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

۳۳۰۹۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتموا بھذا الصلوۃ فانکم فضلتم بھا علی سائر الامم و لم تصلھا امۃ قبلکم۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نماز کو دیر کر کے پڑھو کہ تم اس سے تمام امتوں پر فضیلت دیے گئے ہو، تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہ پڑھی۔

پر ظاہر کہ جب نماز عشا ہمارے لئے خاص ہے تو پانچوں کا مجموعہ بھی ہمارے سوا کسی امت کو نہ ملا۔رہا ہمارے نبی سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کے سوا کسی نبی کو یہ پانچوں ملنا،علماء اس کی بھی تصریح فرماتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبری میں ایک باب وضع کیا۔

باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجموع الصلوات الخمس و لم تجمع لاحد۔

یہ باب اس چیز کے بیان میں ہے کہ پانچ نمازوں کا مجموعہ حضور کے ساتھ خاص ہے، آپ سے پہلے کسی نبی کے لئے یہ جمع نہ ہوئیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام محمد محمد محمد ابن امیر الحاج حلبی حلیہ میں بعض علماء سے ناقل:۔

ھذہ الصلوۃ و تفرقت فی الانبیاء و جمعت فی ھذہ الامۃ۔

یہ نمازیں باقی انبیاء کو متفرق طور پر عطا کی گئیں اور اس امت کے لئے جمع کر دی گئیں،

۳۳۰۹۔ السنن لابی داؤد، باب وقت العشاء الآخرۃ، ۶۱/۱

علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں:۔

لم تجمع لاحد غیرھم من الانبیاء و الامم۔

اس امت کے علاوہ باقی انبیاء اور امتوں میں سے کسی کے لئے یہ نمازیں جمع نہیں کی گئیں۔

پھر فرماتے ہیں:۔

یہاں ہمارے مدعا پر حدیث امامت جبرئیل سے معارضہ پیش نہ کیا جائے جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ یارسول اللہ! یہ آپ کا اور آپ سے پہلے انبیائے کرام کی نمازوں کا وقت ہے۔ عدم تعارض کی وجہ یہ ہے کہ یہ اوقات دیگر انبیائے کرام کو اجمالی طور پر ملے تھے۔ انفرادی طور پر تو ہر نبی کو کچھ وقت دیئے گئے تھے۔

لمعات وشرح ابن حجر مکی میں ہے۔

حضرت جبرئیل کا قول بظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پانچ نمازیں پہلے انبیاء پر واجب تھیں۔ لیکن یہاں مراد یہ ہے کہ عشا کے علاوہ باقی نمازیں دیگر انبیاء پر تقسیم کی گئی تھیں۔ کیونکہ پانچ نمازوں کا مجموعہ ہماری خصوصیات سے ہے۔ باقی انبیاء کو عشا کے علاوہ متفرق طور پر ملی تھیں۔

علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:۔

پانچ نمازیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے علاوہ کسی کے لئے جمع نہیں کی گئیں۔ نہ آپ سے پہلے کسی نبی کے لئے، پہلے انبیائے کرام کو جو نمازیں ملی تھیں ان میں سے ہر نبی کی نماز ان اوقات میں سے کسی ایک وقت کے ساتھ مطابقت رکھتی تھی، مجموعی طور پر پانچ نمازیں کسی کو نہیں دی گئیں۔

اقول: مگر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کوئی دلیل صحیح صریح اس پر نہ پائی۔ یہ سب باتیں جو علمائے کرام نے ذکر فرمائیں یا تو اثبات مدعیٰ کے لئے مفید نہیں، یا زیادہ صحیح اور قوی روایت سے معارض ہیں۔

اس موضوع پر ہم نے ایک مستقل تحریر میں مفصلا کلام کیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ علماء نے پانچ نمازوں کا مجموعہ اس امت کے ساتھ مختص ہونے پر چند احادیث وآثار سے استدلال

کیا ہے۔

ان میں سے ایک حدیث صحیح مسلم ہے جو واقعۂ معراج کے بارے میں ہے۔

۳۳۱۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اعطی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلثا،اعطی الصلوات الخمس و اعطی خواتیم سورۃ البقرۃ ، و غفر لمن لم یشرک باللہ من امتہ شیئا ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں ، پانچ نمازیں ، سورۂ بقر کی آخری آیتیں ، اور آپ کی امت کے ہر اس شخص کی مغفرت جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ پانچ نمازیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہیں۔ خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ یہ موقع اکرام خاص کا تھا، لہذا پانچ نمازیں بھی آپ کے ساتھ خاص ہونی چاہیئے جس طرح باقی دو چیزیں آپ کے لئے خاص ہیں۔

اقول: اختصاص کی یہ وجہ مان بھی لی جائے پھر بھی یہ ضروری نہیں کہ ہر لحاظ سے خاص ہو۔ کیونکہ نمازیں تو دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر بھی فرض تھیں ، نیز شب معراج کے بعد دو دن حضرت جبرئیل کا امامت فرما کر یہ کہنا کہ ''یہ وقت ہے آپ کا اور آپ سے پہلے انبیاء کا'' صاف بتا رہا ہے دیگر انبیائے کرام بھی ان اوقات میں نماز پڑھتے تھے۔

پھر یہ کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ،اعطی الصلوات الخمس ۔ اس سے یہ مطلب نکالنا کہ آپ کو اجتماعی طور پر پانچ نمازیں عطا کی گئیں تھیں حدیث کے ظاہری الفاظ کے خلاف ہے، اگر یہ مراد ہوتی تو یوں فرماتے ، اعطی الصلوت خمسا، یا یہ کہتے ۔اعطی خمس الصلوات۔

بایں ہمہ اگر فرضیت صلوٰۃ کو خاص کرنا ہی مقصود ہے تو یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس خصوصیت کے ساتھ کہ ہماری نمازوں میں اذان اقامت ، بسم اللہ اور آمین ہے دوسروں کی نماز میں نہ تھیں اور ہمارے لئے نمازوں کے مقامات متعین نہ کئے گئے بلکہ تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا گیا نیز اولا پچاس اوقات کی فرضیت تھی بعدہ صرف پانچ رہ گئیں لیکن ثواب پچاس ہی کا

۳۳۱۰۔ الصحیح لمسلم، باب فی قولہ تعالیٰ ولقد راٰہ نزلۃ اخری، ۹۷/۱

باقی رکھا گیا۔

ان میں سے دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا:۔

۳۳۱۱۔ **عن** کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قرأت فی بعض ما انزل اللہ تعالیٰ علی موسی علیہ الصلوۃ والسلام یاموسی! رکعتان یصلیھما احمد وامتہ، وھی صلوۃ الغداۃ، من یصلیھما غفرت لہ ماأصاب من الذنوب من لیلہ ویومہ ذلک ویکون فی ذمتی۔ یاموسی! اربع رکعات یصلیھا احمد وامتہ، وھی صلوۃ الظھر، اعطیھم باول رکعۃ منھا المغفرۃ، وبالثانیۃ اثقل میزانھم، وبالثالثۃ اؤکل علیھم الملائکۃ یسبحون ویستغفرون لھم، وبالرابعۃ افتح لھم ابواب السماء ویشرفن علیھم الحور العین۔ یاموسی! اربع رکعات یصلیھا احمد وامتہ، وھی صلوۃ العصر، فلایبقی ملک فی السموات والارض الا استغفرلھم، ومن استغفرلہ الملائکۃ لم اعذبہ۔ یاموسی! ثلاث رکعات یصلیھا احمد وامتہ حین تغرب الشمس، افتح لھم ابواب السماء، لایسألون من حاجۃ الاقضیتھا لھم۔ یاموسی! اربع رکعات یصلھا احمد وامتہ حین یغیب الشمس، ھی خیر لھم من الدنیا ومافیھا، ویخرجون من ذنوبھم کیوم ولدتھم امھم۔ یاموسی! یتوضؤ احمد وامتہ کما امرتھم، اعطیھم بکل قطرۃ تقطر من الماء جنۃ عرضھا کعرض السماء والارض۔ یاموسی! یصوم احمد وامتہ شھرا فی کل سنۃ، وھو شھر رمضان، اعطیھم بصیام کل یوم مدینۃ فی الجنۃ واعطیھم بکل خیر یعملون فیہ من التطوع اجر فریضۃ، واجعل فیہ لیلۃ القدر، من استغفر منھم فیھا مرۃ واحدۃ نادما صادقا من قلبہ، ان مات من لیلہ او شھرہ اعطیتہ اجر ثلثین شھیدا۔ یاموسی! ان فی امۃ محمد رجالا یقومون علی کل شرف یشھدون بشھادۃ ان لا الہ الااللہ، فجزاؤھم بذلک جزاء الانبیاء علیھم الصلوۃ والسلام، ورحمتی علیھم واجبۃ، وغضبی بعید منھم، ولا احجب باب التوبۃ عن واحدمنھم ماداموا، یشھدون ان لا الہ الا اللہ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے توریت مقدس کے

۳۳۱۱۔ تنبیہ الغافلین، باب فضل امۃ رسول اللہ ﷺ، ۴۰۴

کسی مقام پر پڑھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! فجر کی دو رکعتیں احمد اور اس کی امت ادا کریگی، جو انہیں پڑھے گا اس دن رات کے سارے گناہ اس کے بخش دوں گا اور وہ میرے ذمۂ کرم میں ہوگا۔ اے موسیٰ! ظہر کی چار رکعتیں احمد اور ان کی امت پڑھے گی، پہلی رکعت کے عوض بخشدوں گا، دوسری رکعت کے بدلے میزان عدل کا پلہ بھاری کروں گا، تیسری کے صلہ میں فرشتوں کو مقرر کروں گا کہ میری تسبیح اور اس بندہ کے لئے استغفار کرینگے، اور چوتھی کے عوض آسمان کے دروازے کھول دوں گا بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ان پر مشتاقانہ نظر ڈالینگی۔ اے موسیٰ! عصر کی چار رکعتیں احمد اور ان کی امت ادا کرے گی تو ساتوں آسمان وزمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ بچے گا سب ہی ان کی مغفرت چاہینگے اور ملائکہ جس کی مغفرت چاہیں اسے ہرگز عذاب نہ دوں گا۔ اے موسیٰ! مغرب کی تین رکعت ہیں، انہیں احمد اور ان کی امت پڑھے گی، آسمان کے تمام دروازے ان کے لئے کھول دوں گا، جس چیز کا سوال کرینگے اسے پورا کردوں گا۔ اے موسیٰ! شفق ڈوب جانے کے بعد عشاء کی چار رکعتیں ہیں، انہیں احمد اور ان کی امت پڑھے گی، یہ دنیا ومافیہا سے ان کے لئے بہترین ہونگی، انہیں گناہوں سے ایسا نکال دیں گی جیسے وہ روز پیدائش تھے۔ اے موسیٰ! احمد اور ان کی امت میرے حکم کے مطابق وضو کرینگے، ہر قطرہ کے عوض ایسی جنت عطا کروں گا کہ جس کا عوض آسمان وزمین کے برابر ہوگا۔ اے موسیٰ! احمد اور ان کی امت ایک ماہ کے روزے رکھیں گے، ہر روزہ کے عوض ان کو جنت میں ایک شہر عطا کرنگا، اس ماہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر ہوگا، اسی مہینے میں ایک شب قدر عطا کروں گا کہ اس میں ندامت کے ساتھ استغفار کریگا اور اسی شب میں انتقال کر جائے گا یا اسی مہینے میں تو اس کو تیس شہیدوں کا ثواب دوں گا۔ اے موسیٰ! امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کچھ ایسے مرد ہونگے جو ہر شرف پر قائم رہیں گے، لا الہ الا اللہ، کی شہادت دینگے، ان کی جزا انبیاء کرام کی طرح ہوگی اور میری رحمت ان پر واجب اور غضب ان سے دور ہوگا۔ میں ان میں سے کسی پر توبہ کا دروازہ بند نہ کروں گا جب تک وہ میری وحدانیت کی گواہی دیتے رہیں گے۔

(۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس روایت میں ذکر کردہ نفیس انعامات سے محبت کی بنا پر ہم نے اس کو مکمل نقل کردیا، اللہ تعالیٰ اپنے احسان وکرم سے اور قاسم نعمت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت

وجاہت کے صدقے ہمیں ان انعامات سے کامل حصہ نصیب فرمائے، آمین۔

اقول: اس روایت سے اختصاص پر استدلال اگر مکمل مان بھی لیا جائے تو صرف اس قدر پر دلالت ہوئی کہ پانچ میں سے ہر ایک نماز حضور سے خاص ہے، نہ کہ پانچ کا مجموعہ، کیونکہ اس روایت میں یہ آیا کہ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی امت یہ نمازیں ادا کرے گی، نیز یہ بھی آیا کہ وضو پر اتنا ثواب ہے حالانکہ وضو کے بارے میں خود حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا فرمان یہ بھی ہے: کہ یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کا۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو ان چیزوں کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ ان کے مذکورہ فضائل صرف امت محمدیہ کو عطا کئے جائیں گے۔

بالجملہ اس قدر بلاشبہ ثابت کہ نماز عشاء ہم سے پہلے کسی امت نے نہ پڑھی نہ کسی کو پانچوں نمازیں ملیں، اور انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والسلام کے بارے میں ظاہر اً راجح یہی ہے کہ عشا ان میں سے بعض نے پڑھی۔

غرض یہاں دو مطلب تھے، ایک یہ کہ اجتماع خمس ہمارے سوا کسی امت کو نہ ملا، یہ حدیث معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خود ارشاد اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

دوسرے یہ کہ پانچوں نمازوں کا اجتماع انبیاء میں بھی صرف ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ یہ باعتماد علمائے کرام مانا جائے گا اگر چہ ہم اس پر دلیل نہ پائیں کہ آخر کلمات علماء کا اطباق واتفاق بے چیزے نیست، ہمارا دلیل نہ پانا دلیل نہ ہونے پر دلیل نہیں۔

اقول: شاید نظر علماء اس طرف ہو کر جب حدیث صحیح سے ثابت کہ اللہ عزوجل نے اس نعمت جلیلہ وفضیلت عظیمہ سے اس امت مرحومہ کو تمام امم پر تفضیل دی اور قطعاً ہمارے جس قدر فضل ہیں سب ہمارے آقا ومولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اور صدقہ میں ہیں تو مستبعد ہے کہ ہم تو اس خصوص نعمت سے سب امتوں پر فضیلت پائیں اور ہمارے مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر یہ تخصیص واختصاص نہ ہو، اس تقدیر پر یہی حدیث معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دلالۃً اس دعوی کی بھی مثبت ہوگی۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/۶۷

(۷) حضور نے اپنی امت کو جہنم سے بچایا

۳۳۱۲ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مثلی ومثلکم کمثل رجل اوقد نارا ، فجعل الفراش والجنادب یقعن فیها وهو یذبهن عنها وانا آخذ بحجزکم عن النار ، وانتم تفلتون من یدی ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری تمہاری کہاوت ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی، پنکھیاں اور جھینگر اس میں گرنا شروع ہوئے، وہ انہیں آگ سے ہٹا رہا ہے اور میں تمہاری کمریں پکڑے تمہیں آگ سے بچا رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلنا چاہتے ہو۔

۳۳۱۳ ۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لیس منکم الا انا ممسك بحجزته ان یقع فی النار ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ایسا کوئی نہیں کہ میں اسکا کمر بند پکڑے روک نہ رہا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر پڑے۔ الامن والعلی ۷۲

۳۳۱٤ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله لم یحرم حرمة الا وقد علم انه سیطلعها منکم مطلع ، الا وانی ممسك بحجزکم ان تهافتوا فی النار کتهافت الفراش والذباب ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے جو حرمت حرام کی اس کے ساتھ یہ بھی جانا کہ تم میں کوئی جھانکنے والا اسے ضرور جھانکے گا، سن لو! اور میں تمہارا کمر بند پکڑے ہوں کہ کہیں پے در پے آگ میں پھاند نہ پڑو جیسے پروانے اور مکھیاں۔ الامن والعلی ۷۳

۳۳۱۲ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۹۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/٤٥٣
دلائل النبوة للبیهقی، ۱/۳٦۷ ☆
۳۳۱۳ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۲٦۹ ☆
۳۳۱٤ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/٤۲٤ ☆

۱۱۔ حضور خاتم الانبیاء ہیں

(۱) حضور بنائے نبوت کی آخری اینٹ ہیں

۳۳۱۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما مثلی ومثل الانبیاء کرجل بنی داراً فاکملها واحسنها الا موضع لبنة ، فجعل الناس یدخلونها ویتعجبون منها ویقولون : لولا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی ،تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ وہ خالی ہے ۔تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا، مجھ سے انبیاء ختم کردیئے گئے ۔ المبین ۱۲۳

۳۳۱۶۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مثلی ومثل النبین کمثل رجل بنی داراً فاتمها الا لبنة واحدة، فجئت انا واتممت تلك اللبنة ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور انبیاء کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے پورا مکان بنایا سوا ایک اینٹ کے ،تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی ۔

۳۳۱۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خاتم النبین ۵۰۱/۱
الصحیح لمسلم، باب ذکر کونه ﷺ خاتم النبین، ۲۴۸/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء مثل مثلی الانبیاء ۱۰۹/۲
المسند للحمیدی، ۱۰۳۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبه، ۴۹۹/۱۱
۳۳۱۶۔ الصحیح لمسلم، باب ذکر کونه ﷺ خاتم النبین، ۲۴۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹/۳ ☆

۳۳۱۷۔ **عن** ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی داراً فاحسنها واکملها واجملها وترك فیها موضع لبنة ولم یضعها ، فجعل الناس یطوفون فی البنیان وتعجبون منه ویقولون : لوتم موضع اللبنة ،فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت وکامل وخوش نما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی ،لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کہ کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہوجاتی ،تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

۳۳۱۸ ۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاویة زوایاہ ،فجعل الناس یطوفون به ویعجبون له ویقولون : هلا وضعت هذه اللبنة ؟ قال : فانا اللبنة وانا خاتم النبین ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور مجھ سے قبل آنے والے انبیائے کرام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک خوبصورت خوشنما مکان بنایا مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ،لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور کہتے : اس اینٹ کی جگہ کیوں خالی ہے ،حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو میں اس اینٹ کی جگہ ہوا اور میں خاتم النبیین ہوں۔ فتاوی رضویہ ۶/ ۶۵

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی

۳۳۱۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء مثل النبی الخ، ۱۰۹/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۸/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۸۱، ۴۲۲/۱۱

۳۳۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خاتم النبین، ۵۰۱/۱

الصحیح لمسلم، باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبین، ۲۴۸/۲

بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلاتاویل وبلاتخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنی شک وشبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے۔

آیۂ کریمہ "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" اور حدیث متواتر "لانبی بعدی" سے تمام امت مرحومہ نے سلفا وخلفا ہمیشہ یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاتخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے۔ حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

فتاوی یتیمۃ الدھر، الاشباہ والنظائر وفتاوی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے۔

اذا لم یعرف الرجل ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم۔

جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں۔

شفاء شریف میں ہے:۔

جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعاء کرے، کافر ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا اور رسول کی مراد ہے، نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماع امت وبحکم قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی، کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:۔

ان الامۃ فھمت من ھذااللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولاتخصیص من اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لایمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول ولامخصوص ملخصا۔

"یعنی تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے، وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں، تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے، اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔،،

عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفوائد میں فرماتے ہیں:۔

تجویز نبی مع نبینا صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم او بعدہ یستلزم بتکذیب القرآن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین واٰخر المرسلین وفی السّنۃ اناالعاقب لانبی بعدی وجمعت الامۃ علی ابقاء ھذا الکلام علی ظاھرہ وھذہ احدی المسائل المشھورۃ التی کفرّنا بھا الفلاسفۃ لعنھم اللہ تعالیٰ ۔

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا، تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین وآخر المرسلین ہیں اور حدیث میں فرمایا میں پچھلا نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم واستغراق بلا تاویل وتخصیص اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔،

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی کتاب المعتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:۔

بحمد اللہ یہ مسئلہ اہل اسلام کے درمیان ایسا روشن وظاہر ہے کہ اس کے بیان کی حاجت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہوگا۔ اس مسئلہ کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے جو حضور کی نبوت ہی کا منکر ہو۔ کیونکہ آپ کی رسالت کا اعتراف کرنے کے بعد حضور کی دی ہوئی خبر کو ہر شخص صادق مانتا ہے۔

چنانچہ جس طرح حضور کی رسالت ہمارے نزدیک بلاشک وارتیاب ثابت ومتحقق اور

تواتر سے ثابت ہے اسی طرح یہ ثابت ومتواتر ہے کہ حضور کے زمانہ اقدس یا آپکے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں ہوسکتا اور حضور باعتبار زمانہ انبیائے کرام کے بعد تشریف فرما ہوئے اب جسکو اس میں شک ہے اس کو خاتم الانبیاء ہونے میں شک ہے۔ رہا وہ شخص جو کہتا ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی تھا، یا ہے، یا، ہوگا، یا، ہوسکتا ہے تو وہ کافر ہے۔ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لانے کے لئے آپکو باعتبار زمان آخری نبی ماننا شرط ہے۔

(۲) حضور کے بعد کوئی نبی نہیں

۳۳۱۹۔ **عن** حذیفة ابن الیمان رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فی امتی کذابون ودجالون سبعة و عشرون ،منهم اربعة نسوة ، وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین ہوں۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۳۳۲۰۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی، و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانہ میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں، کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
المبین ۱۱۳

۳۳۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خاتم النبیین، ۵۰۱/۱
الصحیح لمسلم، باب اشراط الساعة، ۳۹۷/۲
الجامع مع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعة الخ، ۴۵/۲
المسند لأحمد بن حنبل، ۳۴۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۳۲/۷
الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۴/۵ ☆ کنز العمال، ۳۸۳۶۰، ۱۹۶/۱۴
السلسلة الصحیحة للألبانی، ۱۹۹۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۶۸/۲
۳۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعة الخ، ۴۵/۲
المسند لأحمد بن حنبل، ۲۷۸/۵ ☆

(۳) بریت آدم اور ختم نبوت

۳۳۲۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما اقترف آدم الخطیئۃ قال : یا رب ! اسالك بحق محمد لما غفرت لی ، فقال اللہ تعالیٰ : وکیف عرفت محمداً ولم اخلقہ بعد ، قال: یارب! لانك لما خلقتنی بیدك ونفخت فیہ من روحك رفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوباً "لااله الا اللہ محمد رسول اللہ" فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك ، فقال اللہ عزوجل : صدقت یاآدم انہ لاحب الخلق الی واذاسالتنی بحقہ فقد غفرت لك ، ولولا محمد ماخلقتك۔ وزادالطبرانی وھوآخر الانبیاء من ذریتك ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی یارب اسالك بحق محمد لماغفرت لی ،الٰہی میں تجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم تو نے محمد کو کیونکر پہچانا۔ حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا۔عرض کی: الٰہی جب تو مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا ''لااله الا اللہ محمد رسول اللہ'' تو میں نے جانا کہ تو نے اس کے ہی نام کو اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا، بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت فرمائی۔ اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا، وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاءاللہ عدوہ ۸

(۴) حضرت موسیٰ اور ختم نبوت

۳۳۲۲۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۳۲۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۸، ۱۱/۴۵۵ ☆ التوسل للالبانی، ۱۰۶
۳۳۲۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۱۲۴ ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱/۱۴

علیه وسلم : ان موسی علیه الصلوة والسلام لما انزلت علیه التوراة وقرأها وجد فیها ذکر هذه الامة فقال : یارب ! انی اجد فی الالواح امة هم الآخرون السابقون، فاجعلها امتی ،قال : تلك امة احمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر توریت اتری اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا، عرض کی: اے رب میرے! میں ان لوحوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلے اور مرتبے میں سب سے اگلی تو یہ میری امت کر، فرمایا: یہ امت احمد کی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۵) حضور اول وآخر ہیں

۳۳۲۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لما خلق الله عزوجل آدم اخبره بنیه فجعل یری فضائل بعضهم علی بعض فرأنی اسفلهم نوراً ساطعاً فقال : یارب ! من هذا ؟ قال : هذا ابنك احمد ، هو الاول وهو الآخر ، وهو اول شافع واول مشفع۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا کیا انہیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا۔ وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کئے، مجھے ان سب کے آخر میں بلند وروشن نور دیکھا عرض کی: الٰہی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اول ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۶) حضور کا دین آخری دین ہے

۳۳۲۴۔ **عن** وهب بن منبه رضی الله تعالیٰ عنه قال : اوحی الله تعالیٰ الی شعیا علیه الصلوة والسلام انی باعث للذلك نبیا امیا افتح به اذانا صماء وقلوبا غلفاء واعینا عمیاء مولده بمکة ومهاجرة بطیبة وملکه بالشام اختم بکتابهم الکتب

۳۳۲۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۶، ۴۳۷/۱۱ ☆

۳۳۲۴۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱۵/۱ ☆

وبشريعتهم الشرائع وبدينهم الاديان واجعلهم افضل الامم واجعلهم امة وسطاليكونوا شهداء على الناس. الحديث الجليل الجميل۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے شعیا علیہ الصلوۃ والسلام پر وحی بھیجی میں نبی امی کو بھیجنے والا ہوں۔ اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اس کی پیدائش مکے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام میں، ضرور اس کی امت کو سب امتوں سے جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئیں بہتر وافضل کروں گا۔ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور ان کی شریعت پر شریعتوں اور ان کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔ جزاءاللہ عدوہ ۱۰

(۷) حضور کا نام مبارک خاتم ہے

۳۳۲۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يسمى لنا احمد ومحمد والحاشر والمقفى والخاتم ونبى الملاحم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے یہ نام بتائے، احمد، محمد، حاشر، کہ لوگوں کا حشر آپکے قدموں پر ہوگا، مقفی کہ سارے نبیوں کے بعد آنے والے، خاتم، کہ سارے انبیاء کے آخر میں آنے والے، نبی ملاحم، جہادوں کے پیغمبر۔ جزاءاللہ عدوہ ۱۱

(۸) حضور پر سلسلہ نبوت ختم ہوگیا

۳۳۲۶۔ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ عنه قال: هبط جبرئيل عليه الصلوة والسلام فقال: ان ربك يقول: قد ختمت بك الانبياء، وما خلقت خلقا اكرم على منك، وقرنت اسمك مع اسمى فلا اذكر فى موضع حتى تذكر معى، ولقد خلقت الدنيا واهلها لاعرفهم كرامتك ومنزلتك عندى ولولاك ماخلقت السمٰوات والارض ومابينهما، لولاك ماخلقت الدنيا۔ هذا مختصر۔

۳۳۲۵۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۷۵/۱ ☆

۳۳۲۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ☆

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حاضر ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور کا رب فرماتا ہے: بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ، بیشک میں نے دنیا واہل دنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلا نہ بناتا صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۱۲

(۹) شب معراج اللہ عزوجل نے حضور کو آخری نبی فرمایا

۳۳۲۷۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما اسریٰ بی الی السماء قربنی ربی تعالیٰ حتی کان بینی وبینہ تعالیٰ کقاب قوسین او ادنی لابل ادنی قال: یاحبیبی! یامحمد! قلت: لبیک یارب! قال: ہل غمک ان جعلتک آخر النبیین؟ قلت: یارب! لا، قال: حبیبی! ہل غم امتک ان جعلتہم آخر الامم؟ قلت: یارب! لا، قال: ابلغ امتک عنی السلام واخبرہم انی جعلتہم آخر الامم لأفضح الامم عندہم ولا افضحہم عند الامم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب اسریٰ مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اس میں دو کمان بلکہ کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا؟ میں نے عرض کی: نہ، فرمایا: کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے سب امتوں کے پیچھے رکھا؟ میں نے عرض کی: نہ، فرمایا: اپنی امت کو خبر دیدے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لئے رکھا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

جزاء اللہ عدوہ ۱۲

۳۳۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۱۱، ۴۴۹/۱۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۸/۴
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲۰/۵ ☆ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۱۷۶/۱

(۱۰) حضور اولاد آدم میں آخری نبی ہیں

۳۳۲۸۔ **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نزل آدم بالھند واستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان : اللہ اکبر ۔ مرتین ، اشھد ان لا الہ الا اللہ ۔مرتین ، اشھد ان محمداً رسول اللہ ۔ مرتین ، قال : آدم من محمد قال : آخر ولدك من الانبیاء ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اتر کر اذان دی، جب نام پاک آیا آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون ہیں؟ کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

جزاء اللہ عدوہ ۱۵

(۱۱) حضور کا نام مبارک عاقب کہ سب کے بعد آنیوالے

۳۳۲۹۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان لی اسماء، انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ

۳۳۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۲۹، ۱۱/۴۵۵ ☆

۳۳۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورۃ الصف، ۲/۷۲۷
الصحیح لمسلم، کتاب الفضائل، ۲/۲۶۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اسماء النبی ﷺ، ۲/۱۰۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۸۰ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۹۶۵۷
المسند للحمیدی، ۵۵۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۲۲
التفسیر لابن کثیر، ۶/۴۲۵ ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱/۱۲
التفسیر للبغوی، ۵/۲۶۵ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۱/۱۰
شرح السنۃ للبغوی، ۱۳/۲۱۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۱۶۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۶۵، ۱۱/۴۶۲ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱/۱۵۲
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۱/۴۵۷ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۲۷۴

اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۳

(۱۲) حضور کا اسم گرامی مقفی، کہ سب انبیاء کے بعد آنیوالے

۳۳۳۰۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا نبی التوبہ اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۳

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نام مبارک نبی التوبۃ عجب جامع وکثیر المنافع نام پاک ہے۔ اس کی تیرہ توجیہیں فقیر غفرلہ المولی القدیر نے شرح صحیح مسلم للامام النووی وشروح الشفا للقاری والخفاجی ومرقاۃ واشعۃ اللمعات شروح مشکوۃ وتیسیر وسراج المنیر وحفنی شروح جامع صغیر وجمع الوسائل شرح شمائل ومطالع المسرات ومواہب وشرح زرقانی ومجمع البحار سے التقاط کیں اور چار بتوفیق اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ ہوئیں، بعضھا املح من بعض واحلی۔

خصائص مصطفیٰ:۔

۱۔　حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ ورجوع الی اللہ کی دولتیں پائیں، حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں مختلف امتیں اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں،

۳۳۳۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب الفضائل، ۲/۲۶۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۹۵ ☆ المستدرک للحاکم، ۲/۶۰۴
التاریخ الصغیر للبخاری، ۱/۱۰ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۸۰
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۵/۱۰۰ ☆ منحۃ المعبود للساعاتی، ۲۳۱۲
کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۶۶، ۱۱/۴۶۳ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/۶۵
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۱/۴۵۸ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۲۷۵

ذکرہ فی مطالع المسرات وقاری فی شرح الشفاء والشیخ المحقق فی اشعۃ اللمعات وعلیہ اقتصر فی المواھب اللدنیہ شرح الاسماء العلیہ وقبلہ شارحہ الزرقانی عند سردھا۔

۲۔ ان کی برکت سے خلائق کو توبہ نصیب ہوئی، ذکرہ الشیخ فی اللمعات والاشعۃ۔

اقول ولیس بالاول فان الھدایۃ دعوۃ وارائۃ وبالبرکۃ توفیق الوصول۔

۳۔ ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیاء کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی، ذکرہ الشیخ فی اللمعات واشار الیہ فی الاشعۃ حیث قال بعد ذکر الاولین ''این صفت در جمیع انبیاء مشترک ست ودر ذات شریف آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از ہمہ بیشتر ووافر وکامل تر ست۔ صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زائد ہوگی نہ فقط ہر ایک امت جدا گانہ بلکہ مجموع جمیع امم سے۔ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں بحمد اللہ تعالیٰ اسی ہماری اور چالیس میں باقی سب امتیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

۴۔ وہ توبہ کا حکم لے کر آئے۔ ذکرہ الامام النووی فی شرح صحیح مسلم والقاری فی جمیع الوسائل والزرقانی فی شرح المواھب۔

۵۔ اللہ عزوجل کے حضور سے قبول توبہ کی بشارت لائے۔ ذکرہ الزرقانی فی شرح المواھب والمناوی فی التیسیر۔

۶۔ اقول بلکہ وہ توبہ عام لائے، ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لاتا وہ تمام جہان سے توبہ لینے آئے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۷۔ بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء سب ان کے نائب ہیں تو روز اول سے آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی واقع ہوئی یا وقوع پائے گی سب کے نبی ہمارے نبی توبہ ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ذکرہ الفاسی فی مطالع المسرات فجزاہ اللہ تعالیٰ معالی المبرات وعوالی المسرات۔

۸۔ توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں، ای علی وزان قولہ تعالیٰ واسئل القریۃ، یعنی توابین کے نبی، مطالع المسرات مع زیادۃ منی۔

اقول۔ اب اوفق یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان لیں، کما سوغہ المناوی ثم

العزیزی فی شروح الجامع الصغیر ۔ حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

۹۔ ان کی امت توابین ہیں، وصف توبہ میں سب امتوں سے ممتاز ہیں، قرآن ان کی صفت میں التائبون فرماتا ہے، جمع الوسائل۔ جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں یہ امت کا فضل ہے اور امت کا ہر فضل اس کے نبی کی طرف راجع۔ مطالع

اقول وبہ فارق ماقبلہ فلیس فیہ حذف ولاتجوز۔

۱۰۔ ان کی امت کی توبہ سب امتوں سے زائد مقبول ہوئی، حفنی علی الجامع الصغیر کہ ان کی توبہ میں مجرد ندامت وترک فی الحال وعزم امتناع پر کفایت کی گئی، نبی الرحمۃ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے بوجھ اتار لئے اگلی امتوں کے سخت وشدید باران پر نہ آنے دیئے، اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی، گوسالہ پرستی سے بنی اسرائیل کی توبہ اپنی جانوں کے قتل سے رکھی گئی، کما نطق بہ القرآن العزیز، جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے ہیں اس وقت توبہ قبول ہوئی، شرح الشفا للقاری والمرقاۃ ونسیم الریاض والفاسی و مجمع البحار برمز (ن) للامام النووی والذی رایتہ فی منہا جہ ماقدمت فحسب۔

۱۱۔ وہ خود کثیر التوبہ ہیں، صحیح بخاری میں ہے، میں ہر روز اللہ سبحنہ سے سو بار استغفار کرتا ہوں، شرح الشفا والمرقاۃ واللمعات والمجمع برمز (ط) للطیبی والزرقانی، ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے، حسنات الابرار سیات المقربین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب ومشاہدہ میں ہیں، وللاخرۃ خیرلک من الاولی ۔ جب ایک مقام اجل واعلی پر ترقی فرماتے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع تقصیر تصور فرما کر اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ توبہ بے تقصیر میں ہیں، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مطالع مع بعض زیادات منی ۔

۱۲۔ انہیں کے امت کے آخر میں باب توبہ بند ہوگا، شرح الشفا للقاری اگلی نبوتوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتا امکان رہتا کہ دوسرا نبی آئے اس کے ہاتھ پر توبہ لائے یہاں باب نبوت مسدود اور ختم ملت پر توبہ مفقود، تو جو ان کے دست اقدس پر توبہ نہ لائے اس کے لئے کہیں توبہ نہیں، افادہ الفاسی وبہ استقام کونہ من وجوہ التسمی بھذا الاسم

العلی السمی ۔

۱۳۔ وہ فاتح باب توبہ ہیں، سب میں پہلے سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے توبہ کی وہ انہیں کے توسل سے تھی تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی وسیلۂ توبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مطالع ۔

۱۴۔ وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں، ان کا دروازۂ کرم توبہ ومعذرت کرنے والوں کے لئے ہمیشہ مفتوح ہے، جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون ان کے زمانۂ نصرانیت میں مباح فرمادیا۔ ان کے بھائی بجیر بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لکھا، طرالیہ فانہ لایرد من جاء تائبا، ان کے حضور اڑ کر آؤ جوان کے سامنے توبہ کرتا حاضر ہو یہ اسے کبھی رد نہیں فرماتے، مطالع المسرات، اسی بنا پر کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حاضر ہوئے راہ میں قصیدہ نعتیہ بانت سعاد نظم کیا جس میں عرض رسا ہیں۔

انبئت ان رسول اللہ اوعد نی
والعفو عند رسول اللہ مامول

☆ ☆ ☆

انی اتیت رسول اللہ معتذرا
والعذر عند رسول اللہ مقبول

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لئے سزا کا حکم فرمایا ہے اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عذر دولت قبول پاتا ہے۔

توراۃ مقدس میں ہے، لایجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر، احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے، رواہ البخاری عن عبد اللہ بن عمر والدارمی وابنا سعد وعساکر عن ابن عباس والاخیر عن عبد اللہ بن سلام وابن ابی حاتم عن وہب بن منبہ وابو نعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ولہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ ہیں، عفو غفور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۵۔ اقول۔ وہ نبی توبہ ہیں، بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ واستغفار کریں، اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے، اس کا علم اس کا سمع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ

میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔

قال تعالیٰ:

ولو انهم اذظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروالله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما۔

اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول ان کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا اب حضورِ مزار پرانوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پرنور کی طرف توجہ حضور سے توسل فریاد و استغاثہ طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں۔

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:۔

روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حاضرۃ فی بیوت اهل الاسلام۔

۱۶۔ اقول:۔ وہ مفیض توبہ ہیں، توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی، یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کرسکے، تو یہ ایک نعمت عظمیٰ بلکہ اجل نعم ہے اور نصوص متواترہ اولیائے کرام وائمۂ عظام وعلمائے اعلام سے مبرہن ہو چکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی، ظاہری یا باطنی، روز اول سے اب تک اب سے قیامت تک قیامت سے آخرت آخرت سے ابد تک مومن یا کافر مطیع یا فاجر ملک یا انسان جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انہیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انہیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے اور بٹے گی، یہ سرالوجود واصل الوجود وخلیفۃ اللہ الاعظم وولی نعمت عالم ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:۔

انا ابو القاسم الله يعطى وانا اقسم۔

میں ابوالقاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں۔

رواه الحاكم فى المستدرك وصححه واقره الناقدون۔

ان کا رب اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

وما ارسلنٰک الا رحمۃً للعٰلمین ۔

ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے ۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس جاں فزا و ایمان افروز و دشمن گزا و شیطان سوز بحث کی تفصیل جلیل اور اس پر نصوص قاہرہ کثیرہ وافرہ کی تکثیر جمیل اپنے رسالہ مبارکہ سلطنت المصطفی فی ملکوت کل الوری میں ذکر کی والحمد للہ رب العالمین ۔

۱۷۔ اقول :۔ وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے، توبہ میں ان کا نام پاک نام جلالت حضرت عزت عز جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ہے، ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ! اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت ، یارسول اللہ میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی ۔

معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ، ابوبکر صدیق و عمر فاروق وغیرہما چالیس اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہوکر ہاتھ پھیلا کر لرزتے کانپتے حضور سے عرض کی :۔

تبنا الی اللہ والی رسولہ ۔

ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں ۔

فقیر نے یہ حدیثیں مع جلیل و نفیس اپنے رسالہ مبارکہ الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء میں ذکر کیں ۔

اقول : توبہ کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا ، جس کی معصیت کی ہے اس سے عہد اطاعت کی تجدید کرکے اسے راضی کرنا اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عز وجل کا ہر گنہگار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گنہگار ہے ۔

قال اللہ تعالیٰ :

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۔

ویلزمہ عکس النقیض من لم یطع اللہ لم یطع الرسول وھو معنی قولنا من

عصی اللہ فقد عصی الرسول ۔

اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ ورسول کو راضی کرو۔

قال اللہ تعالیٰ:

والله ورسوله احق ان یرضوه ان کانوا مومنین۔

سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ ورسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں۔

نسأ ل اللہ الایمان والامن والامان ورضاہ ورضی رسوله الکریم علیه وعلی اٰله الصلاۃ والتسلیم۔

یہ نفیس فوائد کہ استطراداً زبان پر آ گئے قابل حفظ ہیں کہ اس رسالے کے غیر میں نہ ملیں گے یوں تو:۔

ع ہر گلے را رنگ وبوئے دیگر ست

مگر میں امید کرتا ہوں کہ فقیر کی تین توجیہیں اخیر بحمد اللہ تعالیٰ چیزے دیگر ہیں وباللہ التوفیق۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۰

(۱۴) حضور کے اسماء مبارکہ ختم نبوت پر نص صریح ہیں

۳۳۳۱۔ **عن** حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انا محمد وانا احمد وانا نبی الرحمة ونبی التوبة وانا المقفی وانا الحاشر ونبی الملاحم ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رحمت کا نبی ہوں، میں سب میں آخر نبی ہوں، میں حشر دینے والا ہوں، میں دونوں جہاں کا نبی ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۱

۳۳۳۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۶۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳/۶۱۳
الشمائل للترمذی، ۱۹۷ ☆

۳۳۳۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: انا احمد وانا محمد وانا الحاشر الذی احشر الناس علی قدمی وانا ماحی الذی یمحوا اللہ بی الکفر، فاذا کان یوم القیٰمۃ کان لواء الحمد معی وکنت امام المرسلین وصاحب شفاعتہم ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے، قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، میں سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسمائے طیبہ خاتم وعاقب ومقفی تو معنی ختم نبوت میں نص صریح ہیں، علماء فرماتے ہیں:

اسم پاک حاشر بھی اسی طرف ناظر۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:۔

قال العلماء : معناهما ای معنی روایتی قدمی بالتثنیة والافراد ، یحشرون علی اثری وزمان نبوتی ورسالتی ولیس بعدی نبی ۔

علماء کرام فرماتے ہیں۔ قدمی، خواہ مفرد پڑھو یا تثنیہ مطلب یہ ہوگا کہ حضور فرماتے ہیں : میرے فوراً بعد تمہارا حشر ہوگا، اور میری نبوت ورسالت کے بعد ہی قیامت قائم ہوگی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تیسیر اور جمع الوسائل میں بھی اسی کی صراحت ہے۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۱

۳۳۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/۴ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۰۹۵
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۸/۲ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۲۱۷۱، ۴۶۳/۱۱
الطبقات الکبری لابن سعد، ۶۵/۱ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱۲۵/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۴/۶ ☆ التفسیر للبغوی، ۲۶۵/۵
اتحاف السادہ للزبیدی، ۱۶۳/۷ ☆ المسند للحمیدی، ۵۵۵

۳۳۳۳۔ **عن** ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لی عشرۃ اسماء عند ربی ،انا محمد واحمد والفاتح والخاتم وابو القاسم والحاشر والعاقب والماحی ویٰس وطٰہ ۔

حضرت ابوطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں: محمد واحمد وفاتح عالم ایجاد وخاتم نبوت وابوالقاسم وحاشر وآخرالانبیاء وماحی کفر ویٰس وطٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۳۳۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان لی عند ربی عشرۃ اسماء وانا المقفی قفیت النبیین عامۃ وانا قثم ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب کے پاس میرے لئے دس نام ہیں از انجملہ محمد واحمد وماحی وحاشر وعاقب یعنی ختم الانبیاء ورسول الرحمۃ ورسول التوبۃ ورسول الملاحم ذکر کر کے فرمایا: میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۳۳۵۔ **عن** عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :انطلق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما وانا معہ ،حتی دخلنا کنیسۃ الیہود بالمدینۃ یوم عید لہم، فکرہوا دخولنا علیہم ،فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یامعشر الیہود ی! ابانا اثنا عشر رجلا یشہدون ان لاالہ الااللہ وان محمداً رسول اللہ یحبط اللہ عن کل یہودی تحت ادیم السماء الغضب الذی غضب علیہ قال :

۳۳۳۳۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۶۳/۷ ☆ الشفا للقاضی، ۴۴۸/۱
التفسیر للقرطبی، ۱۶۶/۱۱ ☆

۳۳۳۴۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۷۵/۱ ☆ المغنی للعراقی، ۳۸۳/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۶۱/۷ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۲۱۶۹، ۴۶۲/۱۱
الشریعۃ للآجری، ۴۶۳ ☆

۳۳۳۵۔ المستدرک للحاکم، ۴۱۵/۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵/۶
السنن الکبری للبیہقی، ۵۸۵/۲ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۸/۷
الصحیح لابن حبان، ۲۱۰۶ ☆ موارد الظمآن للہیثمی، ۲۱۰۶
الدر المنثور للسیوطی، ۳۹/۶ ☆

فسکتوا ما جآء به منهم احد ثم رد عليهم فلم يجبه احد ثم ثلث فلم يجبه احد فقال: ابيتم فوالله انى لأنا الحاشر وانا العاقب وانا النبى المصطفى آمنتم او كذبتم۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنیسۂ یہود میں تشریف لے گئے میں ہمرکاب اقدس تھا فرمایا: اے گروہ یہود مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب یعنی جس میں وہ زمانہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ وباؤا بغضب من الله فباؤا بغضب على غضب ۔ اٹھالے گا، یہود سن کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا حضور نے فرمایا:۔

ابيتم فوالله لانا الحاشر وانا العاقب وانا النبى المصطفى آمنتم او كذبتم۔

تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفیٰ ہوں خواہ مانو یا نہ مانو۔

۳۳۳۶۔ عن المجاهد المكى رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: انا محمد واحمد، انا رسول الرحمة انا رسول الملحمة انا المقفى والحاشر۔

حضرت مجاہد مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد و احمد ہوں، میں رسول رحمت ہوں، میں رسول جہاد ہوں، میں خاتم الانبیاء ہوں، میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۳

(۱۴) حضور دنیا میں پچھلے نبی ہیں

۳۳۳۷۔ عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

۳۳۳۶۔ كنز العمال للمتقى ۳۲۱۶۷، ۶۴۲/۱۱ ☆

۳۳۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۹/۲ ☆ السنن للدارقطنى، ۳/۲

السنن الكبرى للبيهقى، ۲۹۸/۱ ☆ دلائل النبوة لابن نعيم، ۹/۱

فتح البارى للعسقلانى، ۳۴۵/۱ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲۰۰/۴

دلائل النبوة للبيهقى، ۴۷۵/۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۱۵/۳

الدر المنثور للسيوطى، ۱۳۴/۴ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۶۰/۲

علیہ وسلم : نحن الآخرون السابقون یوم القیامۃ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم زمانہ میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۳

۳۳۳۸۔ **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نحن الآخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیامۃ المقضی لھم قبل الخلائق ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں۔تمام جہان سے پہلے ہمارے لیے حکم ہوگا۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۳

۳۳۳۹۔ **عن** ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ ادرك بی الاجل المرجواختار نی اختیارافنحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیامۃ ۔

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ نے مجھے مدت اخیر وزمانۂ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روز قیامت سب سے اگلے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۳

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں نسخ مختلف ہیں بعض میں یوں ہے:۔

۳۳۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆
الصحیح لمسلم، ☆
السنن للنسائی، جمعہ، ۱ ☆
السنن لابن ماجہ، ☆
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۳۵ ☆

۳۳۳۹۔ السنن للدارمی، ۱/۲۹ ☆ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، ۶/۳۰۵
کنز العمال لمتقی ۳۲۰۸۰، ۱۱/۴۴۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۴۱

ان الله ادرك بى الاجل المرحوم واختصر لى اختصارا، مجھے اللہ عزوجل نے محض رحمت کے وقت پہنچایا اور میرے لئے کمال اختصار فرمایا۔ اس اختصار کی شرح وتفسیر پانچ وجہ منیر پر فقیر نے اپنے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین، میں بیان کی۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۳

(۱۵) حضور سب سے پہلے نبی لیکن بعثت سب سے آخر میں

۳۳۴۰۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كنت اول النبيين فى الخلق وآخرهم فى البعث۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔

۳۳۴۱۔ **عن** قتادة رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كنت اول الناس فى الخلق وآخرهم فى البعث۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۵

۳۳۴۲۔ **عن** ابى قلابة رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: انما بعثت فاتحا وخاتما۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوت ورسالت ختم کرتا ہوا۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۴

۳۳۴۰۔ كنز العمال للمتقى، ۳۲۱۲۶ ☆ دلائل النبوة لابى نعيم، ۶/۱
الدر المنثور للسيوطى، ۱۸۴/۵ ☆ الكامل لابن عدى،
الاسرار المرفوعة للقارى، ۲۷۲ ☆ البداية والنهاية لابن كثير، ۳۰۷/۲
۳۳۴۱۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۹۶/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۱۹۱۶
الكامل لابن عدى، ☆
۳۳۴۲۔ جمع الجوامع للسيوطى، ۷۷۷۹ ☆

(۱۶) حضور دنیا میں آخری نبی اور قیامت میں پہلے شفیع

۳۳۴۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اناقائد المرسلین ولافخر ،واناخاتم النبیین ولافخر ،وانا اول شافع ومشفع ولافخر۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور یہ کوئی فخر سے نہیں کہتا، میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا، اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۱۷) تخلیق آدم کے وقت بھی حضور خاتم النبیین تھے

۳۳۴۴۔ **عن** العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی مکتوب عند اللہ فی ام الکتاب لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں تھے۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۸

(۱۸) حضرت آدم پہلے نبی اور حضور آخری

۳۳۴۵۔ **عن** ابی ذرالغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اول الرسل آدم وآخرھم محمد۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۴۰

۳۳۴۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۶/۱۱ ☆

۳۳۴۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲۸/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۶۰، ۱۱۲/۱۱

۳۳۴۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۶۹ ☆

۳۳٤٦۔ **عن** امیرالمؤ منین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان فی محفل من اصحابہ اذجاء اعرابی من بنی سلیم قدصاد ضبا وجعلہ فی کمہ لیذھب بہ الی رحلہ فیشویۃ ویأکلہ ،فلما رأی الجماعۃ قال : ماھذہ ؟قالوا:ھذاالذی یذکر انہ نبی فجاء حتی شق الناس ،فقال : واللات والعزی ! مااشتملت النساء علی ذی لھجۃ ابغض الی منک ولأمقت ، و لولا ان تسمینی قومی عجولالعجلت الیک فقتلتک فسررت بقتلک الاحمر و الاسود والابیض وغیرھم ،فقلت : یارسول اللہ ! دعنی فاقوم فاقتلہ ! فقال : یاعمر! اماعلمت ان الحلیم کاد ان یکون نبیا، ثم اقبل علی الاعرابی فقال : ماحملک علی ان قلت ماقلت وقلت غیر الحق ولم تکرم مجلسی ؟قال : وتکلمنی ایضا استخفافا برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؟ واللات والعزی ! لااومن بک اویؤمن بک ھذاالضب ،فاخرج الضب من کمہ وطرحہ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال : ان آمن بک ھذاالضب آمنت بک فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :یاضب !فاجابہ الضب بلسان عربی مبین یسمعہ القوم جمیعا:لبیک وسعدیک یازین من وافی القیامۃ !قال: من تعبد یاضب ؟ قال : الذی فی السماء عرشہ ،وفی الارض سلطانہ وفی البحر سبیلہ وفی الجنۃ رحمتہ وفی النار عذابہ ،قال : فمن انایاضب ؟قال : انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین ، وقدافلح من صدقک وقدخاب من کذبک ،قال الاعرابی : لااتبع اثراً بعد عین ، واللہ لقد جئتک وماعلی ظھر الارض احد ابغض الی منک وانک الیوم احب الی من والدی ونفسی وانی لاحبک بداخلی وخارجی وسری وعلانیتی ،اشھدان لاالہ الااللہ وانک رسول اللہ ۔

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا، سوسمار شکار کرکے لایا تھا،وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے ،حضور پرنور صلی

۳۳٤٦۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۳٦٤ ☆ ۱۲/ ۳۵۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا، لبیك وسعدیك یازین من وافی یوم القیامة، میں خدمت وبندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت۔ حضور نے فرمایا: تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی: وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں، فرمایا: بھلا میں کون ہوں عرض کی: حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا۔

اعرابی نے کہا: اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کا دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں، اشهدان لااله الاالله وانك رسول الله، یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔

وفی الباب عن امیر المومنین علی المرتضی وعن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما وعن ام المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔

(۱۹) حضور کے مقدس شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی

۳۳۴۷۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: بین کتفیه خاتم النبوة و هو خاتم النبیین۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۲۰) انبیائے سابقین یکے بعد دیگرے خلیفہ، لیکن حضور آخری نبی ہیں

۳۳۴۸۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی و

۳۳۴۷۔ الجامع للترمذی، ابواب المناقب، ۲۰۴/۲

۳۳۴۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆
الصحیح لمسلم، امارة، ☆
السنن الکبری للبیهقی، ۱۴۴/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۸۰۵
التفسیر لابن کثیر، ۲۰۲/۲ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۱۵۲/۲

لا نبی بعدی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۲۱) نبوت ورسالت حضور پر منتہی ہوگئی

۳۳۴۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک رسالت ونبوت ختم ہوگئی، اب میرے بعد کوئی نبی اور نہ رسول۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۴۲

(۲۲) نبوت سے کچھ باقی نہیں مگر اچھے خواب

۳۳۵۰۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لم یبق من النبوة الا المبشرات الرؤیا الصالحة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت سے کچھ باقی نہ رہا، صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

۳۳۴۹۔ الجامع للترمذی، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۷/۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۳۹۱/٤
كنز العمال للمتقی، ٤١٤٠٧، ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٥٥٦٦
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/ ۳۷٥ ☆ التفسیر لابن كثیر، ٤٢٣/٦
۳۳٥٠۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆
التفسیر للبغوی، ۱۹۸/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤١٤١٨،
اتحاف السادة للزبیدی، ٤٢٨/١٠ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۳۷٥/۱۲ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٤٧٤
التفسیر للقرطبی، ۱۲۷/۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۰۲/۱۲
البدایة والنهایة لابن كثیر، ۳٤٢/۱۰ ☆

۳۳۵۱۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ذھبت النبوہ فلا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا یراہ الرجل او تری لہ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتین ہیں اچھا خواب، کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔ جزاء اللہ عدوہ، ۴۲

۳۳۵۲۔ **عن** ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ذھبت النبوۃ و بقیت المبشرات۔

حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشافرمایا: نبوت گئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

۳۳۵۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا ایھا الناس! انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحة یراھا المسلم او تری لہ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (اپنے مرض مبارک میں جس مین وصال اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا، سر انور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے) ارشاد فرمایا: اے لوگو!

۳۳۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰۰/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۲۷/۱۰
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۲۰
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۳/۷ ☆

۳۳۵۲۔ السنن لا بن ماجة، ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۸۱/۶ ☆ السنن للدارمی، ۱۲۳/۲
التمھید لا بن عبد البر، ۵۷/۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۴۷/۳
کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۵۳، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۱۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۵۰۳/۱

۳۳۵۳۔ السنن لابی داؤد، باب استفتاح الصلوۃ، ۳۷
فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۱۲ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة، ۴۳۷/۲
کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۶۰، ☆

نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب، کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

جزاء اللہ عدوہ ۴۲

(۲۳) بالفرض حضور کے بعد نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے

۳۳۵۴۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

و فی الباب عن عبد اللہ بن عمر، و عن عصمة بن مالك و عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔

جزاء اللہ عدوہ ۴۳

(۲۴) صاحبزادۂ رسول زندہ رہتے تو نبی ہوتے

۳۳۵۵۔ **عن** اسماعیل بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قلت لعبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنه: اریت ابراهیم ابن النبی ؟ صلی اللہ تعالیٰ علیه و علی ابنه وسلم، قال: مات صغیرا و لو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نبی عاش ابنه ابراهیم۔

حضرت اسماعیل بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تھا، فرمایا، ان کا بچپن میں انتقال ہوا، اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔

۳۳۵۴۔ الجامع للترمذی، باب فضائل عمر بن الخطاب،
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۴/۴ ☆ المستدرك للحاکم، ۵۸/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۸/۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۸/۹
کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۴۵، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۱/۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۹۰/۳ ☆ الکامل لابن عدی،
المغنی للعراقی، ۱۵۷/۳ ☆ السلسلة الصحیحة للألبانی، ۳۲۷
کشف الخفا للعجلونی، ۲۱۹/۲ ☆
۳۳۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۵۴۹، ☆

۳۳۵۶۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان ابراھیم قد ملا المھد و لو عاش لکان نبیا، و لکن لم یکن لیبقی، فان نبیکم آخر الانبیاء۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم اتنے ہو گئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گہوارے کو بھر دیتا تھا، اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے تمہارے نبی آخری نبی ہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے۔

۳۳۵۷۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق و پیغمبر ہوتا۔

و فی الباب عن عبد اللہ بن عباس، و عن عبد اللہ بن ابی اوفی، و عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کی روشنی میں وہ اشتباہ کافور ہو گیا جو امام نووی کو ان کی جلالت شان اور علم حدیث وغیرہ میں وسعت معلومات کے باوجود پیش آیا۔ انہوں نے کہا کہ امام ابو عمر بن عبد البر نے اپنی کتاب (تمہید یا کوئی دوسری کتاب) میں کیا کہہ دیا کہ اگر حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ میری فہم و فراست سے یہ بات بالاتر ہے، ارے حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کا بیٹا تو زندہ رہا پھر بھی غیر نبی تھا (بلکہ ایک تو کافر رہا ایمان تک نہ لایا) اگر ایسا ہی ہو کہ ہر نبی کی اولاد نبی ہی ہو تو پھر ہر شخص نبی ہوتا کہ سب حضرت نوح کی اولاد ہی سے باقی ہیں، باقی دوسروں کی نسل ہی نہ چلی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

۳۳۵۶۔ کنز العمال للمتقی ۳۵۵۵۳، ۱۲/۴۵۵ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۲۹۵

۳۳۵۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۲۹۵ ☆

وجعلنا ذریته هم الباقین۔

ہم نے اسی کی اولاد کو باقی رکھا۔

علمائے کرام نے اس کا جواب اس طرح دیا۔ کہ قضیہ شرطیہ کے لئے وقوع لازم نہیں۔

اقول: ہاں ٹھیک ہے لیکن لزوم کا افادہ تو کرتا ہی ہے، اب اگر بنائے قول یہ ہو کہ نبی کا بیٹا نبی ہی ہوگا جب تو ابو عمر بن عبد البر پر الزام درست ہے۔

لیکن حق بات یہ ہے کہ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والسلام اور ان کے بیٹوں کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپکے بیٹوں پر قیاس کرنا درست نہیں، کہ اگر حضور کا صاحبزادہ حضور کے بعد نبوت کا مستحق قرار دیا جائے تو اس سے یہ لازم آئے کہ تمام انبیاء کرام کے صاحبزادگان بھی نبوت کا استحقاق رکھتے ہیں۔

میں نے تیسیر شرح جامع صغیر کے حاشیہ پر یہ ہی جواب تحریر کردیا تھا، پھر میں نے ملا علی قاری کی وضاحت موضوعات کبیر میں اسی طرح دیکھی، فللہ الحمد۔

امام دیلمی سے روایت ہے۔

۳۳۵۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نحن اهل بیت لایقاس بنااحد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اہل بیت نبوت پر کسی دوسرے کو قیاس نہ کیا جائے۔

اقول: ہمیں بالخصوص یہ بات ہی تسلیم نہیں کہ حدیث سابق نبوت کا حکم لگا رہی ہے، بلکہ اس بات کی خبر دے رہی ہے کہ حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول میں وہ جوہر کامل موجود تھا جو انبیائے کرام کے خصائل حمیدہ اور مرسلین عظام کی عادات رفیعہ میں ودیعت ہوتا ہے۔ اس طرح کہ اگر باب نبوۃ مسدود نہ ہوا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اس شرف کو پالیتے، یہ مطلب نہیں کہ وہ ان خصائل کی بنیاد پر مستحق نبوت ہوتے، کہ کوئی شخص نبوت کا مستحق اپنی ذات کے اعتبار سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اپنے بندوں سے اس کو چن لیتا ہے جو ظاہر و باطن، نسب وحسب، میں کامل وتام ہو اور ہر خوبی و بھلائی میں اعلیٰ ترین منزل پر فائز ہو۔

۳۳۵۸۔ الفردوس للدیلمی، ۲۸۲/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۰۱ ☆

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

اب اس حدیث کا وہی مطلب ہوا جو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت میں آپ نے ملاحظہ کی کہ، لو کان بعدی نبی لکان عمر، واللہ تعالیٰ اعلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۴۴

(۲۵) حضور کے بعد مدعی نبوت کذاب دجال ہے

۳۳۵۹۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انہ سیکون فی امتی دجالون کذابون قریباً من ثلثین، کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب اس امت میں قریب تیس دجال کذاب نکلیں گے، ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۳۶۰۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون، کلھم یزعم انہ نبی، وانا خاتم النبیین لانبی بعدی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب اس امت میں تیس دجال کذاب نکلیں گے، ہر ایک ادعا کریگا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۳۳۶۱۔ **عن** علابن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاتقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون دجالون کذابون کلھم یزعم انہ نبی، وانا خاتم النبیین لانبی بعدی۔

۳۳۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆

۳۳۶۰۔ السنن لابی داؤد، ☆

الجامع للترمذی، ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۷۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۲۰۴

فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۸۷ ☆

۳۳۶۱۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۴۵۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۳۸۶

حضرت علا بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں گے، اور میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد نبی نہیں۔

۳۳۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاتقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون کذابون، منہم مسیلمۃ والعنسی والمختار۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں، ان میں سے مسیلمہ کذاب، اسود عنسی اور مختار ثقفی ہے۔ خذلہم اللہ تعالیٰ۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد للہ، بفضلہٖ تعالیٰ یہ تینوں خبیث کتے کہ شیران اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اسود مردود خود زمانۂ اقدس میں، اور مسیلمہ ملعون خلافت صدیقی میں، اور مختار خبیث حضرت عبد اللہ بن زبیر کے زمانۂ خلافت میں۔　　جزاء اللہ عدوہ　۴۵

(۲۶) حضرت علی خلیفہ رسول لیکن نبوت سے کچھ حصہ نہیں

۳۳۶۳۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۳۳۶۲۔ الکامل لابن عدی، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۳۷٤

۳۳۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆
الصحیح لمسلم، ☆
الجامع للترمذی، ☆
السنن للنسائی، ☆
السنن لابن ماجہ، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۳/۱ ☆ المستدرک للحاکم، ۳۱۷/۲
التفسیر للقرطبی، ۲٦۸/۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۱۹۵/۷
السنن الکبریٰ للبیہقی، ٤۰/۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۲/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۹۳۱ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳۰۹/۲
جمع الجوامع للسیوطی، ٤۲۱۸ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۰٤/٤
المطالب العالیۃ لابن حجر، ۳۹۵۰ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۲۰۱

الله تعالیٰ علیه وسلم لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ غیر انه لانبی بعدی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (غزوۂ تبوک کوتشریف لے جاتے وقت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا، امیر المومنین نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں) فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے، ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے، میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔

وفی الباب عن امیرالمومنین علی المرتضی ، وعن عبد الله بن عباس ، وعن ابی سعید الخدری ،وعن جابر بن عبد الله ، وعن عبد الله بن عمر ، وعن ابی هریرة ، وعن الامیر معاویة ،وعن سعید بن زید ،وعن البراء بن عازب ، وعن زید بن ارقم ، وعن حبیش بن جناده ،وعن جابر بن سمره ،وعن مالک بن حویرث ،وعن ام المومنین ام سلمة ، وعن اسماء بنت عمیس رضی الله تعالیٰ عنهم ،

جزاء اللہ عدوہ ۴۶

۳۳۶۴۔ عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یاعلی ! اخصمک بالنبوة ،ولا نبوة بعدی ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیلہ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں۔ اور میرے بعد نبوت اصلا نہیں۔ جزاء اللہ عدوہ ۴۸

۳۳۶۵۔ عن وهب بن منبه رضی الله تعالیٰ عنه قال : ذکر الحسن بن ابی الحسن ،عن سبعة رهط. شهدوا بدرا قال وهب: وقد حدثنی عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما کلهم رفعوا الحدیث الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۳۳۶۴۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ☆

۳۳۶۵۔ المستدرک للحاکم، ۲/۵۹۷ ☆

وسلم : (ان الله يدعو نوحا وقومه يوم القيامة اول الناس فيقول : ماذا اجبتم نوحا ؟ فيقولون : مادعانا ومابلغنا ولانصحنا ولاامرنا ولانهانا، فيقول نوح : دعوتهم يارب دعاء فاشيا في الاولين والآخرين امة بعد امة حتى انتهى الى خاتم النبيين احمد فانتسخه وقرأه وآمن به وصدقه فيقول الله للملائكة: ادعوا احمد وامته فيأتي رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وامته يسعى نورهم بين ايديهم فيقول نوح لمحمد وامته :هل تعلمون انى بلغت قومي الرسالة واجتهدت لهم بالنصيحة وجهدت ان استنقذهم من النار سراً وجهاراًفلم يزدهم دعائي الا فراراً؟ فيقول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وامته : فانا نشهد بما نشدتنا به انك في جميع ماقلت من الصادقين ،فيقول قوم نوح : واين علمت هذا يااحمد انت وامتك ونحن اول الامم وانت وامتك آخر الامم ؟ فيقول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بسم الله الرحمٰن الرحيم "انا ارسلنا نوحا الى قومه ان انذر قومك من قبل ان ياتيهم عذاب اليم"قرأ السوره حتى ختمها فاذا ختمها قالت امته نشهد ان هذا لهو القصص الحق ومامن اله الا الله وان الله لهو العزيز الحكيم فيقول الله عزوجل عند ذلك : امتازوا اليوم ايها المجرمون فهم اول من يمتاز في النار ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور سات دیگر صحابہ کرام سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنھم اجمعین روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: بے شک اللہ عزوجل روز قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اوران کی قوم کو بلا کر فرمائے گا: تم نے نوح کو کیا جواب دیا، وہ کہیں گے: نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کچھ نصیحت کی، نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا، نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے: الٰہی میں نے انہیں ایسی دعوت کی جس کی خبر یکے بعد دیگرے سب اگلوں پچھلوں میں پھیل گئی یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی ، انہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی حق سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا: احمد وامت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلاؤ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت حاضر آئیں گے یوں کہ ان کے نور ان کے آگے

جولان کرتے ہوں گے، نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے شہادت ادا کریں گے۔

جزاء اللہ عدوہ ۵۹

(۲۷) ختم نبوت کی گواہی حضرت عیسیٰ کے وصی نے دی

۳۳۶۶ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کتب عمر بن الخطاب الی سعد بن ابی وقاص وهو بالقادسیة ان وجه نضلة بن معاویة الی حلوان العراق فلیغر علی ضواحیها فوجه سعد نضلة فی ثلاثمائة فارس،فخرجوا حتی اتوا حلوان فاغاروا علی ضواحیها فاصابوا غنیمة وسبیاً ،فاقبلوا یسوقون الغنیمة والسبی حتی اذا رهقهم العصر وكادت الشمس ان تؤوب فالجاء نضلة الغنیمة والسبی الی سفح جبل ثم قام فاذن فقال : اللہ اكبر اللہ اكبر ،فاذا مجیب من الجبل یجیبه : كبرت كبیراً یانضلة ! قال : اشهد ان لا اله الا اللہ ، قال : كلمة الاخلاص یانضلة! قال : اشهد ان محمد رسول اللہ ،قال: هو النذیر وهو الذی بشر نا به عیسی ابن مریم وعلی رأس امته تقوم الساعة ،قال : حی علی الصلاة ، قال : طوبی لمن مشی الیها وواظب علیها قال : حی علی الفلاح،قال : افلح من اجاب محمداً ، فلما قال : اللہ اكبر اللہ اكبر لااله الااللہ ـقال : اخلصت الاخلاص كله یانضلة ! فحرم اللہ بها جسدك علی النار ،فلما فرغ من اذانه قمنا فقلنا له : من انت یرحمك اللہ ؟ املك انت ام ساكن من الجن ام طائف من عباد اللہ أسمعتنا صوتك ؟ فارنا صورتك فانا وفد اللہ ووفد رسول اللہ ووفد عمر بن الخطاب ، فانفلق الجبل عن هامة كالرحا ابیض الراس واللحیة ،علیه طمران من صوف ، فقال : السلام علیكم ورحمة اللہ ، قلنا : وعلیك السلام ورحمة اللہ ، من انت یرحمك اللہ ؟ قال : انا زریب بن ثرملة وصی العبد الصالح عیسی ابن مریم، اسكننی هذاالجبل ودعا لی بطول البقاء الی نزوله من السماء ،فیقتل الخنزیر و یكسر الصلیب ویتبرأ مما نحلته النصاری ، فاما اذفاتنی لقاء محمد فاقرئوا عمر منی السلام وقولوا له : یا عمر ! سدد وقارب فقد دنا الامر ، واخبروه بهذه الخصال التی اخبر كم بها یاعمر ! اذا ظهرت هذه الخصال فی امة محمد

۳۳۶۶۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۲۷/۱ ☆
كنز العمال للمتقی، ۳۵۳۶۵، ۳۵۸/۱۲ ☆

فالهرب الهرب : اذااستغنى الرجال بالرجال والنساء بالنساء ، وانتسبوا من غير مناسبة وانتموا الى غير مواليهم ،ولم يرحم كبيرهم صغيرهم ،ولم يوقر صغيرهم كبيرهم ،وترك المعروف فلم يؤمر به ، وترك المنكر فلم ينه عنه ، وتعلم عالمهم العلم فيجلب به الدنانير والدراهم ، وكان المطر قيظا والولد غيضاً وطولوا المنازل ،وفضضوا المصاحف ، وزخرفوا المساجد ،واظهرالرشا وشيدوا البناء ، واتبعوا الهوى ،وباعوا الدين بالدنيا ،واستخفوا بالدماء ، وقطعت الارحام ،وبيع الحكم ،واكل الربوا فخراً وصارالغنى عزا، وخرج الرجل ممن بيته فقام اليه من هو خير منه فسلم عليه ، وركب النساء السروج ،ثم غاب عنا ،فكتب بذلك نضلة الى سعد ، فكتب سعد الى عمر ،فكتب عمر الى سعد : لله ابوك ! سر انت ومن معك من المهاجرين والانصار حتى تنزل هذاالجبل ،فان لقيته فاقر ئه منى السلام ،فان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اخبرنا ان بعض اوصيا ء عيسى ابن مريم نزل ذلك الجبل ناحية العراق فخرج سعد فى اربعة آلاف من المهاجرين والانصار حتى نزلوا ذلك الجبل اربعين يوما ينادى بالاذان وقت كل صلاة فلاجواب ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قادسیہ کے مقام پر یہ پیغام بھیجا کہ نضلہ بن عمرو انصاری کو تین سو مہاجرین و انصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لئے بھیجو، آپ نے تعمیل حکم کی، حضرت نضلہ قیدی اور غنیمتیں لئے واپس آتے تھے کہ ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی، نضلہ نے اذان کہی جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبرت کبیرا یانضلة، تم نے کبیر کی بڑائی بیان کی اے نضلہ ۔ جب کہا اشهد ان لااله الا الله، جواب آیا نضلہ تم نے خالص توحید کی جب کہا اشهد ان محمد رسول الله، آواز آئی، یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں، یہی ڈر سنانے والے ہیں، یہی ہیں جن کی بشارت ہمیں عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوۃ والسلام نے دی تھی، انہیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی، جب کہا: حی علی الصلاۃ، جواب آیا، نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی وشادمانی اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے جب کہا: حی علی الفلاح، آواز آئی، مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے

آیا اور اس پر مداومت کی مراد کو پہنچا جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی جب کہا: قدقامت الصلاۃ، جواب آیا، بقا ہے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اور انہیں کے سروں پر قیامت ہوگی، جب کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الااللہ، آواز آئی، اے نضلہ تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سبب تمہارا بدن دوزخ پر حرام فرمادیا، نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے ہم نے تمہاری بات سنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزوجل اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المومنین عمر کے سفیر ہیں، اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے، سپید مو درازریش سر ایک چکی کے برابر۔ سپید اون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیا اور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ کہا میں زریب بن برثملا ہوں بندۂ صالح عیسی بن مریم علیہم الصلوۃ والسلام کا وصی ہوں، انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزول تک باقی رہوں، پھر ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ کہا: انتقال فرمایا، اس پر وہ پیر بزرگ بشدت روئے پھر کہا: ان کے بعد کون ہوا؟ کہا: ابوبکر کہا وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا، کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا عمر، کہا امیر المومنین عمر سے میرا اسلام کہو اور کہا کہ ثبات وسداد وآسانی پر عمل رکھئے کہ وقت قریب آلگا ہے، پھر علامات قرب قیامت اور بہت کلمات وعظ وحکمت کہے اور غائب ہوگئے، جب امیر المومنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جائیے، اور وہ ملیں تو انہیں میرا اسلام کہیے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ اس پہاڑ کو گئے، چالیس دن ٹھہرے پنج گانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ تھا آخر واپس آئے۔

۳۳۶۷۔ عن بلال بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خرجت تاجرا الی الشام فی الجاهلية، فلما كنت بادنى الشام لقيني رجل من اهل الكتاب فقال: هل عند

۳۳۶۷۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ☆

کنز العمال للمتقی، ۳۵۲۷۱، ۱۲/۳۶۵ ☆

کم رجل تنبأ ؟قلنا : نعم ،قال : هل تعرف صورته اذا رأیتها ؟قلت : نعم ،فادخلنی بیتا فیه صور ،فلم ارصورة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،فبینما انا کذلک اذ دخل رجل منهم علینا فقال : فیم انتم ؟ فاخبرناه ،فذهب بنا الی منزله فساعة مادخلت نظرت الی صورة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،واذا رجل آخذ بعقب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قلت : من هذا الرجل القائم علی عقبه ؟ قال : انه لم یکن نبی الا کان بعده نبی الا هذا فانه لانبی بعده ،وهذا الخلیفة بعده، واذا صفة ابی بکر۔

سیدنا حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لوگے، میں نے کہا: ہاں، وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں وہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا: یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا: بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔ اسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۳۶۸۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : بعثنی ابو بکر الی ملک الروم یدعوه الی الاسلام ویرغبه فیه ومعی عمروبن العاص بن وائل السهمی وهشام بن العاص ابن وائل السهمی وعدی بن کعب ونعیم بن عبد الله النحام فخرجنا حتی انتهینا الی مدینتهم ونحن علی رواحلنا علینا العمائم والسیوف فقال لنا الذین معنا ان دوابکم هذه لاتدخل مدینة الملک ،فان شئتم فجئنا کم ببراذین وبغال ،قلنا : لاوالله لاندخلها الا علی رواحلنا ! فبعثوا الیه یستاذنونه ،فارسل الیهم ان خلوا سبیلهم ،ودخلنا علی رواحلنا حتی انتهینا الی غرفة مفتوحة الباب فاذا هو

۳۳۶۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۵۶۰، ۱۲/۴۶۵ ☆

فیها جالس ینظر ،قال : فانخنا تحتها ثم قلنا : لااله الاالله والله اکبر ،فیعلم الله
لا نتفضت حتی کانها نخلة تصفقها الریح ،فبعث الینا رسولا ان هذا لیس لکم ان
تجهروا بدینکم فی بلادنا ،وامرنا فادخلنا علیه فاذاهو مع بطارقة ، واذاعلیه ثیاب
حمر ،فاذافرشه وما حوالیه احمر ،واذارجل فصیح بالعربیة یکتب فاوما الینا
فجلسنا ناحیة ،فقال لنا وهو یضحك، :مامنعکم ان تحیونی بتحیتکم فیما بینکم
؟فقلنا: نرغب بها عنك ،واما تحیتك التی لاترضی الابها فانها لاتحل لناان نحییك
بها ،قال : وماتحیتکم فیما بینکم ؟قلنا :السلام ،قال : فما کنتم تحیون به نبیکم ؟
قلنا: بها ،قال: فماکان تحیته هو ؟قلنا ،بها قال: فیم یحیون ملککم الیوم! قلنا :بها
قال : فبم یحییکم ؟ قلنا : بها قال : فما کان نبیکم یرث منکم ؟قلنا : ماکان یرث
الا ذا قرابة ،قال: وکذلك ملککم الیوم ؟قلنا : نعم ،قال : فما اعظم کلامکم
عندکم ؟قلنا لااله الاالله،قال : فیعلم الله لانتفض حتی کانه طیر ذو ریش من
حسن ثیابه ،ثم فتح عینیه فی وجوهنا ،قال فقال : هذه الکلمة التی قلتموها حین
نزلتم تحت عرفتی ؟قلنا : نعم ،قال: کذلك اذا قتلتموها فی بیوتکم تنفضت لها
سقوفکم ؟ قلنا والله مارأینا ها صنعت هذا قط الا عندك وما ذاك الالامر اراده الله
تعالیٰ ،قال : مااحسن الصدق ! اما والله لوددت انی خرجت من نصف مااملك
وانکم لاتقولونها علی شئ الا انتفض لها ،قلنا ولم ذاك ؟قال : ذاك ایسر لشانها
واحری ان لا تکون من النبوة وان تکون من حیل ولد آدم ،قال : فماذا تقولون اذا
افتحتم المدائن والحصون ؟قلنا : نقول: لااله الاالله والله اکبر ،قال: تقولون :لااله
الا الله والله اکبر ،لیس غیره شئ ؟قلنا : نعم ،قال : تقولون الله اکبر هو اکبر من
کل شئ ؟قلنا : نعم ،قال : فنظر الی اصحابه فراطنهم اثم اقبل علینا فقال : اتدرون
ماقلت لهم ؟ قلت : مااشد اختلاطهم ،فامرلنا بمنزلة واجری لنا نزلا ،فاقمنا فی
منزلنا تاتینا الطاقة غدوة وعشیة ،ثم بعث الینا فدخلنا علیه لیلا وحده لیس معه
احد ،فاستعادنا الکلام فاعدناه علیه ثم دعا بشئ کهیئة الربعة ضخمة مذهبة
فوضعها بین یدیه ،ثم فتحها فاذا بها بیوت صغار وعلیها ابواب ،ففتح منها بیتا
فاستخرج منها خرقة حریر سوداء فنشر ها فاذا فیها صورة حمراء واذارجل ضخم
العینین عظیم الالیتین لم یر مثل طول عنقه فی مثل جسده اکثر الناس شعراً ،فقال
لنا : اتدرون من هذا ؟قلنا : لا قال: هذا آدم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،ثم اعاده
ففتح بیتا آخر فاستخرج منه خرقة حریر سوداء فنشرها فاذا بها صورة بیضاء واذا

رجل له شعر كثير كشعر القبط ،قال القاضي : اراه قال : ضخم العينين بعيد مابين المنكبين عظيم الهامة ،فقال: اتدرون من هذا ؟قلنالا، قال : هذا نوح صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،ثم اعادها في موضعها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا بها صورة شديدة البياض واذا رجل حسن الوجه حسن العينين شارع الانف سهل الخدين اشيب الراس ابيض اللحية كانه حي يتنفس ،فقال : اتدرون من هذا ؟ قلنا : لا، قال : هذا ابراهيم صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، ثم اعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حيرير خضراء فاذا فيها صورة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : تدرون من هذا ؟قلنا : هذا محمدصلى الله تعالىٰ عليه وسلم ـ وبكينا ،فقال : بدينكم انه محمد ؟قلنا :نعم بديننا انها صورته كانما ننظر اليه حيا قال : فاستخف حتى قا م على رجليه قائما ثم جلس فامسك طويلا فنظر في وجوهنا فقال : اما انه كان آخر البيوت ولكني عجلته لانظر ماعندكم ،فاعاده وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا فيها صورة رجل جعد ابيض قط غائر العينين حديد النظر عابس متراكب الاسنان مقلص الشفة كانه من رجال اهل البادية ،فقال : تدرون من هذا ؟ قلنا : لا، قال : هذاموسى ،والى جانبه صورة شبيهة به رجل مدرالراس عريض الجبين بعينيه قبل ،قال : تدرون من هذا؟قلنا :لا، قال : هذاهارون،فاعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فنشرها فاذا فيها صورة بيضا واذاشبه المراة ذو عجيزة وساقين ،قال : تدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال :دائود ،فاعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا فيها صورة بيضا فاذارجل اوقص قصير الظهر طويل الرجلين على فرس ،لكل شئ منه جناح ،قال: تدرون من هذا ؟قلنا : لا، قال : هذا سليمان وهذه الريح تحمله ،ثم اعادها وفتح بيتا آخر فيه خرقة حرير خضراء فنشرها فاذا فيها صورة بيضاء واذا رجل شاب حسن الوجه حسن العينين شديد سواد اللحية يشبه بعضه بعضا ، فقال : اتدرون من هذا ؟ قلنا :لا، قال : عيسى ابن مريم ،فاعادها واطبق الربعة ،قال قلنا : اخبرنا عن قصة الصور ماحالها ؟ فانا نعلم انها تشبه الذين صورت صورهم فانا رائنا نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يشبه صورته قال : اخبرت ان آدم سال ربه ان يريه انبياء بنيه ،فانزل عليه صورهم ، فاستخرجها ذوالقرنين من خزانة آدم فى مغرب الشمس ، فصورها لنا دانيال فى خرق الحرير على تلك الصور ،فهى هذه بعينها اما والله لوددت ان نفسى طابت بالخروج من ملكى فتابعتكم على

دینکم وان اکون عبدا لاسوئکم ملکة ! ولکن نفسی لاتطیب فاجازنا فاحسن جوائز نا ،وبعث معنا من یخرجنا الی مامننا ،فانصرفنا الی رحالنا ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کی شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا: لاالہ الااللہ واللہ اکبر، یہ کہتے ہی اس کا شہ نشین ایسا ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھونکوں میں کھجور۔ اس نے کہلا بھیجا یہ حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے ،وہ سرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا، آس پاس ہر چیز سرخ تھی اس کے اراکین، دربار اس کے ساتھ تھے، ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے ،وہ سن کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا، ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لئے بجالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے کہا: لاالہ الا اللہ ،خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا، پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا: یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا، ہم نے کہا: ہاں کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں، ہم نے کہا: خدا کی قسم یہ تو ہم نے یہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے، بولا: سچی بات خوب ہوتی ہے، سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزنے لگتی، ہم نے کہا یہ کیوں، کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا) پھر ہرقل نے ہمیں باعزاز و اکرام ایک مکان میں اتارا، دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا ہمیں پھر بلا بھیجا، ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صندوقچہ زرنگا رمنگا کر کھولا اس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا۔ اس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا لپٹا ہوا نکالا اسے کھولا تو اس میں ایک سرخ تصویر تھی۔ مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوب صورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی۔ سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دو گیسو غایت حسن و جمال میں) ہرقل بولا انہیں پہچانتے ہو، ہم نے کہا: نہ، کہا یہ آدم

ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر وہ تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا اس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی مرد بسیار موئے سر مانند موئے قبطیان فراخ چشم کشادہ سینہ، بزرگ سر آنکھیں سرخ داڑھی خوبصورت پوچھا انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا نہ۔ کہا یہ نوح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ خوش چشم دراز بینی کشادہ پیشانی رخسارے ستے ہوئے سر پر نشان پیری ریش مبارک سپید نورانی تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے سانس لے رہی ہے مسکرا رہی ہے کہا: ان سے واقف ہو، ہم نے کہا نہ، کہا یہ ابراہیم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر اسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا اسے جو ہم نظر کریں تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر تھی بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، وہ بولا تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں، ہم نے کہا: ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم، یہ حضور کی تصویر پاک ہے، گویا ہم حضور کو حالت حیات دنیوی میں دیکھ رہے ہیں، اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا: اما انه آخر البیوت ولکنی عجلته لانظر ماعند کم، سنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھوں تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے، اس لئے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو تم ضرور پہچان لو گے، بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا اور یہی دیکھ کر اس حرمان نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے، اٹھا بیٹھا دم بخود رہا، واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون، والحمد للہ رب العالمین۔

ہمارا مطلب تو بحمد اللہ تعالیٰ یہیں پورا ہو گیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے، حلیہ ہائے منورہ پر اطلاع مسلمین کے لئے اس کا خلاصہ بھی مناسب یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں۔

پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی نکالی (دیگر

حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد مرغول موسخت گھونگر والے بال آنکھیں جانب باطن مائل تیز نظر ترش رو دانت باہم چڑھے ہونٹ سمٹا جیسے کوئی حالت غضب میں ہو، ہم سے کہا انہیں پہچانتے ہو؟ یہ موسی علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی صورت ان سے ملتی مگر سر میں خوب تیل پڑا ہوا پیشانی کشادہ پتلیاں جانب بینی مائل (سر مبارک مدور گول) کہا انہیں جانتے ہو؟ یہ ھارون علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں سر کے بال سیدھے قد میانہ چہرے سے آثار غضب نمایاں کہا: یہ لوط علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر اور خانے سے حریر سپید ایک تصویر نکالی گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی ناک اونچی رخسارے ہلکے چہرہ خوب صورت، کہا: یہ اسحٰق علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی صورت اسحٰق علیہ الصلوۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا۔ کہا یہ یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی رنگ گورا چہرہ حسین، ناک بلند قامت خوبصورت چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثار خشوع نمایاں رنگ میں سرخی جھلک تاباں، کہا: یہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد کریم اسمٰعیل علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے مشابہ تھی چہرہ گویا آفتاب تھا، کہا: یہ یوسف علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ باریک ساقین آنکھیں کم کھلی ہوئیں جیسے کسی کو روشنی میں چوندھ لگے پیٹ ابھرا ہوا قد میانہ تلوار حمائل کیے، مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض یوں ہے، حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت ودلکشی ٹپکتی، ساق وسرین خوب گول، کہا: یہ داؤد علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی فربہ سرین پاؤں میں طول گھوڑے پر سوار، کہا: یہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور یہ پردار گھوڑا جس کے ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھائے ہوئے ہے، پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی مرد جوان داڑھی نہایت سیاہ سر کے بال کثیر چہرہ خوب صورت آنکھیں حسین اعضا متناسب، کہا: یہ عیسی بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام ہیں۔ ہم نے کہا تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں؟ ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر کریم مطابق پائی، کہا آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھادے، حق سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر

تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام میں تھیں، ذو القرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ الصلوۃ والسلام کو دیں انہوں نے پارچہ ہائے حریر پر اتاریں کہ بعینہ وہی چلی آتی ہیں، سن لو خدا کی قسم! مجھے آرزو تھی، کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارہ کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا۔ پھر ہمیں عمدہ جائزے دیکر رخصت کیا اور ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحد اسلام تک پہونچا دیا، ہم نے آکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال عرض کیا، صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اسکا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں۔

(۲۸) حضور کے نام مبارک سے ظاہر کہ سب انبیاء کے بعد آئے

۳۳۶۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انااحمد ومحمد والحاشر والمقفی والخاتم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں احمد ہوں اور محمد اور تمام جہان کو حشر دینے والا اور سب انبیاء کے پیچھے آنیوالا اور نبوت ختم فرمانے والا۔ جزاء اللہ عدوہ ۶۹

(۲۹) حضرت عباس خاتم المہاجرین اور حضور خاتم النبیین

۳۳۷۰۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال: استاذن العباس بن عبد المطلب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الهجرة فقال له: یا عم! اقم مكانك

۳۳۶۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۴/٤ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۷۵/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸٤/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۹/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۹۹/۵ ☆ المعجم الصغیر للسیوطی، ۵۸/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۷٤ ☆

۳۳۷۰۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۳۵/۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۰/٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٦۹/۹ ☆ میزان الاعتدال للذهبی، ۹۲۷
لسان المیزان لابن حجر، ۱۳۲۹/۱ ☆

الذی انت فیہ ، فان اللہ یختم بک الھجرۃ کما ختم بی النبوۃ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کر کے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔اس کے جواب میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

اے چچا اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۳۷۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان فی محفل من اصحابہ اذجاء اعرابی من بنی سلیم قد صاد ضبا وجعلہ فی کمہ لیذھب بہ الی رحلۃ فیشویہ ویأکلہ ،فلما رأ الجماعۃ قال : ماھذہ؟قالوا: ھذاالذی یذکر انہ نبی فجاء حتی شق الناس ،فقال : واللات والعزی ! ماشتملت النساء علی ذی لھجۃ ابغض الی منک ولا امقت ، ولولا تسمینی قومی عجولا لعجلت الیک فقتلتک فسررت بقتلک الاحمر والاسود والابیض وغیرھم ،فقلت : یا رسول اللہ ! دعنی فاقوم فاقتلہ !فقال : یاعمر ! اماعلمت ان الحلیم کاد ان یکون نبیا، ثم اقبل علی الاعرابی فقال : ما حملک علی ان قلت ماقلت ، وقلت غیر الحق ولم تکرم مجلسی ؟ قال : و تکلمنی ایضا ۔ استخفافا برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؟ واللات والعزی ! لاٰامن بک او یو من بک ھذا الضب ،فاخرج الضب من کمہ وطرحہ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال : ان آمن بک ھذاالضب آمنت بک فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :یاضب ! فاجابہ الضب بلسان عربی مبین یسمعہ القوم جمیعا : لبیک وسعدیک یازین من وافی القیامۃ اقال ؛ من تعبد یاضب ؟ قال : الذی فی السماء عرشہ ، وفی الارض سلطانہ وفی البحر سبیلہ وفی الجنۃ رحمتہ وفی النار عذابہ ،قال: فمن انا یاضب ؟ قال : انت

۳۳۷۱۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱۳۴/۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۵۳۶۴، ۳۵۵/۱۲ ☆

رسول رب العالمین وخاتم النبیین ، وقد افلح من صدقك وقد خاب من كذبك ، قال الاعرابی :لااتبع اثراً بعد عین ، والله لقد جئتك وما علی ظهر الارض احد ابغض الی منك وانك الیوم احب الی من والدی ونفسی وانی لاحبك بداخلی وخارجی وسری وعلانیتی ،اشهد ان لااله الله وانك رسول الله ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کرکے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات و عزی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا، لبیك وسعدیك یازین من وافی یوم القیامة۔ میں خدمت وبندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت حضور نے فرمایا: من تعبد، تیرا معبود کون؟ عرض کی: الذی فی السماء عرشه وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه، وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں فرمایا فمن انا بھلا میں کون ہوں عرض کی انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقك وقد خاب من كذب حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا۔ اعرابی نے کہا ان آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔

(۴۰) چارپائے ختم نبوت کی گواہی دیتے ہیں

۳۳۷۲۔ عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو بخیبر حمار اسود فوقف بین یدیه فقال : من انت ؟ فقال : انا

۳۳۷۲۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۲/۱۳۸

عمرو ابن فلان كنا سبعة اخوة كلنا ركبنا الانبياء وانا اصغر هم وكنت لك ، فملكني رجل من اليهود فكنت اذا ذكرتك كبأت به ، فيوجعني ضربا ، فقال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فانت يعفور ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا، اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی تکلم میں آیا، ارشاد ہوا تیرا کیا نام ہے عرض کی: عمرو بن فلاں، ہم سات بھائی تھے، ہر ایک پر انبیاء کرام نے سواری کی، میں ان سب میں چھوٹا ہوں اور میں حضور کے لئے تھا، لیکن ایک یہودی کے قبضہ میں چلا گیا، جب مجھے حضور کی یاد آتی تو اسے گرا دیتا تھا، پھر وہ مجھے مارتا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جا آج سے تیرا نام یعفور ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو اپنے پاس رکھا، جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے، چوکھٹ پر سر مارتا، جب صاحب خانہ باہر آتا اسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں، جب حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئیں میں گر کر مر گیا۔

۳۳۷۳۔ **عن** ابی منظور رضی الله تعالىٰ عنه قال :لما فتح رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اظنه خيبراصاب حمارا اسود فكلمه فتكلم ،فقال : ما اسمك؟ قال :يزيد بن شهاب ،فذكر الحديث بطوله ، وان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سماه يعفوا ۔

حضرت ابومنظور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر فتح فرمایا تو ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا وہ جانور بھی تکلم میں آیا ارشاد ہوا تیرا نام کیا ہے عرض کی یزید بیٹا شہاب کا (حدیث پاک میں پورا واقعہ ہے) آپ نے اس کا نام یعفور رکھا۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں اس باب میں علامہ ابن جوزی کی لایعنی جرح وتنقید پر کان دھرنے کی ضرورت

۳۳۷۳۔ الاصابة لابن حجر، ۳۲۱/۷ ☆ اسد الغابة لابن الاثیر، ۲۰۴/۶

نہیں جیسی کہ ان کی عادت ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو موضوع کہہ دیا۔

اسی طرح گذشتہ حدیث جو اعرابی کی گوہ سے کلام کے بارے میں نقل ہوئی کہ اس بارے میں دحیہ نے خصائص میں کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

ان دونوں احادیث میں نہ تو کوئی خلاف شرع چیز ہے اور نہ اس کی سند میں کوئی کذاب، یا وضاع، یا متہم بالکذب ہے، پھر ان کے موضوع ہونے کا حکم کس بنیاد پر لگایا جا سکتا ہے۔

ہاں امام الشان علامہ عسقلانی نے حدیث ابی امنظور کی تضعیف کی ہے لیکن اس کا شاہد یہ حدیث معاذ موجود ہے، اسی لئے تو علامہ زرقانی نے فرمایا: زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہو سکتی ہے موضوع ہرگز نہیں۔

امام قسطلانی اور علامہ زرقانی نے اعرابی کی گوہ والی حدیث جسکو ابن عمر نے روایت کیا کے بارے میں فرمایا کہ حضور کے معجزات سے یہ کیا بعید کہ آپ سے جانور گویا ہوں، آپ کے معجزات تو اس سے کہیں زیادہ عظیم وجلیل ہیں، پھر یہ کہ اس حدیث میں کوئی منکر شرعی نہیں اور ائمہ حفاظ کبار نے اس حدیث کو روایت کیا۔

جیسے ابن عدی، ان کے شاگرد حاکم، اور ان کے تلمیذ امام بیہقی۔ جبکہ ان کے یہاں التزام ہے کہ موضوع کی روایت نہیں کرتے۔ اور امام دارقطنی، آخری بات یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہو سکتی ہے موضوع ہرگز نہیں جیسا کہ بعض کا گمان ہے۔

پھر اس حدیث کو کیونکر موضوع کہہ سکتے ہیں جبکہ اس کے دوسرے طریق میں ''محمد بن علی بن ولید السلمی''، موجود نہیں اور اس حدیث کو ابو نعیم نے روایت کیا، بلکہ اس کے مثل دوسری روایات ام المومنین عائشہ صدیقہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی آئی ہیں۔

اقول: یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ یہ دونوں حدیثیں امام خاتم الحفاظ سیوطی نے خصائص کبری میں نقل فرمائی ہیں اور اس کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ موضوع احادیث سے میں اپنی کتاب کو پاک رکھا ہے۔

نیز امام زرقانی نے: گوہ والی حدیث کو حضرت عبد اللہ بن عمر کی طرف منسوب کیا کہ اس سلسلہ میں انہوں نے علامہ قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ کی اتباع کی، اور ان سے پہلے علامہ

دمیری حیوۃ الحیوان میں بھی ابن عمر ہی سے روایت نقل فرما چکے ہیں۔

لیکن میں نے جامع کبیر و خصائص کبری میں دیکھا کہ امام سیوطی نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے۔ جیسا کہ گذرا۔ لہذا لفظ 'ابن' یا تو سہواً روایات میں زیادہ ہوگیا یا پھر حدیث حضرت ابن عمر کے طریق سے بھی مروی ہوئی، لہذا ہر ایک کی طرف نسبت روایت درست ہے اگر چہ اولی یہ ہی تھا کہ آخری راوی کا ذکر ہوتا، ایک دور کا احتمال یہ بھی ہے کہ روایت دونوں حضرات سے مستقل آئی ہو، لہذا اس صورت میں یہ روایت چھ صحابہ سے ہوگی۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم، ام المومنین عائشہ صدیقہ، معاذ بن جبل، عبد اللہ بن عمر، ابو ہریرہ، ابو منظور، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

یعنی ان جانوروں سے کلام فرمانا جنہوں نے حضور کے خاتم النبیین ہونے کی گواہی دی ان چھ حضرات سے مروی ہوا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنھم واللہ تعالیٰ اعلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۷۳

(۳۱) بشارتوں کے سوا نبوت سے کچھ باقی نہیں رہا

۳۳۷۴۔ **عن** ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لانبوۃ بعدی الاالمبشرات الرؤیاالصالحۃ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب۔ جزاء اللہ عدوہ ۷۳

۳۳۷۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لایبقی بعدی من النبوۃ شئ الاالمبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھاالعبد او تری لہ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہیگا مگر بشارتیں اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔ جزاء اللہ عدوہ ۷۳

۳۳۷۴۔

۳۳۷۵۔

۳۳۷۶۔ **عن** نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لاتقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون کذابا ، کلھم یزعم انہ نبی قبل یوم القیامۃ ۔

حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہوا۔ جزاء اللہ عدوہ اللہ ۷۴

(۳۲) حضرت علی حضور کے سچے نائب لیکن نبی نہیں

۳۳۷۷۔ **عن** امیر المؤ منین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما علی بمنزلۃ ھارون من موسی ، الا انہ لانبی بعدی ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی ایسا ہے جیسا موسی سے ھارون (کہ بھائی بھی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ جزاء اللہ عدوہ ۷۴

۳۳۷۸۔ **عن** زید بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما اٰخی بین اصحابہ فقال علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم : لقد ذھب روحی ، وانقطع ظھری حین رأیتك فعلت باصحابك ماقعلت غیری ، فان کان ھذا من سخط علی فلك العتبی والکرامۃ ،فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : والذی بعثنی بالحق مااخرتك الا لنفسی ،وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انہ لانبی بعدی ،وانت اخی ووارثی ، قال : وما ارث منك یا نبی اللہ ! قال : ماورثت الانبیاء من قبلی ،قال: وما ورثت الانبیاء من قبلك ؟ قال:

۳۳۷۶۔ الکامل لابن عدی، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۷۴

۳۳۷۷۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۴۵۳/۷ ☆ الکامل لا بن عدی،

کنز العمال للمتقی، ۳۲۹۳۴، ۶۰۷/۱۱ ☆

۳۳۷۸۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۰۳/۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵۳/۵

الدر المنثور للسیوطی، ۳۷۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۵۵۳

العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۲۱۵/۱ ☆

کتاب ربهم وسنة نبيهم ،وأنت معي في قصري في الجنة مع فاطمة ابنتي ، وانت اخي ورفيقي -

حضرت زید بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل مواخات صحابہ میں راوی جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھائی چارا کیا امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی یہ دیکھ کر کہ حضور نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا، یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمہیں خاص اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسی سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، تم میرے بھائی اور وارث ہو، امیر المومنین نے عرض کی مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی فرمایا جو اگلے انبیاء کو ملی عرض کی انہیں کیا ملی تھی؟ فرمایا: خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہوگے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔ جزء ۴، ۷۵ تا ۷۷

۳۳۷۹- عن عقيل بن ابي طالب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ياعقيل ! والله! انى لاحبك لخصلتين ، لقرابتك ،ولحب ابى طالب اياك ، واما انت ياجعفر ! فان خلقك يشبه خلقنى ، واما انت ياعلى فانت منى بمنزلة هارون من موسى غير انه لانبى بعدى ـ

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے، فرمایا: خدا کی قسم! میں تمہیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابو طالب کو تم سے محبت تھی! اور اے جعفر تمہارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ سے مشابہ ہیں۔ اور تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسی سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ جزء اللہ عدوہ ۷۵

۳۳۸۰- عن خليفة بن عبدة المنقرى قال : سالت محمد بن عدى بن ربيعة بن

۳۳۷۹- کنز العمال للمتقی، ۳۳۶۱۶، ۱۱/ ۷۳۹ ☆

۳۳۸۰- کنز العمال للمتقی، ۱۲/ ۳۹۷ ☆ دلائل النبوہ لابی نعیم، ۱/ ۹۲

سوائة بن خثعم بن سعد : كيف سماك ابوك فى الجاهلية محمداً ؟قال : اما انى سألت ابى عما سالتنى عنه فقال : خرجت رابع اربعة من بنى تميم انااحدهم وسفيان بن مجاشع ويزيد بن عمرو ابن ربيعة بن حرقوص بن مازن واسامةبن مالك بن جندب بن العنبر نريد زيد بن جفنة الغسانى بالشام ،فلما وردنا الشام نزلنا على غدير عليه شجرات وقربه قائم لديرانى فقلنا : لواغتسلنا من هذا الماء وادهنا ولبسنا ثيابنا ثم اتينا صاحبنافاشرف علينا الديرانى فقال : ان هذه للغة قوم ماهى بلغة اهل هذاالبلد ،فقلنا : نعم نحن قوم من مضر ،قال : من اى المضائر ؟ قلنا ؟من خندف ،فقال : اما انه سيبعث فيكم وشيكا نبى فسار عوا اليه وخذوا بحظكم منه ترشدوافانه خاتم النبيين ؟ فقلنا : مااسمه ؟ قال محمد، فلما انصرفنا من عند ابن جفنة ولد لكل واحد منا غلام فسماه محمد لذلك ـ

حضرت خلیفہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا؟ جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا۔ کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا جواب دیا کہ بنو تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے، ایک میں اور سفیان بن مجاشع یزید بن عمرو اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پیڑ تھے۔ ایک راہب نے اپنے دیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا: اولاد مضر سے کچھ لوگ ہیں کہا: سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت واطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے، ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا ؟ کہا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا، اس کا نام محمد رکھا۔ انتہی واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ ۔

(۳۴۴) ولادت رسول سے قبل ختم نبوت کی گواہی دی گئی

۳۳۸۱۔ عن عامر بن ربيعة العدى رضى الله تعالىٰ عنه قال : لقيت زيدبن عمرو بن نفيل ، وهو خارج من مكة يريد حراء يصلى فيها واذا هو قد كان بينه وبين قومه صرم فى طيب النهار وبدا اظهر من خلافهم واعتزل آلهتهم وما كان يعبد آباؤهم

۳۳۸۱۔ دلائل النبوة ... ۲/۱ ☆ الاصابة لابن حجر، ۹/۲ ٥٠

فقال زید بن عمر و:یا عامر انی خالفت قومی فاتبعت ملة ابراهیم خلیل الله و ما کان یعبد ابنه اسمٰعیل علیهما السلام من بعده وما کان یصلون الی هذه القبلة فانا انتظر نبیا من ولد اسمعیل من بنی عبد المطلب اسمه احمد ولا ارانی ادرکته فانا یاعامر اومن به واصدقه واشهد انه النبی، فان طالت بك المدة فرایتة فاقرأه منی السلام وساخبرك یاعامر مانعته حتی لایخفی علیك، قلت: هلم قال هو رجل لیس بالقصیر، ولا بالطویل، ولا بکثیر الشعر ولا بقلیله، ولیس تفارق عینیه حمرة وخاتم النبوة بین کتفیه واسمه احمد وهذا البلد مولده ومبعثه حتی یخرجه قومه منها ویکرهون ماجاء به حتی یهاجر الی یثرب فیظهر امره،فایاك ان تخدع عنه فانی بلغت البلاد کلها اطلب دین ابراهیم الخلیل علیه السلام و کل من اسئل من الیهود والنصاری والمجوس، یقول هذاالدین وراءك وینعتونه مثل مانعته لك ویقولون لم یبق نبی غیره قال عامر فوقع فی نفسی الاسلام من یومئذ فلماتنبأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کنت اخبرت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بما اخبرنی به زید بن عمرو بن نفیل فترحم علیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال لقد رایته فی الجنة یسحب ذیلاله او ذیولا۔

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہ موحدان ومومنان عہد جاہلیت سے تھے،طلوع آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اسی زمانے میں توحید الٰہی ورسالت حضرت ختمی پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت دیتے،حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا،مکہ معظمہ سے کوہ حرا کو جاتے تھے انہوں نے قریش کی مخالفت اور ان کے معبودان باطل سے جدائی کی تھی،اس پر آج ان سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی مجھے دیکھ کر بولے:اے عامر!میں اپنی قوم کا مخالف اور ملت ابراہیم کا پیرو ہوا،اسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم پوجتے تھے۔میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمٰعیل اور اولاد عبدالمطلب سے ہوں گے،ان کا نام پاک احمد ہے۔میرے خیال میں ان کا زمانہ نہ پاؤں گا،میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا اور ان کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں،تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ انہیں پاؤ تو میرا اسلام انہیں پہنچانا،اے عامر!میں تم سے ان کی نعت وصفت بیان کئے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو،درمیانہ قد ہیں سر کے بال کثرت وقلت میں معتدل ان

کی آنکھوں میں ہمیشہ سرخ ڈورے رہیں گے ان کے شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے ان کا نام احمد اور یہ شہر ان کا مولد ہے یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی۔ ان کی قوم انہیں مکہ میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا۔ وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے وہاں سے ان کا دین ظاہر و غالب ہوگا۔ دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آ کر ان کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔ کہ میں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا، یہود و نصاری اور مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ ان کے سوا کوئی نبی نہ رہا۔ عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوۃ والثناء کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔

۳۳۸۲۔ **عن** مغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه فى خروجه الى المقوقس مع ابن مالك وانهم لما دخلوا على المقوقس قال لهم كيف خلصتم الى من طلبتكم ومحمد واصحابه بينى وبينكم قالوا لصقنا با لبحر وقد خفنا ه على ذلك قال كيف صنعتم فيما دعاكم اليه قالوا ماتبعه منا رجل واحد قال: لم؟ قالوا جاء نا بدين محدد لايدين به الاباء ولايدين به الملك ونحن على ما كان عليه آباء نا قال كيف صنع قومه قال اتبعه احداثهم وقد لاقاه من خالفه من قومه وغيرهم من العرب فى مواطن مرة تكون عليهم الدبرة ومرة تكون له قال الا تخبروننى وتصدقوننى الى ماذا يدعو قالوا يدعو الى ان نعبد الله وحده لاشريك له ونخلع ما كان يعبد الاباء ويدعو الى الصلوة والزكوة قال: وما الصلوة والزكوة قال هما وقت يعرف وعدد ينتهى قال يصلون فى اليوم والليل خمس صلوات كلها لمواقيت وعدد سموه له ويؤدون من كل ما بلغ عشرين مثقالا واخبر وه بصدقة الاموال كلها قال افرأيتم اذا اخذها اين يضعها، قالوا يردها على فقرائهم ويامر بصلة الرحم ووفاء العهد وتحريم الربا والزنا والخمر ولا يا كل ماذبح لغير الله تعالىٰ قال: هو نبى مرسل الى الناس كافة ولو اصاب القبط والروم تبعوه وقد

۳۳۸۲۔ دلائل النبوة لابى نعيم، ۲۱/۱

امرهم بذلك عيسى بن مريم وهذاالذى تصفون منه بعث به الانبياء من قبله وستكون له العاقبة حتى لا ينازعه احد ويظهر دينه على منتهى الخف والحافر ومنقطع البحور ويوشك قومه يدافعونه بالرماح قال: قلنا لودخل الناس كلهم معه مادخلنا قال فانفض راسه وقال انتم فى اللعب ۔ثم قال: كيف نسبه فى قومه ؟قلنا هو اوسطهم نسبا قال كذلك المسيح والانبياء عليهم السلام تبعث فى نسب قومها قال كيف صدقه فى حديثه قال قلنا ما يسمى الا الامين من صدقه قال: انظر وا فى امر كم اترونه يصدق فيما بينكم وبينه ويكذب على الله قال: فمن اتبعه قلنا الاحداث قال هم اتباع المسيح و الانبياء قبله قال: فما فعلت يهود يثرب فهم اهل التوراة قلنا خالفوه فاوقع بهم فقتلهم وسباهم وتفرقوا فى كل وجه قال هم حسدة حسدوه اما انهم يعرفون من امره مثل مانعرف قال المغيرة فقمنا من عنده وقد سمعنا كلاماً ذللنا لمحمدصلى الله تعالىٰ عليه وسلم، وخضعنا وقلنا ملوك العجم يصدقونه ويخافونه فى بعد ارحامهم منه ونحن اقرباؤه وجيرانه لم ندخل معه قد جاء نا داعيا الى منازلنا ۔قال المغيرة :فرجعنا الى منازلنا فاقمت بالاسكندرية لاادع كنيسة الادخلتها وسألت اساقفها من قبطها وورومها عما يجدون من صفة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وكان اسقف من القبط هو رأس كنيسة ابى غنى ،، كانوا ياتونه بمرضاهم فيدعولهم لم اراحدا قط يصلى الصلوات الخمس اشد اجتهادا منه فقلت اخبرنى هل بقى احد من الانبياء قال نعم وهو آخر الانبياء ليس بنيه وبين عيسى ابن مريم احد وهو نبى قد امرنا عيسى باتباعه وهو النبى الامى العربى اسمه احمد ليس بالطويل ولا بالقصير فى عينيه حمرة ليس بالابيض ولا بالادم يعفى شعره ويلبس ماغلظ من الثياب ويجتزى بما لقى من الطعام سيفه على عاتقه ولايبالي من لاقى يباشر القتال بنفسه ومعه اصحابه يفدونه بانفسهم هم له اشد حبا من اولا دهم وآبائهم يخرج من ارض القرظ ومن حرم ياتى الى حرم يهاجر الى ارض سباخ ونخل يدين بدين ابراهيم عليه السلام، قال المغيرة بن شعبة: زدنى فى صفته قال: ياتزر على وسطه ويغسل اطرافه ويخص بما لا يخص به الانبياء قبله، كان النبى يبعث الى قومه ويبعث الى الناس كافة وجعلت له الارض مسجدا وطهو را، اينما ادركته الصلوة تيمم وصلى ومن كان قبله مشددا عليهم لايصلون الافى الكنائس والبيع ،قال المغيرة فوعيت ذلك كله من قوله وقول غيره فرجعت الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاسلمت ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہ مصر میں راوی جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح وتصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ذلیل وخاضع کردیا، ہم نے کہا سلاطین عجم ان کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم توان کے رشتہ داران کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے۔ پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا گھر کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو۔ ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اس سے پوچھا: آیا پیغمبروں میں سے کوئی رہا؟ وہ بولا: ہاں، ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی امی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر اس نے حلیہ شریفہ ودیگر فضائل لطیفہ ذکر کیے، مغیرہ نے فرمایا اور بیان کر، اس نے اور بتائے از انجملہ کہا انہیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے، ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے، مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا۔

(۴۳) احبار یہود نے ولادت سے پہلے ختم نبوت کی گواہی دی

۳۲۸۲۔ عن حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انی واللہ لغلام یفع ابن سبع سنین او ثمان سنین اعقل کل ماسمعت، اذ سمعت یہودیا یصرخ علی اطم یثرب: یامعشر یہود طلع اللیلۃ نجم احمد الذی ﷺ بہ ولد ھذا کوکب احمد قد طلع ھذا کوکب لایطلع الا بالنبوۃ ولم یبق من الانبیاء الا احمد۔

حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات، وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی کیا

۳۲۸۲۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم ، ۱/۱۶ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱/۱۱۰
کنز العمال للمتقی، ۱۲/۴۹٤ ☆

دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چیخ رہا ہے۔ لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا: یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا یہ ستارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۲۰

۳۳۸۴۔ **عن** حویصة بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کناو یهود فینا کانوا یذکرون نبیا یبعث بمکة اسمه احمد ولم یبق من الانبیاء غیره وهو فی کتبنا۔

حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کیا کرتے جو مکہ میں مبعوث ہونگے ان کا نام پاک احمد ہے،اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۱

۳۳۸۵۔ **عن** سعد بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: احبار یهود بنی قریظة والنضیر یذکرون صفة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فلما طلع الکوکب الاحمر اخبروا انه لانبی بعده اسمه احمد ومهاجره الی یثرب فلما قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المدینة ونزلها انکروا وحسدوا وبغوا۔

حضرت سعد بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے علماء حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کا نام پاک احمد ہے، ان کی ہجرت گاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لاکر رونق افروز ہوئے یہود براہ حسد و بغاوت منکر ہوگئے،فلما جاء هم ماعرفوا کفروا به فلعنة اللہ علی الکافرین۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۱

۳۳۸۶۔ **عن** زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: یااهل یثرب قد ذهب واللہ نبوة بنی اسرائیل هذا نجم قد طلع بمولد احمد وهو نبی آخر الانبیاء ومهاجره الی

۳۳۸۴۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۱/۱۷

۳۳۸۵۔ دلائل النبوة لابی نعیم،

۳۳۸۶۔ دلائل النبوة لابی نعیم،

یثرب ۔

اے اہل مدینہ خدا کی قسم! بنی اسرائیل کی نبوت گئی ولادت احمد کا تارا چمکا، وہ سب سے پچھلے نبی ہیں، مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۲۱

۳۳۸۷۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ قال سمعت ابی مالک بن سنان یقول جئت بنی عبد الاشہل یوما لاتحدث فیہم ونحن یومئذ فی ھدنۃ من الحرب فسمعت یوشع الیہودی یقول اظل خروج نبی یقال لہ احمد یخرج من الحرم فقال لہ خلیفۃ بن ثعلبۃ الاشہلی کالمستھزی بہ ماصفتہ قال رجل لیس بقصیر ولا بالطویل فی عینیہ حمرۃ یلبس الشملۃ ویرکب الحمار سیفہ علی عاتقہ و ھذاالبلد مھاجرہ قال :فخرجت علی قومی بنی خدرۃ وانا یومئذ ویوشع یقول ھذا وحدہ کل یھود یثرب، تقول ھذا قال ابی مالک بن سنان فخرجت حتی جئت بنی قریظۃ فاجد جمعا فتذاکروا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال الزبیر بن باطاقۃ قد طلع الکوکب الاحمر الذی لم یطلع الا بخروج نبی وظھورہ ولم یبق احد الا احمدوھذہ مھاجرہ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبد الاشہل میں بات چیت کرنے گیا یوشع یہودی بولا اب وقت آلگا ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، حرم سے تشریف لائیں گے، ان کا حلیہ ووصف یہ ہوگا، میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا، میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک ہو رہا تھا، ان میں سے زبیر بن باطا نے کہا: بیشک سرخ ستارہ طلوع ہو کر آیا، یہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت وظہور پر چمکتا ہے اور اب میں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۲

۳۳۸۸۔ عن ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :کان

۳۳۸۷۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱/۱۸ ☆

۳۳۸۸۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱/۱۰۸ ☆ المستدرک للحاکم،

یہودی قد سکن مکة یتجر بها ، فلما کانت اللیلة التی ولد فیها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، قال فی مجلس من قریش : یامعشر قریش ! هل ولد فیکم اللیلة مولود ؟ فقال القوم : واللہ مانعلمه قال : اللہ اکبر ، اما اذا اخطأکم فلاباس ، انظروا واحفظوا مااقول لکم : ولد هذه اللیلة نبی هذه الامة الاخیرة بین کتیفه علامة ۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک یہودی بغرض تجارت رہتا، جس رات حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا، انہوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، کہا جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہو، اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۲

(۹) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

بین کتفی آدم مکتوب محمد رسول اللہ خاتم النبیین، آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے۔

محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ " انه قال اول من یاخذ حلقه باب الجنة فیفتح له محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ثم قرأ آیة من التوراة اخر یاقدماها الاولون والآخرون، یعنی انہوں نے کہا سب سے پہلے جو دروازہ جنت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا پس اس کے لئے دروازہ کھولا جائے گا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر توریت مقدس کی آیت پڑھی کہ سب سے پہلے مرتبے میں سابق زمانے میں لاحق یعنی امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۹ تا ۱۰

حضرت کعب احبار نے فرمایا :۔

میرے باپ اعلم علمائے توراۃ تھے، اللہ عزوجل نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر اتارا اس کا علم ان کے برابر کسی کو نہ تھا، وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا: اے میرے بیٹے! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ

چھپائی مگر ہاں دو ورق روک رکھے ہیں، ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آپہنچا، میں نے اس اندیشہ سے تجھے ان دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو تو تو اس کی پیروی کرلے، یہ طاق تیرے سامنے ہے، میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگادی ہے، ابھی ان سے تعرض نہ کرنا نہ انہیں دیکھنا، جب وہ جلوہ فرما ہو، اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا تو تو آپ ہی اس کا پیرو ہو جائیگا، یہ کہہ کر وہ مرگئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے، مجھے ان دونوں ورقوں کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا اوراق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے "محمد رسول الله خاتم النبيين لانبي بعده مولده بمكة ومهاجره بطيبة الحديث"۔

محمد اللہ کے رسول ہیں سب انبیاء کے خاتم ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کی پیدائش مکے میں اور ہجرت مدینے کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۱۶ تا ۱۷

شرح شفا میں سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا، السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا باطن، میں نے فرمایا: اے جبریل! یہ صفات تو اللہ عزوجل کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سے مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں، جبریل نے عرض کی: اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء ومرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی، اپنے نام ووصف سے حضور کے نام ووصف مشتق فرمائے۔

وسماك بالاول لانك اول الانبياء خلقا وسماك بالآخر لانك آخر الانبياء في العصر وخاتم الانبياء الى آخر امم۔

حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں موخر خاتم الانبیاء ونبی امت آخرین ہیں۔ باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا۔ پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا، میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجی اور ہزار سال بھیجی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا

سورج۔ حضور کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور وغلبہ دیا اور حضور کی شریعت وفضیلت کو تمام اہل سمٰوٰت وارض پر ظاہر وآشکارا کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پرنور پر درود نہ بھیجی ہو، اللہ حضور پر درود بھیجے۔ فربك محمود وانت محمد وربك الاول والاخر والظاهر والباطن وانت الاول والاٰخر والظاهر والباطن، پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، حضور کا رب اول وآخر وظاہر وباطن ہے اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

الحمد لله الذى فضلني على جميع النبيين حتى فى اسمي، وصفتي،" سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام وصفت میں، ذكره القارى فى شرح الشفاء فقال قدروى التلمستانى عن ابن عباس الخ اقول ظاهره انه اخرجه بسنده فان الاسناد ماخوذ فى مفهوم الرواية كما قاله الزرقانى فى شرح المواهب ولعل الظاهر ان فيه تجريد او المراد اورد وذكر، و الله تعالىٰ اعلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۶ تا ۳۷

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم درود شریف کے ایک صیغہ بلیغہ میں فرماتے ہیں:۔

اجعل شرائف صلاتك ونوامى بركاتك ورافة تحننك على محمد عبدك ورسولك الخاتم لما سبق والفاتح لما اغلق، الٰہی اپنی بزرگ درودیں اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۴۱

امام اجل فقیہ محدث ابو اللیث سمرقندی تنبیہ الغافلین میں فرماتے ہیں:۔

حدثنا ابوبكر محمد بن احمد ثنا ابو عمر ان حدثنا عبد الرحمن ثنا داؤد ثنا عباس بن الكثير عن عبد خير على بن طالب رضى الله تعالىٰ عنه، جب سورۃ "اذا جاء نصر الله" حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض وصال میں نازل ہوئی حضور فوراً برآمد ہوئے، پنجشنبہ کا دن تھا منبر پر جلوس فرمایا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ مدینے میں ندا کردو، لوگو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصیت سننے چلو، یہ آواز سنتے ہی سب چھوٹے بڑے جمع

ہوئے گھروں کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیئے یہاں تک کہ کواریاں پردے سے نکل آئیں حدیہ کہ مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمار ہے ہیں اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو، پھر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر قیام فرما کر حمد و ثنائے الٰہی بجالائے، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر درود بھیجی پھر ارشاد ہوا۔

انا محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ھاشم العربی الحرمی المکی لا نبی بعدی الحدیث، میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم عربی صاحب حرم محترم و مکہ معظمہ ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہذا مختصر۔

اللہ اللہ ایک وہ دن تھا کہ مدینہ طیبہ میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی دھوم ہے۔ زمین و آسمان میں خیر مقدم کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ خوشی و شادمانی ہے کہ درودیوار سے ٹپکی پڑتی ہے، مدینہ کے ایک ایک بچہ کا دمکتا چہرہ انار دانہ ہو رہا ہے، باچھیں کھلی جاتی ہیں، دل ہیں کہ سینوں میں نہیں سماتے، سینوں پر جامے تنگ، جاموں میں قبائے گل کا رنگ، نور ہے جھما جھم برس رہا ہے، فرش سے عرش تک نور کا بقعہ بنا ہے، پردہ نشیں کنواریاں شوق دیدار محبوب کردگار میں گاتی ہوئی باہر آئی ہیں کہ۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

بنی نجار کی لڑکیاں کوچے کوچے محو نغمہ سرائی ہیں کہ۔

نحن جوار من بنی النجار
یا حبذا محمد من جار

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے مجلس آخری وصیت ہے، مجمع تو آج بھی وہی ہے بچوں سے بوڑھوں تک مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے، ندائے بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بھر نے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دیئے ہیں، دل کمھلائے، چہرے مرجھائے، دن کی روشنی دھیمی پڑ گئی کہ آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے، آسمان پژمردہ، زمین افسردہ، جدھر دیکھو سناٹے کا عالم،

انتا ازدحام اور ہو کا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے روئے حق نما تک کس حسرت و یاس کے ساتھ جائیں! ا، رضعف نومیدی سے ہلکان ہو کر بیخودانہ قدموں پر گر جاتی ہیں، فرط ادب سے لب بند، مگر دل کے دھوئیں سے یہ صدا بلند۔

کنت السواد لنا ظری

فعمی علیك الناظر

من شاء بعدك فلیمت

فعلیك كنت احاذر

اللہ کا محبوب، امت کا راعی، کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے، شان رحمت کو ان کی جدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج امنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی، جس خدمت کو ملک العرش نے بھیجا تھا بااحسن الوجوہ انجام کو پہونچی۔

نوح کی ساڑھے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت۔

یہاں بیس تیس ہی سال میں بحمد اللہ یہ روز افزوں کثرت۔ کنیز و غلام جوق جوق آرہے ہیں جگہ بار بار تنگ ہوتی جاتی ہے۔ دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے آنے والوں کو جگہ دو۔ آنے والوں کو جگہ دو۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہو لیا ہے سلطان عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے بعد حمد و صلوۃ اپنے نسب و نام و قوم مقام و فضائل عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے۔ مسلمانو! خدارا پھر مجلس میلاد اور کیا وہی دعوت عامہ وہی مجمع تام وہی منبر و قیام وہی بیان فضائل سید الانام علیہ و علی الہ الصلوۃ والسلام، مجلس میلاد اور کس شی کا نام مگر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب مٹانے سے کام۔

ربنا الرحمن المستعان و به الاعتصام و علیه التكلان۔

جزاء اللہ عدوہ ۶۹ تا ۷۲

سنن بیہقی میں حدیث طویل حضرت ابن زمل جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نماز صبح پاؤں بدلنے سے پہلے ستر بار فرماتے، سبحان الله وبحمده و استغفر الله ان الله كان توابا۔

پھر فرماتے یہ ستر سات سو کے برابر ہیں، بڑا بے خیر ہے جو ایک دن میں سات سو سے

زیادہ گناہ کرے یعنی ہر نیکی کم از کم دس ہے، من جاء بالحسنة فله عشر امثالها، تو یہ ستر کلمے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر نیکی کم از کم بدی کو محو کرتی ہے، ان الحسنات يذهبن السيات، تو اس کے پڑھنے والے کی نیکیاں ہی غالب رہیں مگر وہ کہ دن میں سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہوگا، وحسبنا الله ونعم الوكيل۔

پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے کسی نے کچھ دیکھا ہے؟ ابن زمل نے عرض کی: یارسول اللہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے، فرمایا: بھلائی پاؤ اور برائی سے بچو، ہمیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر برا، رب العالمین کے لئے ساری خوبیاں ہیں خواب بیان کرو۔ انہوں نے عرض کی: میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر بیچ شارع عام میں چل رہے ہیں ناگہاں اس راہ کے لبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا، اس کا لہلہاتا سبزہ چمک رہا ہے، شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے، اس میں ہر قسم کی گھاس ہے، پہلا ہجوم آیا جب اس سبزہ زار پر پہونچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پر ڈالے چلے گئے، ادھر ادھر اصلا نہ پھرنے، اس مرغزار کی طرف کچھ التفات نہ کیا۔ پھر دوسرا اہلا آیا کہ پہلوں سے کئی گنا زائد تھا، جب سبزہ زار پر پہونچے تکبیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی اس چراہ گاہ میں چرانے بھی لگا اور کسی نے چلتے ایک مٹھا لے لیا، پھر روانہ ہوئے۔ پھر عام ازدحام آیا جب یہ سبزہ زار پر پہونچے تکبیر کہی اور بولے: یہ منزل سب سے اچھی ہے، یہ ادھر ادھر پڑ گئے میں ماجرا دیکھ کر سیدھا راہ پڑ لیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اس کے سب سے اونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں، حضور کے آگے ایک سال خوردلاغر ناقہ ہے، حضور اس کے پیچھے تشریف لیجاتے ہیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ راہ نرم ووسیع ہدایت ہے، جس پر میں تمہیں لایا اور تم اس پر قائم ہو، اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے، میں اور میرے صحابہ چلے گئے کہ دنیا سے اصلا علاقہ نہ رکھا نہ اسے ہم سے تعلق ہوا اور نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں چاہا، پھر دوسرا ہجوم ہمارے بعد آیا وہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہے ان میں سے کسی نے چرایا کسی نے گھاس کا مٹھا لیا اور نجات پاگئے پھر بڑا ہجوم آیا وہ سبزہ زار میں داہنے بائیں پڑ گئے، تو انا للہ وانا الیہ راجعون، اور اے ابن زمل تم اچھی راہ پر چلتے رہو گے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے

کا منبر جس کے درجۂ اعلی پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں، واما الناقة التی رأیت ورایتنی اتبعها فهی الساعة علینا تقوم لانبی بعدی ولا امة بعد امتی، اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری امت کے بعد کوئی امت، صلی اللہ علیك وعلی امتك اجمعین وبارك وسلم وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین ۔

جزاالله عدوه، ۷۷
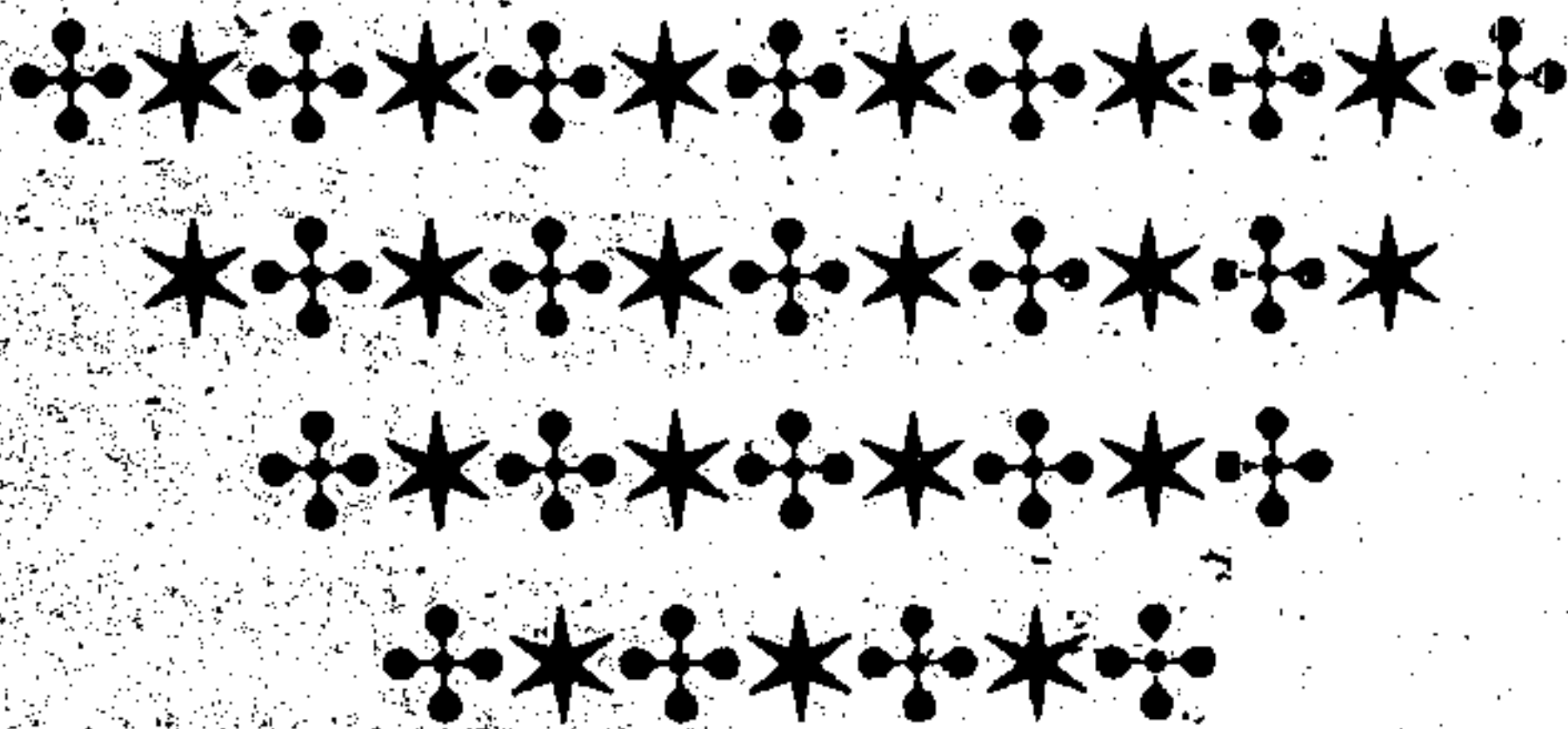
۱۲۔ ولادت، بعثت، وصال

(۱) حمل مبارک وولادت مبارکہ

۳۳۸۹۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی اللہ تعالیٰ عنهم قال : حمل برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی عاشوراء المحرم وولد یوم الاثنین ثنتی عشرة من رمضان ـ

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حمل مبارک عاشورۂ محرم میں ہوا، اور ولادت ۱۲/ رمضان المبارک بروز پیر ہوئی۔ ۱۲م

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: فیه مسیب بن شریك ضعیف جدا ۔ اور صحیح یہ ہے کہ ماہ حج کی بارہویں تاریخ۔ هكذا صححه فی المدارج ـ

اس کی مؤید ہے حدیث ابن سعد وابن عساکر، کہ زن خثعمیہ نے حضرت عبد اللہ کو اپنی طرف بلایا، رمی جمار کا عذر فرمایا، بعد رمی حضرت آمنہ سے مقاربت کی اور حمل اقدس مستقر ہوا۔ پھر خثعمیہ نے دیکھ کر کہا: کیا ہم بستری کی؟ فرمایا: ہاں، کہا: وہ نور کہ میں نے آپ کی پیشانی سے آسمان تک بلند دیکھا تھا نہ رہا، آمنہ کو مژدہ دیجئے کہ ان کے حمل میں افضل اہل زمین ہے۔

ظاہر ہے کہ رمی جمار نہیں ہوتی مگر حج میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۱۲/۴۴

(۲) حضور پیر کے دن پیدا ہوئے

۳۳۹۰۔ عن ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صوم الاثنین والخمیس ؟قال : ذاك یوم ولدت فیه وانزل علی فیه ـ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۳۸۹۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ☆

۳۳۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۹۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۳۵۳

نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کو روزہ رکھو، کہ اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۱۲/۲۵

(۳) حضور کی بعثت قیامت کے قریب ہوئی

۳۳۹۱۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالی عنه قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : بعثت انا والساعة کهاتین ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے قریب مبعوث ہوا۔ ۱۲م

(۴) حضور اور حضرت عیسی کے درمیان کوئی نبی نہیں

۳۳۹۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا اولی الناس بعیسی بن مریم علیهما الصلوة والسلام فی الدنیا والآخرة ،لیس بینی وبینه نبی ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا وآخرت میں سب سے زیادہ عیسی ابن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کا قریبی ولی ہوں۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ فتاوی رضویہ ۱۲/۲۷

(۵) حالات وصال اقدس

۳۳۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما ثقل النبی صلی الله

۳۳۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱۳۱/۸ ☆ الصحیح لمسلم، فتن، ۱۳۵ ☆ الجامع للترمذی، ۲۲۲٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲٤/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۰٦/۳

۳۳۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب واذکر فی الکتاب مریم، ٤۹۰/۱ الصحیح لمسلم، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱۹/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱٦۲/۱

۳۳۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مرض النبی ﷺ و وفاته، ٦٤۱/۲ الطبقات الکبری لابن سعد، ۸۳/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱٤۹/۸

تعالیٰ علیه وسلم وجعل یتغشاه الكرب فقالت فاطمة الزهراء رضی الله تعالیٰ عنها : واكرب اباه ! فقال : ليس على ابيك كرب بعد اليوم ،فلما مات ، قالت : يا ابتاه ! اجاب ربادعاه ،یاابتاه ! من جنة الفردوس ماواه ،یابتاه ! الى جبرئيل ننعاه ، فلما دفن قالت فاطمة الزهراء : یاانس !اطابت انفسكم ان تحثوا على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم التراب ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرض سے گرانی ہوئی ، بے چینی نے غلبہ کیا، حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: ہائے میرے باپ کی بے چینی! سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے بعد تیرے باپ پر کبھی کسی قسم کی بے چینی نہیں، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا، حضرت بتول زہراء نے کہا: اے میرے باپ! اللہ کے بلانے پر تشریف لے گئے، اے باپ میرے! وہ کہ فردوس کے باغ میں جنکا ٹھکانا ہے، اے باپ میرے! ہم ان کے انتقال کی مصیبت جبریل سے بیان کرتے ہیں، جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفن کر چکے حضرت بتول زہراء نے فرمایا: اے انس! تمہارے دلوں نے کیونکر گوارہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو خاک میں پنہاں کرو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کلمات نہ صیحہ وفریاد کے طور پر کہے، نہ ان میں کوئی غلطی، نہ بے تحقیق وصف بیان فرمایا، نہ کوئی کلمہ شکایت رب العزت وناراضی قضائے الٰہی پر دال تھا، لہذا اس میں کوئی وجہ ممانعت نہیں۔ اس سے جواز نوحہ ثابت نہ کرے گا مگر جاہل، واللہ الهادی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۷۴/۹

۳۳۹۴۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لما دخل بيتي واشتد وجعه قال : اهريقوا على من سبع قرب لم تحلل اوكيتهن ، لعلى اعهد الى الناس ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور

۳۳۹۴۔ الجامع الصحيح للبخاری، ۸۵۰/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۱/۶

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرہ اقدس میں تشریف لائے اور مرض نے شدت اختیار کی تو فرمایا: مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ جن کا منہ نہ باندھا گیا ہو۔ تاکہ لوگوں کو کچھ وصیت کر سکوں۔ ۱۲م
فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۵

(۶) تاریخ وصال اقدس

۳۳۹۵۔ **عن** عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم : مات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ مضت من ربیع الاول ۔

حضرت عمر بن علی اوسط زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال اقدس ۱۲/ ربیع الاول شریف کو ہوا۔
فتاوی رضویہ ۱۲/۲۷

۳۳۹۶۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حیاتی خیرلکم وموتی خیرلکم ، اما حیاتی فاحدث لکم ، واماموتی فتعرض علی اعمالکم عشیۃ الاثنین والخمیس۔ فما کان من عمل صالح حمدت اللہ علیہ ، وما کان من عمل سیئ استغفرت لکم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری حیات اقدس اور وصال مبارک دونوں تمہارے لئے خیر ہیں، حیات اس لئے کہ میں تمہیں اچھی باتیں بتاتا ہوں، اور وصال اس لئے کہ مجھ پر تمہارے اعمال پیر اور جمعرات کی شب میں پیش ہوتے رہینگے، اگر اچھے اعمال ہونگے تو ان پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کروں گا، اور اعمال بد ہونگے تو مغفرت کی دعا کروں گا۔ ۱۲م

۳۳۹۷۔ **عن** بکربن عبد اللہ المزنی التابعی الثقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حیاتی خیرلکم ، تحدثون ویحدث

۳۳۹۵۔ الطبقات الکبری لا بن سعد، ☆
۳۳۹۶۔ الکامل لا بن عدی، ۲/۷۶ ☆
۳۳۹۷۔ البدایۃ والنهایۃ لا بن کثیر، ۵/۲۷۵ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۴۳۲
المطالب العالیۃ لا بن حجر، ۳۸۵۳، ☆ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۰۳، ۱۲/۴۰۷

لكم ،فاذا انامت كانت وفاتي خيرالكم ،تعرض على اعمالكم ،فاذا رأيت خيرا حمدت الله ،وان رأيت شرا استغفرت الله لكم ۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری حیات اقدس تمہارے لئے خیر ہے کہ تم دین کی باتیں پوچھتے ہو اور تمہیں اسکا جواب ملتا ہے، جب میرا وصال ہوگا تو وہ بھی تمہارے لئے خیر ہوگا، کہ مجھ پر تمہارے اعمال پیش ہونگے، میں اچھے اعمال دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گا، اور برے اعمال ہونگے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کروں گا۔ ۱۲ م

السیرۃ الوضیہ ۲۹

****

****

****

۱۳۔ اخلاق،شمائل،تبرکات

(۱) خوشبو کا استعمال حضور کو پسند تھا

۳۳۹۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : حبب الى من دنيا كم ثلثة ، النساء ، والطيب ، وجعلت قرة عينى فى الصلوة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری دنیا میں سے تین چیزوں کی محبت میرے دل میں ڈالی گئی ، نکاح، خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لايرد الطيب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو کی چیز رد نہ فرماتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۹/۲۲۶

۳۳۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۲۸ ☆ المستدرک للحاکم، ۲/۱۶۰
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۱۱۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۳۱۱
الکامل لابن عدی، ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۴۰۵
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۲۲ ☆ الشفا للقاضی، ۱/۱۹۴
کنز العمال للمتقی ۱۸۹۱۳، ۷/۲۸۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۰
الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲۶۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۵/۴۵۶
التفسیر للقرطبی، ۲/۱۴ ☆ الاسرار المرفوعہ للقاری، ۱۷۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۲۳ ☆

۳۳۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری باب ما لا یرد من الھدیۃ، ۱/۳۵۱
الجامع الصحیح للترمذی، ☆ باب ماجاء فی کراھیۃ رد الطیب، ۱/۱۰۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۳۳ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/۲
شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۲۹۰، ۷/۱۲۲
فتح الباری لابن حجر، ۵/۲۰۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۹/۴۶
تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۱/۱۷۵ ☆

۳۴۰۰۔ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من عرض عليه ريحان فلايرده ، فانه خفيف المحمل طيب الريح ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جسکوخوشبودارنباتات یاپھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تواسے ردنہ کرے کہ اسکابوجھ ہلکااور بواچھی۔ ہادی الناس ۳۷

(۲) حضور کی سادہ زندگی

۳۴۰۱۔ عن عروة بن الزبير رضی الله تعالیٰ عنهما ان ام المومنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت لی : والله يابن اختی ! انا كنا لننظر الی الهلال ثم الهلال ثم الهلال ثلثة اهله فی شهرين وما اوقد فی ابيات النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نار ،قلت : ياخالة ! فما كان يعيشكم ؟ قالت : الاسود ان التمر والماء۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھانجے! خدا کی قسم! ہم ایک ہلال دیکھتے، پھر دوسرا پھر تیسرا، دومہینوں میں تین چانداور کاشانہائے نبوت میں آگ روشن نہ ہوتی، میں نے عرض کی: اے خالہ جان! پھر اہلبیت کرام مہینوں کیا کھاتے تھے، فرمایا: بس دو سیاہ چیزیں۔ چھوارے اور پانی۔ فتاوی رضویہ جدید ۳/۲۴۳

(۳) حضوراچھے اخلاق کی تعلیم کے لئے مبعوث ہوئے

۳۴۰۲۔ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : انما بعثت لاتمم مكارم الاخلاق ۔

۳۴۰۰۔ الصحيح لمسلم، باب استعمال المسك، ۲/۲۳۹
شرح السنة للبغوی، ۱۲/۸۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۶۸۳۱، ۶/۵۲۴
۳۴۰۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، كتاب الهبة، ۱/۳۴۹
۳۴۰۲۔ السنن الكبری للبيهقی، ۱۰/۱۹۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۶/۱۷۱
المغنی للعراقی، ۲/۱۵۵ ☆ البداية والنهاية لابن كثير، ۶/۴۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۵۵ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۴۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا۔ تجلی الیقین ۳۰

(۴) حضور نے بطور تحدیث نعمت اپنے نسب پر فخر فرمایا

۳۴۰۳۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یقول : انا النبی لاکذب ، انا ابن عبد المطلب ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگ حنین کے دن ارشاد فرماتے جاتے: میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں بیٹا عبدالمطلب کا۔

۳۴۰۴۔ **عن** شیبة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یقول : قدماھا ، انا النبی لاکذب ، وانا ابن عبد المطلب ۔

حضرت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمارہے تھے: اسے بڑھنے دو، میں ہوں نبی صریح حق پر، میں ہوں عبدالمطلب کا پسر۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغلہ شریفہ کی لگام مضبوط تھامے ہیں کہ بڑھ نہ جائے اور حضور فرمارہے ہیں: انا النبی الحدیث۔

دوسری حدیث میں ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم لگام روکے ہیں اور

۳۴۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من قال خذھا و انا ابن فلان، ۴۲۷/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الجهاد، ۱۰۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۰/۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۵۵/۹
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۸۹/۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۳۲/۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۳/۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۲۵/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۹/۱ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۴۸۹/۶
البدایة والنهایة لابن کثیر، ۶۹/۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۵۲۷/۸
۳۴۰۴۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۸۹/۱ ☆

حضرت عباس دیکھی تھامے اور حضور فرمارہے ہیں: قدماھا الحدیث۔

۳۴۰۵۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول : انا النبی لا کذب ،انا ابن عبد المطلب ،اللھم انصر نصرک۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،فرماتے جاتے تھے: میں ہوں نبی برحق سچا، میں ہوں عبد المطلب کا بیٹا، الٰہی اپنی مدد نازل فرما۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر ایک مٹھی خاک دست پاک میں لیکر کافروں کی طرف پھینکی اور فرمایا: شاھت الوجوہ ۔ بگڑ گئے چہرے ،وہ خاک ان ہزاروں کافروں پر ایک ایک کی آنکھ میں پہونچی اور سب کے منہ پھر گئے ۔ان میں جو مشرف باسلام ہوئے وہ بیان فرماتے ہیں: جس وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ کنکریاں ہماری طرف پھینکی تھیں ہمیں یہ نظر آیا کہ آسمان سے زمین تک تانبے کی دیوار قائم ہے اور اس پر سے پہاڑ ہم پر لڑھکائے گئے ۔سوا بھاگنے کے کچھ نہ بن آئی ۔وصلی اللہ علی الحق المبین سید المنصورین والہ وبارک وسلم ۔

اسی غزوہ کے رجز میں ارشاد فرمایا:۔

۳۴۰۶۔ **عن** سیابۃ بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول : انا النبی لا کذب ،انا ابن العواتک من سلیم۔

حضرت سیابہ بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں ، میں ہوں عبد المطلب کا بیٹا، میں ہوں ان بیبیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ تھا۔

۳۴۰۵۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ، ۸/۵۲۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۶/۱۶۰
۳۴۰۶۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۱/۲۸۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۲۰۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۲۱۹ ☆ البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ۴/۳۲۸
کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۷۴، ۱۱/۴۰۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۰
السنن لسعید بن المنصور، ۲۸۴۰ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۵۶۹

۳۴۰۷۔ **عن** قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول : انا النبی لا کذب، انا ابن عبد المطلب انا ابن العواتک۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں عبد المطلب کا بیٹا، میں ہوں ان بیبیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ منادی صاحب تیسیر، امام مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس، جوہری صاحب صحاح اور صنعانی وغیرھم نے کہا: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جدات میں نو بیبیوں کا نام عاتکہ تھا، ابن بری نے کہا: وہ بارہ بیبیاں عاتکہ نام کی تھیں، تین سلیمات یعنی قبیلہ بنی سلیم سے اور دو قرشیات، دو عدوانیات اور ایک ایک کنانیہ اسدیہ، ھذلیہ، قضاعیہ، ازویہ، ذکرہ فی تاج العروس۔

ابو عبد اللہ عدوی نے کہا: وہ بیبیاں چودہ تھیں، تین قرشیات، چار سلمیات، دو عدوانیات، اور ایک ایک ھذلیہ، قحطانیہ، قضاعیہ ثقفیہ، اسدیہ بنو اسد خزیمہ سے۔ اوردہ الامام الجلال السیوطی فی الجامع الکبیر۔

اور ظاہر ہے کہ قلیل نافی کثیر نہیں، حدیث آئندہ میں آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مقام مدح وفضائل کریمہ میں اکیس پشت تک اپنا نسب نامہ ارشاد کرکے فرمایا: میں سب سے نسب میں افضل، باپ میں افضل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۰

۳۴۰۸۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر

۳۴۰۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۰

۳۴۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۹۴
کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۶۷، ۱۱/۴۰۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۲۷۴

بن كنانة بن مدركه بن الياس بن نزار بن معد بن عدنان ،ماافترق الناس فرقتين الا جعلني الله في خير هما فاخرجت من بين ابوى فلم يصبني شئ من عهد الجاهلية،وخرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم حتى انتهيت الى ابى وامى ، فانا خيركم نفسا وخيركم ابا ، وفى لفظ ،فانا خيركم نسبا وخيركم ابا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم ہوں، یونہی اکیس پشت تک نسب نامہ مبارک بیان کرکے فرمایا: کبھی لوگ دوگروہ نہ ہوئے مگر یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر گروہ میں کیا۔ میں اپنے ماں باپ سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہ پہونچی ،اور میں خالص نکاح صحیح سے پیدا ہوا آدم سے لیکر اپنے والد تک ،تو میرا نفس کریم تم سب سے افضل اور میرے باپ تم سب کے آباء سے بہتر۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں اول تو نفی عام فرمائی کہ عہد جاہلیت کی بات نے نسب اقدس میں کبھی راہ نہ پائی ،یہ خود دلیل کافی ،اور امر جاہلیت کو خصوص زنا پر محمول کرنا ایک تو تخصیص بلا مخصص ، دوسرے لغو کہ نفی زنا صراحۃ اس کے متصل مذکور۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۱

۳۴۰۹۔ عن الاشعث بن قيس الكندى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : نحن بنو النضر بن كنانة لاننتفى من ابينا ۔

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نضر بن کنانہ کے بیٹے ہیں،ہم اپنے باپ سے اپنا نسب جدا نہیں کرتے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۰

(۵) حضور صحابہ کرام کے پیچھے چلتے تھے

۳۴۱۰۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : مارأيت رسول الله

۳۴۰۹۔ السنن لابن ماجه، باب من نفى رجلا من قبيلة، ۲/۱۹۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۱۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/۷۲۶
تاريخ بغداد للخطيب، ۷/۱۲۸ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۱/۲۷۹
۳۴۱۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۶۵ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یطأعقبہ رجلان ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے میں نے کبھی دو آدمیوں کو بھی چلتے نہ دیکھا۔

۳۴۱۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مشی مشی اصحابہ امامہ وترکوا ظھرہ للملائکۃ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب راہ میں چلتے تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آگے چلتے اور پشت مبارک فرشتوں کے لئے چھوڑ دیتے۔۱۲م

۳۴۱۲۔ **عن** امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی یوم شدید الحر نحو بقیع الغرقد وکان الناس یمشون خلفہ ،فلما سمع صوت النعال وقر ذلک فی نفسہ فجلس حتی قدمھم امامہ لئلا یقع فی نفسہ شئ من الکبر ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت دھوپ میں جنت البقیع تشریف لے گئے، اس وقت لوگ حضور کے پیچھے چل رہے تھے، جب حضور نے جوتوں کی آواز سنی تو گراں بار خاطر ہوا، لہذا تشریف فرما ہوگئے یہاں تک کہ صحابۂ کرام کو آگے کیا کہ کہیں دل میں غرور نہ پیدا ہو۔۱۲م

مجموعہ رسائل نوروسایہ ۹۲

(۶) حضور کا مشورہ کرنا سنت قائم کرنے کے لئے تھا

۳۴۱۳۔ **عن** الحسن بن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قد علم اللہ انہ مابہ الیھم حاجۃ ،ولکن اراد ان یستن بہ من بعدہ ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کے رسول کو امت کے

۳۴۱۱۔ السنن لابن ماجہ، باب من کرہ ان یوطأ عقبہ، ۲۲/۱

۳۴۱۲۔ السنن لابن ماجہ، باب من کرہ ان یوطأ عقبہ، ۲۲/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۲/۲ ☆

۳۴۱۳۔ الدر المنثور للسیوطی، شاورھم فی الامر،

مشورہ کی حاجت نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے بعد کے لوگوں کے لئے سنت رسول قائم کرنے کا ارادہ فرمایا، اس لئے اپنے رسول کو امت یعنی صحابہ کرام سے مشورہ کا حکم دیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے علماء کرام نے ہر حاکم ذی رائے کے لئے اس کے عموم کی تصریح کی کہ مشورہ کرے پھر عمل اپنی ہی رائے پر کرے اگرچہ سب رائے دہندگان کے خلاف ہو، یعنی جبکہ مشورہ سے اپنی رائے کی غلطی ظاہر نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو محتاج مشورہ نہیں بلکہ ہر امر میں اپنے رب کے سوا جہان سے غنی و بے نیاز ہیں، حضور کا مشورہ فرمانا غلاموں کے اعزاز بڑھانے اور انہیں طریقۂ اجتہاد سکھانے اور امت کے لئے سنت قائم فرمانے کے لئے تھا۔ امت کے لئے فائدۂ مشورہ یہ ہے کہ تلاحق انظار و افکار سے بارہا وہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ صاحب رائے کی نظر میں نہ تھی۔ فتاوی رضویہ ۷/۴۸۱

(۷) حضور مومنوں کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں

۳۴۱۴۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انا اولی بالمومنین من انفسہم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مومنوں کا ان کی جانوں سے زیادہ حقدار ہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳

(۸) حضور کا جود و کرم

۳۴۱۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتلاحق بی وتحتی ناضح لی قد اعیا ولا یکا دیسیر ،

۳۴۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ من ترک مالا فلا علہ، ۲/۹۹۷
الصحیح لمسلم، کتاب الفرائض، ۲/۳۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی المدیون، ۱/۱۲۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۹۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۶/۲۰۱
کنز العمال للمتقی، ۱۱/۱۱ ،۳۰٤۰۸ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۸/۲۱۳
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۶۰۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۱۸۲
۳۴۱۵۔ الصحیح لمسلم، باب بیع البعیر و استثناء رکوبہ، ۲/۲۹

قال : فقال لی : مالبعيرك ،قال : قلت : عليل ،قال : فتخلف رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فزجره ودعاله ،فما زال بين يدی الابل قدامها يسير ، فقال لی : كيف تری بعيرك ، قال: قلت : بخير قد اصابته بركتك ،قال : افتبيعنيه فاستحييت ولم يكن لی ناضح غيره ،قال : فقلت : نعم ، فبعته اياه علی ان لی فقار علی ظهره حتی ابلغ المدينه ـقال : فلما قدم رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم المدينة غدوت اليه بالبعير فاعطانی ثمنه ورده علی ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا، میرے پاس جب سرکار تشریف لائے تو میں ایک ایسے اونٹ پر سوار تھا جو پانی لاد کر لانے کے سبب تھک گیا تھا، سرکار نے ارشاد فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہوگیا ہے، میں نے عرض کی: بیمار ہے، یہ سنکر حضور پیچھے ہٹے اور اس کو ہانکا اور دعا فرمائی، پھر تمام اونٹوں کے آگے چلنے لگا، سرکار نے فرمایا: اے جابر! اب تم اپنے اونٹ کو کیسا دیکھ رہے ہو؟ عرض کی: آپکی دعا کی برکت سے بہت اچھا ہوگیا، فرمایا: کیا تم اس کو میرے ہاتھ بیچو گے؟ میں یہ سنکر شرمندہ ہوا کہ میرے پاس کھیتی سیراب کرنے کے لئے اس اونٹ کے علاوہ کوئی دوسرا اونٹ نہ تھا، پھر میں نے کہدیا ہاں، اور میں نے اس کو اس شرط پر فروخت کردیا کہ مدینہ شریف تک میں اس پر سوار رہونگا، جب سرکار مدینہ تشریف لائے تو میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ لیکر حاضر ہوا، سرکار نے مجھے قیمت عطا فرمائی اور اونٹ بھی عنایت فرمایا۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک جائز ہے کہ بائع کوئی چیز بیچے اور اس مجلس خواہ دوسری مجلس میں کل ثمن یا بعض مشتری کو معاف کردے، اس معافی کے سبب وہ عقد عقد بیع ہی رہے گا اور اسی کے احکام اس پر جاری ہونگے، ابراء کے سبب ھبہ ٹہر کر احکام ھبہ کا محل نہیں قرار پاسکتا، کیونکہ ھبہ یا ابراء جو کچھ ہوا ثمن کا ہوا نہ اس مبیع کا۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ بائع نے ثمن مشتری کے لئے معاف کیا ہو۔ اور لفظ ثمن خود تحقق بیع کو مقتضی ہے کہ اگر وہ بیع نہ تھی تو یہ ثمن کاہے کا تھا جو معاف کیا گیا، دیکھو مندرجہ بالا حدیث سے ثابت کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ خریدا پھر قیمت بھی عطا فرمائی اور اونٹ بھی نہ لیا، یونہی بائع کو روا ہے کہ مبیع سپرد کردے اور ثمن بھی نہ لے

(۹) حضور کو حلوہ اور شہد پسند تھا

۳۴۱۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یحب الحلوی والعسل ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حلوہ اور شہد پسند فرماتے تھے۔ فتاوی رضویہ جدید ۶۳۰/

(۱۰) حضور کے زمانہ میں گھروں میں چراغ نہ تھے

۳۴۱۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کنت انام بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ورجلای فی قبلته ،فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی ،فاذا قام بسطتها ،قالت:والبیوت یومئذ لیس فیها مصابیح

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سوتی رہتی اور میرے دونوں پاؤں حضور کے قبلہ کی طرف پھیلے رہتے، جب نماز کا سجدہ فرماتے تو مجھے اشارہ کردیتے اور میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی ،جب حضور قیام فرماتے تو میں پھر اپنے پاؤں پھیلا لیتی ،فرماتی ہیں: اس زمانہ میں گھروں میں چراغ نہ تھے۔ ۱۲م

(۱۱) حضور کے تبرکات

۳۴۱۸۔ **عن** اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما انها اخرجت جبة طیالسیة کسروانیة ،لها لبنة دیباج ، وفرجیها مکفوفین بالدیباج وقالت : هذه جبة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کانت عند عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ، فلما قبضت قبضتها ،وکان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یلبسها ،فنحن نغسلها للمرضی نستشفی بها ۔

حضرت اسماء بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک اونی جبہ کسروانی ساخت

۳۴۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الحلوی والعلی، ۸۱۷/۲
۳۴۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب التطوع خلف المراۃ، ۷۳/۱
۳۴۱۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم استعمال اناء الذهب الخ، ۱۹۰/۲

نکالا،اس کی پلیٹ ریشمی تھی ،دونوں چاکوں پر ریشمی کام تھا،فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ مبارک ہے،ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا،آپکے انتقال کے بعد میں نے لے لیا،حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے،اب ہم اسے دھودھو کر مریضوں کو پلاتے اوراس سے شفا پاتے ہیں۔

۳۴۱۹۔ **عن** عثمان بن عبد اللہ بن مواھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخلت علی ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاخرجت الینا شعرا من شعر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخضوبا ۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مواھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا،انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی ہمیں زیارت کرائی،اس پر خضاب کا اثر تھا۔

۳۴۲۰۔ **عن** ابی بردۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اخرجت الینا ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کساء ملبدا وازارا غلیظا ،فقالت : قبض روح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ھذین ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک رضائی یا کمبل اور ایک موٹا تہبند نکال کر ہمیں دکھایا اور فرمایا: وقت وصال اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ دو کپڑے تھے۔

۳۴۲۱۔ **عن** عیسی بن ملھان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اخرج الینا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعلین لھما قبالان ، فقال ثابت البنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ھذا نعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

۳۴۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایذکرون فی الشیب، ۸۷۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۶/۶ ☆
۳۴۲۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الاکسیۃ والخمائص، ۸۶۵/۲
الصحیح لمسلم، باب التواضع فی اللباس والاقتصار علی الغلیظ ۱۹۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲۱/۶ ☆
۳۴۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب اللباس، ۸۷۲/۲

حضرت عیسی بن ملہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو نعل مبارک ہمارے پاس لائے کہ ہر ایک میں بندش کے دو تسمے تھے۔ان کے شاگرد رشید حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعل مقدس ہے۔

۳۴۲۲۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دعا بالحلاق وناول الحالق شقه الايمن فحلقه ، ثم دعا ابا طلحة الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه فاعطاه اياه ،ثم ناول الشق الايسر فقال: احلق فحلقه فاعطاه ابا طلحة فقال : اقسمه بين الناس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجام کو بلا کر سر مبارک کے داھنی جانب کے بال مونڈنے کا حکم فرمایا،پھر حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر وہ سب بال انہیں عطا فرمادیئے،پھر بائیں جانب کے بالوں کا حکم فرمایا اور وہ ابوطلحہ کو دیئے کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کردو۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ چند احادیث صحیحین سے لکھدیں،اور یہ ان احادیث میں کثرت اور اقوال ائمہ کا تواتر بشدت اور مسئلہ خود واضح،اور اسکا انکار جہل فاضح ہے۔لہذا صرف ایک عبارت شفا شریف پر اقتصار کریں۔فرماتے ہیں۔

ومن اعظامه واكباره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اعظام جميع اسبابه وما لمسه اوعرف به ، وكانت فى قلنسوة خالد بن الوليد رضى الله تعالىٰ عنه شعرات من شعره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسقطت قلنسوته فى بعض حروبه فشد عليها شدة انكر عليه اصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كثرة من قتل فيها فقال : لم افعلها بسبب القلنسوة بل لما تضمنته من شعرة صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لئلاتسلب بركتها وتقع فى ايدى المشركين ،ورأى ابن عمر رضى

۳۴۲۲۔ الصحيح لمسلم، باب بيان ان السنة بعد النحر ان يرى، ۱/۴۲۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء باى الراس يبدأ فى الحلق، ۱/۱۱۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۰۴ ☆

الله تعالیٰ عنهما واضعا یده علی مقعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من المنبر ثم وضعها علی وجهه۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا ایک جز یہ بھی ہے کہ جس چیز کو حضور سے کچھ علاقہ ہو، حضور کی طرف منسوب ہو، حضور نے اسے چھوا ہو، یا حضور کے نام پاک سے پہچانی جاتی ہو اس سب کی تعظیم کی جائے، حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی میں موئے مبارک تھے کسی لڑائی میں وہ ٹوپی گر گئی، خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لئے ایسا شدید حملہ فرمایا جس پر اور صحابۂ کرام نے انکار کیا، اس لئے کہ اس شدید وسخت حملہ میں بہت مسلمان کام آئے، خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا یہ حملہ ٹوپی کے لئے نہ تھا، بلکہ موئے مبارک کے لئے تھا کہ مبادا اس کی برکت میرے پاس نہ رہے اور وہ کافروں کے ہاتھ لگیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا گیا کہ منبر اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جو جگہ جلوس اقدس کی تھی اسے ہاتھ سے مس کر کے وہ ہاتھ اپنے منہ پر پھیر لیتے۔

اللهم ارزقنا حب جبیبك وحسن الادب معه ومع اولیاء ك آمین، صلی الله تعالیٰ علیه وبارك وسلم وعلیهم اجمعین۔ بدر الانوار ۷

۳۴۲۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلی الغداة جاء خدم المدینة بآنیتهم فیها الماء، فمایوتی باناء الاغمس یده فیه، وربماجاء ه فی الغداة الباردة فیغمس یده فیها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تو مدینے شریف کے خدام برتنوں میں پانی لیکر حاضر ہوتے، ہر برتن میں حضور اپنا دست اقدس ڈبوتے، بسا اوقات سردیوں کے زمانہ میں بھی ایسا ہوتا ار حضور ان ٹھنڈے پانیوں میں بھی اپنا مبارک ہاتھ ڈالتے۔ ۱۲م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آثار بزرگان سے برکت کا انکار آفتاب روشن کا انکار ہے جب حضور کے آثار شریفہ سے تبرک تسلیم تو پر ظاہر کہ اولیاء علماء حضور کے ورثہ ہیں تو ان کے آثار میں برکت کیوں نہ ہوگی

۳۴۲۳۔ الصحیح لمسلم، باب قربة ﷺ من الناس وتبرکهم به وتواضعه معهم، ۲/۲۵۶

کہ آخر وارث برکات و وارث ایرٔات برکات ہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر چند عبارات ائمہ و علماء حاضر کرتا ہے، امام اجل ابوزکریا نووی شرح صحیح مسلم میں زیر حدیث عتبان بن مالک۔

انی احب ان تاتینی وتصلی فی منزلی فاتخذہ مصلی۔

فرماتے ہیں:۔

فی ھذاالحدیث انواع من العلم وفیہ التبرک بآثار الصالحین ،وفیہ زیارۃ العلماء والصلحاء الکبار واتباعھم وتبریکھم ایاھم۔

اس حدیث میں بہت علوم پوشیدہ ہیں ،اس میں آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز بھی ہے اور اس میں علماء صلحاء کی زیارت کو جانا اور ان سے برکت لینے کی ترغیب بھی ہے۔

اسی میں زیر حدیث ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔

فخرج بلال بو ضوئہ فمن نائل وناضح ،فرمایا:۔

فیہ التبرک بآثار الصالحین واستعمال فضل طھورھم وطعامھم وشرابھم ولباسھم۔

اس حدیث میں نیکوں کے آثار سے برکت حاصل کرنے پر دلیل ہے، نیز ان کی طہارت کے بچے ہوئے پانی ،اور ان کے بچے ہوئے کھانے اور پانی اور لباس کے استعمال کرنے کی عظمت کا ثبوت بھی ہے۔

اسی میں حدیث مذکور کے تحت فرماتے ہیں۔

فیہ التبرک بآثار الصالحین۔

اس طرح کی صدہا عبارات ہیں جنکے حصر واستقصاء میں محل طمع نہیں ،یہ سب ایک طرف ،فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ حدیث صحیح سے ثابت کرے کہ خود حضور پرنور سید یوم النشور افضل صلوات اللہ تعالیٰ واجل تسلیماتہ علیہ وعلی آلہ وذریاتہ آثار مسلمین سے تبرک فرماتے۔ وللہ الحجۃ البالغۃ۔

۳۴۲۴۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یبعث الی المطاھر فیوتی بالماء فیشربہ یرجو بہ برکۃ ایدی المسلمین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کی طہارت گاہوں مثل حوض وغیرہ سے جہاں اہل اسلام وضو کیا کرتے ، پانی منگا کرنوش فرماتے اوراس سے مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت لینا چاہتے ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں ، پھر علامہ علی بن احمد عزیزی سراج المنیر شروح جامع صغیر میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں : باسناد صحیح ۔

علامہ محمد حفنی اپنی تعلیقات علی الجامع میں فرماتے ہیں :۔

یرجو بہ برکۃ الخ لانھم محبوبون للہ تعالیٰ بدلیل ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیہ آب وضوئے مسلمین میں اس وجہ سے امید برکت رکھتے کہ وہ محبوبان خدا ہیں ، قرآن عظیم میں فرمایا : بیشک اللہ دوست رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے طہارت والوں کو ۔

اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، اللہ اعلی واجل واکبر ، یہ حضور پرنور سید المبارکین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جنکی خاک نعلین پاک تمام جہان کے لئے تبرک دل وجان وسرمہ چشم دین وایمان ہے ، وہ اس پانی کو جس میں مسلمانوں کے ہاتھ دھلے تبرک ٹھرائیں اوراسے منگا کر بغرض حصول برکت نوش فرمائیں حالانکہ واللہ ! مسلمانوں کے دست وزبان ، دل وجان میں جو برکتیں ہیں سب انہیں نے عطا فرمائیں ، انہیں کی نعلین پاک کے صدقے میں ہاتھ آئیں ، یہ سب تعلیم امت وتنبیہ مشغولان خواب غفلت کے لئے تھا کہ یوں نہ سمجھیں تو اپنے مولی وآقا صلی اللہ

۳۴۲۴۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۸/۲۰۳ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی ،
کنز العمال للمتقی ، ۱۸۲۳۱ ، ۷/۱۱۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱/۲۱۴

تعالیٰ علیہ وسلم کا فعل سنکر بیدار اور برکت آثار اولیاء و علماء کے طلبگار رہوں، پھر کیسا جاہل و محروم و نافہم ملوم کہ محبوبان خدا کے آثار کو تبرک نہ جانے اور اس سے حصول برکت نہ مانے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ،وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدالمرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۔ بدرالانوار ۱۳

۳٤۲٥۔ **عن** عروۃ بن مسعود الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایتوضأ الا ابتدروا یوضؤہ وکادوا یقتتلون علیہ ولا یبصق بصاقا ولا یتنخم نخامۃ الا تلقوھا باکفھم فدلکوا بھا وجوھھم و اجسادھم۔

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرماتے تو صحابہ کرام آب وضو پر بے تابانہ دوڑتے قریب تھا کہ آپس میں کٹ مریں، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعاب دہن مبارک ڈالتے یا کھکارتے تو اسے ہاتھوں میں لیتے اپنے چہروں اور بدنوں پر ملتے۔ ابرالمقال ۸

****

****

****

۳٤۲٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۳۷۹/۱ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲٤/٤ ☆

۱۴۔ فضائل انبیائے کرام

(۱) حیات انبیاء کا ثبوت

٣٤٢٦۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :۔ الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام زندہ ہیں، اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔۱۲م

٣٤٢٧۔ **عن** اوس بن اوس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے۔۱۲م

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سب بحیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں۔ ہاں بایں معنی کہ اب تک لحوق موت اصلا نہ ہوا ہو چار نبی زندہ ہیں۔ عیسی وادریس علیہما الصلوۃ والسلام آسمان پر،

٣٤٢٦۔ کنز العمال للمتقی، ٣٢٢٣٠، ١١/٤٧٥ ☆ شرح الصدور للسیوطی، ٧٨

٣٤٢٧۔ السنن لابی داؤد، باب تفریع ابواب الجمعة، ١/١٥٠
السنن لابن ماجه، باب فضل الجمعة، ١/٧٧
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/٨ ☆ المستدرك للحاكم، ٤/٧٧
المعجم الكبير للطبرانی، ١/١٨٦ ☆ الصحیح لابن حبان، ٥٥
المصنف لابن ابی شیبة، ١٢/٥١٦ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ٣/٢٤٩
الاذكار النوویة، ١٠٦ ☆ التفسیر لابن كثیر، ٦/٤٦٣
الحاوی للفتاوی للسیوطی، ٢/٢٦٤ ☆ البدایة والنهایة لابن كثیر، ٥/٢٧٦
الترغیب والترهیب للمنذری، ١/٧٩١ ☆ میزان الاعتدال للذهبی، ٢٩٩١
ارواء الغلیل للالبانی، ١/٣٣ ☆

اور الیاس وخضر علیہما الصلوۃ والسلام زمین میں۔ شرح مقاصد میں ہے۔

ماذہب الیہ العظماء من العلماء ان اربعۃ من الانبیاء فی زمرۃ الاحیاء الخضر والیاس فی الارض، وعیسی وادریس فی السماء علیہم الصلوۃ والسلام۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسری حضرت عیسی کو آسمان دوم پر پایا، استقبال سرکار واقتداء حضور کے لئے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اولاً بیت المقدس میں جمع ہوئے، پھر ہر نبی کو ان کے محل میں دیکھا، اس سے ظاہر یہ کہ مقام سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام آسمان دوم ہے اور مشہور چہارم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۴۶/۱۱

(۲) ہر نبی کا منبر نور کا ہوگا

۳۴۲۸۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان لکل نبی یوم القیامۃ منبر من نور۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر نبی کا منبر نور کا ہوگا۔۱۲م تجلی الیقین

(۳) انبیاء کرام آپس میں بھائی ہیں

۳۴۲۹۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان الانبیاء اخوۃ لعلات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام آپس میں بھائی ہیں۔ فتاوی رضویہ ۲۲/۱۲

(۴) انبیاء کرام کو ایک خاص دعا عطا ہوتی ہے

۳۴۳۰۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۴۲۸۔ الصحیح لابن حبان، ۲۵۹۱ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۴۴۰/۴
۳۴۲۹۔ المصنف لعبد الرزاق، ۴۰۱/۱۱ ☆
۳۴۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لکل نبی دعوۃ مستجابۃ، ۹۳۲/۲
الصحیح لمسلم، باب الشفاعۃ، ۱۱۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۶/۲ ☆ المسند لابی عوانہ، ۹۰/۱
السنۃ لابن ابی عاصم، ۳۷۱/۲ ☆ الموطا لمالک، ۲۱۲

علیه وسلم : لکل نبی دعوة یدعوها، فارید ان اختبئی دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دعا انہیں خاص جناب باری سے عطا ہوئی ہے کہ جو چاہو مانگ لو بیشک دیا جائیگا، تمام انبیاء کرام حضرت آدم سے حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام تک اپنی وہ دعا دنیا میں کر چکے اور میں نے آخرت کے لئے اٹھا رکھی ہے، وہ میری شفاعت ہے میری امت کے لئے ۔

۳۴۳۱ـ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لکل نبی دعوة مستجابة ،فتعجل کل نبی دعوته ،وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة ،فهی نائلة ان شاء الله تعالیٰ من مات من امتی لایشرك بالله شیئا ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کو خاص طور پر ایک مقبول دعا عطا کی گئی، تمام انبیاء کرام نے جلدی کر کے دنیا ہی میں وہ دعا کر لی لیکن میں نے وہ دعا قیامت کے دن کے لئے اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھی ہے، تو اسکا فائدہ ہر اس شخص کو ملے گا جس کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو انشاء اللہ تعالیٰ ۔

۳۴۳۲ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لکل نبی دعوة قد دعا بها فی امته فاستجیب له ،وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کو ایک دعا مقبول ملی جو انہوں نے اپنی امت کے لئے دنیا ہی میں

۳۴۳۱ـ الصحیح لمسلم، باب الشفاعة، ۱۱۳/۱
الجامع للترمذی، کتاب الدعوات، ۲۰۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۷۵/۲ ☆ المسند لابی عوانة، ۹۰/۱

۳۴۳۲ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب لکل نبی دعوة، ۹۳۲/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۱/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۷/۱

کرلی اور وہ مقبول ہوئی۔ اور میں نے اپنی دعا امت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن کو اٹھا رکھی ہے۔

۳۴۳۳۔ **عن** ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ قد اعطانی الاسئلۃ الثلاثۃ ،فقلت مرتین فی الدنیا ،اللھم اغفرلامتی ،اللھم اغفر لامتی واخرت الثالثۃ لیوم یرغب الی فیہ الخلق حتی ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے تین دعائیں عطا فرمائیں ،میں نے دنیا میں دو مرتبہ دعا کرلی کہ اللھم اغفرلامتی ،اللھم اغفر لامتی تیسری دعا اس دن کے لئے اٹھا رکھی ہے جس دن تمام مخلوق کو میری ضرورت ہوگی یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی۔

۳۴۳۴۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لربہ لیلۃ الاسری : انت اعطیتہ الانبیاء کذاکذا، فقال اللہ تبارک وتعالیٰ : اعطیتک خیرامن ذلک الی قولہ خبأت شفاعتک ولم اخبأھا لنبی غیرک ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسری اپنے رب سے عرض کی: تو نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے ،رب عزمجدہ نے فرمایا: میں نے تجھے عطا فرمایا وہ جو ان سب سے بہتر ہے، میں نے تیرے لئے شفاعت چھپا رکھی اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔ فتاوی رضویہ ۱۴۰/۱۱

(۵) انبیاء کرام کو ہر چیز کا اختیار دیا جاتا ہے

۳۴۳۵۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سئل شیأ فارادأن یفعلہ قال:"نعم"،

۳۴۳۳۔ الصحیح لمسلم، باب بیان ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف، ۲۷۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲۷/۵ ☆
۳۴۳۴۔ السنن الکبری للبیھقی، ☆
۳۴۳۵۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳۷۵/۷ ☆

واذاارادان لا یفعل سکت ، وکان لایقول لشیئ : لا، فاتاہ اعرابی ،فسالہ ،فسکت ،ثم سألہ فسکت ،ثم سألہ ،فقالہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھیئۃ المنتھر : "سل ماشئت یااعرابی "، فغبطناہ ،فقلنا:الآن یسأل الجنۃ ،فقال الاعرابی : أسالک راحلۃ ،فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : "لک ذاک "،ثم قال : "سل "،قال : اسألک زاداً ،قال : "ولک ذاک " ،قال : فتعجبنا من ذلک ،فقال النبی: "کم بین مسألۃ الاعرابی وعجوزبنی اسرائیل ! "ثم قال : "أن موسی لما أمر أن یقطع البحر فانتھی الیہ ،فضربت وجوہ الدواب ، فرجعت ،فقال موسی : مالی یارب ،قال لہ : انک عند قبریوسف ،فاحتمل عظامہ معک ،وقد استوی القبر بالارض ،فجعل موسی لایدری این ھو ، قالوا :ان کان احد منکم یعلم أین ھو ،فعجوزبنی اسرائیل لعلھا تعلم أین ھو، فارسل الیھا موسی علیہ السلام ، قال : ھل تعلمین أین قبر یوسف علیہ السلام ؟ قالت : نعم ،قال : فدلینی علیہ ، قالت : لاواللہ حتی تعطینی ماأسألک ، قال : ذاک لک ، قالت : فانی أسألک أن أکون معک فی الدرجۃ التی تکون فیھا فی الجنۃ ،قال : سلی الجنۃ ،قالت : لاواللہ أن أکون معک ،فجعل موسی یردھا،فأوحی اللہ تبارک وتعالیٰ الیہ : أن أعطھا ذلک ، فانہ لاینقصک شیئا، فأعطاھا ودلتہ علی القبر ،فاخرج العظام وجاوز البحر "۔

امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کوئی شخص کچھ سوال کرتا اگر حضور کو منظور ہوتا "نعم" فرماتے یعنی اچھا، اور منظور نہ ہوتا تو خاموش رہتے کسی چیز کو "لا" یعنی نہ نہیں فرماتے ،ایک روز ایک اعرابی نے حاضر ہو کر سوال کیا، حضور خاموش رہے، پھر سوال کیا، سکوت فرمایا، پھر سوال کیا، اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھڑ کنے کے انداز سے فرمایا: سل ماشئت یااعرابی ! اے اعرابی جو تیرا جی چاہے ہم سے مانگ لے، یہ حال دیکھکر کہ حضور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے جو دل میں آئے مانگ لے، ہمیں اس اعرابی پر رشک آیا، ہم نے اپنے جی میں کہا اب یہ جنت مانگے گا، اعرابی نے کہا تو کیا کہا؟ میں حضور سے سواری کا ایک اونٹ مانگتا ہوں؛ فرمایا: عطا ہوا، عرض کی: حضور سے زادراہ مانگتا ہوں، فرمایا: عطا ہوا۔ ہمیں ان سوالوں پر تعجب آیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنا فرق ہے اس اعرابی کی مانگ اور بنی اسرائیل کی ایک پیرزن کے سوال میں، پھر حضور نے اسکا ذکر ارشاد فرمایا: کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ

والسلام کو دریا اترنے کا حکم ہوا، کنارِ دریا تک پہونچے، سواری کے جانوروں کے منہ اللہ عزوجل نے پھیر دیئے کہ خود بخود واپس پلٹ آئے، موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی: الٰہی! یہ کیا حال ہے؟ ارشاد ہوا تم قبر یوسف کے پاس ہو، ان کا جسم مبارک اپنے ساتھ لے لو، موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو قبر کا پتہ معلوم نہ تھا، فرمایا: اگر تم میں کوئی جانتا ہو تو شاید بنی اسرئیل کی پیرزن کو معلوم ہو، اس کے پاس آدمی بھیجا کہ تجھے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر معلوم ہے؟ کہا: ہاں، فرمایا: تو مجھے بتادے عرض کی: خدا کی قسم! میں نہ بتاؤنگی یہاں تک کہ میں جو کچھ آپ سے مانگوں آپ مجھے عطا فرمادیں، فرمایا: تیری عرض قبول ہے، پیرزن نے عرض کی: تو میں حضور سے یہ مانگتی ہوں کہ جنت میں آپکے ساتھ ہوں، اس درجہ میں جس میں آپ ہونگے، حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جنت مانگ لے یعنی تجھے یہ ہی کافی ہے، اتنا بڑا سوال نہ کر، پیرزن نے کہا: خدا کی قسم! میں نہ مانوں گی مگر یہ ہی کہ آپ کے ساتھ ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اس سے یہ ہی ردو بدل کرتے رہے، اللہ عزوجل نے وحی بھیجی، موسیٰ! وہ جو مانگ رہی ہے تم اسے وہی عطا کردو کہ اس میں تمہارا کچھ نقصان نہیں۔ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمادی، اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر بتادی، موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نعش مبارک کو ساتھ لیکر دریا سے عبور فرما گئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول وباللہ التوفیق: بحمدہ تعالیٰ اس حدیث کا ایک ایک حرف جان وہابی پر کوکب شہابی ہے۔

اولاً: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعرابی سے ارشاد کہ جو جی میں آئے مانگ، حدیث ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تو اطلاق ہی تھا جس سے علمائے کرام نے عموم مستفاد کیا، یہاں صراحۃً خود ارشاد اقدس میں عموم موجود کہ جو دل میں آئے مانگ لے، ہم سب کچھ عطا فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم و بارک علیہ و علی آلہ قدر جودہ و نوالہ ونعمہ و افضالہ۔

ثانیاً: یہ ارشاد سن کر مولیٰ علی وغیرہ صحابہ کرام حاضرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا غبطہ کہ کاش یہ عام انعام کا ارشاد اکرام ہمیں نصیب ہوتا، حضور تو اسے اختیار عطا فرما ہی چکے اب یہ

حضور سے جنت مانگے گا، معلوم ہوا کہ بحمدہ تعالیٰ صحابہ کرام کا یہی اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ عزوجل کے تمام خزائن رحمت دنیا وآخرت کی ہر نعمت پر پہونچتا ہے، یہاں تک کہ سب سے اعلیٰ نعمت، یعنی جنت جسے چاہیں بخش دیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ثالثاً: خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت اس اعرابی کے قصور ہمت پر تعجب کہ ہم نے اختیار عام دیا اور ہم سے حطام دنیا مانگنے بیٹھا، پیر زن اسرائیلیہ کی طرح جنت نہ صرف جنت بلکہ جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ مانگتا تو ہم تو زبان دے ہی چکے تھے اور سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے، وہی اسے عطا فرمادیتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

رابعاً: ان بڑی بی پر اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں بھلا انہوں نے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو خدائی کارخانہ کا مختار جان کر جنت اور جنت میں بھی ایسے اعلیٰ درجے عطا کردینے پر قادر مان کر شرک کیا تو..... موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو کیا ہوا کہ باآن شان غضب و جلال اس شرک پر انکار نہیں فرماتے اس کے سوال پر کیوں نہیں کہتے کہ میں نے جو اقرار کیا تھا تو ان چیزوں کا جو اپنے اختیار کی ہوں، بھلا جنت اور جنت کا بھی ایسا درجہ یہ خدا کے گھر کے معاملے ہیں، ان میں میرا کیا اختیار، تو نے نہیں سنا کہ وہابیہ کے امام شہید اپنے قرآن جدید نام کے تقویۃ الایمان اور حقیقت کے کلمات کفر و کفران میں فرمائیں گے، کہ انبیاء میں اس بات کی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو، میں تو میں مجھ سے اور تمام جہان سے افضل، محمد رسول اللہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کی نسبت ان کی وحی باطنی میں اترے گا، کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں، خود انہیں کے نام سے بیان کیا جائے گا کہ "میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع نقصان کا مالک نہیں، تو دوسرے کا تو کیا سکوں"۔ نیز کہا جائے گا: "پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہوسکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو، سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں اور اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کرسکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے، بڑی بی کیا تم سٹھ گئی ہو، دیکھو تقویۃ الایمان کیا کہہ رہی ہے کہ رسول بھی کون محمد سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور معاملہ بھی کس کا خود ان کے جگر پارے کا اور وہ

بھی اتنا کہ دوزخ سے بچالینا اس کا تو انہیں خود اپنی صاحبزادی کے لئے کچھ اختیار نہیں وہ اللہ کے یہاں کچھ کام نہیں آسکتے تو کہاں وہ اور کہاں میں کہاں ان کی صاحبزادی اور کہاں تم، کہاں صرف دوزخ سے نجات اور کہاں جنت اور جنت کا بھی ایسا اعلی درجہ بخش دینا بھلا بڑی بی تم مجھے خدا بنا رہی ہو، پہلے تمہارے لئے کچھ امید بھی ہوسکتی تھی اب تو شرک کر کے تم نے جنت اپنے اوپر حرام کر لی۔ افسوس کہ موسی کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کچھ نہ فرمایا اس بھاری شرک پر اصلا انکار نہ کیا۔

خامساً: انکار درکنار اور رجسٹری کہ "سلی الجنۃ" اپنی لیاقت سے بڑھ کر تمنا نہ کرو ہم سے جنت مانگ لو ہم وعدہ فرما چکے ہیں عطا کردیں گے، تمہیں یہی بہت ہے، افسوس موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے کیا شکایت کہ امام الوہابیہ اگرچہ یہودی خیالات کا آدمی ہے جیسا کہ ابھی آخر وصل اول میں ثابت ہو چکا مگر اپنے آپ کو کہتا تو محمدی ہے، خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس کے جدید قرآن تقویۃ الایمان کو جہنم پہنچایا، ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور سے جنت کا سب سے اعلی درجہ مانگا، اس عظیم سوال کے صریح شرک پر انکار نہ فرمایا، بلکہ صراحۃ عطا فرمادینے کا متوقع کردیا، اب وہ جل جل کر ان کی توہین نہ کرے ان کا نام سوسو گستاخیوں سے نہ لے تو اور کیا کرے کیا بیچارہ کلیم کا مردود حبیب کا مارا اپنے جلے دل کے پھپھولے بھی نہ پھوڑے، مثل مشہور ہے کسی کا ہاتھ چلے کسی کی زبان۔ و للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔

سادساً: سب فیصلوں کی انتہا خدا پر ہوتی ہے، کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے امام الوہابیہ سے یہ رکھائی برتی تو اسے جائے عذر تھی کہ موسی بدیں خود مابدین خود حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تقویۃ الایمان کی صریح تذلیل وتضلیل فرمائی، تو اسے آنسو پونچھنے کو جگہ تھی، کہ نبی امی ہیں پڑھے لکھے نہیں کہ تقویۃ الایمان پڑھ لیتے ان احکام جدیدہ سے آگاہ ہوتے مگر پورا قہر تو خدا نے توڑا کہ بڑی بی کے شرک اور موسی کے اقرار کو خوب مسجل ومکمل فرمادیا، وحی آئی تو کیا آئی کہ "اعطہا ذلک" موسی جو یہ مانگ رہی ہے تم اسے عطا کر بھی دو، اس بخشش فرمانے میں تمہارا کیا نقصان ہے، واہ ری قسمت یہ اوپر کا حکم تو سب سے تیز رہا، یہ نہیں فرمایا جاتا کہ موسی تم ہو کون بڑھ بڑھ کر باتیں مارنے والے ہمارے یہاں کے معاملے کا ہمارے حبیب کو تو

ذرا اختیار رہے ہی نہیں، یہاں تک کہ خود اپنی صاحبزادی کو دوزخ سے نہیں بچا سکتے تم ایک بڑھیا کو جنت پھنکائے دیتے ہو اپنی گرہ جوشی اٹھا رکھو تقویۃ الایمان میں آچکا ہے کہ ہمارے یہاں کا معاملہ ہر شخص اپنا درست کر لے، بلکہ علی الرغم الثانیہ حکم آتا ہے کہ موسی تم اسے جنت کا یہ عالی درجہ عطا کر دو، اب کہئے یہ بیچارہ کس کا ہو کر رہے جس کے لئے توحید بڑھانے کو تمام انبیاء سے بگاڑی دین وایمان پر دولتی جھاڑی صاف کہہ دیا کہ خدا کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کو ماننا محض خبط ہے، اسی خدا نے یہ سلوک کیا، اب وہ بے چارہ ازیں سو ماندہ در آنسو راندہ سوا اس کے کیا کرے کہ اپنی اکلوتی چمرتو حید کا ہاتھ پکڑ کر جنگل کو نکل جائے اور سر پر ہاتھ دھر کر چلائے۔

مازیاراں چشم یاری داشتیم

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

مجھے امام الوہابیہ کے حال پر ایک حکایت یاد آئی اگر چہ میں ذکر حدیث میں ہوں مگر بمناسبت محل ایک آدھ لطیف بات کا ذکر خالی از لطف نہیں ہوتا جسے تحمیض کہتے ہیں اور یہ بھی سنت سے ثابت ہے، کما فی حدیث خرافۃ ام زرع" میں نے ایک عالم سنت رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا کہ رافضیوں کے کسی محلے میں چند غریب سنی رہتے تھے روافض کا زور تھا ان کا مجتہد پچھلے پہر سے اذان دیتا اور اس میں کلمات ملعونہ بکتا ان غریبوں کے قلب پر آرے چلتے آخر مرتا کیا نہ کرتا چار شخص مستعد ہو کر پہلے سے مسجد میں جا چھپے وہ اپنے وقت پر آیا جبھی تبرا شروع کیا ان میں سے ایک صاحب برآمد ہوئے اور اس بڈھے کو گرا کر دست ولکد و نعل سے خوب خدمت کی کہ ہیں! میں ابو بکر ہوں تو مجھے برا کہتا ہے، آخر اس نے گھبرا کر کہا حضرت میں آپ کو نہیں کہتا تھا میں نے تو عمر کو کہا تھا، دوسرے صاحب تشریف لائے اور مارتے مارتے بے دم کر دیا کہ ہیں! مجھے کہتا تھا کہا یا حضرت توبہ ہے میں تو عثمان کو کہتا تھا، تیسرے صاحب آئے اور ایسی ہی تواضع فرمائی کہ ہیں! مجھے کہے گا، اب سخت گھبرایا بیتاب ہو کر چلایا کہ مولی دوڑیے دشمن مجھے مارے ڈالتے ہیں اس پر چوتھے حضرت ہاتھ میں استرہ لئے نمودار ہوئے اور ناک جڑ سے اڑا لی کہ مردک تو خدا کے محبوبوں اور ہمارے دین کے پیشواؤں کو برا کہے گا، اور ہم سے مدد چاہے گا، اب موذن صاحب درد کے مارے شرم وذلت سے گور کنارے کسی کونے میں سرک رہے، مومنین آئے نمازیں پڑھتے اور کہتے جاتے ہیں آج قبلہ وکعبہ تشریف نہ لائے جناب

قبلہ بولیں تو کیا بولیں، جب اجالا ہوا ارے حضرت قبلہ تو یہ پڑے ہیں، قبلہ خیر ہے، رو کر کہا خیر کیا ہے، آج وہ تینوں دشمن آپڑے تھے مارتے مارتے کچومر نکال گئے، تمہارا دیکھنا مقدر میں تھا کہ سانس باقی ہے، قبلہ پھر آپ نے حضرت مولی کو کیوں نہ یاد فرمایا۔ جب کئی بار یہی کہے گئے تو آخر جھنجلا کر ناک پر سے رومال پھینک دیا کہ یہ کوتک تو انہیں کے ہیں دشمن تو مار ہی کر چھوڑ گئے انہوں نے تو جڑ سے پونچھ لیا۔

ماز یاراں چشم یاری داشتیم ☆ خود غلط بود انچہ ماپنداشتیم

واستغفر الله العظيم ولا حول ولا قوة الا با الله العزيز الحكيم،،

سابعاً: پچھلا فقرہ تو قیامت کا پہلا صور ہے فاعطاہا، موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے پیرزن کو وہ جنت عالیہ عطا فرمادی، والحمد للہ رب العالمین، مسلمانو! دیکھا تم نے کہ اللہ اور اسکے مرسلین کرام علیہم الصلوۃ والسلام وہابیت کے شرک کا کیا کیا برا دن لگاتے ہیں کہ بچارے کو اسفل السافلین میں بھی پناہ نہیں ملتی، كذالك العذاب ولعذاب الاخرة اكبر، لو كانوا يعلمون۔

الامن والعلی ۲۲۸ تا ۲۳۲

(۶) حضرت موسیٰ نے بوڑھی کو جنت اور جوانی عطا فرمائی

۳۴۳۶۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقسم غنائم هو ازن فی حنین فقام رجل فقال : یارسول الله ! انت وعدتنی ،قال: صدقت ،فاحتكم ماشئت ،قال : اعطنی ثمانین غنما و راعيها ،قال : اعطيت وما سالتنی شيئا ولصاحبة موسى التى دلته على عظام یوسف كانت الهم منك حين حكمها موسى فقالت :حكمى ان تردنی شابة وادخل معك الجنة فاعطاها۔

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوازن کی غنیمتیں حنین میں تقسیم فرمارہے تھے، ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! حضور نے مجھ سے کچھ وعدہ فرمایا تھا، ارشاد ہوا: تو نے سچ کہا، اچھا جو جی میں آئے

۳۴۳۶۔ الصحیح لابن حبان، ☆ المستدرک للحاکم، ۴۳۹/۲
الدر المنثور للسیوطی،

تمام لگادے، عرض کی: اسی (۸۰) دنبے اوران کا چرانے والا غلام عطا ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تجھے عطا ہوا، اور تو نے بہت تھوڑی چیز مانگی، اور بیشک موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کی بوڑھی جس نے انہیں یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کا تابوت بتایا تھا تجھ سے زیادہ دانشمند تھی، جبکہ اسے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اختیار دیا تھا کہ جو چاہے مانگ لے، اس نے کہا میں قطعی طور پر یہی مانگتی ہوں کہ آپ میری جوانی واپس فرمادیں اور میں آپ کے ساتھ جنت میں جاؤں، یونہی ہوا کہ وہ ضعیفہ فوراً نوجوان ہوگئی اسکا حسن و جمال واپس آیا اور جنت میں بھی معیت کا وعدہ حکیم کریم نے عطا فرمایا۔

۳۴۳۷۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اوحى الله تعالىٰ الى موسى، ياموسى! كن للفقير كنزا وللضعيف حصنا وللمستجير غيثا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی، اے موسیٰ! فقیروں کے لئے خزانہ ہوجا، اور کمزوروں کے لئے قلعہ، اور پناہ مانگنے والوں کے لئے فریادرس۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابیہ کے طور پر اس حدیث کا حاصل یہ ہوگا کہ اے موسیٰ! تو خدا ہوجا، کہ جب یہ خاص شان الوہیت ہے اوران باتوں میں بڑے چھوٹے سب برابر ہیں اور یکساں عاجز تو موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو ان باتوں کا حکم ضرور خدا بن جانے کا حکم ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔ الامن والعلی ۳۳

(۷) حضرت آدم سب سے پہلے نبی تھے

۳۴۳۸۔ عن ابى ذر الغفارى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قلت: يارسول الله! اى الانبياء كان اول؟ قال: آدم عليه الصلوة والسلام، قلت: يارسول الله! اونبى كان

۴۲۶

۳۴۳۷۔ لابن النجار، ☆ كنز العمال، ۱۶۶۶۴، ۶/۴۸۷

۳۴۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۷۸ ☆

قال : نعم نبی مکلم ۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول! کون سے نبی دنیا میں پہلے تشریف لائے، فرمایا: حضرت آدم، میں نے عرض کی: وہ نبی تھے، فرمایا: وہ نبی تھے اور اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۱۶۵/۹

(۸) حضرت آدم کامل صورت انسانی پر پیدا ہوئے

۳۴۳۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ خلق آدم علی صورتہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی کامل صورت پیدا فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۱۶۰/۱۲

(۹) حضرت آدم نے حضرت داؤد کو عمر عطا کی

۳۴۴۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما خلق اللہ آدم مسح ظہرہ فخرج من ظہرہ کل نسمۃ ہو خالقہا من ذریۃ الی یوم القیامۃ وجعل بین عینی کل انسان منہم وبیضامن نورہم ثم عرضہم علی آدم فقال : ای رب من ہؤلاء ؟قال : ہؤلاء ذریتك قال : فرأی رجلا منہم اعجبہ وبیض مابین عینیہ قال : یارب من ہذا ؟ قال : ہذارجل من آخر الامم من ذریتك یقال لہ داؤد ،قال: یارب کم جعلت عمرہ ؟ قال : ستون سنۃ قال : ای رب فزدہ من عمری اربعین سنۃ قال : اذن یکتب ویختم ولایبدل فلما انقضی

۴۳۶

۳۴۳۹۔ الصحیح لمسلم، باب النہی عن ضرب الوجہ، ۳۲۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۴/۲ ☆ المسند للحمیدی، ۱۱۲۰
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۹۵/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳/۱۱
المغنی للعراقی، ۱۶۶/۲ ☆ السنۃ لابن ابی عاصم، ۲۲۸/۱
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۶۰/۱۲ ☆
۳۴۴۰۔ المستدرك للحاکم، ۶۴۱/۲ ☆ الاتحافات السنۃ، ۲۵۸
کنز العمال للمتقی ۱۵۱۲۲، ۱۲۵/۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۵۰۴/۳
التفسیر للقرطبی، ۳۱۵/۷ ☆

عمر آدم جاءه ملك الموت ، قال : اولم يبق من عمرى اربعون سنة قال : تعطها ابنك داود ؟ قال : فجحد فجحدت ذريته ونسى فنسيت ذريته وخطئ فخطئت ذريته۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت عزت جل وعلا نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا کیا ان کی پیٹھ کو مسح فرمایا جس قدر لوگ ان کی نسل سے قیامت تک پیدا ہونے والے تھے سب ظاہر ہو گئے۔ رب عزوجل نے ہر ایک کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک نور چمکایا پھر انہیں آدم علیہ الصلوۃ والسلام پر پیش فرمایا عرض کی: الٰہی یہ کون ہیں؟ فرمایا تیری اولاد ہیں، آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے ان میں ایک مرد کو دیکھا ان کی پیشانی کا نور انہیں بہت بھایا عرض کی: الٰہی یہ کون ہے؟ فرمایا یہ تیری اولاد سے پچھلی امتوں میں ایک شخص داؤد نام ہے، عرض کی: الٰہی اس کی عمر کتنی ہے فرمایا ساٹھ برس، عرض کی: الٰہی اس کی عمر زیادہ فرما، رب جل وعلا نے فرمایا: لاالا ان تزيد انت من عمرك، میں زیادہ نہ فرماؤں گا مگر یہ کہ تو اپنی عمر سے اس کی عمر میں زیادت کردے۔ آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر کے ہزار برس تھے، عرض کی تو میری عمر سے چالیس سال اس کی عمر میں بڑھا دے فرمایا ایسا ہے تو لکھ لیا جائے گا اور مہر کر لی جائے گی اور پھر بدلے گا نہیں، نوشتہ لکھ کر ملائکہ کی گواہیاں کرالی گئیں، جب آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر سے صرف چالیس سال باقی رہے یعنی نوسو ساٹھ برس گزر گئے ملک الموت علیہ الصلوۃ والسلام ان کے پاس آئے فرمایا: کیا میری عمر سے ابھی چالیس سال باقی نہیں۔ کہا کیا آپ اپنے بیٹے داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کو نہ دے چکے؟ پھر اللہ عزوجل نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ہزار اور داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے سو برس پورے کردیئے۔ الامن والعلی ۲۴۳

(۱۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصال کا واقعہ

۳۴۰۱ ۔ عن ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ارسل ملك الموت الى موسى

۴۳۶

۳۴۰۱ ۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب وفاة موسى عليه الصلوة والسلام ، ۴۸۴/۱

الصحيح لمسلم ، باب فضائل موسى عليه الصلوة والسلام ، ۲۶۷/۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۹/۲ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۳۲۲۶۹ ، ۵۰۶/۱۱

السنة لابن ابى عاصم ، ۲۶۶/۱ ☆

علیهما الصلوة والسلام ،فلما جاء ه صكه فرجع الى ربه فقال : ارسلتنى الى عبد لايريد الموت قال : ارجع اليه فقل له : يضع يده على متن ثور فله بما غطت يده بكل شعرة سنة ،قال : اى رب ! ثم ماذا،قال : ثم الموت ،قال : فالآن ،قال: فسال الله عزوجل ان يدنيه من الارض المقدسة رمية بحجر ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس حضرت ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا گیا، جب وہ آئے تو حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے زور سے طمانچہ مارا، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہونچے اور عرض کی: اے میرے رب! تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیج دیا جو موت نہیں چاہتا۔ فرمایا: جاؤ ان سے کہنا: کہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پشت پر رکھ دیجئے اور کہنا جتنے بال آپکے ہاتھ کے نیچے آجائیں گے اتنے ہی سال آپکی عمر بڑھادی جائے گی ، حضرت موسی نے عرض کی: اے رب! پھر کیا ہوگا، فرمایا: پھر موت، عرض کی: تو مجھے ابھی منظور ہے، پھر اللہ عزوجل سے دعا کی، اے اللہ! مجھے اس مقدس زمین سے اتنا قریب کردے جتنی دور پتھر پھینکا جاسکتا ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۲

(۱۱) حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ڈوبا سورج پلٹ آیا

۳٤٤٢ ۔ عن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : معنى قوله تعالىٰ : ردوها على ، يقول سليمان عليه الصلوة والسلام بامر الله عزوجل للملائكة الموكلين بالشمس ردوها على يعنى الشمس فردها عليه حتى صلى العصر فى وقتها ۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے آیت کریمہ ردوھا علیّ، کی تفسیر میں منقول کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے اس قول میں ضمیر آفتاب کی طرف ہے اور خطاب ان ملائکہ سے جو آفتاب پر متعین ہیں، یعنی نبی اللہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے ان فرشتوں کو حکم دیا کہ ڈوبے ہوئے آفتاب کو واپس لے آؤ، وہ حسب الحکم واپس لے آئے یہاں تک کہ مغرب ہوکر پھر عصر کا وقت ہوگیا اور سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے

٤٣٦

۳٤٤٢ ۔ التفسير للثعلبى، ٤/٦٠

نماز عصر ادا فرمائی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نائبان بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیہ سے ایک جلیل القدر نائب ہیں، پھر حضور کا حکم تو حضور کا حکم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بے شمار رحمتیں امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی پر کہ مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں:۔

هو صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خزانة السر وموضع نفوذ الامر فلاینفذ امر الامنه ولا ینقل خیر الاعنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

الا بابی من کان ملکا وسیدا
وآدم بین الماء والطین واقف،
اذا رام امرالا یکون خلافه
ولیس لذلك الامر فی الکون صارف

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانہ راز الٰہی وجائے نفاذ امر ہیں، کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے، اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خبردار ہو، میرے باپ قربان ہوں ان پر جو بادشاہ وسردار ہیں اس وقت سے کہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام ابھی آب وگل کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں اس کا خلاف نہیں ہوتا، تمام جہان میں ان کے حکم کا کوئی پھیرنے والا نہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: اور ہاں کیونکر کوئی ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الٰہی کسی کے پھیرے نہیں پھرتا۔

لاراد لقضائه ولا معقب لحکمه۔

یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے، کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔

ام المومنین فرماتی ہیں:۔

ماأری ربك الا یسارع فی هواك۔

یارسول اللہ! میں حضور کے رب کو نہیں دیکھتی مگر حضور کی خواہش میں جلدی وشتابی کرتا

ہوا۔ الامن والعلی ۱۴۳

(۱۲) حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار کی عظمت

۳۴۴۳۔ عن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان یوضع لسلیمان علیہ الصلوہ والسلام ثلث مائۃ الف کرسی یجلس مومنو الانس مما یلیہ ، ومؤمنو الجن من ورأھم ، فماکانت الشیاطین الاوراء کل ذلک۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے دربار میں تین لاکھ کرسیاں رکھی جاتی تھیں، مومن انسان ان کے قریب بیٹھتے اور مومن جن ان کے پیچھے، اور شیاطین سب کے پیچھے الگ۔

شمائم العنبر ۲۵

(۱۳) انبیاء کرام کا ترکہ مالی تقسیم نہیں ہوتا

۳۴۴۴۔ عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: ان ازواج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین توفی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اردن ان یبعثن عثمان الی ابی بکر لیسئلنہ میراثھن فقالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا : الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لانورث ماترکناہ صدقۃ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان غنی کو امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیج کر اپنی میراث کا سوال کریں، تو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۴۴۳۔ التفسیر لابن ابی حاتم،

۳۴۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفرائض، ۹۹۶/۲
الصحیح لمسلم، باب حکم الفیٔ، ۹۲/۲
السنن لابی داؤد، باب صفایا رسول اللہ ﷺ، ۴۱۶/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ترکۃ النبی ﷺ، ۱۹۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۶۴/۱ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲۹۷/۲
البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، ۴۸/۲ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۱۵۰/۸

وسلم کا یہ فرمان اقدس تم نے نہیں سنا کہ ارشاد فرمایا: ہم اپنا وارث کسی کو نہیں بناتے، ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہے۔۱۲م

۳۴۴۵۔ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لايقتسم ورثتی دينارا ماتركت بعد نفقةنسائی و مؤنة عاملی فهو صدقه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری وراثت درھم ودینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہوگی، اور میری ازواج مطہرات اور میرا کام کرنے والوں سے جو بچے وہ صدقہ ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۴۵

(۱۴) قاتل انبیاء سخت عذاب میں مبتلا ہوگا

۳۴۴۶۔ عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اشدالناس عذابا يوم القيامة من قتل نبيا اوقتله نبی ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص ہوگا جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا اسے کسی نبی نے قتل فرمایا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۱

۳۴۴۵۔ الجامع الصحيح للبخاری، كتاب الفرائض، ۲/۹۹۲
الصحيح لمسلم، باب حكم الفئ، ۲/۹۲
السنن لابی داؤد، باب صفايا رسول الله ﷺ، ۲/۴۱۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۶۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۶/۳۰۲
۳۴۴۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۰۷ ☆ كنز العمال للمتقی ۹۳۶۶، ۴/۳۵
الدر المنثور للسيوطی، ۱/۷۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۰/۲۶۰
التفسير لابن كثير، ۱/۱۴۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۸۱

۱۵۔ فضائل شیخین

(۱) شیخین کی پیروی کرو

۳۴۴۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیروی کرنا۔۱۲م

(۲) شیخین کی فضیلت اہلسنت کی نظر میں

۳۴۴۸۔ **عن** محمدبن الحنفیة رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قلت لابی : ای الناس خیر بعدالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟ قال : ابوبکر ،قال : قلت : ثم من ؟ قال :عمر ۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں میں بہتر کون ہیں؟ فرمایا: حضرت ابوبکر، میں نے عرض کی: پھر کون؟ فرمایا: حضرت عمر، رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

۳۴۴۷۔ الجامع للترمذی، باب مناقب ابی الصدیق، ۲۰۷/۲
السنن لابن ماجه، باب فضل ابی بکر الصدیق، ۱۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۲/۵ ☆ المستدرك للحاکم، ۷۵/۳
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۹/۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۷/٤
السنن الکبری للبیهقی، ۱۲/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵۲/۹
التفسیر للبغوی، ۵۵۶/۱ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۸۳/۲
الصحیح لابن حبان، ۲۱۹۳ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۹۱/٤
شرح السنة للبغوی، ۱۰۲/۱٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳۰/۱
۳۴۴۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب ابی بکر، ۵۱۸/۱

۳۴۴۹۔ **عن** عبد الله بن ابی سلمة رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت علیا کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم یقول : خیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابوبکر ،وخیر الناس بعد ابی بکر عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

حضرت عبداللہ بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے سنا: بہترین مردم بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر ہیں، اور بہترین مردم بعد ابی بکر عمر ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۳۴۵۰۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغ امیر المؤمنین علیا المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم ان اقواما یفضلونه علی ابی بکر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما فصعد المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال : یاایها الناس ! انه بلغنی ان اقوامایفضلوننی علی ابی بکر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما ،لو کنت تقدمت فیه لعاقبت فیه ،فمن سمعته بعد هذا الیوم یقول هذا،فهو مفتر علیه حد المفتری ،ثم قال :ان خیرهذه الامة بعد نبیها ابو بکر ثم عمر ،ثم اعلم بالخیر بعد ،قال : وفی المجلس الحسن بن علی فقال : والله لوسمی الثالث سمی عثمان ،رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خبر پہونچی کہ کچھ لوگ انہیں صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں یہ سنکر منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور حمد وثناء الٰہی کے بعد فرمایا: اے لوگو! مجھے خبر پہونچی ہے کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر وعمر سے افضل بتاتے ہیں، اس بارے میں اگر میں نے پہلے سنا دیا ہوتا تو ضرور سزا دیتا ،آج سے جسے ایسا کہتے سنونگا وہ مفتری ہے، اس پر مفتری کی حد یعنی اسّی کوڑے لازم ہیں ،پھر فرمایا: بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر، پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد سب سے بہتر کون ہے، حضرت علقمہ فرماتے ہیں: اس مجلس میں سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے، انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر

۳۴۴۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضائل الصحابة، ۱/۵۱۷
السنن لابن ماجه، باب فضل عمر، ۱/۱۱
الکامل لابن عدی، ۲/۸۱۶ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۱۰/۲۷۷
۳۴۵۰۔

تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے۔رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۹

۳۴۵۱۔ **عن** اصبغ بن بنانة قال : قلت لعلی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم : یاامیر المومنین ! من خیرالناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم؟ قال : ابو بکر ، قلت :ثم من؟ قال : عمر ،قلت : ثم من ؟ قال : عثمان ،قلت : ثم من ؟ قال : انا،رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بعینی ھاتین والافعمیتا۔وباذنی ھاتین والا فصمتا ، یقول : ماولد فی الاسلام مولود ازکی ولا اطھر ولا افضل من ابی بکر ثم عمر ۔

حضرت اصبغ بن بنانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: یاامیر المومنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر، میں نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: عمر، کہا: پھر کون؟ فرمایا: عثمان، کہا: پھر کون؟ فرمایا: میں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے ان آنکھوں سے دیکھا ورنہ یہ آنکھیں پھوٹ جائیں، اوران کانوں سے فرماتے سنا: ورنہ بہرے ہوجائیں، حضور فرماتے تھے: اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا نہیں ہوا جو ابوبکر پھر عمر سے زیادہ ستھرا، زیادہ پاکیزہ اور زیادہ فضیلت والا ہو۔ جزاء اللہ عدوہ ۵۵

۳۴۵۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال : ھل انا الا حسنة من حسنات ابی بکر ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں کون ہوں مگر ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی۔

جزاء اللہ عدوہ ۵۵

۳۴۵۳۔ **عن** ابی الزناد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رجل لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم : یا امیر المؤمنین مابال المھاجرین والانصار قدموا ابابکر وانت اوفی منه منقبة واقدم منه سلما واسبق سابقة ؟قال : ان کنت قرشیا فاحسبك من

۳۴۵۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۶۸۵، ۱۱/۱۰
۳۴۵۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۶۳۶، ۱۲/۴۹۸
۳۴۵۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۶۸۶، ۱۲/۵۱۴

عائذة ،قال : نعم ، قال : لولا ان المؤمن عائذ الله لقتلتك ، ولئن بقيت لتأتينك مني روعة حصراء ،ويحك ! ان ابابكر سبقني الى اربع : سبقني الى الامامة ،وتقديم الامامة وتقديم الهجرة والى الغار،وافشاء الاسلام ،ويحك ! ان الله ذم الناس كلهم ومدح ابابكر فقال :" الا تنصروه فقد نصره الله" الآية ـ

حضرت ابوالزناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مولی علی سے عرض کی : یا امیر المؤمنین کیا بات ہوئی کہ مہاجرین وانصار نے ابوبکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام وسوابق پیشتر فرمایا: اگر مسلمان کے لئے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کردیتا افسوس تجھ پر، ابوبکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے ۔ افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے، ہجرت میں مجھ سے سابق، صحبت غار میں انہیں کا حصہ ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امامت کے لئے انہیں کو مقدم فرمایا، افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب کی مذمت کی اور ابوبکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے: اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی، جب کافروں نے اسے مکے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا "غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے،،۔

۳۴۵۴ـ عن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ياعلى ! سألت الله ثلثا ان يقدمك فابى على الا تقديم ابى بكر ـ

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی ! میں نے اللہ عزوجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے، اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابوبکر کو مقدم رکھنا ۔ جزاء اللہ عدوہ ۵۶

۳۴۵۵ـ عن حكم بن حجل رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم : لااجد احدا فضلني على ابى بكر وعمر الا جلدته حدالمفترى ـ

حضرت حکم بن حجل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۳۴۵۴ـ كنز العمال للمتقى ،۳۵۶۸۰، ۱۲/۵۱۵ ☆

۳۴۵۵ـ كنز العمال للمتقى ،۳۶۱۴۲، ۱۳/۲۱ ☆ الصواعق المحرقة لابن حجر ، ۶۰

افضل کہتا ہے اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۴۵۶۔ **عن** ابی جحیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه انه کان یری ان امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم افضل الامة، فسمع اقواما یخالفونه فحزن حزنا شدیدا، فقال له علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم بعد ان اخذ یده وادخله بیته: مااحزنك یاابا جحیفة! فذکرله الخبر فقال: الااخبرك بخیر الامة، خیرها ابوبکر ثم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما، قال ابو جحیفة: فاعطیت اللہ عهدا ان لا اکتم هذا الحدیث بعد ان شافهنی به علی مابقیت۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے خیال میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم افضل تمام امت تھے، انہوں نے کچھ لوگوں کو اس کے خلاف کہتے سنا، سخت رنج ہوا، حضرت مولیٰ علی ان کا ہاتھ پکڑ کر کاشانہ ولایت میں لے گئے، غم کی وجہ پوچھی۔ گذارش کی: فرمایا: کیا میں تمہیں بتاؤں کہ امت میں سب سے بہتر کون ہے، ابوبکر ہیں پھر عمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ جب تک جیوں گا اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا کہ جب خود حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے بالمشافہ مجھ سے فرمایا ہے۔

۳۴۵۷۔ **عن** عبد خیر قال: قلت لعلی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم: من اول الناس دخو لا الجنته بعد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم؟ قال: ابو بکر و عمر، قلت: یا امیر المؤ منین ید خلا نهاقبلك؟ قال أی والذی فلق الحبة وبرأالنسمة: انهما لیأ کلان من ثمارها ویرو یان من ما ئها و یتکئان علی فرا شها وانا موقوف مغموم مهموم بالحساب۔

ایک عبد خیر سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا: ابوبکر و عمر، میں نے عرض کی: یا امیر المومنین کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں

۳۴۵۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۰۷، ۲۷/۱۳ ☆

۳۴۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۰۰، ۹/۱۳ ☆

جائیں گے؟ فرمایا: ہاں، قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر پیڑ اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا، بیشک وہ دونوں جنت کے پھل کھائیں گے۔ اس کے پانی سے سیراب ہوں گے، اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

جزاء اللہ عدوہ ۵۴

۳۴۵۸۔ **عن** ابی جحیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : دخلت علی علی فی بیته فقلت : یاخیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : مهلایا ابا جحیفة ! الااخبرك بخیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم؟ ابوبکر وعمر یا اباجحیفة ! لایجمع حبی وبغض ابی بکر وعمر فی قلب مؤمن، ولایجمع بغضی وحب ابی بکر وعمر فی قلب مؤمن۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین سے عرض کی: یاخیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فرمایا: ٹھہرو اے ابوجحیفہ کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہے ابوبکر وعمر، اے ابوجحیفہ! کسی مومن کے دل میں میری محبت اور ابو بکر وعمر کی عداوت جمع نہیں ہوسکتی، اور کسی مومن کے دل میں میری دشمنی اور ابوبکر وعمر کی محبت جمع نہیں ہوسکتی۔

جزاء اللہ عدوہ ۵۴

۳۴۵۹۔ **عن** الحسن بن کثیر عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : اتی علیا کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم رجل فقال : انت خیر الناس، فقال : هل رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ؟ قال : لا، قال : اما رأیت ابابکر ؟ قال : لا ۔ قال : فما رأیت عمر ؟ قال : لا، قال : اما! انك لوقلت انك رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لقتلتك، ولوقلت : رأیت ابابکر وعمر لجلدتك۔

حضرت حسن بن کثیر اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: آپ خیر الناس ہیں فرمایا: تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہا نہ، فرمایا: ابوبکر کو دیکھا کہا نہ، فرمایا: عمر کو دیکھا، کہا: نہ، فرمایا: سن لے اگر تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے کا اقرار

۳۴۵۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۴۱، ۲۱/۱۳

۳۴۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۵۳، ۲۶/۱۳

کرتا اور پھر مجھے خیر الناس کہتا تو میں تجھے قتل کرتا اور اگر تو ابوبکر وعمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔ جزاء اللہ عدوہ ۵۳

۳۴۶۰۔ عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم :لایفضلنی احد علی ابی بکر وعمر الا وقد انکر حقی وحق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: جو مجھے ابوبکر وعمر پر تفضیل دے گا وہ میرے اور تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق کا منکر ہوگا۔

۳۴۶۱۔ عن عمر بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت علیا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم علی المنبر یقول : افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر وعمر وعثمان ،وفی لفظ ثم عمر ثم عثمان ۔رضی اللہ تعالیٰ عنھم ۔

حضرت عمر بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین مولی علی کو منبر پر فرماتے سنا: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر پھر عثمان۔ جزاء اللہ عدوہ ۵۴

۳۴۶۲۔ عن صلۃ بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :کان علی اذا ذکر عندہ ابو بکر قال: السباق تذکرون، السباق تذکرون، والذی نفسی بیدہ ما استبقنا الی خیر قط الا سبقنا الیہ ابو بکر۔

حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے جب بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر آتا فرماتے: بڑی سبقت والے کا ذکر کر رہے ہیں، کمال پیشی لے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں، قسم اسکی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب ہم نے کسی خیر میں پیشی چاہی ہے ابوبکر ہم سب پر

۳۴۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۴۰، ۲۶/۱۳ ☆

۳۴۶۱۔ کنز العمال للمتقی،

۳۴۶۲۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۶۵/۷ ☆

سبقت لے گئے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: ابوبکر صدیق، صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضی صدیق اصغر۔ صدیق اکبر کا مقام اعلی صدیقیت سے بلند و بالا ہے۔ نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں ہے:۔

اماتخصیص ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ فلانہ الصدیق الاکبر الذی سبق الناس کلھم لتصدیقہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولم یصدرمنہ غیرہ قط و کذا علی کرم اللہ تعالی وجھہ فانہ یسمی الصدیق الاصغر الذی لم یتلبس بکفر قط و لم یسجدلغیراللہ مع صغرہ و کون ابیہ علی غیر الملۃ ولذاخص بقول علی کرم اللہ تعالی وجھہ۔

حضرت خاتم الولایۃ المحمدیہ فی زمانہ بحرالحقائق ولسان القوم بجنانہ وبیانہ سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نفعنا اللہ فی الدارین بفیضانہ فتوحات مکیہ شریفہ میں فرماتے ہیں:۔

فلو فقد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی ذالک الوطن وحضرھا ابو بکر لقام فی ذالک المقام الذی اقیم فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لانہ لیس ثم اعلی منہ یحجبہ عن ذلک فھو صادق ذلک الوقت وحکیمہ وما سواہ تحت حکمہ (ثم قال) وھذا المقام الذی اثبتنا بین الصدیقیۃ ونبوۃ التشریع وفوق الصدیقیۃ فی المنزلۃ عند اللہ والمشار الیہ بالسر الذی قرفی صدر ابی بکر ففضل بہ الصدیقین اذ حصل لہ فی قلبہ ما لیس فی شرط الصدیقیۃ ولا من لوازمھا فلیس بین ابی بکر و بین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رجل لانہ صاحب الصدیقیۃ وصاحب سر۔

یعنی اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مقام پر صدیق قیام کرینگے کہ وہاں صدیق سے اعلی کوئی نہیں جو انہیں اس سے روکے وہ اس وقت کے صادق و حکیم ہیں اور جو ان کے سوا ہیں سب ان کے زیر حکم۔ یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا صدیقیت اور نبوت شریعت کے بیچ میں ہے یہ مقام قربت فردوں کے لئے رب اللہ کے نزدیک نبوت شریعت سے نیچا اور

صدیقیت سے مرتبے میں بالا ہے اسی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو سینہ صدیق میں متمکن ہوا جس کے باعث وہ تمام صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ ان کے قلب میں وہ راز الٰہی حاصل ہوا جو نہ صدیقیت کی شرط ہے نہ اس کے لوازم سے تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کہ وہ تو صدیقیت والے بھی ہیں اور صاحب راز بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۴۶۳۔ عن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء رجل الیٰ علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ماکان منزلۃ ابی بکر وعمر من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: منزلھما الساعۃ وھما ضجیعاہ۔

حضرت ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ابوبکر وعمر کا کیا مرتبہ تھا، فرمایا: جو مرتبہ ان کا اب ہے کہ حضور کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔

۳۴۶۴۔ عن محمد الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اجمع بنوفاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم علی ان یقولوا فی الشیخین احسن مایکون من القول۔

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: اولاد امجاد حضرت بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا الکریم وعلیہا وعلیہم وبارک وسلم کا اجماع واتفاق ہے کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں وہ بات کہیں جو سب سے بہتر ہو۔

ظاہر ہے کہ سب سے بہتر بات اسی کے حق میں کہی جائیگی جو سب سے بہتر ہو۔

۳۴۶۵۔ عن جندب الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء بعض اھل الکوفۃ والجزیرۃ الی محمد بن عبداللہ المحض رضی اللہ تعالیٰ عنہما وسال عن ابی بکروعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال: انظر الی اھل بلادک یسالوننی عن ابی بکروعمر، لھما فضل عندی من علی، رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

۳۴۶۳۔ المسند لاحمد بن حنبل،

۳۴۶۴۔ السنن للدارقطنی،

۳۴۶۵۔ السنن للدارقطنی،

حضرت جندب الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض اہل کوفہ وجزیرہ حضرت امام محمد بن عبد اللہ محض رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا، امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہوکر فرمایا: اپنے شہر والوں کو دیکھو! مجھ سے ابوبکر وعمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں، وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہ مولی علی سے افضل ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ امام اجل حضرت امام حسن مجتبی کے پوتے اور حضرت امام حسین شہید کربلا کے نواسے ہیں۔ ان کا لقب مبارک نفس زکیہ ہے، ان کے والد حضرت عبد اللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی وحسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے لہذا محض کہلائے، اپنے زمانہ میں سردار بنی ہاشم تھے، ان کے والد ماجد امام حسن مثنی اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغری بنت امام حسین ہیں،

صلی اللہ تعالیٰ علی ابیھم وعلیھم وبارك وسلم۔ فتاوی رضویہ ۱۵۱/۱۱

(۳) رافضی عموماً شیخین پر تبرا کرتے ہیں

۳۴۶۶۔ عن زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: انطلقت الخوارج فبرأت ممن دون ابی بکر وعمر ولم یستطیعون ان یقولوا فیھما شیأ، وانطلقتم فتفرتم فوق ذلك، فبرأتم منھما، فمن بقی؟ فواللہ! مابقی احد الا برئتم منہ۔

حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام حسین سعید شہید صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علی جدھم الکریم وعلیھم سے روایت ہے کہ خارجیوں نے اٹھ کر ان سے تبری کی جو ابوبکر وعمر سے کم تھے یعنی عثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم، مگر ابوبکر وعمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی، اور تم نے اے کوفیو! زور پر جست کی کہ ابوبکر وعمر سے تبری کی، تو اب کون رہ گیا؟ خدا کی قسم! اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تبرا نہ کہا ہو۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

۳۴۶۶۔ المصنف لابن ابی شیبۃ،

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر، امام زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد مجید ہم غلامان خاندان زید کو بحمد اللہ کافی ووافی ہے۔

سید سادات بلگرام حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطریقین، حبر شریعت، بحر طریقت، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، سیدنا ومولانا میر عبد الواحد حسینی زیدی واسطی بلگرامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ السامی نے کتاب مستطاب "سبع سنابل شریف"، تصنیف فرمائی کہ بارگاہ عالم پناہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں موقع قبول عظیم پر واقع ہوئی۔ اس فقیر کے آقائے نعمت ومولائے اوحد، حضرت اسد الواصلین، محبوب العاشقین سیدنا ومولانا حضرت سید شاہ حمزہ حسینی زیدی مارہروی قدس سرہ القوی کتاب مستطاب "کاشف الاستار شریف"، کی ابتدا میں فرماتے ہیں:۔

باید دانست کہ در خاندان ما حضرت سند المحققین سید عبد الواحد بلگرامی بسیار صاحب کمال برخاستہ اند، قطب فلک ہدایت، ومرکز دائرۂ ولایت بود در علم صوری ومعنوی فائق واز مشارب اہل تحقیق ذائق، صاحب تصنیف وتالیف است، ونسب ایں فقیر بہ چہار واسطہ بذات مبارکش می پیوندد۔

جاننا چاہئے کہ ہمارے خاندان میں حضرت سند المحققین سید عبد الواحد بلگرامی بہت بڑے صاحب کمال ہوئے ہیں، آسمان ہدایت کے قطب اور دائرہ ولایت کے مرکز تھے، ظاہری ومعنوی علم میں کامل اور اہل تحقیق کے مشرب چشیدہ اور صاحب تصنیف وتالیف تھے اس فقیر کا نسب ان کی ذات مبارکہ تک چار واسطوں سے پہونچتا ہے۔

پھر چند اجزا کے بعد فرماتے ہیں:۔

اشہر تصانیف او کتاب سبع سنابل است در سلوک وعقائد، حاجی الحرمین سید غلام علی آزاد سلمہ اللہ ورد مآثر الکرام، می نویسد وقتے در شہر رمضان المبارک سنۃ خمس وثلثین ومأتہ والف مؤلف اوراق بدار الخلافۃ شاہجہان آباد خدمت شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ را زیارت کردو ذکر میر عبد الواحد قدس سرہ درمیان آمد، شیخ مناقب ومآثر میر تادیر بیان کرد فرمود شبے در مدینہ منورہ پہلو بر بستر خواب گرم نمودم ﴿۱﴾ واقعہ دیدم کہ من وسید صبغۃ اللہ بروجی معا در مجلس اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم باریاب شدیم جمعے از صحابۂ کرام واولیائے امت حاضر اند دریں نہا شخصے است کہ حضرت باولب بہ تبسم شیریں کردہ حرفہا می زنند والتفاتے تمام دارند، چوں مجلس آخر شد از سید صبغۃ اللہ استفسا کردم کہ ایں شخص کیست کہ حضرت بااو التفات بایں مرتبہ دارند گفت میر عبدالواحد بلگرامی وباعث مزید احترام اواین ست کہ ''سبع سنابل''، تصنیف اودر جناب رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول افتادہ انتہی مقالہ الشریف بلفظ المنیف قدس سرہ اللطیف۔

سلوک وعقائد میں آپ کی مشہور ترین تصنیف ''سبع سنابل شریف''، ہے حاجی الحرمین سید غلام علی آزاد بلگرامی مآثر الکرام''، میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ رمضان المبارک ۱۱۳۵ھ میں مؤلف اوراق (سید آزاد بلگرامی) دارالخلافہ شاہجہاں آباد میں حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا حضرت شیخ دیر تک میر عبدالواحد کے فضائل ومناقب بیان فرماتے رہے فرمایا: ایک رات مدینہ طیبہ میں آرام کررہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ میں اور سید صبغۃ اللہ دربار رسالت میں باریاب ہیں۔ صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی ایک جماعت حاضر بارگاہ ہے۔ان میں سے ایک شخص کے ساتھ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم فرماتے ہوئے گفتگو فرمارہے ہیں اور خوب توجہ فرمارہے ہیں جب مجلس ختم ہوئی تو میں نے سید صبغۃ اللہ سے پوچھا یہ شخص کون ہیں جن کی طرف حضرت اس قدر توجہ فرمارہے ہیں، انہوں نے بتایا یہ سید عبدالواحد بلگرامی ہیں، ان کے اعزاز کی وجہ یہ ہے کہ ان کی تصنیف ''سبع سنابل''، دربار رسالت میں مقبول ہو چکی ہے۔

حضرت میر قدس سرہ المنیر نے اس کتاب مقبول ومبارک میں مسئلہ تفضیل بکمال تفصیل وتاکید جمیل وتہدید جلیل ارشاد فرمایا، لفظ مبارک سے چند حروف کی نقل سے شرف حاصل کروں۔ اولیائے کرام ومحدثین وفقہائے جملہ اہل حق کے اجماعی عقائد میں بیان فرماتے ہیں۔

واجماع دارند کہ افضل از جملہ بشر بعد انبیاء ابوبکر صدیق است وبعد ازوے عمر فاروق است وبعد ازوے عثمان ذی النورین است وبعد ازوے علی مرتضی است رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اور ان کا اجماع ہے کہ انبیاء کے بعد تمام بشر میں افضل حضرت ابوبکر صدیق ہیں

اوران کے بعد حضرت عمر فاروق اور ان کے بعد حضرت عثمان ذی النورین اور ان کے بعد حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔ پھر فرمایا:۔

فضل ختنین از فضل شیخین کمتر است بے نقصان وقصور۔ یعنی حضرت عثمان وعلی کی فضیلت ابوبکر وعمر سے بغیر کسی عیب ونقصان کے کم ہے۔ پھر فرمایا: اجماع اصحاب وتابعین وتبع تابعین وسائر علمائے امت ہم بریں عقیدہ واقع شدہ است۔ یعنی صحابہ تابعین، تبع تابعین اور تمام علمائے امت کا اسی عقیدے پر اجماع ہے۔ پھر فرمایا: مخدوم قاضی شہاب الدین در ''تیسیر الحکام'': نبشت کہ ہیچ ولی بدرجہ ہیچ پیغمبر نہ رسید زیرا کہ امیر المومنین ابوبکر بحکم حدیث بعد پیغمبراں از ہمہ اولیاء برتر است واو بدرجہ ہیچ پیغمبرے نہ رسید وبعد او امیر المومنین عمر بن خطاب است وبعد او امیر المومنین عثمان بن عفان است وبعد او امیر المومنین علی بن ابی طالب است رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کسے کہ امیر المومنین علی را خلیفہ نداند او از خوارج است وکسے کہ اورا بر امیر المومنین ابوبکر وعمر تفضیل کند او از روافض است۔

مخدوم قاضی شہاب الدین نے ''تیسیر الحکام'' میں لکھا ہے کہ کوئی ولی کسی نبی کے مقام کو نہیں پہونچ سکتا، کیونکہ حضرت امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق ازروئے حدیث انبیاء کے بعد تمام اولیاء سے افضل ہیں اور وہ کسی پیغمبر کے مقام کو نہ پہونچ سکے ان کے بعد امیر المومنین عمر بن خطاب ان کے بعد امیر المومنین عثمان بن عفان اور انکے بعد امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ جو شخص حضرت امیر المومنین علی کو خلیفہ نہ جانے وہ خارجی ہے اور جو شخص انہیں امیر المومنین ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دے وہ رافضی ہے۔ پھر فرمایا:۔

ازیں جا باید دانست کہ در جہان نہ ہمچو مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیرے پیدا شد ونہ ہمچو ابوبکر مریدے ہویدا گشت، اے عزیز! اگرچہ کمالیت فضائل شیخین بر ختنین مفرط وفائق اعتقاد باید کرد امانہ بروجہیکہ در کمالیت فضائل قصورے ونقصانے بخاطر تو رسد، بلکہ فضائل ایشاں وفضائل جملہ اصحاب از عقول بشریہ وافکار انسانیہ بسے بالاتر است۔

اس جگہ سے جاننا چاہیے کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا جہان میں نہ کوئی پیر پیدا نہ ابوبکر ایسا کوئی مرید ظاہر ہوا۔ اے عزیز! اگرچہ شیخین (حضرت ابوبکر وعمر) کی

ختنین (حضرت عثمان وعلی) پر فضیلت کا کامل اعتقاد رکھنا چاہئے لیکن اس طور سے نہیں کہ حضرت عثمان وعلی کے فضائل کے بارے میں تیرے دل میں کوئی کمی واقع ہو۔ بلکہ ان کے اور تمام صحابۂ کرام کے فضائل بشری عقل اورانسانی فکر سے بہت بلند ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پھر فرمایا:۔

پس چوں اجماع صحابہ کہ انبیاء صفت اند بر تفضیل شیخین واقع شد ومرتضی نیز درین اجماع متفق وشریک بود مفضلہ در اعتقاد خود غلط کردہ است اے خانمان مافدائے نام مرتضی ۔ وا ے دل وجان ما نثار اقدام مرتضی باد کدام بد بخت ازل کہ محبت مرتضی در دلش نہ باشد وکدام راندۂ درگاہ مولی کہ اہانت او روا دارد، مفضلہ گمان بردہ است کہ نتیجۂ محبت با مرتضی تفضیل اوست بر شیخین ونمی داند کہ ثمرۂ محبت، موافقت است با او نہ مخالفت است کہ چوں مرتضی فضل شیخین وذی النورین را بر خو در روا داشت واقتدا بایشاں کرد وحکمہائے عہد خلافت ایشاں را امتثال فرمود شرط محبت با او آں باشد کہ در راہ وروش با او موافق باشد نہ مخالف ۔ جب انبیاء صفت صحابہ کرام کا شیخین کی فضیلت پر اتفاق ہے اور حضرت علی مرتضی بھی اس اجماع میں شریک ہین لہذا مفضلہ (یعنی حضرت علی کو شیخین پر فضیلت دینے والوں) کا یہ اعتقاد غلط ہے۔ ہمارا خاندان حضرت علی کے نام پر فدا ہو ہمارے دل وجان حضرت علی مرتضی کے قدموں پر نثار ہوں۔ کون ازلی بد بخت ہے جس کے دل میں حضرت علی مرتضی کی محبت نہ ہوگی اور کون مردود درگاہ ان کی توہین روا رکھے گا۔ اہل تفضیل کا گمان ہے کہ حضرت علی مرتضی کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ انہیں شیخین پر فضیلت دی جائے اور یہ نہیں سمجھتے کہ محبت کا تقاضا ان کی موافقت ہے نہ مخالفت کہ جب علی مرتضی نے شیخین اور ذی النورین کی فضیلت اپنے اوپر جائز رکھی، ان کی اقتدا کی، ان کے عہد خلافت کے احکام کی تعمیل کی تو آپ کی محبت کی شرط یہ ہے کہ آپ کے طرز وطریق کی موافقت کی جائے نہ مخالفت۔

حضرت میر قدس سرہ المنیر نے یہ بحث پانچ ورق سے زائد میں افادہ فرمائی ہے۔ من طلب الزیادۃ فلیرجع الیہ۔

الحمد للہ یہ عقیدہ ہے اہلسنت وجماعت اور ہم غلامان دودمان زید شہید کا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۳

(۴) خلافت شیخین کی طرف حضور کے خواب سے اشارہ

٣٤٦٧۔ **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : بینما انانائم رأیتنی علی قلیب علیها دلو ، فنزعت منها ماشاء اللہ ،ثم اخذ ها ابن ابی قحافة فنزع منها ذنوبا اوذنو بین وفی نزعه ضعف ،واللہ یغفرله ضعفه ،ثم استحالت غربا فا خذ ها ابن الخطاب فلم اری عبقر یا من الناس ینزع نزع عمر حتی ضرب الناس بعطن ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ ایک کنویں پر ہوں، اس پر ایک ڈول ہے، میں اس سے پانی بھرتا رہا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر ابوبکر نے ڈول لیا اور ایک دوبار کھینچا، پھر وہ ڈول ایک پل ہوگیا جسے چرسا کہتے ہیں اسے عمر نے لیا،تو میں نے کسی سردارز بردست کو اس کام میں انکے مثل نہ دیکھا، یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب کردیا کہ لوگ پانی پی پی کر فرودگاہ کو واپس ہوئے۔ فتاوی رضویہ ۱۴۴/۱۱

(۵) فضائل شیخین اور خلافت کی طرف اشارہ

٣٤٦٨۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : حسبت انی کثیر اسمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : ذهبت اناوابو بکر وعمر ،ودخلت اناوابوبکر وعمر ،وخرجت اناوابوبکروعمر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے بارہا فرماتے سنا: گیا میں اور ابوبکر وعمر، داخل ہوا میں اور ابوبکر وعمر، نکلا میں اور ابوبکر وعمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

٣٤٦٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه ، ١/٥١٧
الصحیح لمسلم، باب فضائل الصحابة، ٢/٢٧٥
٣٤٦٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب عمر رضی اللہ تعالی عنه، ١/٥٢١
الصحیح لمسلم، باب فضایل الصحابة ٢/٢٧٤
السنن لابن ماجه، باب فضائل عمر، ١/١٠
المستدرك للحاكم، ٣/٧١ ☆

۳۴۶۹۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالیٰ عنه قال : بعثني بنو المصطلق الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالوا : سل لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی من ندفع صدقاتنا بعدك ؟ قال : فاتیته فسألته فقال : الی ابی بکر ،فاتیتهم فاخبرتهم فقالوا : ارجع الیه فسله ،فانْ حدث با بی بکرحدث فالی من ؟ فاتیته فسألته فقال : الی عمر ،فاتیتهم فاخبرتهم فقالوا: ارجع الیه فسله ،فان حدث لعمرحدث الی من ؟ فاتیته فسألته فقال : الی عثمان ،فاتیتهم فاخبرتهم فقالوا : ارجع الیه فسله ،فان حدث بعثمان حدث فالی من ؟ فاتیته فسالته فقال: ان حدث بعثمان حدث فتبا لکم الدهر تباً۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بنو مصطلق نے خدمت اقدس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا کہ حضور سے دریافت کروں کہ حضور کے بعد ہم اموال زکوۃ کس کے پاس بھیجیں؟ فرمایا: ابوبکر کے پاس، عرض کی: اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آئے تو کسے دیں؟ فرمایا: عمر، عرض کی: جب ان کا بھی واقعہ ہو، فرمایا: عثمان کو، عرض کی: اور عثمان کو بھی حادثہ پیش آئے، فرمایا: تو تمہارے لئے خرابی ہے۔

۳۴۷۰۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتت امرأة الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فامرها ان ترجع الیه ، قالت : ارأیت ان جئت ولم اجدك ، کانها تقول : الموت ،قال : ان لم تجدنی فآتی ابابکر ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر حاضر ہو، انہوں نے عرض کی: آؤں اور حضور کو نہ پاؤں، فرمایا: مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا۔

۳۴۷۱۔ **عن** سهل بن خیثمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا اتی علی ابی بکر اجله ، وعمر اجله ،وعثمان اجله ،فان استطعت ان تموت فمت ۔

حضرت سہل بن خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۴۶۹۔ المستدرك للحاکم، باب مناقب ابی بکر، ۸۲/۳
۳۴۷۰۔ الصحیح لمسلم، باب مناقب ابی بکر، ۵۱۶/۱
۳۴۷۱۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۸۰/۸

وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی کا انتقال ہو جائے تو ہو سکے تو مر جانا۔

۳۴۷۲۔ عن عصمة بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قدم رجل من اهل البادية بابل له ، فلقيه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاشتراها منه ،فلقيه على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم فقال : مااقدمك ؟قال : قدمت بابل فاشتراها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قال : فنقدك ،قال : لاولكن بعتها منه بتاخير ،فقال على رضى الله تعالىٰ عنه : ارجع فقل له : يارسول الله ! ان حدثك بك حدث من يقضينى مالى ؟ وانظر مايقول لك ؟ فارجع الى حتى تعلمنى ،فقال : يارسول الله ! ان حدث بك حدث فمن يقضينى ؟ قال : ابوبكر ،فاعلم عليا ،فقال له : ارجع اسأله ان حدث بابى بكر حدث فمن يقضينى ؟ فسأله فقال : عمر ، فجاء فاعلم عليا ، فقال له : ارجع فسله اذامات عمر فمن يقضينى ؟فجاء فسأله ،فقال : رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ويحك اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت ۔

حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سے کچھ اونٹ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرضوں میں خریدے، یہ واپس جاتا تھا کہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ملاقات ہوگئی، حال پوچھا، اس نے بیان کیا، فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر جا اور عرض کر: اگر حضور کو کوئی حادثہ پیش آئے تو میری قیمت کون ادا کریگا؟ فرمایا: ابوبکر، پھر دریافت کرایا، اور جو ابوبکر کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو کون دیگا، فرمایا: عمر، پھر دریافت کرایا کہ اگر انہیں بھی کوئی حادثہ رونما ہو تو؟ اس پر ارشاد فرمایا: ہائے نادان، جب عمر مر جائے تو اگر مر سکے تو مر جانا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۵

۳۴۷۳۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال ؛قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كنت وابوبكر وعمر ، وفعلت وابوبكر وعمر ،وانطلقت

۳۴۷۲۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۷/۱۸۰

۳۴۷۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب مناقب عمر، ۱/۵۱۹

الصحيح لمسلم، باب فضل عمر، ۲/۲۷۴

وابوبکر وعمر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوا میں اور ابوبکر وعمر، کیا میں نے اور ابوبکر وعمر نے، چلا میں اور ابوبکر وعمر۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۴

۳۴۷۴۔ **عن** امیرالمؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ابوبکر وعمر خیر الاولین والآخرین، وخیر اهل السموات واهل الارضین، الا الانبیاء والمرسلین، لا تخبرهما یاعلی۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر وعمر سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں، تمام آسمان والوں اور زمین والوں سے بہتر ہیں سوا انبیاء ومرسلین کے، اے علی تم ان دونوں کو اس کی خبر نہ دینا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا: اس کے معنی یہ ہیں کہ اے علی تم ان سے نہ کہنا بلکہ ہم خود فرمائیں گے تاکہ ان کی مسرت زیادہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۲۶۸

(۶) شیخین، عمار اور ابن مسعود کی فضیلت

۳۴۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اقتدوا بالذین من بعدی، ابی بکر وعمر، واهتدوا بهدی عمار، وتمسکوا بعهد ابن مسعود۔

۳۴۷۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱ ☆

۳۴۷۵۔ الجامع للترمذی، باب مناقب عمار بن یاسر، ۲/۲۲۱
السنن لابن ماجه، باب فضائل الصدیق، ۱/۱۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۸۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۳/۷۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۲ ☆ المسند للحمیدی، ۴۹۹
الکامل لابن عدی، ۲/۶۶۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۳۰
مجمع الزوائد للهیثمی، ۹/۵۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۱۲
کنز العمال للمتقی، ۳۶۶۵۶، ۲/۱۸۴ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/۵۵۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم میرے ان دوصحابیوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہونگے، ابوبکر وعمر، اورعمار بن یاسر کی رہنمائی، اورعبداللہ بن مسعود کی سند اختیار کرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک بار آخر حیات اقدس میں نص صریح فرمادینا چاہا تھا پھر خدا اور مسلمانوں کو چھوڑ کر حاجت نہ سمجھی۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۵

(۷) فضیلت صدیق اکبر

۳۴۷۶۔ **عن** سالم بن ابی الجعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت لمحمد ابن الحنفیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما : ھل کان ابوبکر اول القوم اسلاما ؟ قال : لا، قلت : فبم علا ابوبکر وسبق حتی لایذکر احد غیر ابی بکر ،قال : لانہ کان افضلھم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربہ ۔

حضرت سالم بن ابی جعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد بن حنفیہ سے عرض کی: کہ کیا ابوبکر سب سے پہلے ایمان لائے تھے؟ فرمایا: نہ، میں نے کہا: پھر کیابات ہے کہ ابوبکر سب سے بالا رہے اور پیشی لے گئے یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے ؟ فرمایا: یہ اس لئے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل تھے جب سے اسلام لائے یہاں تک کہ اپنے رب عزوجل سے ملے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۰

(۸) صدیق اکبر کی بعض خدمات عظیمہ

۳۴۷۷۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مالا حد عند نا ید الا وقد کافأناہ بھا ماخلا ابابکر ،فان لہ عندنا یدا یکا فیئہ اللہ بھا یوم القیامۃ ، وما نفعنی مال احد قط مانفعنی مال ابی بکر ،ولو

۳۴۷۶۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ☆

۳۴۷۷۔ الجامع للترمذی، باب مناقب ابی بکر الصدیق، ۲/۲۰۷

فتح الباری للعسقلانی، ☆ ۷/۱۳

كنت متخذا خليلا لاتخذت ابابكر خليلا ، وان صاحبكم خليل الله ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کے احسان کا بدلہ ہم نے اسے دیدیا سوائے ابوبکر کے، کہ ہم پر وہ احسان ہے جس کا بدلہ انہیں اللہ تعالیٰ روز قیامت دیگا۔ مجھے کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو فائدہ مجھے ابوبکر کے مال نے دیا، اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ضرور ابوبکر کو دوست بناتا، اور بے شک تمہارے صاحب (حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے محبوب ودوست ہیں۔　　الزلال الانقی　۳۹

۳۴۷۸۔ عن امير المومنين علي المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رحم الله ابابكر رضى الله تعالىٰ عنه زوجنى ابنته وحملنى الى دارالهجرة واعتق بلالا من ماله ،وما نفعنى مال احد فى الاسلام مانفعنى ابى بكر ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحمت نازل فرمائے، مجھ سے اپنی بیٹی کا عقد کیا اور مجھے دارالہجرت مدینہ منورہ میں لائے اور اپنے مال سے بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خرید کر آزاد کیا، اور مجھے اسلام میں کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو فائدہ ابوبکر کے مال نے دیا۔

۳۴۷۹۔ عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مانفعنى مال قط مانفعنى مال ابى بكر ،فبكى ابوبكر رضى الله تعالىٰ

۳۴۷۸۔ الجامع للترمذی، باب مناقب علی المرتضی، ۲۱۳/۲
المسند للعقیلی، ۲۱۰/۴ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۵۷۷/۲
العلل المتناہیة لابن الجوزی، ۲۵۳/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۱۲۴، ۶۴۲/۱۱
البدایة والنہایة لابن کثیر، ۳۶۱/۱۷ ☆

۳۴۷۹۔ السنن لابن ماجه، باب فضل ابی بکر الصدیق، ۱۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۳/۲ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۱۶۱
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۳۰/۲ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۵۷۷/۲
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۶۷/۵ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۵۸/۴
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۱/۸ ☆ الکامل لابن عدی،

عنه وقال : هل انا ومالی الا لك یارسول الله صلی الله تعالیٰ علیك وسلم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کبھی کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا، یہ سنکر صدیق اکبر نے گریہ فرمایا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اور میرا مال آپ ہی کا تو ہے۔

۳۴۸۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما احد اعظم عندی یدا من ابی بکر واسانی بنفسه وماله وانکحنی ابنته ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ابوبکر سے بڑھکر کسی کا احسان نہیں، اپنی جان و مال سے میرا ساتھ دیا اور اپنی بیٹی کا مجھ سے نکاح کیا۔ الزلال الانقی ۳۹

۳۴۸۱۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقضی فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال نفسه ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال سے اپنا قرض ادا فرماتے جس طرح اپنے مال سے ادا فرماتے۔

۳۴۸۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان ابابکر اسلم یوم اسلم وله اربعون الف دینار وفی لفظ درهم ،فانفقها علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس دن اسلام لائے ان کے پاس چالیس ہزار دینار یا درہم تھے آپ نے سب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر خرچ کر دئیے۔ الزلال الانقی ۴۱

۳۴۸۰۔ الکامل لابن عدی، ۱/۴۲۱ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۱/۱۰۴۳
میزان الاعتدال للذهبی، ۶۸۹ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۲۵۷۵، ۱۱/۵۴۸
فتح الباری للعسقلانی، ۷/۱۳ ☆
۳۴۸۱۔ تاریخ بغداد للخطیب،
۳۴۸۲۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۳۴۸۳۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لابى بكر رضى الله تعالىٰ عنه : ماطيب مالك ،منه بلال مؤذنى وناقتى هاجرت عليها ،وزوجتنى ابنتك ،وواسيتنى بنفسك ومالك ، كانى انظر اليك على باب الجنة تشفع لامتى هذه ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! تمہارا مال کتنا ستھرا ہے، کہ اسی سے میرا مؤذن بلال آزاد ہوا، اسی سے میری وہ اونٹنی خریدی گئی جس پر میں نے ہجرت کی، نیز تم نے اپنی پیاری بیٹی کا نکاح مجھ سے کیا اور اپنی جان ومال سے میری مدد کی، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ جنت کے دروازہ پر کھڑے ہو اور میری امت کی شفاعت کررہے ہو۔ الزلال الانقی ۴۳

۳۴۸۴۔ عن ام المومنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى مرضه الذى مات فيه ،ادعى لى اباك واخاك حتى اكتب كتابا ، فانى اخاف ان يتمنى متمن ويقول قائل : انا اولى ، ويابى الله والمؤمنون الا ابابكر ـ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس مرض میں وصال فرمانے کو ہیں اس میں مجھ سے فرمایا: اپنے باپ اور بھائی کو بلالے کہ میں ایک نوشتہ تحریر فرمادوں، کہ مجھے خوف ہے، کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہہ اٹھے، کہ میں مستحق ہوں، اور اللہ نہ مانے گا اور مسلمان نہ مانیں گے مگر ابوبکر کو۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہلسنت وجماعت نصرھم اللہ تعالیٰ کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ ورسل وانبیائے بشر، صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں، تمام امم عالم اولین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی وعظمت وعزت

۳۴۸۳۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۶/۱۹۰ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱/۱۵۸
الكامل لابن عدى، ۱/۳۷۵ ☆ ميزان الاعتدال، للذهبى، ۱۰/۶۷۵۰
لسان الميزان لابن حجر، ۴/۱۳۷۴ ☆

۳۴۸۴۔ الصحيح للبخارى، باب ما يقال للمريض وما يجيب، ۲/۸۴۶
الصحيح لمسلم، باب من فضائل ابى بكر الصديق، ۲/۲۷۳

وجاہت وقبول وکرامت وقرب وولایت کو نہیں پہونچتا۔

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

پھر ان میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولی علی، صلی اللہ تعالیٰ علی سیدھم ومولاھم والہ وعلیھم وبارک وسلم۔

اس مذہب مہذب پر آیات قرآن عظیم واحادیث کثیرہ حضور پرنور نبی کریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والتسلیم، وارشادات جلیلہ واضحہ امیر المومنین مولی علی مرتضی ودیگر ائمہ اہل بیت طہارت وارتضا واجماع صحابہ کرام وتابعین عظام وتصریحات اولیائے امت وعلمائے ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ وحجج قاہرہ ہیں جن کا استیعاب نہیں ہوسکتا۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس مسئلہ میں ایک کتاب عظیم بسیط وضخیم، دومجلد پر منقسم نام تاریخی مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین، سے متسم تصنیف کی اور خاص تفسیر آیۂ کریمہ "ان اکرمکم عند اللہ اتقکم، اور اس سے افضلیت مطلقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اثبات واحقاق اور اوہام خلاف کے ابطال وازہاق میں ایک جلیل رسالہ مسمی بنام تاریخی الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی تالیف کیا، اس مبحث کی تفصیل ان کتب پر موکول۔

یہاں صرف چند ارشادات ائمہ اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اقتصار ہوتا ہے۔

اللہ عزوجل کی بے شمار رحمت ورضوان وبرکت امیر المومنین اسد حیدر، حق گو حق داں حق پرور کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی پر کہ اس جناب نے مسئلہ بغایت مفصل فرمایا، اپنی کرسی خلافت وعرش زعامت پر برسر منبر مسجد جامع مشاہد ومجامع وجلوات عامہ وخلوات خاصہ میں بطرق عدیدہ سپید وصاف ظاہر وواشگاف، محکم ومفسر بے احتمال دگر، حضرات شیخین کریمین وزیرین جلیلین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اپنی ذات پاک اور تمام امت مرحومۂ سید لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہتر وافضل ہونا ایسے روشن وابین طور پر ارشاد کیا جس میں کسی طرح شائبۂ شک وتردد نہ رہا مخالف مسئلہ کو مفتری بنایا، اسی کوڑے کا مستحق ٹھہرایا، حضرت سے ان اقوال کریمہ کے راوین اسی سے زیادہ صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

صواعق امام ابن حجر مکی میں ہے: قال الذھبی وقد تواتر ذلک عنہ فی خلافتہ وکرسی مملکتہ وبین الجم الغفیر من شیعتہ ثم بسط الاسانید الصحیحۃ فی ذلک

قال : ویقال رواه عنه نیف وثمانون نفسا وعدمنهم جماعة ثم قال قبح الله الرافضة ما اجهلهم انتهی ۔

ذہبی نے کہا تواتر سے ثابت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات اپنے دور خلافت وحکومت میں اور کثیر مصاحبین کے درمیان فرمائی، بعدازاں اس بارے میں صحیح سندوں کو تفصیل سے ذکر کیا، یہ بھی کہا کہ محدثین کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی روایت کرنے والے اسی سے زیادہ حضرات ہیں، ان میں سے ایک جماعت کا ذکر بھی کیا اور فرمایا خدا روافض کو ذلیل کرے کس قدر جاہل ہیں (مترجم)

یہاں تک کہ بعض مصنفان شیعہ مثل عبدالرزاق محدث صاحب مصنف نے باوصف تشیع تفضیل شیخین اختیار کی اور کہا جب خود حضرت مولی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی انہیں اپنے نفس کریم پر تفضیل دیتے ہیں تو مجھے اس کے اعتقاد سے کب مفر ہے۔ مجھے یہ گناہ کیا تھوڑا ہے کہ علی سے محبت رکھوں اور علی کا خلاف کروں۔ صواعق میں ہے:۔

ماحسن ماسلکه بعض الشیعة المنصفین کعبد الرزاق فانه قال افضل الشیخین بتفضیل علی ایا هما علی نفسه والا لما فضلتهما کفی بی وزرا ان احبه ثم اخالفه ۔

بعض مصنف شیعہ مثلاً عبدالرزاق محدث نے کیا ہی عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے، وہ کہتے ہیں، میں شیخین، ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اس لئے افضل مانتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنے آپ سے افضل قرار دیا، ورنہ میں انہیں افضل نہ مانتا، میرے لئے یہی گناہ کیا کم ہے کہ میں ان کی محبت کرتے ہوئے ان کی مخالفت کروں۔

(۹) خلافت صدیق پر حضرت علی کی شہادت

۳۴۸۵۔ **عن** محمد بن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما توفی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابطأ علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم عن بیعة ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه فلقیه ابوبکر فقال : اکرهت امارتی ؟ فقال : لا، ولکن آلیت لاارتدی بردائی الاالی الصلوة حتی اجمع القرآن، فزعموا انه کتبه علی تنزیله ۔

۳۴۸۵۔ الصواعق المحرقة لابن حجر، فصل چهارم، ۱۳۴

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت میں تاخیر فرمائی، حضرت صدیق اکبر نے ملاقات کر کے کہا: کیا آپ کو میری امارت ناپسند ہے؟ جواب دیا نہیں، بلکہ میں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک میں قرآن کو جمع نہ کرلونگا اس وقت تک سوائے نماز کے چادر نہ اوڑھونگا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا خیال تھا کہ آپ نے ترتیب نزول کے مطابق جمع کیا تھا۔

حاشیہ اتقان فی علوم القرآن ۶۹

(۱۰) حضرت عمر کی تائید دو فرشتے کرتے ہیں

۳۴۸۶۔ **عن** امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لولم ابعث فیکم لبعث عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، ایداللہ عمر بملکین ،یوفقانہ ویسددانہ ،فاذااخطأ صرفاہ حتی یکون صوابا۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تم میں مبعوث نہ ہوتا تو بے شک عمر نبی کر کے بھیجا جاتا، اللہ عزوجل نے دو فرشتوں سے عمر فاروق کی تائید فرمائی ہے، کہ وہ دونوں عمر کو توفیق دیتے اور ہر امر میں اسے ٹھیک راہ پر رکھتے ہیں، اگر عمر کی رائے لغزش کرتی ہے تو وہ فرشتے عمر کو ادھر سے پھیر دیتے ہیں تاکہ عمر سے حق ہی صادر ہو۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

الامن والعلی ۲۴۵

(۱۱) حضرت عمر کے اسلام سے اہل اسلام کو عزت ملی

۳۴۸۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان اسلام عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان عزۃ ،و ان ھجرتہ کان فتحاونصرۃ ، وخلافتہ رحمۃ واللہ ! ما استطعنا ان نصلی حول البیت ظاھرین حتی اسلم عمر ،فلما اسلم عمر قاتلھم

۳۴۸۶۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲۷۲/۳ ☆ تنزیۃ الشریعۃ لابن عراق، ۳۷۳/۱
العوائد المجموعۃ للشوکانی، ۳۳۶ ☆ احیاء العلوم للغزالی، ۱۵۷/۳
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۷۲/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۶۱، ۵۸۱/۱۱
۳۴۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۸۶۹، ۵۹۹/۱۲ ☆

حتی صلینا، و انی لا حسب بین عینی عمر ملکا یسدده، و انی لا حسب الشیطان تفرقه، و اذاذکر الصالحون فحیّ هلا بعمر،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: بیشک حضرت عمر کا اسلام عزت تھا، اور ان کی ہجرت فتح ونصرت، اور ان کی خلافت میں رحمت ۔خدا کی قسم! گرد کعبہ علانیہ نماز نہ پڑھنے پائے جب تک عمر اسلام نہ لائے، جب وہ مسلمان ہوئے کافروں سے قتال کیا، یہاں تک کہ ہم نے اعلانیہ گرد کعبہ معظمہ نماز ادا کی، اور بیشک میں سمجھتا ہوں کہ عمر کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے کہ انہیں راستی ودرستی دیتا ہے، اور جب نیک بندوں کا ذکر ہو تو عمر کا ذکر لاؤ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

الامن والعلی ۲۴۶

۳۴۸۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ باھی باھل عرفۃ عامۃ وباھی بعمر خاصۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے عرفات میں جمع ہونے والوں پر عموما اور حضرت عمر پر خصوصا مباہات فرمائی۔۱۲ام الزلال الانقی ۴۸

(۱۲) حضرت عمر صاحب الہام حق تھے

۳۴۸۹۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لقد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون، فان یکن من امتی منھم احد فانہ عمر بن الخطاب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگلی امتوں میں کچھ لوگ فراست صادقہ والہام حق والے ہوتے تھے، اگر میری امت میں ان سب سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر ہے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۴۸۸۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۸۷/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۸۵۸، ۵۹۶/۱۲ ☆ تاریخ جرجان، ۱۷۱ ☆

۳۴۸۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الانبیاء، ۴۹۳/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۵/۶ ☆

۳۴۹۰۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لو کان بعدی نبی لکان عمربن الخطاب ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوسکتا تو ضرور عمر ہوتے ۔　　السوٴ والعقاب ۲۷

(۱۳) حضرت عمر سے اسلام کو غلبہ حاصل ہوا

۳۴۹۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اللهم اعزالاسلام بعمر بن الخطاب خاصة ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: الٰہی ! خاص عمر بن الخطاب کے ذریعہ سے اسلام کو عزت دے ۔

۳۴۹۲۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول

۳۴۹۰۔ الجامع للترمذی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲۰۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۴/۴ ☆ المستدرک للحاکم، ۸۵/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۸/۱۷ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۹۰/۳
الکامل لابن عدی، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۱/۷
المغنی للعراقی، ۱۵۷/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۴۵، ۵۷۸/۱۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۵۷/۲ ☆

۳۴۹۱۔ السنن لابن ماجه، باب فضل عمر، ۱۱/۱
المستدرک للحاکم، ۸۳/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۳/۲
الصحیح لابن حبان، ۲۱۸۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۳/۴
السنن الکبری للبیهقی، ۳۷۰/۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۷۲۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸/۷ ☆ الکامل لابن عدی،
الطبقات الکبری لابن سعد، ۱۹۲/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۲۸، ۵۷۵/۱۱

۳۴۹۲۔ الجامع للترمذی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲۰۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹۵/۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۵۰۲/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸/۷ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۵۶۱/۵
الطبقات الکبری لابن سعد، ۱۷۲/۳ ☆

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اللھم ! اعزالاسلام باحب ھذین الرجلین الیک، بعمربن الخطاب اوبابی جھل بن ھشام۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں یوں دعا کی: الٰہی ! اسلام کو عزت دے ان دونوں مردوں میں جو تجھے زیادہ پیارا ہو اس کے ذریعہ سے، یا تو عمر بن خطاب یا ابو جہل بن ھشام۔

الامن والعلی ۷۴

(۴) حضرت عمر سچی پناہ گاہ مسلمین تھے

۳۴۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا من اھل مصر اتی عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقال : یاامیرالمؤمنین ! عائذ بك من الظلم ،قال : عذت معاذاً ،قال : سابقت ابن عمروبن العاص فسبقته ، فجعل یضربنی بالسوط ویقول : اناابن الاکرمین ﷺکتب عمر الی عمرو یأمره بالقدوم ویقدم بابنه معه ، فقدم ، فقال عمر، این المصری ؟ خذالسوط فاضرب ،فجعل یضربه بالسوط ویقول عمر : اضرب ابن الاکرمین ،قال انس : فضرب فوالله ! لقدضربه ونحن نحب ضربه ،فما اقلع عنه حتی تمنینا انه یرفع عنه ، ثم قال عمر للمضری : صنع السوط علی صلعةعمرو ،فقال : یاامیرالمؤمنین ! انما ابنه الذی ضربنی وقد استقدت منه ، فقال عمر لعمرو : مذ کم تعبد تم الناس وقدولد تھم امھاتھم احرارا ،قال : یاامیرالمؤمنین ! لم اعلم ولم یأتنی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری نے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: اے امیر المومنین ! میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے، امیر المومنین نے فرمایا: تو نے سچی جائے پناہ لی، اس فریادی مصری نے عرض کی: میں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی، میں آگے نکل گیا، صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دو معزز و کریم والدین کا بیٹا ہوں، اس فریاد پر امیر المومنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص

۳۴۹۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۰۱۰، ۱۲/۶۶۰

مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں، حاضر ہوئے، امیر المؤمنین نے مصری کو حکم دیا کوڑا لے اور مار، اس نے بدلہ لینا شروع کیا، اور امیر المؤمنین فرماتے جاتے ہیں، مارو دو لیئموں کے بیٹے کو، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا تھا تو ہمارا جی چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے، اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھالے، جب مصری فارغ ہوا تو امیر المومنین نے فرمایا: اب یہ کوڑا عمرو بن عاص کی چندیا پر رکھ، یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا۔ مصری نے عرض کی: یا امیر المومنین! ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا، اس سے میں عوض لے چکا، امیر المومنین نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنالیا ہے حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے، حضرت عمرو بن عاص نے عرض کی: یا امیر المومنین! نہ مجھے کوئی خبر ہوئی، نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا

الامن والعلی، ۲۳۸

(۱۵) حضرت عمر لوگوں کے لئے راحت رساں تھے

۳۴۹۴۔ **عن** اللیث بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه ان الناس بالمدینة اصابهم جهد شدید فی خلافة عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فی سنة الرمادة، فکتب الی عمروبن العاص وهو بمصر، من عبد الله عمر امیر المؤمنین الی عمرو بن العاص، سلام! امابعد فلعمری یاعمرو! ماتبالی اذا شبعتِ انت ومن معك ان اهلك انا ومن معی فیاغوثا! ثم یاغوثا ۔ یردده قوله . فکتب الیه عمروبن العاص: لعبد الله عمر أمیرالمؤمنین من عمروبن العاص، اما بعد فیالبیك اثم یالبیك! وقد بعثت الیك بعیرأولها عندك وآخر ها عندی، والسلام علیك ورحمة الله وبرکاته، فبعث عمرو الیه بعیر عظیمة فکان أولها بالمدینة وآخر ها بمصر یتبع بعضها بعضا، فلما قدمت علی عمر وسع بها علی الناس ودفع الی اهل کل بیت بالمدینة وما حولها بعیراً بما علیه من الطعام، وبعث عبدالرحمٰن بن عوف والزبیر بن العوام وسعد ابن ابی وقاص یقسمونها علی الناس، فدفعوا الی اهل کل بیت بعیراً بما علیه من الطعام أن یاکلوا الطعام وینحروا البعیر فیأکلوا لحمه ویأتدموا شحمه

۳۴۹۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۹۰۶، ۶۱۵/۱۲

ویحتذوا جلده وینفعوا بالوعاء الذی کان فیه الطعام لما ارادوا من لحاف أوغیره ، فوسع الله بذلك علی الناس ،فلما رأی ذلك عمر حمد الله ۔

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک سال مدینہ طیبہ میں قحط عظیم پڑا اس سال کا عام الرمادہ نام رکھا گیا یعنی ہلاک وتباہی جان و مال کا سال امیر المومنین نے عمرو بن عاص کو مصر میں فرمان بھیجا یہ شقہ ہے بندۂ خدا عمر امیر المومنین کی طرف سے ابن عاص کے نام سلام کے بعد واضح ہو مجھے اپنی جان کی قسم اے عمرو جب تم اور تمہارے ملک والے سیر ہوں تو تمہیں کچھ پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ملک والے ہلاک ہوجائیں ارے فریاد کو پہونچ ارے فریاد کو پہونچ اور اس کلمے کو بار بار تحریر فرمایا۔ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب حاضر کیا یہ عرضی بندۂ خدا امیر المومنین عمر کو عمرو بن عاص کی طرف سے بعد سلام معروض حضور میں بار بار خدمت کو حاضر ہوں پھر بار بار خدمت کو حاضر ہوں میں نے حضور میں وہ کارواں روانہ کیا ہے جس کا اول حضور کے پاس ہوگا اور آخر میرے پاس اور حضور پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کارواں حاضر کیا کہ مدینہ طیبہ سے مصر تک یہ تمام منزلہائے دور دراز اونٹوں سے بھری ہوئی تھیں یہاں سے وہاں تک ایک قطار تھی جس کا پہلا اونٹ مدینہ میں تھا اور پچھلا مصر میں اور سب ناج تھا امیر المومنین نے وہ تمام اونٹ تقسیم فرمادیئے ہر گھر کو ایک ایک اونٹ مع اپنے بار کے عطا ہوا کہ ناج کھاؤ اور اونٹ ذبح کرکے اس کا گوشت کھاؤ چربی کھاؤ کھال کے جوتے بناؤ جس کپڑے میں ناج بھرا تھا اس کا لحاف وغیرہ بناؤ یوں اللہ عزوجل نے لوگوں کی مشکل دفع کی امیر المومنین حمد بجالائے۔ الامن والعلی ۲۴۰

(۱۶) حضرت عمر نے لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکا

۳۴۹۵۔ **عن** سعد الجاری مولی عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنهما انه دعا ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنهما وکانت تحته ،فوجدها تبکی فقال : مایبکیك ؟ فقالت : یاامیر المؤمنین ! هذا الیهودی تعنی کعب الاحبار یقول : انك علی باب من ابواب جهنم ،فقال عمر : ماشاء الله ، والله ! انی

۳۴۹۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۷۸۷، ۱۲/۵۷۰

لا رجوان ایکون ربی خلقنی سعیدا ، ثم ارسل الی کعب فدعاه ،فلماجاء ہ کعب قال : یاامیرالمؤمنین !الاتعجل علی ، والذی نفسی بیدہ لاینسلخ ذوالحجة حتی تدخل الجنة :فقال عمر: أی شئ ھذا مرةً فی الجنة ومرةً فی النار ؟ فقال : یاامیرالمؤمنین ! والذی نفسی بیدہ ! انا لنجدك فی کتاب اللہ علی باب من ابواب جھنم تمنع الناس أن یقعوا فیھا ،فاذامت لم یزالوا یقتحمون فیھا الی یوم القیامة ۔

حضرت سعد جاری آزاد کردہ غلام امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔نے اپنی زوجۂ مقدسہ حضرت ام کلثوم دختر امیر المومنین مولیٰ علی و بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا انہیں روتے پایا سبب پوچھا کہا: یا امیر المومنین ! یہ یہودی کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلۂ ائمۂ تابعین وعلمائے کتابیین واعلم علمائے توراۃ سے ہیں پہلے یہودی تھے خلافت فاروقی میں مشرف باسلام ہوئے شاہزادی کا اس وقت حالت غضب میں انہیں اس لفظ سے تعبیر فرمانا بربنائے نازک مزاجی تھا کہ لازمہ شاہزادگی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین) یہ کہتا ہے کہ آپ جہنم کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہیں ۔امیر المومنین نے فرمایا: جوخدا چاہے خدا کی قسم بیشک مجھے امید ہے کہ میرے رب نے مجھے سعید پیدا کیا ہو پھر حضرت کعب کو بلا بھیجا انہوں نے حاضر ہوکر عرض کی امیر المومنین مجھ پر جلدی نہ فرمائیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ذی الحجہ کا مہینہ ختم نہ ہونے پائے گا کہ آپ جنت میں تشریف لے جائیں گے،فرمایا: یہ کیا بات کبھی جنت میں کبھی نار میں،عرض کی: یا امیر المومنین !قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ہم آپ کو کتاب اللہ میں جہنم کے دروازوں سے ایک ایک دروازے پر پاتے ہیں کہ آپ لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکے ہوئے ہیں جب آپ انتقال فرمائیں گے قیامت تک لوگ نار میں گرا کریں گے،وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولا قوة الاباللہ رب عمر الجلیل،

الامن والعلی ۲۳۷

فضائل عثمان وعلی

(۱) حضرت عثمان کی ہر لغزش معاف کردی گئی

۳۴۹۶۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: بعث النبی صلی اللہ تعالیٰ عنیه وسلم الی عثمان یستعینه فی جیش العسرة فبعث الیه عثمان بعشرة الآف دینار فصبت بین یدیه فجعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقلبها بین یدیه ظهر البطن و یدعو له یقول: غفر اللہ لك یا عثمان! ما اسررت وما اعلنت وما اخفیت وما هو کائن الی ان تقوم الساعة ما یبالی عثمان ما عمل بعد هذا۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لئے لشکر اسلام کو طیاری کا حکم دیا مسلمانوں پر بہت تنگی و عسرت تھی اس باب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استعانت فرمائی ان سے مدد چاہی، ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس ہزار اشرفیاں حاضر کیں، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! اللہ تیری چھپی اور ظاہر خطائیں اور آج سے قیامت تک جو کچھ تجھ سے واقع ہو سب کی مغفرت فرمائے، اس کے بعد عثمان کو کچھ پرواہ نہیں کوئی عمل کرے۔

(۲) حضرت عثمان نے حضور سے دو مرتبہ جنت خریدی

۳۴۹۷۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: اشتری عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الجنة مرتین، یوم رومة و یوم جیش العسیرة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مرتبہ جنت خرید لی، بیررومہ کے دن اور لشکر

۳۴۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۸۹، ۱۳/۳۸

۳۴۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۲۰۲، ۱۳/۴۳

کی تنگدستی (جنگ تبوک) کے دن۔ الامن والعلی۔ ۲۵۳

(۳) حضرت عثمان نے جنت کا چشمہ خریدا

۳۴۹۸۔ عن بشیر الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما قدم المهاجرون المدينة استنكروا الماء و كانت لرجل من بنی غفار عين يقال لها رومة و كان يبيع منها القربة بمد، فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: بعنيها بعين في الجنة، فقال: يا رسول الله! ليس لى ولعيالى غيرها ولا استطيع فبلغ ذلك عثمان فاشتراها بخمس و ثلاثين الف درهم، ثم اتى النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: يا رسول الله! اتجعل لى مثل الذى جعلت له عينا فى الجنة ان اشتريتها؟ قال: نعم، قال: قداشتريتها و جعلتها للمسلمين

حضرت بشیر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مہاجرین مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں آئے یہاں کا پانی پسند نہ آیا شور تھا بنی غفار سے ایک شخص کی ملک میں ایک شیریں چشمہ مسمےٰ بیر رومہ تھا وہ اس کی ایک مشک نیم صاع کو بیچتے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: بعنیھا بعین فی الجنۃ یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمۂ بہشت کے عوض بیچ ڈال عرض کی: یارسول اللہ! میری اور میرے بچوں کی معاش اسی میں ہے مجھ میں طاقت نہیں، یہ خبر عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی وہ چشمہ مالک سے پینتیس ہزار روپے میں خرید لیا، پھر خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! اتجعل لی مثل الذی جعلت لہ عینا فی الجنۃ ان اشتریتھا یارسول اللہ! کیا جس طرح حضور اس شخص کو چشمہ بہشتی عطا فرماتے تھے، اگر میں یہ چشمہ اس سے خریدلوں تو حضور مجھے عطا فرمائیں گے، فرمایا: ہاں، عرض کی: میں نے بیر رومہ خرید لیا اور مسلمانوں پر وقف کردیا۔

(۴) حضرت عثمان کے لئے حضور نے جنت میں ایک محل......

۳۴۹۹۔ عن النزال بن سبرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألنا عليا كرم الله تعالى

۳۴۹۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۸۳، ۱۳/۳۵

۳۴۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۸۱، ۱۳/۳۵

وجهه الكريم عن عثمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : ذاك امرء يدعى فى الملاء الا على ذو النورين ختن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، على ابنتيه ضمن له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيتا فى الجنة ۔

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نے امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے دریافت کیا: کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال بیان کیجئے فرمایا: یہ وہ صاحب ہیں کہ ملاء اعلی و بزم بالا میں ذی النورین پکارے جاتے ہیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو شاہزادیوں کے شوہر ہوئے سرور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے جنت میں ایک مکان کی ضمانت فرمائی۔

(۵) حضرت عثمان نے جنت میں مکان خریدا

۳۵۰۰۔ **عن** امير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من يشترى هذه الربعة و يزيدها فى المسجد وله بيت الجنة، فاشتريتها، وزدتها فى المسجد ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو اس مکان کو خرید کر مسجد حرام میں داخل کرے اور اس کے عوض اس کو جنت میں محل ملے، میں نے اس کو خرید کر مسجد حرام میں داخل کر دیا۔ ۱۲م

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واقعہ یوں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں کسی سے فرمایا اپنا گھر میرے ہاتھ بیچ ڈال کہ مسجد حرام میں زیادت فرماؤں اور تیرے لئے جنت میں مکان کا ضامن ہوں، اس نے عذر کیا، پھر فرمایا: انکار کیا، حضرت عثمان کو خبر ہوئی یہ شخص زمانۂ جاہلیت میں ان کا دوست تھا، اس سے باصرار تمام دس ہزار اشرفی دیکر خرید لیا، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور اب وہ گھر میرا ہے، کیا حضور مجھ سے ایک مکان بہشت کے عوض لیتے ہیں جس کے حضور میرے لئے ضامن ہوں؟ فرمایا: ہاں، حضور نے ان سے وہ مکان لیکر جنت میں ان کے لئے ایک مکان کی ضمانت فرمائی اور مسلمانوں کو اس معاملہ پر گواہ کر لیا۔

الامن والعلی ۲۵۲

۳۵۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۶۰۔ ۱۳/ ۲۸

(٦) حضرت علی آٹھ سال کی عمر میں ایمان لائے

١ ٠ ٣٥ ـ **عن** عروة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اسلم علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الكريم وهو ابن ثمان سنين ـ

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آٹھ سال کی عمر میں ایمان لائے۔

(٧) فضائل حضرت علی

٢ ٠ ٣٥ ـ **قال** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : يزف علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الكريم بيني و بين ابراهيم عليهما الصلوة والسلام الى الجنة ـ

فتاوی رضویہ ٦/٢٠٢

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم میرے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہما الصلوۃ والسلام کے بیچ خوش خوش تیز چلینگے، یا میرے اور ان کے بیچ میں جنت کی طرف انہیں یوں لیجائینگے جیسے نئی دلہن کو دولہا کے یہاں لے جاتے ہیں۔

٣ ٠ ٣٥ ـ **قال** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار ـ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت علی کے مقابل کوئی جوان نہیں، اور ان کی تلوار ذوالفقار کے سامنے کوئی تلوار نہیں۔ ١٢م

٤ ٠ ٣٥ ـ **عن** بريدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من كنت وليه فعلی وليه ـ

---

١ ٠ ٣٥ ـ عيون الاثر لابن سيد الناس، ☆
٢ ٠ ٣٥ ـ النهاية لابن الاثير، ٢/ ٣٠٥ ☆
٣ ٠ ٣٥ ـ الاسرار المرفوعة لعلى القاری، ٣٨٤ ☆
٤ ٠ ٣٥ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/ ٣٥٨ ☆ المصنف لابن ابی شيبة ١٢/ ٥٧
المعجم الكبير للطبرانی، ٥/ ١٨٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٩/ ١٠٧
فتح الباری للعسقلانی، ٨/ ٦٧ ☆ كنز العمال للمتقی ٣٢٦٠٥، ١١/ ٥٥٤

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا میں مددگار و کارساز ہوں علی اس کے کارساز و مددگار ہیں۔ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا:۔

یدفع عنه ما یکرہ، علی اس کے مددگار ہیں اس سے مکروہات و بلیات دفع فرماتے ہیں اور شک نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے ولی والی ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔ النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم، نبی مسلمانوں کا زیادہ والی ہے ان کی جانوں سے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انا اولی بالمؤمنین من انفسهم، میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ والی ہوں۔

احمد والبخاری و مسلم والنسائی و ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

علامہ مناوی شرح میں فرماتے ہیں:۔

لا نی الخلیفة الاکبر الممد لکل موجود۔

اس لئے کہ میں اللہ عزوجل کا نائب اعظم اور تمام مخلوق الٰہی کا مدد رساں ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۵) کائنات حضرت علی کے سامنے ہے

۳۰۰۵۔ **عن** علی رضی الله تعالی عنه قال: لا تسالونی عن شیء یکون الی یوم القیامة الا حدثتکم به۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت تک ہونے والی جس چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کروگے میں اسکا جواب دوں گا۔

۳۰۰۶۔ **عن** علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: لا اسئل عن شیء دون

۳۰۰۵۔ منتخب کنز العمال للمتقی، ۲/ ۴۲

۳۰۰۶۔ منتخب کنز العمال للمتقی۔ ۲/ ۴۸

العرش الا اخبرت عنه ۔

امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ فرمایا: عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں سوال کروگے میں اسکا جواب دوں گا۔

مالی الجیب ،ص ۱۱

(۹) حضرت علی قاضی الحاجات ہیں

۳۵۰۷۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم: انی لا ستحی من الله ان یکون ذنب اعظم من غفری، اوجهل اعظم من حلمی اوعورة لا یواریها ستری، اوخلة لا یسدها جودی۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل سے شرم آتی ہے کہ کسی کا گناہ میری صفت مغفرت سے بڑھ جائے، وہ گناہ کرے اور میری مغفرت اس کی بخشش میں تنگی کرے کہ میں نہ بخش سکوں، یا کسی کی جہالت میرے حلم سے زیادہ ہو جائے کہ وہ جہل سے پیش آئے اور میں حلم سے کام نہ لے سکوں۔ یا کسی عیب یا کسی شرم کی بات کو میرا پردہ نہ چھپائے، یا کسی حاجتمندی کو میرا کرم نہ بند فرمائے۔

۳۵۰۸۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم: لا ادری ای النعمتین اعظم علی منة من رجل بذل مصاص وجهه الی فرانی موضعا لحاجته و اجزی الله قضاء ها او یسره علی یدی، ولأن اقضی لا مرئ مسلم حاجة احب الی من ملا الارض ذهبا وفضة۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: بیشک میں نہیں جانتا کہ ان دونعمتوں میں کونسی مجھ پر زیادہ احسان ہے، کہ ایک شخص میری سرکار کو اپنی حاجت روائی کا محل جان کر اپنا معزز منہ میرے

۳۵۰۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر۔

۳۵۰۸۔ قضاء الحوائج للترمذی۔

سامنے لائے اور اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کا روا ہونا، یا اس کی آسانی میرے ہاتھ پر رواں فرمائے یہ تمام روئے زمین بھر کر سونا چاندی ملنے سے مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی مسلمان کی حاجت روا فرمادوں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابیو! دیکھا تم نے محبوبان خدا کا احسان، ان کا غفران، ان کی حاجت برآری، ان کی ستاری، اللهم انفعنا ببرکتهم وعفوهم و حلمهم و جودهم و کرمهم في الدنیا والآخرة، آمین۔ الامن والعلی ۱۴۲

(۱۰) مولی علی قسیم نار ہیں

۳۵۰۹۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: انا قسیم النار۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ فرمایا: میں قسیم دوزخ ہوں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلکہ امام اجل قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے احادیث حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں داخل کیا کہ حضور اقدس نے حضرت مولی علی کو قسیم النار فرمایا۔

شفا شریف میں فرماتے ہیں:۔

قد اخرج اهل الصحیح والائمة ما اعلم به اصحابه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مما وعدهم به من الظهور علی اعدائه وقتل علی وان اشقاها الذی یخضب هذه من هذه ای لحیته من راسه وانه قسیم النار یدخل اولیاءه الجنة واعداءه النار۔

بیشک اصحاب صحاح وائمہ حدیث نے وہ حدیثیں روایت کیں جن میں محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو غیب کی خبریں دیں مثلاً یہ وعدہ کہ وہ دشمنوں پر غالب آئیں گے اور مولی علی کی شہادت اور یہ کہ بدبخت ترین امت ان کے سر مبارک کے خون

۳۵۰۹۔

ہے، ریش مطہر کو رنگے گا اور یہ کہ مولی علی قسیم دوزخ ہیں اپنے دوستوں کو بہشت اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(۱۱) مولی علی کی مدح میں افراط وتفریط نہ کرو

۳۵۱۰۔ عن علی المرتضی وجهه الكريم قال: دعانی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: یا علی! ان فیك من عیسی علیه الصلوٰة والسلام مثلا ابغضته الیهود حتی بهتوا امه واحبته النصاری حتی انزلوه بالمنزلة التی لیس بها وقال علی: الا وانه یهلك فی رجلان محب مطری یفرطنی بما لیس فی، و مبغض مفتر یحمله شنآنی علی ان یبهتنی، الا وانی لست بنبی ولا یوحی الی ولكنی اعمل بكتاب الله و سنة نبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما استطعت، فما امرتكم به من الله طاعة الله فحق علیكم طاعتی فیما احببتم او كرهتم وما امرتكم بمعصیة انا و غیری فلا طاعة لا حد فی معصیة الله انما الطاعة فی المعروف۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلا کر ارشاد فرمایا: اے علی! تجھ میں ایک کہاوت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے، یہود نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور نصاری ان کے دوست ہوئے یہاں تک کہ جو مرتبہ ان کا نہ تھا وہاں جا اتارا، مولی علی فرماتے ہیں: سن لو میرے معاملے میں دو شخص ہلاک ہوں گے، ایک دوست میری تعریف میں حد سے بڑھنے والا جو میرا وہ مرتبہ بتائے گا جو مجھ میں نہیں، اور ایک دشمن مفتری جسے میری عداوت اس پر باعث ہوگی کہ مجھ پر تہمت اٹھائے، سن لو میں نہ تو نبی ہوں اور نہ مجھ پر وحی آتی ہے، میں تو جہاں تک ہو سکے اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوں، تو میں جب تمہیں اطاعت الٰہی کا حکم دوں تو میری فرمان برداری تم پر لازم ہے، چاہے تمہیں پسند ہو خواہ ناگوار اور اگر معصیت کا حکم دوں میں یا کوئی تو اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت تو مشروع بات میں ہے۔

۳۵۱۰۔ المستدرك للحاكم، ۱۲۳/۳ ☆ السنة لابی ابی عاصم، ۴۸۴/۲
نوادر الاصول للحكیم الترمذی، ۳۲ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱۶۲/۱

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی میں بیمار تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا، حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے۔ رِدائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا پھر بعد نماز فرمایا: اے ابن ابی طالب! تم اچھے ہوگئے، تم پر کچھ تکلیف نہیں، میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے لئے مانگا تمہارے لئے بھی اس کی مانند سوال کیا اور میں نے جو کچھ چاہا رب نے مجھے عطا فرمایا، مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں، مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: میں اسی وقت ایسا تندرست ہوگیا گویا بیمار ہی نہ تھا۔

تنبیہ۔ اقول و باللہ التوفیق: یہ حدیث حضرت امیر المؤمنین کے لئے مرتبہ صدیقیت کا حصول بناتی ہے۔ صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام ادق واخفی کہ نصیبہ حضرت صدیق اکبر اکرم واتقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ اجناس وانواع واصنات فضائل وکمالات وبلندی درجات میں خصائص و لوازمات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیہ بہیہ کے لائق واہل ہیں۔ اگرچہ باہم ان میں تفادت وتفاضل کثیرہ وافر ہو۔

آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابن جمیل ونائب جلیل حضور پرنور سید الاسیاد فرد الافراد غوث اعظم غیث اکرم غیاث عالم محبوب سبحانی مطلوب ربانی سیدنا ومولانا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پاک پر ہوں، مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا، مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیر نبی کو اصلا راہ نہیں۔

اوردہ الامام الاجل ابو الحسن علی الشطنوفی قدس سرہ فی بہجۃ الاسرار فقال اخبرنا ابو محمد سالم بن علی عبداللہ بن سنان الدمیاطی المصری المولد بالقاہرۃ سنہ ۶۷۱ احدی و سبعین وستمائۃ قال: اخبرنا الشیخ القدوۃ شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبد اللہ السہروردی ببغداد سنہ ۶۲۴

اربع و عشرین و ستمائة قال:سمعت الشیخ محی الدین عبد القادر رضی الله تعالیٰ عنه یقول علی الکرسی بمدرسته فذکره ۔

بالجملہ مادون نبوت پر فائز ہونا نہ تفرد کی دلیل نہ حجت تفضیل کہ وہ صدہا میں مشترک اور فی نفسہ مشکک ، ہر غوث وصدیق اس میں شریک اور ان پر بشدت مقول بالتشکیک بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس کے پاس ملک الموت آئے اور وہ طلب علم میں ہو اس میں اور انبیاء کرام میں ایک درجہ کا فرق ہو کہ درجہ نبوت ہے۔رواہ ابن النجار عن انس رضی الله تعالیٰ عنه،

دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

کاد حملة القرآن ان یکونوا انبیاء الا انه لا یوحی الیهم ۔

قریب ہے حاملان قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ ان کی طرف وحی نہیں آتی ،رواہ الدیلمی فی حدیث عن عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما ، تو اس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تفضیل کا وہم نہیں ہوسکتا۔

۱۷۔ فضائل اہل بیت

(۱) اہل سنت سے حسن سلوک کا بدلہ حضور عطا فرمائیں گے

۳۵۱۱۔ عن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: من صنع الی احد من اهل بیتی یدا کافاتہ۔
فتاوی رضویہ ۴/۳۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرے اہلبیت میں کسی کے ساتھ اچھا سلوک کریگا میں روز قیامت اسکا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔

۳۵۱۲۔ عن امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من صنع صنیعۃ الی احد من خلف عبد المطلب فی الدنیا فعلی مکافاتہ اذا لقینی۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اولاد عبد المطلب میں کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے گا اسکا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روز قیامت مجھ سے ملے گا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر اللہ اکبر، قیامت کا دن وہ سخت ضرورت، سخت حاجت کا دن، اور ہم جیسے محتاج، اور صلہ عطا فرمانے کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا صاحب التاج، خدا جانے کیا کچھ دیں اور کیسا کچھ نہال فرمادیں، ایک نگاہ لطف ان کی جملہ مہمات دو جہاں کو بس ہے۔ بلکہ یہی صلہ کروروں صلے سے اعلی و انفس ہے کہ جسکی طرف کلمہ کریمہ "اذا لقینی" اشارہ

۳۵۱۱۔ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۳۱۳ ☆ الکامل لابن عدی،
کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۸۲، ۱۲/۹۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۳۳
۳۵۱۲۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱/۱۰۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۵۲، ۱۲/۹۵
العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۱/۲۸۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۳۳

فرماتا ہے۔ بحمد اللہ روز قیامت وعدہ وصال ودیدار محبوب ذوالجلال کا مژدہ سناتا ہے۔
مسلمانو! اور کیا کچھ درکار ہے، دوڑو اور اس دولت وسعادت کو لے لو۔

فتاوی رضویہ ۳۹۴/۴

(۲) اہلبیت جنتی ہیں

۳۵۱۳۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سألت ربی ان لا یدخل احداً من اہل بیتی النار فاعطانیہا ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے مانگا کہ میرے اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لیجائے اس نے میری مراد عطا فرمائی۔

۳۵۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : من رضاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لا یدخل احد امن اہل بیتہ النار ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا میں یہ ہے کہ حضور کے اہلبیت سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔

۳۵۱۵۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وعدنی ربی فی اہل بیتی من اقرمنہم بالتوحید ولی بالبلاغ ان لا یعذ بہم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہلبیت سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائیگا اسے عذاب نہ فرمائیگا۔

۳۵۱۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۴۹، ۹۵/۱۲
۳۵۱۴۔ التفسیر لابن جریر،
۳۵۱۵۔ المستدرک للحاکم، ۱۵۰/۳ ☆ الکامل لابن عدی،
کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۵۶، ۹۶/۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۷۱/۲

۳۵۱۶۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا على ! ان اول اربعة يدخلون الجنة انا و انت والحسن والحسين وذرارينا خلف ظهورنا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! سب سے پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہونگے، میں ہوں، اور تم اور حسن وحسین، اور ہماری ذریتیں ہمارے پس پشت ہونگی۔

۳۵۱۷۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اول من يرد على حوض اهل بيتى و من احبنى من امتى ۔

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنیوالے میرے اہلبیت ہیں اور میری امت سے میرے چاہنے والے۔

۳۵۱۸۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: دعا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اللهم ! انهم عترة رسولك فهب مسيئهم لمحسنهم وهبهم لى ، ثم قال : ففعل ، قال على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم ما فعل ؟ قال : فعله ربكم بكم ، و يفعله بمن بعد كم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا کی ،الہی ! وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو ان کے بدکاران کے نکوکاروں کو دے ڈال اور ان سب کو مجھے ہبہ فرمادے۔ پھر فرمایا: مولی تعالی نے ایسا ہی کیا امیر المؤمنین نے عرض کی: کیا کیا؟ فرمایا: یہ تمہارے ساتھ کیا اور تمہارے بعد جو آتے والے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کریگا۔ اراءۃ الادب ۵۱

۳۵۱۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۲۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۴۲۰۵، ۱۰۴/۱۲

۳۵۱۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۲۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۴۲۰۵، ۱۰۴/۱۲

۳۵۱۸۔ اتحاف السادۃ لزبیدی، ۵۰۸/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۴۱۷۸، ۱۰۰/۱۲

(۳) اہلبیت کو ایذا دینے والے پر اللہ تعالی کی لعنت

۳۵۱۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالی عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ستة لعنتهم ولعنهم اللہ،وکل نبی مستجاب ، الزائد فی کتاب اللہ ، والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت فیعز بذلك من اذل اللہ و یذل من اعزاللہ والمستحل لحرم اللہ ، والمستحل من عترتی ما حرم اللہ ، والتارك لسنتی ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی، اللہ انہیں لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہے، کتاب اللہ میں بڑھانے والا، جیسے رافضی کچھ آیتیں، سورتیں، پارے جدا بتاتے ہیں، اور تقدیر الہی کا جھٹلانے والا، اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا نے ذلیل بنایا اسے عزت دے اور جسے خدا نے معزز کیا اسے ذلیل کرے، اور حرم مکہ کی بے حرمتی کرنے والا، اور میری عترت کی ایذا و بے تعظیمی روا رکھنے والا، اور جو سنت کو برا ٹھرا کر چھوڑ دے۔

(۴) اہلبیت کو ایذا دینے والے کی عمر میں برکت نہیں ہوتی

۳۵۲۰۔ **عن** عبد اللہ بن بدر الخطمی عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من احب ان یبارك له فی اجله ، و ان یمتعه اللہ بما خوله فلیخلفنی فی اهلی خلافة حسنة، و من لم یخلفنی فیهم تبك امره وورد یوم القیامة مسودا وجهه۔

حضرت بدر خطمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو اور خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے میرے بعد میرے اہلبیت سے اچھا سلوک کرے، جو ایسا نہ

۳۵۱۹۔ الجامع للترمذی

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۸۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۱۷۶

۳۵۲۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳٤۱۷۱، ۱۲/ ۹۹ ☆

کرے اس کی عمر کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لیکر آئے۔

۳۵۲۱۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ عزوجل ثلث حرمات ، فمن حفظھن حفظ اللہ دینہ ودنیاہ ، و من لم یحفظھن لم یحفظ اللہ دینہ و دنیاہ ، حرمۃ الاسلام وحرمتی ، و حرمۃ رحمی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دین ودنیا محفوظ رکھے، اور جو ان کی حفاظت نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے نہ دین کی حفاظت فرمائے اور نہ دنیا کی، ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت۔

(۵) اہلبیت کی قدر نہ کرنے والا منافق ہے۔

۳۵۲۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من لم یعرف عترتی والانصار والعرب فھو لا حدی ثلث ، اما منافق ، و اما ولد زنیۃ ، و اما امرأ حملتہ امہ بغیر طھر۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میری عترت وانصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں، یا تو منافق ہے، یا حرامی، یا حیضی بچہ۔

(۶) اہلبیت سے محبت دخول جنت کا سبب ہے

۳۵۲۳۔ **قال** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الزموا مودتنا اھل البیت

۳۵۲۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۳۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/ ۸۸
کنز العمال للمتقی، ۳۰۸، ۱/ ۷۷ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۲۳۰۸
لسان المیزان لابن حجر، س ۱/۵ ☆
۳۵۲۲۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۵/۳۳۳ ☆ الامالی للشجری، ۱/ ۱۵۷
الکامل لابن عدی، ۳/ ۲۰۳ ☆
۳۵۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

فانه من لقی الله وھو یودنا دخل الجنة بشفاعتنا ، والذی نفسی بیده ! لا ینفع احدا عمله الا بمعرفة حقنا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اہل سنت کی محبت لازم پکڑو، کہ جو اللہ تعالیٰ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائیگا، قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی کو اس کا عمل نفع نہ دیگا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۶۷

(۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سنی سید کی بے توقیری سخت حرام ہے، اور اس میں شک نہیں کہ جو سید کی تحقیر بوجہ سیادت کرے وہ مطلقاً کافر ہے۔ اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے ورنہ مکروہ، اور جو سید مشہور ہو اگرچہ واقعیت نہ معلوم ہو اسے بلا دلیل شرعی کہہ دینا کہ یہ صحیح النسب نہیں، اگر شرائط قذف کا جامع ہے تو صاف کبیرہ ہے اور ایسا کہنے والا اسی کوڑوں کا سزاوار، اور اس کے بعد اس کی گواہی ہمیشہ کو مردود، اور اگر شرط قذف نہ ہو تو کم از کم بلاوجہ شرعی ایذائے مسلم ہے، اور بلا وجہ شرعی ایذائے مسلم حرام قطعی۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۳۱

(۷) فضائل سیدہ فاطمہ

۳۵۲۴۔ عن ابی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انما سمیت فاطمة ،لان الله تعالیٰ حرمھا و ذریتھا علی النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کا نام فاطمہ اسلئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی تمام ذریت کو نار پر حرام فرمادیا۔

۳۵۲۵۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنھما قال : قال رسول الله

۳۵۲۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۲۷، ۱۲/۱۰۹

۳۵۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۳۶، ۱۲/۱۰۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لفاطمة: ان اللہ تعالیٰ غیر معذبك ولا ولدك۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: اے فاطمہ! اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب کرے اور نہ تیری اولاد میں کسی کو۔

۳۵۲۶۔ عن المسور بن مخرمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم: فاطمة بضعة منی، وکل بنی اب ینتمون الی عصبتهم و ابیهم الا بنی فاطمة فانا ابوهم۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب کی اولادیں اپنے باپ کی طرف نسبت کی جاتیں ہیں سوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ ہوں۔

۳۵۲۷۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: ان فاطمة احصنت فرجها فحرمها اللہ و ذریتها علی النار۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پاکدامنی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر اور اس کی اولاد پر دوزخ حرام فرمادی۔

(۸) حضرت سیدہ عورتوں کے عوارض سے پاک ہیں۔

۳۵۲۸۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ابنتی فاطمة آدمیة حوراء لم تحض ولم تطمث۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میری صاحبزادی بتول زہراء انسانی شکل میں حوروں کی طرح حیض ونفاس سے پاک ہے۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۱۸

۳۵۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱/۲۳۲

۳۵۲۷۔ المستدرك للحاكم، ۳/۱۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۴۲۲۹، ۱۲/۱۱۱

۳۵۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۲۶، ۱۲/۱۵۲ ☆

(۹) حضرت سیدہ فاطمہ چال ڈھال میں حضور کے مشابہ تھیں

۳۵۲۹۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : ما رأیت احدا کان اشبه سمتاً وهدیاً ودلاً برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من فاطمة کرم اللہ تعالیٰ وجهها، کانت اذا دخلت علیه قام الیها فاخذ بیدها فقبلها و اجلسها فی مجلسه ، وکان اذا دخل علیها قامت الیه فاخذت بیده فقبلته و اجلسته فی مجلسه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا سے زیادہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادات و اطوار میں مشابہ کسی کو نہ دیکھا۔ جب خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیام فرماتے اور ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے ، اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زہراء کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ حضور کے لئے قیام کرتیں اور دست اقدس کو بوسہ دیتیں، اور حضور والا کو اپنی جگہ بٹھاتیں۔

صفائح اللجین ۱۳

(۱۰) حضرت سیدہ سے محبت دوزخ سے آزادی کا پروانہ

۳۵۳۰۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انما سماها فاطمة، لا ن اللہ تعالی فطمها ومحبیها من النار۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے اسکا نام فاطمہ اسلئے رکھا کہ اسے اور اس سے محبت کرنے والوں کو آتش دوزخ سے آزاد فرمایا۔

(۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غلامان زہراء کو نار سے چھڑایا تو اللہ عزوجل نے نگر نام حضرت زہراء کا ہے،

۳۵۲۹۔ السنن لابی داؤد، باب فی القیام ☆ ۷۰۸/۲

۳۵۳۰۔ تاریخ بغداد للخطیب ۳۳۱/۱۲ ☆ تنزیة الشریفة لابی نعیم، ۴۱۲/۱

کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۲۶، ۱۰۹/۱۲ ☆

فاطمہ، چھڑانے والی آتش جہنم سے نجات دینے والی۔ الامن والعلی ۲۳۶

(۱۱) فضائل حسنین کریمین

۳۵۲۱۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الحسن و الحسین سیدا شباب اھل الجنۃ وابوھما خیر منھما۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن وحسین جوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کے والدان سے افضل ہیں۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۶۰

(۱۲) فضائل امام حسن

۳۵۲۲۔ عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صعد رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنبر فقال : ان ابنی ھذا سید ،یصلح اللہ علی یدیہ بین فئتین۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائیگا۔ فتاوی رضویہ ۹/۷۱

۳۵۲۳۔ عن المقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول

۳۵۲۱۔ الجامع للترمذی، باب مناقب الحسن والحسین ۲/۲۱۸
السنن لابن ماجہ، باب فضل علی ابی طالب، ۱/۱۲
المستدرک للحاکم، ۳/۱۶۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۶۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۲۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹/۱۷۸
الصحیح لابن حبان ۲۲۲۸ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۳۹۳
تاریخ بغداد للخطیب ۱۱/۹۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۲۶۲
شرح السنۃ للبغوی ۱۴/۱۳۸ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۴/۱۳۹
۳۵۲۲۔ الجامع للترمذی، باب مناقب الحسن والحسین ۲/۲۱۸
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۲/۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۷۶۹۱، ۱۳/۶۶۴
۳۵۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰/۲۶۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۳۳
البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر ۸/۳۶ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۸۱۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴/۲۱۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۴۲۹

الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الحسن منى والحسين من على رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين۔

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن میرے اور حسین علی کے آئینہ ہیں۔

(۱۳) فضیلت امام حسین

۳۵۳۴۔ **عن** يعلى بن مرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: حسين منى و انا من حسين، احب الله من احب حسينا، حسين سبط من الاسباط۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسین میرا اور میں حسین کا، اللہ دوست رکھے اسے جو حسین کو دوست رکھے، حسین ایک نسل نبوت کی اصل ہیں۔

فتاوی رضویہ ۱۳۸/۹

(۱۴) ازواج مطہرات اہل جنت سے ہیں

۳۵۳۵۔ **عن** هند بن ابى هالة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان الله تعالى ابى لى ان اتزوج الا من اهل الجنة۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے نہ مانا کہ میں نکاح میں لانے یا دینے کا معاملہ کروں مگر اہل جنت سے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایک بار خوف وخشیت کا غلبہ

۳۵۳۴۔ الجامع للترمذی، باب حدثنا الحسین بن سیدنا علی بن الحسین، ۲۱۹/۲
السنن لابن ماجه، فضائل الحسن والحسين، ۱۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۲/۴ ☆
۳۵۳۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۳۹، ۴۱۲/۱۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۱۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۰۴/۱ ☆

تھا، گریہ وزاری فرمارہی تھیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی: یا ام المومنین! کیا آپ یہ گمان رکھتی ہیں کہ رب العزت جل وعلانے جہنم کی ایک چنگاری کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا، ام المومنین نے فرمایا: فرجت عنی فرج اللہ عنک، تم نے میرا غم دور کیا اللہ تعالیٰ تمہارا غم دور کرے، جب اللہ عزوجل نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پسند نہ فرمایا تو خود حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور پاک معاذ اللہ محل کفر میں رکھے یا حبیب پاک کا جسم پاک عیاذا باللہ خون کفار سے بنانے کو پسند فرمائے، یہ کیونکر متوقع ہو۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۱

(۱۵) ام المومنین حضرت خدیجہ کا وصال

۳۵۳۶۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ام المؤمنین خدیجة رضی اللہ تعالیٰ عنہا توفیت سنة عشر من البعثة بعد خروج بنی ہاشم من الشعب ودفنت بالحجون، و نزل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حفرتہا ولم تکن شرعت الصلوة علی الجنائز۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال دس نبوی میں ہوا جب آپ شعب ابی طالب سے باہر تشریف لائے، آپ حجون میں دفن ہوئیں اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپکی قبر میں اترے۔ اس وقت تک نماز جنازہ مشروع نہیں ہوئی تھی۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۶۸

۳۵۳۶۔ الاصابة لابن حجر، ۴/۲۸۳

۱۸۔ فضائل صحابہ کرام

(۱) صحابہ کرام کا تذکرہ بھلائی سے کرو

۳۵۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا ذکر اصحابی فامسکوا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تذکرہ ہوتو نہایت احتیاط سے بولو۔　فتاوی رضویہ　۳۰/۹

(۲) صحابہ کو ایذا دینا ہلاکت کا سبب ہے

۳۵۳۸۔ **عن** عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من آذاھم فقد آذانی ، و من آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ یوشك ان یأخذہ۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ

۳۵۳۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۹۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۲۰۲
الدر المنثور للسیوطی ۳/ ۳۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۴۲
کنز العمال للمتقی، ۹۰۱، ۱/ ۱۷۸ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۶/ ۲۸
السلسلة الصحیحة للالبانی م ۳۴ ☆
۳۵۳۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل من بایع تحت الشجرة، ۲/ ۲۸۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۵۴ ☆ حلیه الاولیاء لابی نعیم ۸/ ۲۸۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۴۲ ☆ التفسیر للبغوی، ۶/ ۲۱۷
شرح السنة للبغوی، ۱۴/ ۷۰ ☆ الکامل لابن عدی،
کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۸۳، ۱۱/ ۵۳۲ ☆
تاریخ بغداد للخطیب، ۹/ ۱۲۳ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۲۸۴
المغنی للعراقی ۱/ ۹۳ ☆ الشفا للقاضی، ۲/ ۶۰

تعالیٰ اسے گرفتار کرے۔　　فتاوی رضویہ　۵۲/۹

۳۵۳۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ستکون لاصحابی زلة یغفرها اللہ لهم لسابقتهم، ثم یأتی من بعدهم قوم یکبهم اللہ علی مناخرهم فی النار۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ میرے اصحاب سے کچھ لغزش ہوگی جسے اللہ تعالیٰ بخش دیگا اس سابقہ کے سبب جوان کو میری سرکار میں ہے، پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئینگے جنکو اللہ تعالیٰ ناک کے بل جہنم میں اوندھا کر دیگا۔　　فتاوی رضویہ　۷۱/۹

(۳) صحابہ پر تبرا کرنے والوں سے میل جول حرام

۳۵۴۰۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابا و اصهارا، وسیأتی قوم یسبونهم و ینتقصونهم، فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم، ولا تؤاکلوهم ولا تناکحوهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مجھے چن لیا اور میرے لئے یار اور خسرال کے رشتہ دار پسند فرمائے، عنقریب کچھ لوگ آئیں گے اور انہیں برا کہیں گے اور ان کی شان گھٹائیں گے، تم ان کے پاس نہ بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہت کرنا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث نص صریح ہے کہ رافضی وغیرہ بد مذہبوں میں جسکی بدعت حد کفر تک پہونچی ہو وہ تو مرتد ہے اس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان بلکہ کافر ذمی کے مانند بھی برتنا

۳۵۳۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۵۳۷، ۱۱/۵۴۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۹۷۶
الکامل لابن عدی، ۶/۲۳۹۰ ☆
۳۵۴۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۱۴۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۳۲
کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۶۸، ۱۱/۵۲۹ ☆

جائز نہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہ تمام معاملات میں اسے بعینہ مثل سوئر کے سمجھیں، اور جسکی اس حد تک نہ ہو اس سے بھی دوستی محبت تک مطلقا نہ کریں، قال اللہ تعالیٰ: و من یتولهم منکم فانه منهم، اور بے ضرورت و مجبوری محض کے خالی میل جول بھی نہ رکھیں کہ بدمذہب کی محبت آگ ہے اور صحبت ناگ اور دونوں کو دین سے پوری لاگ ہے۔

رب عزوجل فرماتا ہے:۔

و اما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔

جاہل کو ان کی صحبت سے یوں اجتناب ضرور ہے کہ اس پر اثر بد کا کا زیادہ اندیشہ ہے، اور عالم مقتدا یوں بچے کہ جہال اسے دیکھکر خود ہی اس بلا میں نہ پڑیں، بلکہ عجب نہیں کہ اسے ان سے ملتا دیکھ کر ان کے مذہب کی شناعت ان کی نظروں میں ہلکی ہو جائے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۹

(۴) صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت

۳۵۴۱۔ **عن** جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: خطبنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه بالجابیة فقال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قام فینا مثل مقامی فیکم فقال: احفظونی فی اصحابی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جابیہ میں امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ کے درمیان فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے تذکرہ میں میرے حقوق کی حفاظت کرنا پھر تابعین و تبع تابعین کے سلسلہ میں بھی یہی طریقہ اختیار کرتے رہنا۔۱۲م

(۵) فضیلت انصار

۳۵۴۲۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۳۵۴۱۔ السنن لابن ماجه، باب کراهة الشهادة لمن یستشهد، ۲/۱۷۲
المسند لابی یعلی، ۲/۳۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۵۸، ۱/۵۲۷
۳۵۴۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۲۴، ۱۳/۲۴۶

تعالیٰ علیہ وسلم: اکرموا الانصار، فانھم ربوا الاسلام کما یربی الفرخ فی وکرہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار کی عزت کرو، کہ انہوں نے اسلام کو پالا جس طرح پرندکا پٹھا آشیانے میں پالا جاتا ہے۔ الامن والعلی ۲۴۲

(۶) حضرت طلحہ، زبیر وغیرہ کی فضیلت

۳۵۴۳۔ **عن** طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال: لما کان یوم احد حملت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ظھری حتی استقل و صار علی الصخرۃ واستترعن المشرکین، فقال: ھکذا و أومأ بیدہ الی وراء ظھرہ ھذا جبرئیل علیہ السلام یخبرنی انہ لا یراک یوم القیامۃ فی ھول الا انقذک منہ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روز احد میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کندھیاں لیکر ایک چٹان پر بیٹھا دیا کہ مشرکین سے آڑ ہوگئی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پس پشت دست مبارک سے اشارہ فرمایا: یہ جبرئیل مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اے طلحہ! وہ روز قیامت تمہیں جس کسی دہشت میں دیکھیں گے اس سے تمہیں چھڑادیں گے۔

۳۵۴۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال: لما طعن عمر رضی اللہ تعالی عنہ و امر بالشوری دخلت علیہ حفصۃ ابنتہ فقالت لہ: یا ابی! ان الناس یزعمون ان ھؤلاء الستۃ لیسوا برضاء فقال: اسندونی، اسندونی، فلما اسند قال: ما عسی ان یقولوا فی علی بن ابی طالب سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: یا علی! یدک فی یدی تدخل معی یوم القیامۃ حیث ادخل، ما عسی ان یقولوا فی عثمان بن عفان سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: یوم یموت عثمان تصلی علیہ ملائکۃ السماء قال: قلت: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھذا لعثمان خاصۃ ام للناس عامۃ؟ قال لعثمان خاصۃ قال: ما عسی ان یقولوا فی طلحۃ بن عبید اللہ سمعت النبی صلی

۳۵۴۳۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۴/۳۷۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۶۶۰۶، ۱۳/۲۰۲

۳۵۴۴۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵/۳۶۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۶۷۳۶، ۱۲/۲۴۶

الله تعالى عليه وسلم ليلة و قد سقط رحله فقال: من يسوى رحلى وهو فى الجنة، فبدر طلحة بن عبيد الله فسواه حتى ركب فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يا طلحة! هذا جبرئيل يقرئك السلام و يقول: انا معك فى اهوال القيامة حتى انجيك منها، ما عسىٰ ان يقولوا فى الزبير بن العوام ، رأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و قد نام فجلس الزبير يذب عن وجهه حتى استيقظ فقال له: يا ابا عبد الله! لم تزل؟ قال لم ازل بابى انت و امى ، قال: هذا جبرئيل يقرئك السلام و يقول: انا معك يوم القيامة حتى اذب عن وجهك شرر جهنم، ما عسى ان يقولوا فى سعد بن ابى وقاص سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول يوم بدر وقد اوتر قوسه اربعة عشر مرة ويد فعها اليه: ارم فداك ابى و امى، ما عسى ان يقولوا فى عبد الرحمن بن عوف، رأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو فى منزل فاطمة والحسن والحسين يبكيان جوعاو يتضوران، فقال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم من يصلنا بشئ؟ فطلع عبد الرحمن بن عوف بصحفة فيها حيس و رغيفان بينهما اهالة، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كفاك الله امردنياك فا ما آخر تك فانا لها ضامن.

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو لولو مجوسی خبیث نے خنجر مارا اور امیر المومنین نے مشورے کا حکم دیا (کہ میرے بعد عثمان غنی و علی مرتضی وطلحہ وزبیر وعبد الرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم چھ صاحبوں میں سے مسلمان جسے مناسب تر جانیں خلیفہ بنائیں) حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدمت امیر المومنین میں آئیں اور کہا: اے باپ میرے! لوگ کہتے ہیں: یہ چھ شخص پسندیدہ نہیں۔ امیر المومنین نے فرمایا: مجھے تکیہ لگا کر بٹھا دو، بٹھائے گئے ،ارشاد فرمایا: علی کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اے علی! اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں لا تو روز قیامت میرے ساتھ میرے درجے میں داخل ہوگا۔ بھلا عثمان کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس دن عثمان انتقال کریگا آسمان کے فرشتے اس پر نماز پڑھیں گے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ فضیلت خاص عثمان کے لئے ہے یا ہر مسلمان کے لئے؟ فرمایا: خاص عثمان کے لئے۔ طلحہ بن عبد اللہ کو کیا کہیں گے، ایک رات

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کجاوا پشت مرکب سے گر گیا تھا میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کون ہے کہ میرا کجاوہ ٹھیک کر دے اور جنت لے۔ یہ سنتے ہی طلحہ دوڑے اور کجاوا درست کر دیا، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ان سے ارشاد فرمایا: اے طلحہ! یہ جبرئیل ہیں تجھے سلام کہتے اور بیان کرتے ہیں کہ میں قیامت کے ہولوں میں تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ ان سے تمہیں نجات دوں گا، زبیر بن عوام کو کیا کہیں گے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور آرام فرماتے تھے، زبیر بیٹھے پنکھا جھلتے رہے یہاں تک کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے فرمایا: اے ابوعبداللہ (زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے) کیا جب سے تو جھل رہا ہے؟ عرض کی: میرے ماں باپ حضور پر نثار جب سے برابر جھل رہا ہوں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرئیل ہیں، تجھے سلام کہتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ میں روز قیامت تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ تمہارے چہرے سے جہنم کی اڑتی چنگاریاں دور کر دوں گا۔ سعد بن ابی وقاص کو کیا کہیں گے، میں نے روز بدر دیکھا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ بار ان کی کمان چلہ باندھ کر انہیں عطا کی اور فرمایا: تیر مار تیرے قربان میرے ماں باپ۔ عبدالرحمٰن بن عوف کو کیا کہیں گے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف فرما تھے، دونوں صاحب زادے رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھوکے روتے بلکتے تھے، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کون ہے کہ کچھ ہماری خدمت میں حاضر کرے، اس پر عبدالرحمٰن بن عوف حیس (کہ خرمائے خستہ برآوردہ اور پنیر کو باریک کوٹ کر گھی میں گوندھتے ہیں) اور دو روٹیاں کہ ان کے بیچ میں روغن رکھا تھا لے کر حاضر ہوئے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے دنیا کے کام درست کر دے اور تیری آخرت کے معاملہ کا تو میں ذمہ دار ہوں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:۔

معاذ بن المثنی فی زیادات مسند مسدد والطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی فضائل الصحابة و ابو بکر الشافعی فی الغیلانیات وابو الحسن بن بشران فی فوائده والخطیب فی تلخیص المتشابه وابن عساکر فی تاریخ دمشق والدیلمی فی مسند الفردوس عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

امام جلیل جلال الدین سیوطی جمع الجوامع میں فرماتے ہیں:۔
سندہ صحیح اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
تملۂ کاملہ، وصل اول کی طرف پھر عود کرنا والعود احمد۔

اعد ذکر والینا لنا ان ذکرہ ☆ ہو المسک ما کررتہ یتضوع

باز ہوائے چمنم آرزوست
جلوۂ سرو سمنم آرزوست
پھر اٹھا ولولہ یاد بیابان حرم
پھر کھنچا دامن دل سوئے مغیلان حرم

اس حدیث صحیح کے پچھلے جملے نے پھر وصل اول احادیث متعلقہ محبوب اجمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آتش شوق سینے میں بھڑکا دی، کتا اپنے پیارے آقا مہربان مولی کا دروازہ چھوڑ کر کہاں جائے، ہر پھر کر وہیں کا وہیں رہا چاہے بلکہ واللہ یہ کتا اپنے پیارے کریم مالک کے در اطہر سے ہٹا ہی نہیں انبیا کے دروازے پر جائے تو انہیں کا گھر ہے اولیا کے یہاں آئے تو انہیں کا در ہے ملائکہ کی منزلوں پر گزرے تو انہیں کا نگر ہے۔

کوئی اور ان کے سوا کہاں ☆ وہ اگر نہیں تو جہان نہیں۔

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند
آسمان خوان زمین خوان زمانہ مہمان
صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
بندہ ات غیرت برد کے بردر غیرت رود
دررود چون بنگرد ہم شاہ آن ایوان توئی

الامن والعلی، ۲۴۸ تا ۲۵۱

(۷) حضرت امیر حمزہ کی فضیلت

۳۵۴۵۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ

۳۵۴۵۔ ابن شاذان،

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازہ الحمزۃ : یا حمزہ ! یا کاشف الکربات یا حمزۃ ! یا ذاب عن وجہ رسول اللہ ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنازہ پر فرمایا: اے حمزہ! اے دافع البلاء، اے حمزہ! اے چہرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنوں کو دفع کرنے والے۔

فتاوی رضویہ ۹/۴۷

(۸) حضرت جعفر طیار کی فضیلت

۳۵۴۶۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رأیت کانی دخلت الجنۃ لجعفر درجۃ فوق درجۃ زید ، فقلت : ما کنت اظن ان زیدا دون جعفر ، فقال جبرئیل : زید لیس بدون جعفر ولکنا فضلنا جعفر لقرابۃ منک ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں گیا تو ملاحظہ فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب کا درجہ زید کے اوپر ہے، میں نے کہا: مجھے گمان نہ تھا کہ زید جعفر سے کم ہے، جبرئیل نے عرض کی: زید جعفر سے تو کم نہیں مگر ہم نے جعفر کا درجہ اس لئے زیادہ کیا کہ ان کو حضور سے قرابت ہے۔

اراءۃ الادب ۳۸

۳۵۴۷۔ عن محمد بن عمر و بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رأیت جعفر ملکا یطیر فی الجنۃ تدمی قدمناہ ورأیت زیدا دون ذلک فقلت ما کنت اظن ان زیداً دون ذلک ، فقال جبرئیل :ان زیدا لیس بدون جعفر ولکنا فضلنا جعفر بقرابتک منک ۔

حضرت محمد بن عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۳۵۴۶۔ المستدرک للحاکم، ۲/۲۰۹ ☆

۳۵۴۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۰۶ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۳۱۴
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۲۲۶ ☆ الکامل لابن عدی،
کنز العمال للمتقی، ۳۳۲۱۳، ۱۱/۶۶۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۷/۷۶
البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، ۴/۲۵۶ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۴/۲۸

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں میں نے جعفر بن ابی طالب کو جنت میں بشکل فرشتہ اپنے پروں سے اڑتا ہوا دیکھا، زید بن حارثہ کا مقام ان سے کچھ کم تھا۔ حضرت جبریل نے کہا: ویسے زید کا مقام کم نہیں لیکن ہم نے جعفر کو آپکا خاندانی ہونے کی وجہ سے فضیلت دی۔۱۲م

(۹) فضائل عمرو بن العاص

۳۰۴۸۔ عن عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اسلم الناس و آمن عمرو ابن العاص۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت لوگ وہ ہیں جو اسلام لائے مگر عمرو بن العاص وہ ہیں جو ایمان لائے۔

۳۰۴۹۔ عن طلحة بن عبید الله احد العشرة المبشرة رضی الله تعالی عنهم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عمرو بن العاص من صالحی القریش۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو عشرۂ مبشرہ سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمرو بن العاص صالحین قریش میں سے ہیں۔

۳۰۵۰۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: نعم اهل البیت عبد الله، و ابو عبد الله، و ام عبدا لله۔

۳۰۴۸۔ الجامع للترمذی، مناقب عمرو بن العاص، ۲/ ۲۲۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۱۵۵ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲۵۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/ ۳۰۷ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۸/ ۳۶
کنز العمال للمتقی، ۳۳۵۷۱، ۱۱/ ۷۲۸ ☆

۳۰۴۹۔ الجامع للترمذی، مناقب عمرو بن العاص، ۲/ ۲۲۵
کنز العمال للمتقی، ۳۳۵۷۰، ۱۱/ ۷۲۸ ☆ الکامل لابن عدی،
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۱۶۱ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۸/ ۲۶

۳۰۵۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۱۶۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۵۷۲، ۱۱/ ۷۲۸
البدایة والنهایة لابن کثیر، ۸/ ۲۶ ☆

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت اچھے گھر والے ہیں عبداللہ بن عمرو بن العاص، اور عبداللہ کے باپ عمرو بن العاص، اور ان کی ماں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غزوۂ ذات السلاسل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپکو ایک الہی فوج کا سردار مقرر کیا جس میں صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ ایک بار اہل مدینہ طیبہ کو کچھ ایسا خوف پیدا ہوا کہ متفرق ہو گئے سالم مولی ابی حذیفہ اور عمرو بن العاص دونوں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما تلوار لیکر مسجد شریف میں حاضر رہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور اس میں ارشاد گیا " الا یکون فزعکم الی اللہ و رسولہ الا فعلتم کما فعل ھذان الرجلان المومنان۔ کیوں نہ ہوا کہ تم خوف میں اللہ و رسول کی طرف التجالاتے تم نے ایسا کیوں نہ کیا جیسا ان دونوں ایمان والے مردوں نے کیا، منکر اگر احادیث کو بھی نہ مانے تو قرآن عظیم کو تو مانے گا، اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا و کلا وعد اللہ الحسنی و اللہ بما تعملون خبیر۔

تم میں برابر نہیں جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ و قتال کیا وہ درجے میں ان سے بڑے جنہوں نے بعد میں خرچ و قتال، کیا اور دونوں فریق سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرو گے۔

اللہ عزوجل نے صحابہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو قسم فرمایا: ایک مومنین قبل فتح مکہ، دوسرے مومنین بعد فتح مکہ، فریق اول کو فریق دوم پر فضیلت بخشی اور دونوں فریق کو فرمایا کہ اللہ نے ان سے بھلائی کا وعدہ کیا، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مومنین قبل فتح میں ہیں۔

اصابہ فی تمییز الصحابہ میں ہے:۔

عمرو بن العاص بن وائل بن ھاشم بن سعید بالتصغیر بن سھم بن عمرو ابن ھصیص بن کعب بن لوی القرشی امیر مصر مکی ابا عبداللہ و ابا

محمد اسلم قبل الفتح فی سفر ۸ھ ثمان وقیل بین الحدیبة و خیبر۔

اور بعد فتح تو راہ خدا میں جوان کے جہاد ہیں آسمان وزمین ان کے آوازے سے گونج رہے ہیں اور اللہ عزوجل نے دونوں فریق سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور مریض القلب معترضین جوان پر طعن کریں کہ فلاں نے یہ کام کیا اگر ایمان رکھتے ہوں تو ان کا منہ تتمہ آیت سے بند فرمادیا کہ و اللہ بما تعملون خبیر، مجھے خوب معلوم ہے جو کچھ تم کرنے والے ہو مگر میں تو تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا، اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھئے کہ اللہ عزوجل نے جس سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اس کے لئے کیا ہے فرماتا ہے:۔

ان الذین سبقت لهم منا الحسنى اولئك عنها مبعدون لا يسمعون حسيسها وهم في ما اشتهت انفسهم خالدون لا يحزنهم الفزع الاكبر وتتلقهم الملائكة هذا يومكم الذى كنتم توعدون ۔

بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اس کی بھنک تک نہ سنیں گے اور اپنی من مانتی نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے وہ قیامت کی سب سے بری گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی اور ملائکہ ان کا استقبال کریں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جسکا تم سے وعدہ تھا۔ ان ارشادات الہیہ کے بعد مسلمان کی شان نہیں کہ کسی صحابی پر طعن کرے بفرض غلط بفرض باطل طعن کرنے والا جتنی بات بتاتا ہے اس سے ہزار حصے زائد سہی اس سے یہ کہیے: أأنتم اعلم ام اللہ، کیا تم زیادہ جانو یا اللہ کیا اللہ کو ان باتوں کی خبر نہ تھی باہمہ وہ ان سے فرماچکا کہ میں نے تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرمالیا تمہارے کام مجھ سے پوشیدہ نہیں، تو اب اعتراض نہ کریگا مگر وہ جسے اللہ عزوجل پر اعتراض مقصود ہے۔ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر قریشی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد امجد کعب بن لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد سے اور ان کی نسبت وہ ملعون کلمہ طعن فی النسب کا اگر کہا ہوگا تو کسی رافضی نے پھر وہ صدیق وفاروق کو کب چھوڑتے ہیں عمرو بن عاص کی کیا گنتی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۴۰

(١٠) فضائل عبداللہ بن عباس

٣٥٥١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کان فی بیت میمونة رضی الله تعالیٰ عنها فوضعت له وضوء من اللیل ، قال : فقالت میمونة : یا رسول الله ! و ضع لك هذا عبد الله ابن عباس فقال : اللهم ! فقهه فی الدین و علمه التاویل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں قیام پزیر تھے، میں نے رات میں حضور کے لئے وضو کا پانی رکھا ام المؤمنین نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ پانی عبد اللہ بن عباس نے رکھا، یہ سنکر حضور نے دعا کی: الٰہی! عبداللہ کو دین کی سمجھ عطا فرما۔ اور اپنی کتاب کی تفسیر۔ فتاوی رضویہ ٤/٦٧٧

(١١) حضرت عباس بن المطلب کی فضیلت

٣٥٥٢۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه کان اذا قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما فقال : اللهم !انا کنا نتوسل الیك بنبینا صلی الله تعالی علیه وسلم، فتسقینا و انا نتوسل الیك بعم نبینا فأسقنا ، قال : فیسقون۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ اقدس میں جب کبھی قحط پڑتا تو نماز استسقاء کے بعد حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے توسل سے اس طرح دعا کرتے، الٰہی! ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتے تو ہمیں سیرابی ملتی تھی، الٰہی! اب ہم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں حضرت انس فرماتے ہیں: اس دعا و توسل کے سبب ہم سب سیراب ہوتے۔١٢م

٣٥٥١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وضع الماء عند الخلاء، ١/٢٦
الصحیح لمسلم، ٢/٢٩٨ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ١/٥٤٠ ☆

٣٥٥٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، ابواب الاستسقاء، ١/١٣٧

(۱۲) حضرت امیر معاویہ کی فضیلت

۳۵۵۳۔ **عن** ابی عمیرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لمعاویة : اللهم ! اجعله هادیا مهدیا واهد به ۔

حضرت ابوعمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کی: الٰہی! معاویہ کو راہ نما، راہ یاب کر، اور اس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔ فتاوی رضویہ ۶۱/۱۱

(۱۳) حضرت معاذ بن جبل کی فضیلت

۳۵۵۴۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لرجل :تعالی حتی نؤمن ساعة ، فشکاه الرجل الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم وقال : اوما نحن بمؤمنین فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :دع عنك معاذاً فان الله یباهی به الملائکة ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے کہا: آؤ ہم تھوڑی دیر کے لئے مومن بنیں، انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کردی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم مومن نہیں؟ حضور نے فرمایا: حضرت معاذ کے بارے میں کچھ مت کہو، کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرشتوں سے مباہات فرمایا ہے۔ فتاوی رضویہ ۲۸۴/۳

(۱۴) ابودرداء کی فضیلت

۳۵۵۵۔ **عن** شریح بن عبید رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حکیم امتی عویمر ۔

حضرت شریح بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے حکیم ابودرداء ہیں۔ فقہ شہنشاہ ۱۸

۳۵۵۳۔ الجامع للترمذی، باب مناقب معاویة، ۲/ ۲۲۵

۳۵۵۴۔ الجامع للترمذی، باب مناقب معاویه، ۲۲۵/۲

کنز العمال للمتقی، ۳۳۶۳۱، ۷۱۸/۱۱ ☆

۳۵۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۵۰۸، ۷۱۸/۱۱ ☆

(۱۵) حضرت براء بن مالک کی فضیلت

۳۵۵۶۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبہ لہ، لو اقسم علی اللہ لا برّہ، منھم البراء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت الجھے بال میلے کپڑے والے جنکی کوئی پرواہ نہ کرے ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے، انہیں میں سے براء بن مالک ہے۔

فتاوی رضویہ　۱۷۲/۹

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ مرکب اقدس کے حدی خواں تھے، عجب دلکش آواز رکھتے اور بہت خوبی سے اشعار حدی پڑھتے، یہ اجلہ صحابہ کرام سے ہیں۔ بدر کے سوا سب مشاہد میں شریک ہوئے۔

ایک روز حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے، اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے، انہوں نے کہا: اللہ عزوجل نے آپ کو وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے، یعنی قرآن عظیم، فرمایا: کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا، خدا کی قسم! اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کریگا۔ سو کافر تو میں نے تنہا قتل کئے ہیں، اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ، جب خلافت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قلعۂ تستر پر حملہ ہوا اور مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی، حدیث مذکور سنے ہوئے تھے، ان سے کہا اپنے رب پر قسم کھائیے، انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے! کافروں پر ہمیں قابو دے، کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا۔ یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا، ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا، کافر بھاگ گئے براء شہید ہوئے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول　۱۷۲/۹

۳۵۵۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۱۵۴، ۶۵۱/۱۱

(۱۶) حضرت فاطمہ بنت اسد والدۂ حضرت علی کی فضیلت

۳۵۵۷۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رحمك الله يا امى !كنت امى بعد امى ، تجوعين و تشبعيننى، وتعرين وتكسيننى ،وتمنعين نفسك طيبا وتطييننى، تريدين بذلك وجه الله والدار الآخرة ، الله الذى يحى و يميت وهو حى لا يموت ، اغفرلامى فاطمه بنت اسد ولقنها حجتهاووسع مد خلها بحق بنيك والا نبياء الذين من قبل ، ارحم الراحمين ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے اس طرح دعا کی: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اے میری ماں، آپ میری ماں کے بعد دوسری ماں تھیں، جوخود بھوکی رہتیں اور مجھے کھلاتیں، آپ بجائے میرے لئے پوشاک کا انتظام کرتیں، اپنا آرام چھوڑکر مجھے آرام سے رکھتیں، ان تمام چیزوں سے آپ کا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کا گھر تھا، اللہ تعالیٰ جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ خود زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا، میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور ان کی قبر وسیع فرما، صدقہ اپنے نبی کا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا، تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔ شرح المطالب ۲۰

۳۵۵۷۔ کنز العمال للمتقى، ۳۴۴۲۵، ۱۲/۱۴۷
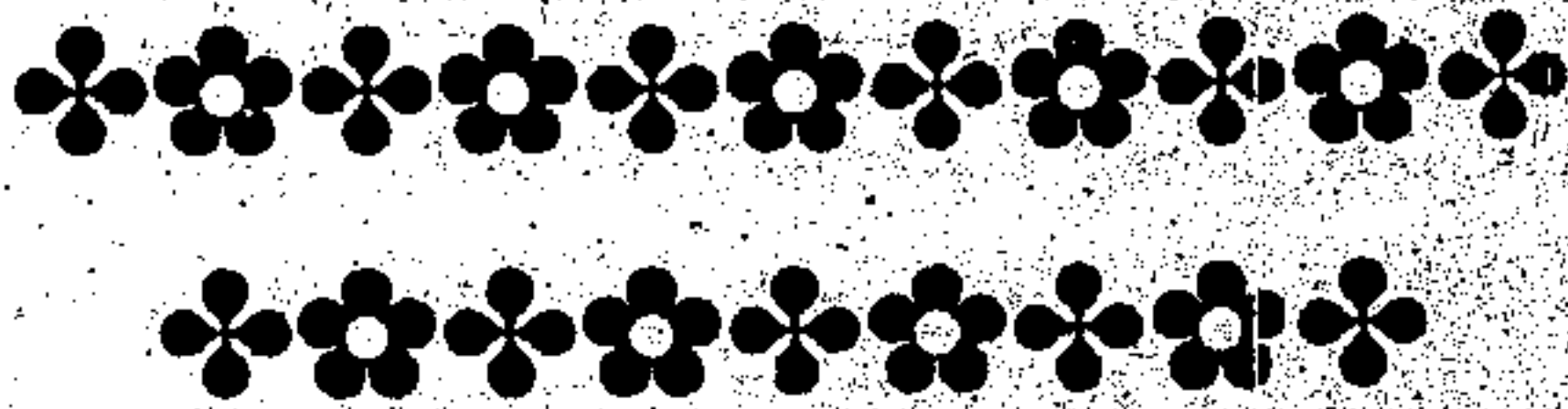
۱۹۔ فضیلت تابعین

(۱) فضیلت حضرت اویس قرنی

۳۵۵۸۔ **عن** اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لما اقبل اهل الیمن جعل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه یستقری الرفاق فیقول : هل فیکم احد من قرن؟ حتی اتی علیه قرن فقال : من انتم ؟ قالوا قرن فرفع عمر بزمام اوزمام اویس فناوله عمر فعرفه بالنعت فقال له عمر : ما اسمك ؟ قال : انا اویس قال : هل کان لك والدة؟ قال : نعم قال : هل بك من البیاض ؟ قال: نعم، دعوت اللہ تعالی فاذهبه عنی الاموضع الدرهم من سرتی لا ذکربه ربی فقال له عمر : استغفر لی قال انت احق ان تستغفر لی انت صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال عمر: انی سمعت رسول االه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول: ان خیر التابعین رجل یقال له اویس القرنی وله والدة وکان به بیاض فدعا ربه فاذهبه عنه الاموضع الدرهم فی سرته قال : فاستغفر له قال ثم دخل فی اغمار الناس فلم یدر این وقع قال ثم قدم الکوفة فکنا نجتمع فی حلقة فنذکر اللہ وکان یجلس معنا فکان اذ ذکر هم وقع حدیثه من قلوبنا موقعا لا یقع حدیث غیره ففقدته یوما فقلت لجلیس لنا ما فعل الرجل الذی کان یقعد الینا لعله اشتکی فقال رجل من هو ؟فقلت : من هو قال : ذاك اویس القرنی فدللت علی منزله فاتیته فقلت یرحمك اللہ این کنت ولم ترکتنا فقال :لم یکن لی رداء فهو الذی منعنی من اتیانکم قال : فألقیت الیه ردائی فقذفه الی قال: فتخالیته ساعة ثم قال : لو انی اخذت رداء ك هذا فلبسته فراه علی قومی قالوا: انظروالی هذا المرائی لم یزل فی الرجل حتی خدعه واخذ رداءه، فلم ازل به حتی اخذه فقلت انطلق حتی اسمع ما یقولون فلبسه فخرجنا فمر بمجلس قومه قالوا:انظروا

۳۵۵۸۔ الصحیح لمسلم، باب من فضائل اویس قرنی، ۳۱۱/۲
المستدرك للحاکم، ۴۰۴/۳ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱۱۲/۶
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۷۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۰۵۴،
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۳۹/۵ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۳۲/۲

الی هذا المرائی لم یزل بالرجل حتی خدعه واخذ رداء ه فقبلت علیهم فقلت: الا تستحیون لم توذونه والله لقد عرضته علیه فابی ان یقبله قال: فوفدت وفود من قبائل العرب الی عمر فوفد فیهم سید قومه فقال لهم عمر بن الخطاب افیکم احد من قرن فقال له سیدهم :نعم انا فقال له : هل تعرف رجلا من اهل قرن یقال له اویس من امره کذاومن امزه کذا فقال : یا امیر المؤمنین ما تذکر من شان ذاك و من ذاك فقال له عمر: ثکلتك امك ادرکه مرتین اوثلا ثا ثم قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لنا: ان رجلا یقال له اویس من قرن من امره کذا ومن امرهکذا فلماقدم الرجل لم یبدا باحد قبله فدخل علیه فقال استغفرلی فقال:مابدا لك قال:ان عمر قال لی کذاو کذا قال :ما انابمستغفرلك حتی تجعل لی ثلاثا قال: وما هن؟ قال : لا توذینی فیما بقی ولا تخبر بما قال لك عمر احدا من الناس ونسیی الثالثة ـ هذا مطول و فی الفتاوی مختصرا۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۴۷

حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب اہل یمن مدینہ آئے تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قافلہ میں چکر لگاتے ہوئے یہ پوچھتے تھے کہ کیا تم میں کوئی قرن کا باشندہ ہے یہاں تک کہ اہل قرن سامنے آئے فرمایا تم کون ہو؟ بولے قرن کے باشندے تو حضرت عمر فاروق اعظم نے حضرت اویس کا پنکھا اٹھایا تو انہوں نے حضرت عمر کو ہاتھ بڑھا کر دیا حضرت عمر نے ان کو نشانی سے پہچان لیا۔ فرمایا: تمہارا نام کیا ہے۔ کہا: مجھے اویس کہتے ہیں فرمایا: کیا تمہاری والدہ ہیں؟ بولے: ہاں، فرمایا: کیا تمہارے سفید نشانات تھے؟ بولے: ہاں، میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو درست فرمادیا مگر ایک درہم کی مقدار میری ناف پر باقی ہے تاکہ اس کو دیکھ کر اپنے رب کی یاد کرتا رہوں، حضرت عمر نے کہا: میرے لئے دعا کیجئے، عرض کیا: آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں کہ آپ صحابی رسول ہیں۔

حضرت عمر نے فرمایا: میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرد خیر التابعین ہیں جنکو اویس کہا جاتا ہے، ان کی والدہ بھی باحیات ہیں۔ ان کے سفید داغ تھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے داغ دور فرمادیئے فقط ایک درہم کی مقدار ان کی ناف پر باقی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر کے لئے دعائے مغفرت کی۔ پھر

لوگوں کی بھیڑ میں چلے گئے، اور پتہ نہیں چلا کہ کہاں گئے۔

راوی کہتے ہیں: کہ پھر وہ ایک موقع پر کوفہ تشریف لائے۔ ہم ان کے حلقۂ ذکر میں شامل ہوئے، جب وہ لوگوں کو نصیحت کرتے تو ان کی بات دل میں اس طرح بیٹھ جاتی کہ کسی دوسرے کی بات اتنی جاگزیں نہیں ہوتی تھی، ایک دن میں نے ان کو نہ پایا تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا وہ مرد کیا ہوئے جو ہمارے ساتھ حلقۂ ذکر میں تشریف فرما ہوتے تھے، شاید وہ بیمار ہو گئے، ایک صاحب بولے وہ کون تھے؟۔ میں نے بھی کہا وہ کون تھے؟ اس پر انہوں نے کہا: وہ حضرت اویس قرنی تھے۔ مجھے ان کی قیام گاہ بتائی گئی، تو میں وہاں پہونچا۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ کہاں تھے اور ہمیں کیوں چھوڑ دیا، فرمایا: میرے پاس چادر نہیں تھی، اسلئے میں آپ لوگوں تک نہیں پہونچ سکا، راوی کہتے ہیں۔ میں نے اپنی چادر پیش کی انہوں نے میری طرف پھینک دی۔ پھر میں نے تھوڑی دیر خلوت میں گفتگو کی تو فرمایا: اگر میں تم سے یہ چادر لے لیتا تو میری قوم دیکھ کر کہتی، دیکھو اس ریاکار کو کہ فلاں کے ساتھ لگا رہا یہاں تک کہ اس کو فریب دیکر اس سے چادر لے لی۔ پھر میں ان سے اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ وہ چادر انہوں نے قبول فرمالی۔ میں نے عرض کیا: آپ چلئے تا کہ میں دیکھوں کہ آپ کی قوم کے لوگ کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے وہ چادر اوڑھ لی، پھر ہم نکل کر ان کی قوم کے پاس سے گزرے تو وہ لوگ کہنے لگے: دیکھو اس ریاکار کو کہ اس مرد کے ساتھ لگا رہا یہاں تک کہ فریب دیکر اس سے چادر لے لی۔ یہ سنکر میں ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے کہا: کیا تمہیں شرم نہیں آتی۔ کیوں تم ان کو تکلیف پہونچا رہے ہو، خداوند قدوس کی قسم میں نے یہ چادر ان کو پیش کی تھی تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ (اب بہت اصرار کے بعد قبول کی ہے) راوی کہتے ہیں کہ عرب کے متعدد قبائل وفد کی شکل میں حضرت عمر فاروق اعظم کے پاس آئے، ان میں ان کی قوم کا سردار بھی تھا۔ حضرت عمر نے ان سے فرمایا: کیا تم میں کوئی قرن کا باشندہ بھی ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں میں ہوں۔ فرمایا: کیا تم قرن کے اس شخص کو جانتے ہو جسکا نام اویس ہے اور ان کی یہ نشانیاں ہیں۔ تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ان کے بارے میں کیسے جانتے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا: تمہیں تمہاری ماں روئے۔ تم ان سے ملاقات کرو۔ یہ جملہ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا: کہ حضور نے ہم

سے ارشاد فرمایا تھا کہ ایک مرد جنکو اویس کہا جاتا ہے اور ان کی نشانیاں یہ ہیں، وہ قرن سے آئیں گے جب وہ مرد آئے تو سب سے پہلے یہ ہی شخص تھے جوان سے ملے اور عرض کیا: آپ میری مغفرت کی دعا کریں، حضرت اویس قرنی نے فرمایا: تمہیں یہ کیسے پتہ چلا۔ تو عرض کیا: حضرت عمر نے ہمیں یہ نشانیاں بتائیں ہیں۔ فرمایا: میں تمہاری مغفرت کے لئے دعا اس وقت کروں گا جب تم مجھ سے تین عہد کرلو۔ بولے وہ کیا ہیں؟ فرمایا: آئندہ تم مجھے کبھی تکلیف نہیں دو گے۔ اور یہ باتیں جو حضرت عمر نے بتائیں کسی کو نہیں بتاؤ گے تیسری بات وہ بھول گئے۔

(۲) فضیلت امام اعظم

۳۵۵۹۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لو كان العلم معلقا بالثريا لتناوله قوم من ابناء فارس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم اگر ثریا پر معلق ہوتا تو اولاد فارس کے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی لے آتے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اعنی امام الائمہ سراج الامہ کاشف الغمہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنکی رائے منیر ونظر بے نظیر تمام مصالح شرعیہ کو محیط و جامع، اور مومنین کے لئے ان کی حیات وموت میں خیر محض و نافع، فجزاه الله عن الاسلام و المسلمين كل خير، و قاه و تابعيه بحسن الاعتقاد كل ضرو ضير آمين، يا ارحم الراحمين، والحمد لله رب العالمين و صلى الله تعالىٰ على سيدنا و مولانا محمد و اله و صحابته و مجتهدى ملته اجمعين۔ فتاوی رضویہ ۵۱/۴

۳۵۵۹۔ الجامع الصحيح للبخاري، ۲/ ۷۲۷ ☆ الصحيح لمسلم، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۹۷ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۶/ ۳۴۵
الجامع الصغير للسيوطي، ۲/ ۵۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ۱۰/ ۶۴

۲۰۔ فضائل اولیاء کرام

(۱) اولیاء کرام کی ذات سے قدرت الٰہی کا صدور ہوتا ہے

۳۵۶۰۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل قال :لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ ، و بصرہ الذی یبصربہ، ویدہ التی یبطش بھا ، ورجلہ التی یمشی بھا، و ان سألنی لا عطینہ ، و لئن استعاذنی لا عیذ نہ ، وما ترددت عن شئ انا فاعلہ ترددی عن قبض نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساء تہ ،۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے: میرا بندہ بذریعہ نوافل میری نزدیکی چاہتا رہتا ہے یہاں تک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے۔ پھر میں اسے دوست رکھتا ہوں تو میں خود اسکا وہ کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اسکا وہ ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے کوئی چیز پکڑتا ہے، اسکا وہ پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں ضرور اس کو دیتا ہوں، اور اگر میری پناہ چاہتا ہے تو میں ضرور اس کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں، میں اپنے کسی کام میں تردد نہیں فرماتا جیسا کہ میں اس مومن کی جان کے بارے میں فرماتا ہوں جسکو موت ناپسند ہے کہ اس کی ناپسندیدہ چیز مجھے بھی ناپسند ہے۔ فتاوی رضویہ ۲۸۳/۳

(۲) خدا کا محبوب بندہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے

۳۵۶۱۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب۔ فتاوی رضویہ ۲۸۳/۳

۳۵۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب التواضع، ۹۶۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۶/۶ ☆
۳۵۶۱۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۸۴/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۶۱/۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنا محبوب بنالیتا ہے تو اسے گناہ نقصان نہیں دیتا۔ ۱۲م

(۳) اولیائے کرام کی شان عظیم ہے

۳۵۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا والآخرۃ حرام علیٰ اہل اللہ۔

فتاویٰ رضویہ ۲۸۳/۴

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور آخرت اللہ والوں پر حرام ہے۔ ۱۲م

۳۵۶۳۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل یقول: اعطیہم من حلمی و علمی۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ''اولیاء کرام'' کو اپنا حلم اور علم عطا فرماؤں گا۔

۳۵۶۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من زہد فی الدنیا علمہ اللہ بلا تعلم وہداہ بلا ہدایۃ، وجعلہ بصیرا فکشف عنہ العمی۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا سے بے رغبتی کی اللہ تعالیٰ اس کو بغیر تعلیم حاصل کئے علم عطا فرماتا ہے، اور بغیر ظاہری اسباب صحیح راستہ پر چلاتا ہے، اور اس کو صاحب بصیرت بنادیتا ہے، اور اس سے جہالت کو دور فرمادیتا ہے۔ ۱۲م

۳۵۶۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۷۰، ۲۱۴/۱
کشف الخفا للعجلونی، ۴۹۳/۱ ☆
۳۵۶۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۵۰/۶ ☆
۳۵۶۴۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۷۲/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۰۳/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۱۴۹، ۱۹۷/۳

(۴) محبوب بندہ کے حال کو اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے.........

۳۵۶۵۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول یوم القیامۃ : یا ابن آدم ! مرضت فلم تعدنی یا ابن آدم ! استطعمتك فلم تطعمنی، یا بن آدم ! استسقیك فلم تسقنی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو عیادت کے لئے نہیں آیا، ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے نہیں کھلایا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے نہیں پلایا۔

فتاوی رضویہ ۲۸۳/۳

(۵) عرفاء کے دل تقوی کا خزانہ ہیں

۳۵۶۶۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لکل شئ معدن و معدن التقوی قلوب العارفین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک کان ہوتی ہے، اور تقوی کی کان اولیاء وعرفا کے دل ہیں۔

(۶) اللہ کے نیک بندے حاجت روائی فرماتے ہیں

۳۵۶۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ عبادا اختصهم بحوائج الناس ، یفزع الناس الیهم فی حوائجهم ، اولئك الآمنون من عذاب اللہ ۔

۳۵۶۵۔ الصحیح لمسلم، باب فضل عیادۃ المریض، ۳۱۸/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۶۹/۹ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۱۸/۵
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۱۷/۴ ☆ التفسیر للبغوی، ۲۵۱/۱
۳۵۶۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۳/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۲۶۸/۱
الاسرار المرفوعۃ للقاری، ۴۴۲ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۶۵/۱
۳۵۶۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۴/۱۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۹۲۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے کچھ بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حاجت روائی خلق کے لئے خاص فرمایا ہے۔ لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں، یہ بندے عذاب الٰہی سے امان میں ہیں۔

۳۵۶۸۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا اراد الله عبدا بخير صير حوائج الناس اليه ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو لوگوں کا مرجع حاجات بنا دیتا ہے۔

۳۵۶۹۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا اراد الله بعبد خيرا استعمله على قضاء الحوائج للناس ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے مخلوق کی حاجت روائی کا کام لیتا ہے۔

۳۵۷۰۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالىٰ يقول : انى لاهم باهل الارض عذابا ،فاذا نظرت الى عمار بيوتى والمتحابين فى والمستغفرين بالاسحار صرفت عذابى عنهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا فرماتا ہے: میں زمین والوں پر عذاب اتارنا چاہتا

۳۵۶۸۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۸/۱۷۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۶۵۹۴، ۶/۷
المغنى للعراقى، ۲/۲۳۸ ☆
۳۵۶۹۔ الجامع للترمذى، ☆
المستدرك للحاكم، ۱/۳۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۳۵
۳۵۷۰۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/۹۲ ☆
شعب الايمان للبيهقى، ۶/۵۰۰ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۵۲۹۲

ہوں، لیکن جب میرے گھر آباد کرنے والے، اور میرے لئے باہم محبت رکھنے والے اور پچھلی رات کو استغفار کرنے والے دیکھتا ہوں اپنا غضب ان سے پھیر دیتا ہوں۔

۳۵۷۱۔ **عن** مسافع الدئلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لولا عباداللہ رُکّع، وصبیۃ رُضّع، وبھائم رُتّع لصب علیکم العذاب صبائم رص رصاً۔

حضرت مسافع دئلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نہ ہوتے اللہ تعالیٰ کے نمازی بندے، اور دودھ پیتے بچے، اور گھاس چرتے چوپائے تو بیشک عذاب تم پر بسختی ڈالا جاتا پھر مضبوط و مستحکم کردیا جاتا۔

۳۵۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ لیدفع بالمسلم الصالح عن مأئۃ اھل بیت من جیرانہ البلاء۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نیک مسلمانوں کے سبب اس کے ہمسائے میں سو گھر والوں سے بلا دفع فرماتا ہے۔

۳۵۷۳۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل یوم سبعا وعشرین مرۃ کان من الذین یستجاب لھم ویرزق بھم اھل الارض۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر روز ستائیس بار سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرے وہ ان لوگوں میں ہو جنکی دعا قبول ہوتی ہے اور ان کی برکت سے تمام اہل زمین کو رزق ملتا ہے۔

۳۵۷۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۹/۲۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳/ ۳۴۵
۳۵۷۲۔ الکامل لابن عدی، ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۳۶۲
التفسیر لابن جریر، ۶۳۳/۲ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/ ۲۵۶
۳۵۷۳۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۸، ۱/ ۴۷۶، ☆

(۷) ضعیفوں کے سبب رزق ملتا ہے

۳۵۷٤۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ھل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں مدد و رزق کسی اور کے سبب بھی ملتا ہے سوا اپنے ضعیفوں کے ۔

۳۵۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ ینصر القوم باضعفھم ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمام قوم کی مدد فرماتا ہے ان کے ضعیف تر کے سبب۔

(۸) نیکوں کی صحبت میں رہنے والوں کے طفیل رزق ملتا ہے

۳۵۷٦۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان اخوان علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،فکان احدھما یاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والآخر یحترف ،فشکا المحترف اخاہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : لعلک ترزق بہ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں دو بھائی تھے ،ایک کسب کرتے ،دوسرے خدمت والائے حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے ،کمانے والے ان کے شاکی ہوئے ،فرمایا: کیا عجب کہ تجھے اس کی برکت سے رزق ملے ۔

۳۵۷٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب، ۱/ ٤۰۵
۳۵۷۵۔ المسند للحارث ☆
۳۵۷٦۔ المستدرک للحاکم، ۱/ ۱۷۲ ☆

(۹) ابدال نظام کائنات کا سبب ہیں

۳۵۷۷۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الابدال فی امتی ثلثون ،بھم تقوم الارض ،وبھم تمطرون وبھم تنصرون ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال میری امت میں تیس ہیں، انہیں سے زمین قائم ہے، انہیں کے سبب تم پر مینھ اترتا ہے، انہیں کے باعث تمہیں مدد ملتی ہے۔

۳۵۷۸۔ **عن** امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الابدال یکونون بالشام وھم اربعون رجلا، کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقی بھم الغیث ،وینتصربھم علی الاعداء ، ویصرف عن اھل الشام بھم العذاب ۔

امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں، جب ایک مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دوسرا قائم کرتا ہے۔ انہیں کے سبب مینھ دیا جاتا ہے، انہیں سے دشمنوں پر مدد ملتی ہے، انہیں کے باعث شام والوں سے عذاب پھیرا جاتا ہے

۳۵۸۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الابدال بالشام یکونون وھم اربعون رجلا، بھم تسقون الغیث ،وبھم تنصرون علی اعدائکم ،ویصرف عن اھل الارض البلاء والغرق ۔

امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں، انہیں کے ذریعہ بارش

الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۲۰ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۴۵۹۳، ۱۲/۱۸۶
التفسیر لابن کثیر، ۱/۴۴۸ ☆
۳۵۷۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۶۰۷، ۱۲/۱۸۹ ☆
۳۵۷۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۵۹۴، ۱۲/۱۸۶ ☆

ہوتی ہے، انہیں کے سبب دشمنوں پر مدد ملتی ہے انہیں کے سبب اہل زمین سے بلا اور غرق دفع ہوتا ہے۔

۳۵۸۰۔ **عن** عوف بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الابدال فی اهل الشام، وبهم ینصرون وبهم یرزقون۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال اہل شام میں ہیں، انہیں کی برکت سے مدد پاتے ہیں انہیں کے وسیلے سے رزق۔ الامن والعلی ۶۶

۳۵۸۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لن تخلوا الارض من اربعین رجلا، مثل خلیل الرحمن، فیهم تسقون وبهم تنصرون۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین ہرگز خالی نہ ہوگی چالیس اولیاء کرام سے کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے پرتو ہونگے، انہیں کے سبب تمہیں مینھ ملے گا، اور انہیں کے سبب مدد پاؤگے۔

۳۵۸۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لن تخلوالارض من ثلثین مثل ابراهیم علیه الصلوة والسلام بهم تغاثون وبهم ترزقون وبهم تمطرون۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے خوبو میں مشابہت رکھنے والے تیس شخص

۳۵۸۰۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۴/۲۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۶۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۳۵۵ ☆
۳۵۸۱۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۴/۲۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۶۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۲۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۶۰۳، ۱۲/۱۸۸
۳۵۸۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۳۸۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۲۰
الحاوی للفتاوی، ۲/۴۲۸ ☆ الآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۱۷۷

زمین پر ضرور رہیں گے، انہیں کی بدولت تمہاری فریاد سنی جائیگی، انہیں کی برکت سے مینھ دیئے جاؤ گے۔

۳۵۸۳۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لایزال اربعون رجلا من امتی ،قلوبهم علی قلوب ابراهیم ، یدفع اللہ بهم عن اهل الارض یقال لهم الابدال۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں چالیس مرد ہمیشہ رہینگے کہ ان کے دل ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے دل پر ہونگے ،اللہ تعالیٰ ان کے سبب زمین والوں سے بلا دفع کرے گا۔ان کا لقب ابدال ہوگا۔

۳۵۸۴۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لایزال اربعون رجلا یحفظ اللہ بهم الارض ،کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ آخر وهم فی الارض کلها ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ چالیس لوگ ایسے رہیں گے جن کے سبب اللہ تعالی زمین کو قائم رکھے گا جب ان میں سے کسی کا انتقال ہوگا تو دوسرا اس کی جگہ قائم کیا جاتا رہے گا، یہ تمام روئے زمین میں ہوں گے۔

۳۵۸۵۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ فی الخلق ثلاث مأة قلوبهم علی قلب آدم ،وللہ فی الخلق اربعون قلوبهم علی قلب موسی ،وللہ فی الخلق سبعة قلوبهم علی قلب ابراهیم ،وللہ فی الخلق خمسة قلوبهم علی قلب جبرئیل، وللہ فی الخلق ثلاثة قلوبهم علی قلب میکائیل ،وللہ فی الخلق واحد قلبه علی قلب اسرافیل ، فاذامات الواحد ابدل اللہ مکانه من الثلاثة،واذامات من الثلاثة ابدل اللہ مکانه من

۳۵۸۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۳۸۶
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۲۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۶۱۲، ۱۲/ ۱۹۰
۳۵۸۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۱۴، ۱۲/ ۱۹۱ ☆
۳۵۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۶۲۹، ۱۲/ ۱۹۴ ☆

الخمسة ،واذا مات من الخمسة ابدل الله مكانه من السبعة ،واذا مات من السبعة ابدل الله مكانه من الاربعين ،واذا مات من الاربعين ابدل الله مكانه ،من الثلاثمائة واذا مات من الثلاثمائة ابدل الله مكانه من العامة ،فبهم يحى ويميت ويمطر وينبت ويدفع البلاء ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے لئے خلق میں تین سو اولیا ہیں، کہ ان کے دل قلب آدم پر ہیں، اور چالیس کے دل قلب موسیٰ پر، اور سات کے قلب ابراہیم، اور پانچ کے قلب جبرئیل، اور تین کے قلب میکائیل، اور ایک کا دل قلب اسرافیل پر ہے، علیہم الصلوۃ والتسلیم۔

جب وہ ایک مرتا ہے تین میں سے کوئی اسکا قائم مقام ہوتا ہے، اور جب ان میں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو پانچ میں سے اسکا بدل کیا جاتا ہے، اور پانچ والے کا عوض سات سے، اور سات کا چالیس سے، اور چالیس کا تین سو سے، اور تین سو کا عام مسلمین سے کیا جاتا ہے۔ انہیں تین سو چھپن اولیا کے ذریعہ سے خلق کی حیات، موت، مینھ کا برسنا، نباتات کا اگنا، بلاؤں کا دفع ہونا ہوا کرتا ہے۔ الامن والعلی ۶۷

(۱۰) صالحین کے طفیل بلائیں دفع ہوتی ہیں

۳۵۸۶۔ **عن** بريدة الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: قراء القرآن ثلث ،رجل قرء القرآن فاتخذه بضاعة فاستجرمه الملوك واستمال به الناس، ورجل قرء القرآن فاقام حروفه وضيع حدوده ،كثر هؤلاء من قراء القرآن لاكثرهم الله تعالىٰ ،ورجل قرء القرآن فوضع دواء القرآن على داء قلبه فاسهر به ليله واظمأبه نهاره وقاموا فى مساجدهم وجبوابه تحت برانسهم ،فهؤلاء يدفع الله بهم البلاء ويزيل من الاعداء وينزل غيث السماء ،فوالله! لهؤلاء من القراء اعزمن الكبريت الاحمر ـ

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو اس کے ذریعہ

۳۵۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۸۲، ۱/ ۶۲۳

بادشاہوں کے یہاں عزت کا خواہاں ہوا اور لوگوں میں مقبولیت حاصل کرنے کے در پے رہا۔ دوسرا وہ جو قرآن عظیم کو اچھی آواز اور خوب ادائیگی کے ساتھ پڑھتا رہا لیکن اس کے احکام پر عمل نہ کیا۔ ان دونوں قسموں کے لوگ بہت ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو تعداد میں زیادہ نہ کرے۔

تیسرے وہ شخص جس نے قرآن عظیم پڑھا اور اس کی دوا کو اپنے دل کی بیماری کا علاج بنایا تو اس سے اپنی رات جاگ کر اور اپنا دن پیاس یعنی روزے میں کاٹا اور اپنی مسجدوں میں قرآن کے ساتھ نماز میں قیام کیا اور اپنی زاہدانہ ٹوپیاں پہنے نرم آواز سے اس کے پڑھنے میں روئے تو یہ لوگ وہ ہیں جن کے طفیل میں اللہ تعالیٰ بلا دفع فرماتا ہے، اور دشمنوں سے مال و دولت وغنیمت دلاتا ہے، اور آسمان سے مینھ برساتا ہے، خدا کی قسم! قاریان قرآن میں ایسے لوگ گوگر دسرخ سے بھی کمیاب ہیں۔ الامن والعلی ۶۸

(۱۱) صحابہ کے دم قدم سے زمانہ میں صلاح وفلاح رہی

۳۰۸۷۔ عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : النجوم امنة للسماء ،فاذاذهبت النجوم اتی السماء ماتوعد، وانا امنة لاصحابی ،فاذا ذهبت اتی اصحابی مایوعدون ،واصحابی امنة لامتی ، فاذا ذهب اصحابی اتی امتی ما یوعدون ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ستارے امان ہیں آسمان کے لئے، جب ستارے جاتے رہینگے آسمان پر وہ آئیگا جس کا اس سے وعدہ ہے، یعنی شق ہونا، فنا ہو جانا۔ اور میں امان ہوں اپنے اصحاب کے لئے، جب میں تشریف لے جاؤں گا میرے اصحاب پر وہ آئے گا، جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی مشاجرات۔ اور میرے صحابہ امان ہیں میری امت کے لئے، جب میرے صحابہ نہ رہیں گے میری امت پر وہ آئیگا جس کا ان سے وعدہ ہے، یعنی ظہور کذب ومذاہب فاسدہ وتسلط کفار۔ الامن والعلی ۶۸

۳۰۸۸۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی

۳۰۸۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۴۳/۴ ☆

۳۰۸۸۔ المستدرك للحاكم، ۱۶۲/۳ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : النجوم امان لاھل الارض من الغرق ، واھل بیتی امان لامتی من الاختلاف ،فاذاخالفتھا قبیلة من العرب اختلفوا فصاروا حزب ابلیس ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ستارے زمین والوں کے لئے غرق سے امان ہیں، اور میرے اہل بیت میری امت کے اختلاف سے امان ہیں، جب کوئی عربی قبیلہ ان سے اختلاف کریگا تو خود ان میں ہی پھوٹ پڑیگی اوروہ شیطان کے پیرو ہوجائیں گے۔

٣٥٨٩۔ **عن** جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اھل بیتی امان لامتی ،فاذاذھب اھل بیتی اتاھم مایوعدون۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں، جب اہلبیت نہ رہیں گے امت پر وہ آئیگا جوان سے وعدہ ہے۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر اہلبیت کرام میں تعمیم ہوجیسا کہ ظاہر حدیث ہے تو غالبایہاں ہلاک مطلق وارتفاع قرآن عظیم وہدم کعبہ معظمہ وویرانی مدینہ سے پناہ مراد ہو، کہ جب تک اہل بیت اطہار رہیں گے یہ جانگزا بلائیں پیش نہ آئینگی ۔واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اور برتقدیر خصوص ظہور طوائف ضالہ مراد ہو۔ الامن والعلی ٦٩

(١٣) اولیاء کرام سے استمداد

٣٥٩٠۔ **عن** عتبة بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا اضل احدکم شیئا اواراد عونا وھو بارض لیس بھا انیس ، فلیقل : یاعباداللہ اغیثونی ، یاعباداللہ اغیثونی ،فان للہ عبادالایراھم ۔

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٣٥٨٩۔ المستدرک للحاکم، ٣/٤٨٦، وتعقب،

٣٥٩٠۔ کنز العمال للمتقی، ١٧٤٩٨، ٦/٧٠٦

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور مدد مانگی چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اسے چاہیئے یوں پکارے۔ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں نہیں دیکھتا وہ اس کی مدد کرینگے۔

۳۵۹۱۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذاانفلتت دابة احدکم بارض فلاة فلیناد،یاعباد اللہ! احبسوا علی دابتی،فان للہ فی الارض حاضراسیحبسہ علیکم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنگل میں کسی کا جانور چھوٹ جائے تو یوں ندا کرے، اللہ کے بندو روک دو، عباداللہ اسے روک دینگے۔

۳۵۹۲۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فلیقل: اعینونی یا عباداللہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں کہے، میری مدد کرو اے اللہ کے بندو۔

الامن والعلی ۲۳۴

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تین حدیثیں وہابیت کش ہیں کہ تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی روایت سے آئیں، قدیم سے اکابر علمائے دین رحمھم اللہ تعالیٰ کی مقبول و مجرب معمول رہیں، اس مطلب جلیل کی قدرے تفصیل فقیر کے رسالے ''انھارالانوار'' میں ہے، کہ نماز غوثیہ شریف کے فضل رفیع اور بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلنے وغیرہ ایک ایک فعل کے سر بدیع میں تصنیف کیا، ملاحظہ ہو۔

الامن والعلی ۲۳۴

۳۵۹۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۴۹۶، ۶/۷۰۵ ☆ الاذکار النوویة، [illegible]

۳۵۹۲۔ المصنف لابن ابی شیبة،

(۱۴) خدا کے ولی سے دشمنی خداوند قدس سے اعلان جنگ ہے

۳۵۹۳۔ **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قال اللہ تبارك وتعالیٰ : من عادی لی ولیا فقد اٰذنته بالحرب ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان دیدیا اس سے لڑائی کا۔

۳۵۹٤۔ **عن** معاذبن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :من عادی اولیاء اللہ فقد بارذ اللہ بالمحاربة ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اولیاء اللہ سے عداوت کی وہ سر میدان خدا کے ساتھ لڑائی کو نکل آیا۔

فتاوی رضویہ ۲۹۹/۴

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں جنگ کی ابتدا فرمانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ دلیل واضح ہے کہ عداوت ولی سخت باعث ایذائے رب عزوجل ہے، اور رب عزوجل فرماتا ہے:

ان الذین یوذون اللہ ورسولہ، لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرة واعدلھم عذابا مھینا۔

بیشک وہ جو اللہ ورسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی دنیا وآخرت میں، اور ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ظاہر ہے کہ مسلمان اگر چہ عاصی معاذ اللہ معذب ہو آخرت میں اپنے رب کا ملعون نہیں ورنہ بالآخر رحمت ونعمت اور جنت ابدی نہ پاتا، اس کی نار نار تطہیر ہے، نہ نار لعنت و ابعاد وتذلیل وتحقیر، تو جسے اللہ عزوجل دنیا وآخرت میں ملعون کرے وہ نہ ہوگا مگر کافر، یہ وہاں ہے کہ بعد وضوح حق براہ عناد ہو، جس طرح اب وہابیہ مار دین اعدائے دین کا حال ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۵/۶

(۱۵) مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

۳۰۹۵۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی باطنی فراست سے بچو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

مالی الجیب ۶۶

۳۰۹۵۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورۃ الحجر، ۲/ ۱۴۰
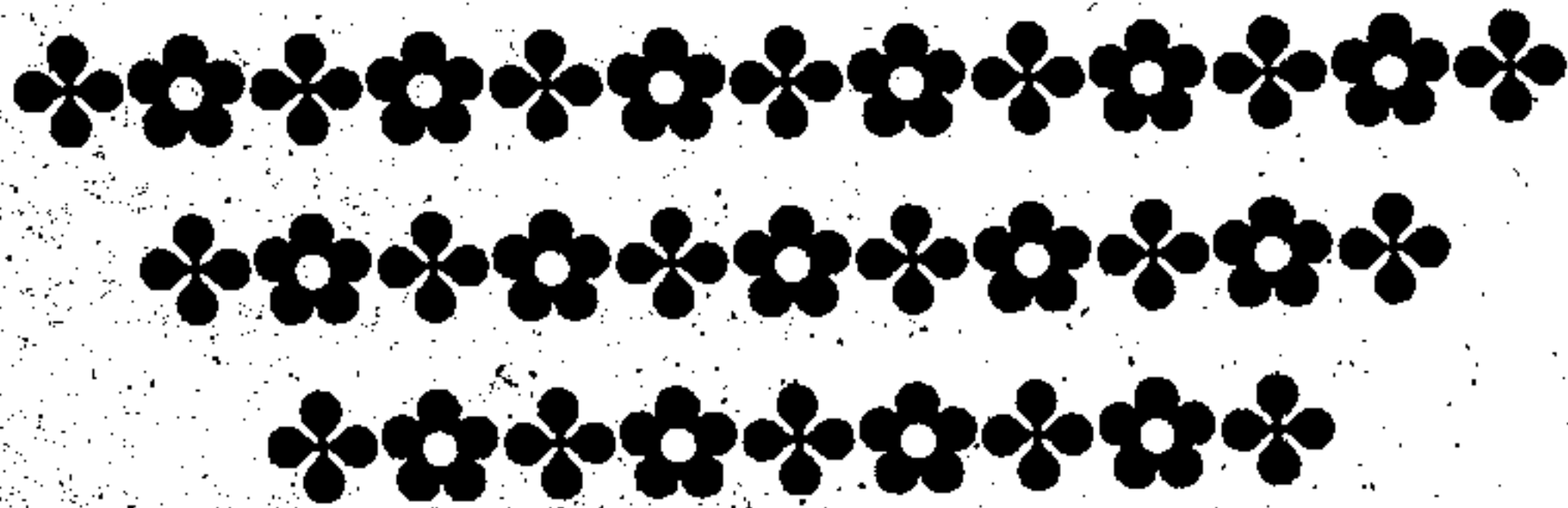
۲۱۔ تخلیق ملائکہ اور فضیلت

(۱) فرشتے نور سے پیدا ہوئے

۳۵۹۶۔ **عن** ابی ذرالغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :خلقت الملائکۃ من نور، وخلق الجان من نار ،وخلق آدم مماوصف لکم ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ فرشتے نور سے پیدا ہوئے ،اور جن آگ سے،اور حضرت آدم کی تخلیق اس سے جو تمہیں بتایا جاچکا۔ ہدایۃ المبارکہ ۴

(۲) روح ایک عظیم فرشتہ ہے

۳۵۹۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : الروح ملک من الملائکۃ ،ماخلق اللہ مخلوقا اعظم منہ ،فاذا کان یوم القیامۃ قام وحدہ صفا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ روح نامی ایک فرشتہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑی کوئی دوسری مخلوق نہیں بنائی، جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ فرشتہ تنہا ایک صف ہوگا۔

۳۵۹۸۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : الروح ملک اعظم من السموات ،ومن الجبال ،ومن الملائکۃ ،وھو فی السماء الرابعۃ یسبح کل یوم اثنی عشر الف تسبیحۃ ،یخلق اللہ من کل تسبیحۃ ملکا یجیء یوم القیامۃ صفاوحدہ ۔

۳۵۹۶۔ الصحیح لمسلم، زھد۔ ۶۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۱۵۳ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۹/۳
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۱۳۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۱۳
البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ۱/۵۵ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۳۴۳
کنز العمال للمتقی، ۱۵۱۵۶، ۶/۱۳۶ ☆ المصنف لعبدالرزاق ۲۰۹۰، ۱۱/۴۲۵
۳۵۹۷۔ التفسیر للبغوی، ۵/۵۱۳ ☆
۳۵۹۸۔ التفسیر للبغوی، ۵/۵۱۳ ☆

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک ملک عظیم ہے آسمان وزمین وجبال وملائکہ سب سے، اسکا مقام آسمان چہارم میں ہے، ہر روز بارہ ہزار تسبیحیں کہتا ہے، ہر تسبیح سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔ یہ روح نامی فرشتہ روز قیامت تنہا ایک صف ہوگا اور باقی سب فرشتوں کی ایک صف ہے۔ ہدایۃ المبارکہ ۷

(۳) ملائکہ کی خشیت ربانی سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں

۳۵۹۹۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان لله ملائكة ترعدفرائصهم من خيفته، مامنهم ملك تقطر منه دمعة الا وقعت ملكا قائما يسبح۔

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں کہ خوف خدا سے ان کا بند بند لرزتا ہے، ان میں سے جس فرشتہ کی آنکھ سے جو آنسو ٹپکتا ہے وہ گرتے گرتے فرشتہ ہو جاتا ہے کہ کھڑا ہوا رب العزت جل جلالہ کی تسبیح کرتا ہے۔ ہدایۃ المبارکہ ۱۰

۳۶۰۰۔ **عن** كعب الاحبار رضی الله تعالیٰ عنه قال: لاتقطر عين ملك منهم الا كانت ملكا يطير من خشية الله۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان فرشتوں سے جنکی آنکھ سے کوئی بوند ٹپکتی ہے وہ ایک فرشتہ ہو کر خوف خدا سے اڑ جاتی ہے۔

(۴) جبرئیل کے جنتی نہر میں غوطہ لگانے سے فرشتوں کی تخلیق

۳۶۰۱۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان فی الجنة لنهرا مايدخله جبريل دخلة فيخرج فينتفض الاخلق الله من كل قطرة تقطر منه ملكا۔

۳۵۹۹۔ التفسیر لابن كثير، ۲۹۷/۸ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۳۰۷/۱۲
اتحاف السادة للزبيدی، ۱۲۶/۹ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۹۸۳۶، ۳۶۶/۱۰
۳۶۰۰۔ كتاب الثواب لابی الشيخ، ☆ [illegible]
۳۶۰۱۔ الدر المنثور للسيوطی، ۹۳/۱ ☆ الآلی المصنوعة للسيوطی، ۴۸/۱

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک وشبہ جنت میں ایک نہر ہے کہ جب جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم اس میں جاکر باہر آکر پر جھاڑتے ہیں، جتنی بوندیں ان کے پروں سے گرتی ہیں اللہ تعالیٰ ہر بوند سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ ھدایۃ المبارکہ ۸

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حالانکہ جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام کے چھ سو پر ہیں کہ اگر ایک پر پھیلا دیں تو افق آسمان چھپ جائے۔

۳۶۰۲۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فی السماء الرابعۃ لنھر یقال لہ الحیوان، یدخلہ جبرئیل کل یوم فینغمس فیہ انغماسۃ ثم یخرج فینتفض انتفاضۃ فیخرج عنہ سبعون الف قطرۃ یخلق اللہ من کل قطرۃ ملکا، ھم الذین یؤمرون ان یاتوا البیت المعمور فیصلوا، فیفعلون ثم یخرجون فلایعودون الیہ ابدا، ویولی علیھم احدھم ثم یؤمر ان یقف بھم فی السماء موقفا یسبحون اللہ الی ان تقوم الساعۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چوتھے آسمان میں ایک نہر ہے جسے نہر حیات کہتے ہیں، جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام ہر روز اس میں ایک غوطہ لگا کر پر جھاڑتے ہیں جس سے ستر ہزار قطرے جھڑتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ بناتا ہے، انہیں حکم ہوتا ہے کہ بیت المعمور میں جاکر نماز پڑھیں، جب پڑھکر نکلتے ہیں پھر اس میں کبھی نہیں جاتے، ان میں ایک کو ان پر افسر بنا کر حکم فرمایا جاتا ہے کہ آسمان میں انہیں ایک جگہ لیکر کھڑے ہو، وہ وہاں قیامت تک تسبیح الٰہی کرتے ہیں۔
ھدایۃ المبارکہ ۹

۳۶۰۳۔ **عن** علاء بن ھارون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لجبرئیل کل یوم انغماس فی الکوثر ثم ینتفض، فکل قطرۃ یخلق منھا ملک۔

حضرت علاء بن ہارون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۶۰۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۱۱۷ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷/۴۰۴
۳۶۰۳۔ کتاب الثواب لابی الشیخ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم ہر روز کوثر میں ایک ڈبکی لگا کر پر جھاڑتے ہیں، ہر بوند سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔ ھدلیۃ المبارکہ ۱۹

(۵) مومن کو خوش کرنے سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے

۳۶۰۴۔ **عن** الحسين بن على المرتضى رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ماادخل رجل على مؤمن سرورا الاخلق الله عزوجل من ذلك السرور ملك يعبدالله عزوجل ويوحده ،فاذاصارالعبد فى قبره اتاه ذلك السرور فيقول : الم تعرفنى ،فيقول : من انت ؟ يقول اناذلك السرور الذى ادخلته فى قلب ذلك المسلم ، انااليوم اونس وحشتك والقنك حجتك واثبتك بالقول الثابت واشهدك مشاهدك يوم القيامة واريك منزلك من الجنة ۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے اللہ عزوجل اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت وتمجید وتوحید کرتا رہتا ہے۔ جب وہ مسلمان اپنی قبر میں جاتا ہے اس کے پاس آکر کہتا ہے: کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ وہ مسلمان پوچھتا ہے، تو کون ہے؟ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی، آج میں تیرا جی بہلا کر تیری وحشت دور کروں گا، میں تجھے تیری حجت سکھاؤنگا میں تجھے نکرین کے جواب میں حق بات پر ثبات دوں گا، میں تجھے محشر کی بارگاہ میں لے جاؤنگا، میں تیرے رب کے حضور تیری شفاعت کروں گا، میں تجھے جنت میں تیرا مکان دکھاؤنگا۔

الامن والعلی ۲۴۶ ☆ ھدلیۃ المبارکہ ۲۰

(۶) فضائل نہر میں فرشتہ کے غوطہ سے فرشتوں کی تخلیق

۳۶۰۵۔ **عن** وهب بن منبه رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان لله تعالىٰ نهرافى الهواء يسع الارضين كلها سبع مرات ، فينزل على ذلك النهر ملك من السماء فيملؤه ويسد مابين اطرافه ثم يغتسل منه ،

۳۶۰۴۔ كتاب الثواب لابى الشيخ ،
۳۶۰۵۔ كتاب الثواب لابى الشيخ ،

فاذا خرج منه قطر منه قطرات من نور فیخلق الله من کل قطرة منها ملکا یسبح لله بجمیع تسبیح الخلائق کلهم۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے ھواء میں ایک نہر ہے کہ سب زمینیں مل کر اس میں سات دفع سما جائیں، اس نہر پر آسمان سے ایک فرشتہ اترتا ہے کہ اپنی جسامت سے اسے بھر دیتا ہے اور اس کے کنارے بند کر دیتا ہے، پھر اس میں نہاتا ہے، جب باہر آتا ہے اس سے نور کی بوندیں ٹپکتی ہیں، اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ بناتا ہے کہ تمام مخلوق الٰہی سے اس کی تسبیح کرتا ہے۔

هدلية المباركه　۱۹

(۷) ملائکہ نور عزت اور ربانی روح سے پیدا ہوئے

۳۶۰۶۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: خلقت الملائکة من نور العزة۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: فرشتے نور عزت سے بنائے گئے۔

۳۶۰۷۔ **عن** یزید بن رومان رضی الله تعالیٰ عنه قال؛ بلغنی ان الملائکة روح خلقت من روح الله۔

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ فرشتے ربانی روح سے پیدا کیے گئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: غالبا اس اجمال کی شرح وہ ہے جو امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی کہ روح ایک فرشتہ ہے جسکے ستر ہزار سر ہیں، ہر سر میں ستر ہزار چہرے، ہر چہرے میں ستر ہزار دہن، ہر دہن میں ستر ہزار زبانیں، ہر زبان میں ستر ہزار لغت۔

وہ ان سب لغتوں سے کہ ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار ستر جگہ پہا سکھ ہوئے، جسکی کتابت یوں ہے کہ ۱۶۸۰۷۰ لکھکر داہنے ہاتھ کو بیس صفر لگا دیجئے، وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے، ہر تسبیح سے

۳۵۰۶۔ کتاب الثواب لابی الشیخ،

۳۵۰۷۔ کتاب الثواب لابی الشیخ،

ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے کہ قیامت تک ملائکہ کے ساتھ پرواز کریگا۔عینی۔تفسیر کبیر سیدی شیخ اکبر محی الملت والدین ابن عربی قدس سرہ الشریف فرماتے ہیں:۔

اللہ عزوجل نے ایک نور کی تجلی فرمائی پھر تاریکی بنائی، ظلمت پر اس نور کا پرتو ڈالا اس سے عرش ظاہر ہوا۔ پھر اس لئے ہوئے نور سے کہ ضیائے صبح کے مانند تھا جس میں شب کی تاریکی مخلوط ہوتی ہے ان ملائکہ کو بنایا جو گرد عرش ہیں، پھر کرسی پیدا کی اور اس میں اسی کی طبیعت کی جنس سے ملائکہ پیدا کئے۔الیواقیت والجواہر۔ ھدلیۃ المبارکہ ۷

(۸) حضرت جبرئیل کے نوری نہر میں غوطے سے ملائکہ کی تخلیق

۳۶۰۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان عن یمین العرش نھرا من نور مثل السموات السبع والارضین السبع والبحار السبع یدخل فیه جبریل علیه الصلوۃ والسلام کل سحر ویغتسل فیه فیزداد نور الی نورہ وجمالا الی جماله،ثم ینتفض فیخلق اللہ تعالیٰ من کل نقطة تقع من ریشه کذا کذا الف ملك یدخل منهم البیت السبعون الفا ثم لا یعودون الیه الی ان تقوم الساعة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عرش کے داہنی طرف نور کی ایک نہر ہے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں اور ساتوں سمندروں کی برابر، اس میں ہر سحر جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نہاتے ہیں جس سے ان کے نور پر نور اور جمال پر جمال بڑھتا ہے، پھر پر جھاڑتے ہیں، جو چھینٹ گرتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے اتنے اتنے ہزار فرشتے بناتا ہے جن میں سے ستر ہزار بیت المعمور میں جاتے ہیں پھر قیامت تک اس میں داخل نہیں ہوتے۔

ھدلیۃ المبارکہ ۱۰

(۹) درود پاک کی برکت سے فرشتوں کی تخلیق

۳۶۰۹۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من صلی علی تعظیما لحقی خلق اللہ عزوجل من ذلك القول ملکا له جناح بالمشرق وآخر بالمغرب ،یقول : عزوجل له : صل علی عبدی کما

۳۶۰۸۔ التفسیر الکبیر للرازی،

۳۶۰۹۔ التفسیر الکبیر للرازی،

صلی علی نبیی ،فھو یصلی علیہ الی یوم القیامۃ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرے جس کا ایک بازو مشرق اور دوسرا مغرب میں ہو، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے درود بھیجی میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہے۔ ھدایۃ المبارکہ ۱۱

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خاتم المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد اپنی کتاب مستطاب الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح میں امام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں۔

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: خدا کا ایک فرشتہ ہے کہ اسکا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں، جب کوئی شخص محبت کے ساتھ مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے، خدائے تعالیٰ ہر قطرے سے کہ اس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ قیامت تک درود پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ انتھی کلامہ الشریف قدس سرہ اللطیف ۔

مواہب شریف میں ہے:۔

مروی ہوا کہ وہاں کچھ فرشتے ہیں کہ تسبیح الٰہی کرتے ہیں، اللہ عزوجل ان کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔

سیدی شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات کے باب ۲۹۷ میں فرماتے ہیں۔

نیک کلام، اچھا کام فرشتہ بنکر آسمان کو بلند ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک آیت کریمہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ ، کے یہ معنی ہیں۔

امام قرطبی تذکرہ میں علمائے کرام سے ناقل، کہ جو شخص سورۂ بقرہ وال عمران پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل اس کے ثواب سے فرشتے بناتا ہے کہ روز قیامت اس قاری کی طرف سے جھگڑیں گے۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبری میں

فرماتے ہیں:۔

آدمیوں کی سانس سے فرشتے بنتے ہیں، اوران میں قوی تر اور حیا میں زائدہ وہ ہوتے ہیں جو عورتوں کی سانس سے بنائے جاتے ہیں۔ انفاس ناس سے فرشتے بننے کی تصریح فتوحات شریف میں بھی ہے۔

یہ احادیث واقوال ہیں جن میں آفرینش ملائکہ کے متعدد طریقے مذکور ہوئے، ان سے ثابت کہ ان کی پیدائش روزانہ جاری ہے، ہر روز بے شمار بنتے ہیں جنکی گنتی ان کا بنانے والا ہی جانتا ہے۔

میں کہتا ہوں: قلشانی نے اس مقام پر ایک عجیب وغریب بات کہی: کہ زمین وفضا کے فرشتے عناصر اربعہ سے مرکب ہیں، ان کے جسم ہیں کہ جن میں خون رواں ہوتا ہے۔

الیواقیت میں فرمایا: یہ قول بعض ہے اور شاید ان کی مراد یہ ہو کہ یہ جنات کی ایک نوع ہیں، ان کا نام فرشتے رکھنا ان کی اپنی ایک اصطلاح ہے۔

اسی طرح ایک روایت غریبہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آئی کہ ایک نوع ملائکہ سے توالد کا سلسلہ بھی چلتا ہے جسکو جن کہا جاتا ہے، انہیں سے ابلیس بھی ہے۔ (ارشاد الساری)۔

لیکن واضح رہے کہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ملائکہ کے باب میں یہ ہے کہ وہ تذکیر وتانیث اور سلسلہ توالد سے منزہ وپاک ہیں۔ ھدلیۃ المبارک ۱۳

رہا ان کی موت کا حال، امام ولی الدین عراقی لے مسئلہ مکیہ میں اس باب میں سوال ہوا جواب فرمایا: لم یثبت فی ذالک شیٔ ولا یجوز الحجوم علیه بمجرد الاحتمال ولا مجال للنظر فیه دلا دخل للقیاس۔

اس باب میں کچھ ثابت نہ ہوا اور محض احتمال سے اس کی جرأت روا نہیں۔ نہ نظر کی گنجائش نہ قیاس کا دخل۔

نقله العلامة الفاسی فی مطالع المسرات۔

بلکہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ تو انہیں مثل ارواح مانتے ہیں کہ نہ تھے مگر جب ہوئے تو ہمیشہ رہیں گے، ارواح کو کبھی موت نہیں۔

فتوحات شریف کے باب ۵۱۸ میں فرمایا:۔

انه لیس للملائکة اخرة هو ذلك انهم لا یموتون فیبعثون وانما هو صعق و افاقة کالنوم والا فاقة منه عندنا ذالك حال لا یزال علیه الممکن فی التجلی الاجمالی دنیا وآخرة الخ، نقله فی الیواقیت والجواهر۔

اقول:۔ شاید یہ مسئلہ تجسم و تجرد ملائکہ پر مبنی ہو جو انہیں نفوس مجردہ مانتے ہیں جیسے امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ ان کے طور پر ملائکہ کیلئے موت نہ ہونی چاہیئے کہ روح کبھی نہیں مرتی، موت جسم کے لئے ہے یعنی روح کا اس سے جدا ہو جانا، اور ملائکہ کو اجسام لطیفہ کہتے ہیں جن سے نفوس شریفہ متعلق ہیں جیسا جمہور اہل سنت کا مسلک ہے اور صدہا طور پر نصوص اسی طرف ناظر، ان کے نزدیک ملائکہ کو موت سے چارہ نہیں اور یہ ہی ظاہر مفاد آیت۔ اور احادیث تو اس میں بالتصریح وارد تو یہی صحیح و معتمد ہے،وقال کل نفس ذائقة الموت، ہر جان موت کا مزہ چکھے گی۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی جب آیہ کریمہ، کل من علیها فان، نازل ہوئی کہ جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہونے والے ہیں، ملائکہ بولے زمین والے مرے یعنی ہم محفوظ ہیں جب آیہ کریمہ کل نفس ذائقة الموت نازل ہوئی کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے، ملائکہ نے کہا اب ہم بھی مرے ذکرہ الامام الرازی فی مفاتیح الغیب، بن جریر انہیں سے راوی قال: وکل ملك الموت بقبض ارواح المومنین والملائکة۔الحدیث۔

یعنی ملک الموت مسلمانوں اور فرشتوں کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔

نیز ابن جریر وابوالشیخ وغیرہما ایک حدیث طویل میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آخرہم موتا ملک الموت ،فرشتوں میں سب سے پیچھے ملک الموت مریں گے۔

بیہقی وفریاوی نے بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث میں تفصیلا انکی کیفیت موت روایت کی۔ کہ جب سب فنا ہوں گے جبرئیل و میکائیل وملک الموت باقی رہیں گے، رب تبارک وتعالیٰ کہ دانا تر ارشاد فرمائے گا: اے ملک الموت اب کون باقی ہے؟ عرض کریں گے۔

بقي وجهك الباقي الدائم و عبدك جبرئيل و ميكائيل و ملك الموت۔
باقی ہے تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرئیل و میکائیل و ملک الموت، حکم ہوگا تغرف نفس ميكائيل ، میکائیل کی روح قبض کر وہ عظیم پہاڑ کی طرح گریں گے۔ پھر فرمائے گا اور وہ خوب جانتا ہے، اب کون باقی ہے عرض کریں گے، وجهك الباقي الكريم وعبدك جبرئيل و ملك الموت، تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرئیل وملک الموت۔ فرمائے گا: تغرف نفس جبرئيل ، جبرئیل کی روح قبض کر، وہ اپنے پر پھٹپھٹاتے ہوئے سجدے میں گر جائیں گے، پھر فرمائے گا: اور وہ خوب جانتا ہے، اب کون رہا؟ عرض کریں گے: وجهك الكريم وعبدك ملك الموت، وهو ميت ۔ تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرا بندہ کہ ملک الموت کہ وہ بھی مرے گا، فرمائے گا: مُتْ، مر جاؤ، وہ بھی مر جائیں گے، پھر فرمائے گا: ابتدا میں میں نے خلق بنائی اور میں پھر اسے زندہ کروں گا، کہاں ہیں سلاطین، مغرور جو ملک کا دعوی کرتے تھے، کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، خود فرمائے گا، لله الواحد القهار، آج بادشاہی ہے اللہ غالب کی۔

ملفق منهما وعنده الفريابى ان آخرهم موتا جبرئيل ۔ والله تعالیٰ اعلم،

ثم اقول:۔ اس حدیث سے ملائکہ مقربین کا روز قیامت زندہ رہنا معلوم ہی ہوا، اور حدیث میں سیدنا علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ سے گزرا کہ یہ بیشمار فرشتے جو روزانہ بنتے ہیں قیامت تک ملائکہ کے ساتھ اڑتے پھریں گے، اور حدیث میں گزرا کہ یہ ستر ہزار فرشتے جو روز بنتے ہیں قیامت تک تسبیح الہی کریں گے۔ حدیث میں گزرا وہ فرشتہ قیامت تک مصلی پر درود بھیجتا ہے۔

روایت سخاوی میں گزرا اس کے پر کے قطروں سے جو فرشتے بنتے ہیں قیامت تک مصلی کے لئے استغفار کریں گے، ہر مسلمان کے ساتھ جو کراما کاتبین ہیں ان کے لئے حدیث میں آیا، مرگ مسلمان کے بعد آسمان پر جاتے اور وہاں رہنے کا اذن طلب کرتے ہیں، حکم ہوتا ہے میرے آسمان میرے فرشتوں سے بھرے ہیں کہ وہ میری تسبیح کرتے ہیں عرض کرتے ہیں: تو ہمیں حکم ہو کہ زمین میں رہیں فرمان ہوتا ہے میری زمین مخلوق سے بھری ہے کہ میری تسبیح کرتے ہیں۔

ولکن قوما علی قبر عبدی فسبحانی وھللانی کبرانی الی یوم القیامۃ و اکتباہ لعبدی۔

مگر میرے بندے کی قبر پر کھڑے قیامت تک میری تسبیح وتحلیل اور تکبیر کرو اور اسکا ثواب میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔

اخرجہ ابو نعیم عن ابی سعید الخدری والبیھقی فی البعث و ابن ابی الدنیا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

یوں ہی اور احادیث بھی ہیں ان حدیثوں سے بیشمار ملائکہ کا زندہ رہنا ثابت اور اصلا کسی حدیث میں نہ آیا کہ کسی فرشتہ کو موت لاحق ہوئی ہو، بلکہ روایت مذکورہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صاف ظاہر کہ نزول آیت کریمہ، کل نفس ذائقۃ الموت۔ تک فرشتے اپنی موت سے خبردار ہی نہ تھے کہ ہمیں بھی موت ہوگی لہذا ظاہر یہ ہی ہے کہ ملائکہ کے لئے قیامت سے پہلے موت نہیں بلکہ ابن جریر نے اپنی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انسان وجن وحیوانات کی موت بیان کرکے فرمایا:۔

والملائکۃ یموتون فی الصعقۃ الاولی و ان ملک الموت یقبض ارواحھم ثم یموت۔

فرشتے اس وقت مریں گے جب پہلا صور پھونکا جائے گا ملک الموت انکی روح قبض کریں گے۔ پھر وہ خود بھی مرجائیں گے۔

(۱۰) عام مومنین بعض ملائکہ سے افضل ہیں

۳۶۱۰۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ یقول: عبدی المؤمن احب الی من بعض ملائکتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا مومن بندہ مجھے اپنے بعض فرشتوں سے زیادہ محبوب ہے۔ مالی الجیب ۶

۳۶۱۰۔ التیسیر للمناوی ۲/ ۱۸۹

(۱۱) فرشتے کاروبار دنیا کی تدبیر کرتے ہیں

۳۶۱۱۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:فی قولہ تعالیٰ فالمدبرات امرا هم الملائكة وكلوا بامور عرفهم الله تعالىٰ العمل بها ،قال عبدالرحمن بن سابط : يدبر الامر فى الدنيا اربعة ،جبريل ،وميكائيل ،وملك الموت ،واسرافيل ،عليهم السلام ،اما جبرئيل فمؤكل بالوحى والبطش وهزم الجيوش واما ميكائيل فمؤكل بالمطر والنبات والارزاق ،واما ملك الموت فمؤكل بقبض الانفس ،واما اسرافيل فهو صاحب الصور ولاينزل الا لامر عظيم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مدبرات امر ملائکہ ہیں کہ ان کاموں پر مقرر کئے گئے ہیں جنکی کاروائی اللہ عزوجل نے انہیں تعلیم فرمائی، عبدالرحمٰن بن سابط نے فرمایا: دنیا میں چار فرشتے کاموں کی تدبیر کرتے ہیں، جبرئیل، میکائیل، عزرائیل ،اور اسرافیل علیہم السلام ۔ جبرئیل تو وحی الہی ، ہواؤں اور لشکروں پر مؤکل ہیں، کہ ہوائیں چلانا لشکروں کو فتح شکست دینا ان سے متعلق ہے ۔ میکائیل باراں اور روئیدگی پر مقرر ہیں، کہ مینھ برساتے اور درخت وگھاس اور کھیتی اگاتے ہیں ۔ عزرائیل قبض ارواح پر مسلط ہیں ۔ اسرافیل صور پھونکنے کیلئے مقرر ہیں اور زمین پر کوئی عظیم حکم لیکر اترتے ہیں ۔ علیہم الصلوۃ والسلام ۔

الامن والعلی ۱۵

(۱۲) حضرت جبرئیل دعائیں قبول کرتے ہیں

۳۶۱۲۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان العبد المومن ليدعوالله تعالىٰ ،فيقول الله تعالىٰ لجبرئيل : لاتجبه ،فانى احب ان اسمع صوته ، واذا دعاه الفاجر قال : ياجبرئيل اقض حاجته ،فانى لا احب ان اسمع صوته ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۶۱۱۔ التفسیر للبغوی ، ۵/۱۲ ☆

۳۶۱۲۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۲۶۱ ، ۲/ ۸۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۵۷۴۱

اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۱۵۵ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بندۂ مومن اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہے تو رب جل وعلا جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام سے فرماتا ہے: اس کی دعا قبول نہ کرنا، میں اس کی آواز سننے کو دوست رکھتا ہوں۔ اور جب فاجر دعا کرتا ہے، رب جل جلالہ فرماتا ہے: اے جبریل! اس کی حاجت روا کردے، کہ میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔

(۱۳) فرشتے رزق دینے پر مقرر ہیں

۳۶۱۳۔ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان لله تعالیٰ ملائكة موكلین بارزاق بنی آدم، ثم قال لهم: ایما عبد وجدتموه جعل الهم هما واحداً فضمنوا رزقه السموات والارض وبنی آدم، وایما عبد وجدتموه طلبه، فان تحری العدل فطیبوا له ویسروا، وان تعدی الی غیرذلك فخلوا بینه وبین مایرید، ثم لاینال فوق الدرجة التی كتبتها له۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے بنی آدم کے رزقوں پر موکل ہیں، انہیں اللہ عزوجل کا حکم ہے کہ جس بندے کو ایسا پاؤ کہ سب فکریں چھوڑ کر آخرت کا ہورہا ہے، آسمان وزمین وانسان سب کو اس کے رزق کا ضامن کردو، یعنی بے طلب ہر طرف سے اسے رزق پہونچاؤ، اور جسے روزی کی تلاش میں دیکھو وہ اگر راستی کا قصد کرے تو اس کے لئے اس کا رزق پاک وآسان کرو، اور جو حد سے بڑھے اسے اس کی خواہش پر چھوڑ دو، پھر ملے گا تو اتنا ہی جو میں نے اس کے لئے لکھدیا ہے۔

(۱۴) فرشتہ آدمی کی حفاظت کرتا ہے

۳۶۱۴۔ عن كنانة العدوي رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ملك قابض علی ناصیتك، فاذا تواضعت لله رفعك، واذا تجبرت علی الله قصمك، وملك قائم علی فیك لایدع الحیة ان تدخل فی فیك۔

۳۶۱۳۔ كنز العمال للمتقی، ۹۳۲۱، ۴/۲۶
۳۶۱۴۔ التفسیر لابن جریر،

حضرت ابوکنانہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ تیری پیشانی کے بال تھامے ہوئے ہے، جب تو اللہ عزوجل جل شانہ کے لئے تواضع کرے تجھے بلندی بخشتا ہے، اور جب تو اس پر معاذ اللہ تکبر کرے تجھے توڑ ڈالتا ہے، ہلاک کردیتا ہے، اور ایک فرشتہ تیرے منہ پر کھڑا ہے کہ سانپ کو تیرے منہ میں نہیں جانے دیتا۔

۳۶۱۵۔ **عن** جابربن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان ابن آدم لفی غفلة عما خلق له، ویبعث الله ملکا فیحفظه حتی یدرک۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدم زاد اس سے غافل ہے جس کے لئے پیدا کیا گیا، اور اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے کہ وقت پہونچنے تک اس کا نگہبان رہتا ہے۔

(۱۵) فرشتے ماں کے پیٹ میں بچوں کی صورت بناتے ہیں

۳۶۱۶۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذامر بالنطفة اثنتان واربعون لیلة بعث الله الیها ملکا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها، ثم قال: یارب! اذکر ام انثیٰ؟ فیقضی ربك ماشاء، ویکتب الملك، فیقول: یارب! اجله؟ فیقول ربك ماشاء و یکتب الملك ثم یقول: یا رب! رزقه؟ فیقضی ربك ماشاء، ویکتب الملك، ثم یخرج الملك بالصحیفة فی یده فلایزید علی امر ولاینقص۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۶۱۵۔ التفسیر لابن کثیر، ۸/ ۲۸۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۷/ ۱۴
الدر المنثور للسیوطی، ۶/ ۱۰۶ ☆ الحبائك فی الملائك للسیوطی، ۷۱
الفتاوی الحدیثیه، للهیثمی، ۳۵ ☆
۳۶۱۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر، ۲/ ۳۳۳ ☆
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۷۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/ ۳۴۵
مشکل الآثار للطحاوی ۳/ ۲۷۹ ☆ الاسماء والصفات للبیهقی، ۱۴۰
کنزالعمال للمتقی، ۵۲۰، ۱/ ۱۱۱ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نطفے پر چالیس راتیں گذرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتہ بھیجتا ہے، وہ آکر اس کی صورت بناتا ہے کان، آنکھ، کھال، گوشت، ہڈیاں خلق کرتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اے رب میرے! یہ مرد ہوگا یا عورت؟ تو تیرا رب جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے، اور فرشتہ اسی کے مطابق لکھ لیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اس کی عمر کیا ہوگی؟ تو جو چاہتا ہے تیرا رب فرماتا ہے، فرشتہ اس کو بھی لکھدیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اسکا رزق کیا ہوگا؟ پھر فرشتہ اللہ کے فرمان کے مطابق لکھدیتا ہے، پھر فرشتہ وہ صحیفہ لیکر آتا ہے، اب اس میں نہ کم ہوگا نہ زیادہ۔

۳۶۱۷۔ **عن** حذیفة بن اسید الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم باذنی ھاتین ،ان النطفة تقع فی الرحم اربعین لیلة ،ثم یتصور علیھا الملك ،قال زھیر: حسبته قال : الذی یخلقھا ،فیقول : یارب ! اذکر ام انثیٰ ؟ فیجعله اللہ ذکرا اوانثیٰ ،ثم یقول : یارب ! اسویٌ اوغیر سوی ، فیجعله اللہ سویا اوغیرسوی ،ثم یقول : یارب ! مارزقه ؟ مااجله ؟ ماخلقه ؟ ثم یجعله اللہ شقیا اوسعیدا ۔

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، نطفہ رحم میں چالیس راتیں یوں ہی رکھا رہتا ہے، پھر فرشتہ اس پر صورت بناتا ہے، راوی زہیر کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ فرمایا: جو خلق کرتا ہے، کہتا ہے: اے رب! کیا یہ مرد ہوگا یا عورت؟ تو اللہ تعالیٰ اس کو مذکر یا مؤنث بنانے کا حکم دیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: کیا صحیح وسالم اعضاء والا بنیگا یا ناقص؟ پھر حکم کے مطابق بناتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اسکا رزق کیا؟ اس کی عمر کیا ہوگی؟ اس کے چال چلن کیسے ہونگے؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو بدچلن یا نیک بنادیتا ہے

۳۶۱۸۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان ملکا موکلا بالرحم ،اذا اراداللہ ان یخلق شیئا باذن اللہ لبضع واربعین لیلة ۔

۳۶۱۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر، ۲/۳۳۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۱۷۵
۳۶۱۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر، ۲/۳۳۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۷۱۶ ☆

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک عورتوں کے رحم پر ایک فرشتہ متعین ہے، جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ فرشتہ باذن الٰہی کچھ خلق کرے تو چالیس دن سے زیادہ وہ یونہی رہتا ہے۔

۳۶۱۹۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان احدکم یجمع خلقه فی بطن امه اربعین یوما ،ثم یکون فی ذلك علقة مثل ذلك ،ثم یکون فی ذلك مضغة مثل ذلك ،ثم یرسل اللہ الملك فینفخ فیه الروح ویومر باربع کلمات بکتاب،رزقه ،واجله ،وعمله ،وشقی اوسعید فوالذی لااله غیره ! ان احدکم لیعمل بعمل اهل الجنة حتی مایکون بینه وبینها الا ذراع فسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل النار فیدخلها ،وان احدکم لیعمل بعمل اهل النار حتی مایکون بینه وبینها الاذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل الجنة فیدخلها ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ کا مادۂ آفرینش چالیس دن تک ماں کے پیٹ میں جمع ہوتا ہے، پھر اتنے ہی دن جما ہوا خون رہتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں گوشت کی بوٹی، جب تین چلے گزر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ اس میں جان ڈالتا ہے، اور چار چیزیں لکھنے کا اسے حکم دیا جاتا ہے، یعنی رزق، عمر عمل اور یہ کہ بد بخت ہے یا نیک بخت، قسم اس ذات کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں! بیشک تم میں کے کچھ لوگ جنتیوں کے کام کرتے رہتے ہیں اور جب جنت سے ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو وہ نوشتہ سبقت کرتا ہے اور وہ شخص دوزخیوں کے کام کر کے دوزخی ہوجاتا ہے۔ اور بعض وہ ہیں جو دوزخیوں کے کام کرتے رہتے ہیں اور جب دوزخ سے ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو نوشتہ سبقت کرتا ہے اور جنتیوں کے کام کر کے یہ جنتی ہوجاتا ہے۔ ۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو اللہ عزوجل فرماتا ہے: هو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء۔
اللہ ہے کہ تمہاری تصویر فرماتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسے چاہے۔

۳۶۱۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر ۲/۳۳۲

اور فرماتا ہے:۔

هل من خالق غير الله ـ

کیا کوئی اور بھی خلق کرنے والا ہے اللہ کے سوا۔

یہاں مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنکا نام پاک ماحی ہے یعنی کفر وشرک کے مٹانے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ وہ خود صحیح حدیثوں میں فرمارہے ہیں کہ:۔

فرشتہ تصویر کرتا ہے، فرشتہ صورت بناتا ہے، فرشتہ آنکھ، کان، گوشت، استخواں، بال، کھال، خون خلق کرتا ہے۔ اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ یہ سب کچھ فرشتہ کے ہاتھ سے ہوکر جان بھی فرشتہ ڈالتا ہے۔

شرک پسند گمراہوں کے نزدیک اس سے بڑھکر اور کیا شرک ہوگا۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم تو اتنا ہی فرما کر چپ ہورہے تھے۔

لأهب لك غلاما زكيا۔ تاکہ میں تجھے ستھرا بیٹا دوں۔

یہاں تو ان سے کم درجہ کے ملائکہ کے ہاتھوں پر دنیا بھر کے بیٹی بیٹیوں کی خلق و تصویر ہورہی ہے۔

احمق جاہلو! اپنے سسکتے ایمان کی جان پر رحم کرو۔ یہ فرق نسبت اٹھانا، اقسام اسناد مٹانا، خدا جانے تمہیں کن برے حالوں پہونچائیگا۔ مسلمانوں کو مشرک بنانا ہنسی کھیل سمجھا ہے؟۔

الامن والعلی ۲۴۵

(۱۶) فرشتہ قاضی شرع کی اعانت کرتا ہے

۳۶۲۰۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا جلس القاضی فی مجلسہ ھبط علیہ ملکان لیسددانہ ویوفقانہ ویرشدانہ مالم یجر، فاذا جار عرجا وترکاہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۶۲۰۔ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/۸۸ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۸/۱۷۶
میزان الاعتدال للذہبی، ۹۴۶۴، ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۶/۸۵۳
کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۱۰، ۶/۹۹ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قاضی مجلس حکم میں بیٹھتا ہے اس پر دو فرشتے اترتے ہیں، کہ وہ اسے راستی دیتے، توفیق بخشتے، سیدھی راہ پر لاتے ہیں جب تک حق سے میل نہ کرے، جہاں اس نے میل کیا فرشتوں نے اسے چھوڑا اور اڑ گئے۔

الامن والعلی ۲۴۶

(۱۷) فرشتہ آتش دوزخ سے نگہبان ہوتا ہے۔

۳۶۲۱۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حمی مؤمنا من منافق یعیبہ بعث اللہ تبارک وتعالی ملکا یحمی لحمہ یوم القیامۃ من نار جنہم۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی منافق کسی مسلمان کو پیٹھ پیچھے برا کہہ رہا ہو تو جو شخص اس منافق سے اس مسلمان کی حمایت کرے اللہ عزوجل اس کے لئے ایک فرشتہ بھیجے کہ آتش دوزخ سے اس کے گوشت کو بچائے۔ الامن والعلی ۲۴۷

۳۶۲۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۴۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۲۹۳
شرح السنۃ للبغوی، ۱۳/۱۰۵ ☆

کتاب الشتی

کتاب الشتّٰی

۲۲۔ کتاب الشتی

(۱) حلال وحرام کا اجمالی بیان اور مسکوت عنہ معاف

۳۶۲۲۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الحلال ماا حل اللہ فی کتابہ ،والحرام ماحرم اللہ فی کتابہ وما سکت فھو مما عفا عنہ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا، اور حرام وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام بتایا، اور جس سے سکوت فرمایا وہ عفو ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی اسمیں کچھ مواخذہ نہیں اور اس کی تصدیق خود قرآن عظیم میں موجود کہ فرماتا ہے۔

یاایھاالذین آمنوا ! لاتسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤ کم ،وان تسئلوا عنھا حین ینزل القرآن تبدلکم عفا اللہ عنھا ،واللہ غفوررحیم۔

اے ایمان والو! وہ باتیں نہ پوچھو کہ تم پر کھول دی جائیں تو تمہیں برا لگے، اور اگر قرآن اترتے وقت پوچھو گے تو تم پر ظاہر کردی جائینگی، اللہ نے ان سے معافی فرمائی ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بہت باتیں ایسی ہیں کہ ان کا حکم دیتے تو فرض ہوجاتیں، اور بہت ایسی کہ منع کرتے تو حرام ہوجاتیں، پھر جو انہیں چھوڑتا یا کرتا گناہ میں پڑتا۔ اس مالک مہربان نے اپنے احکام میں ان کا ذکر نہ فرمایا، یہ کچھ بھول کر نہیں کہ وہ تو بھول اور ہر عیب سے پاک ہے، بلکہ ہمیں پر مہربانی کے لئے، کہ یہ مشقت میں نہ پڑیں، تو مسلمانوں کو فرماتا ہے: تم بھی ان کی چھیڑ نہ کرو کہ پوچھو گے حکم مناسب دیا جائیگا، اور تمہیں کو دقت ہوگی۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جن

۳۶۲۲۔ الجامع للترمذی، ۱/۲۰۶ ☆
السنن لابن ماجہ، ۲/۲۴۹ ☆
المستدرک للحاکم، ۴/۱۱۵ ☆

باتوں کا ذکر قرآن وحدیث میں نہ نکلے وہ ہرگز منع نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی معافی میں ہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۲۷

۳۶۲۳- **عن** ابی ثعلبة الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ فرض فرائض فلاتضیعوھا، وحرم حرمات فلا تنتھکوھا، وحدحدودا فلاتعتدوھا، وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلاتبحثوا عنھا

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں فرض کیں، انہیں ہاتھ سے نہ دو، اور کچھ حرام فرمائیں ان کی حرمت نہ توڑو، اور کچھ حدیں باندھیں ان سے آگے نہ بڑھو، اللہ نے کچھ چیزوں سے بے بھولے سکوت فرمایا ان میں کاوش نہ کرو۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۲۷

۳۶۲۴- **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مااحل فھو حلال، وماحرم فھو حرام، وماسکت عنہ فھو عفو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ ورسول نے حلال کہا وہ حلال ہے، اور جسے حرام کہا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا۔

جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں وہ لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔

تو معلوم ہوا کہ جس کا نہ حکم دیا نہ منع کیا وہ نہ واجب نہ گناہ۔ فتاوی افریقہ ۱۱۵

۳۶۲۳- السنن الکبری، للبیھقی، ۱۰/۱۳ ☆ الکامل لابن عدی، ۱/۳۹۵
المستدرک للحاکم، ۲/۱۲۲ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۲۹۰۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۲۶۶ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۹/۱۷
۳۶۲۴- السنن لابی داؤد،

(۲) حلال وحرام کے درمیان کچھ مشتبہات ہیں

۳٦٢٥۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الحلال بین ،والحرام بین ،وما بینھما مشتبھات ،لایعلمھن کثیر من الناس ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال چیزیں واضح ہیں، اور حرام بھی واضح ہیں، لیکن ان کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں، بہت سے لوگ ان سے غافل ہیں۔

۳٦٢٦۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الحلال بین والحرام بین ،وبینھما امور مشتبھة ،فمن ترك ماشبه علیه من الاثم کان لما استبان له اترك ، ومن اجترأ علی مایشك فیه من الاثم اوشك ان یواقع ماستبان ،والمعاصی حمی اللہ ،من یرتع حول الحمی یوشك ان یواقعه ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال وحرام واضح ہیں، اوران کے درمیان کچھ مشکوک چیزیں ہیں، جس نے مشتبہات کو ترک کردیا وہ محرمات کو بھی چھوڑ دے گا، اور جس نے مشتبہ امور کو اختیار کیا عنقریب وہ کھلے گناہ میں ملوّث ہوسکتا ہے، گناہ اللہ تعالیٰ کی حمی ہیں، جوشخص اس کے اردگرد جانور چرائے گا عین ممکن کہ وہ اس میں داخل ہوجائے۔١٢م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آدمی کو حظوظ نفس کی وسعتیں خراب کرتی ہیں، حق سبحانہ وتعالیٰ نے جب انسان کو بحکم "الدنیا خضرۃ حلوۃ" اس سبزہ زار، شہد نماز ہر فرش، یعنی دنیا میں بھیجا، بمحض رحمت ازلی اس کے قاتل زہر کو الگ چن کر حد مقرر فرمادی، اور نواہی شرعیہ سے عام منادی سنادی، کہ

۳٦٢٥۔ الصحیح لمسلم، ۲/ ۲۸

حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٤/ ۲۷۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/ ۲۷۳

المسند لاحمد بن حنبل ٤/ ۲٦۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٦/ ٥

۳٦۲٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الحلال بین والحرام بین، ١/ ۲۷٥

او غافل بکریو! اس احاطہ کے اندر نہ چرنا، تمہارا دشمن بھیڑیا کہ عبارت شیطان سے ہے اسی جنگل میں رہتا ہے، یہاں کی گھاس اس وقت کی نظر میں تمہیں ہری ہری دوب، لہکتی لہلہاتی نظر آتی ہے، مگر خبردار! اس میں بالکل زہر بھرا ہے، اب اس مرغزار کی گھاس تین قسم کی ہوگئی، کچھ سب کو معلوم ہے کہ اسی قطعہ کی ہے جس میں زہر ہے، اور کچھ اس ٹکڑے سے بہت دور ہے جسے ہم یقینی اپنے حق میں نافع یا ضرر سے خالی جانتے ہیں، اور جو کچھ اس پہلے خطہ کے آس پاس رہ گئی اس میں شبہ ہے، کیا جانئے شاید اس میں کی ہو۔ تو ہم میں سے جن کو اپنی جان پیاری اور ہوش وخرد کی پاسداری تھی انہوں نے تو اس تختہ کے دور ہی سے کوسوں کا طرارہ بھرا، اور بھولی بھیڑیں اپنی نادانی سے یہی کہتی رہیں: کہ ابھی تو وہ ٹکڑا نہیں آیا ہے، ابھی تو دور معلوم ہوتا ہے، یہاں تک کہ خاص اس خطہ میں جا پڑیں اور زہر کی گھاس نے کام تمام کیا۔ آدمی کو اگر پلاؤ کی رکابی دی جائے اور کہدیں: کہ اس کے خاص وسط میں روپیہ بھر جگہ کے قریب سنکھیا پسی ہوئی ملی ہے، ڈرتے ڈرتے کناروں سے کھائے گا اور بجائے ایک روپیہ کے چار روپیہ کی جگہ چھوڑ دے گا، کاش ایسی احتیاط جو اپنے بدن کی محافظت میں کرتا ہے قلب کی نگاہداشت میں بجالاتا۔

اے عزیز! باشاہوں کا قاعدہ ہے، ایک چراگاہ مخصوص کر لیتے ہیں کہ رعایا اس میں نہ چرانے پائیں، عربی میں اسے حمی کہتے ہیں، خدا اور رسول کی سچی سلطنت، قاہر بادشاہت میں حمی محرمات شرعیہ ہیں، جسے اپنے دین وآبرو کا خیال ہے شبہات سے بچے گا، کہ مبادا آس پاس چراتے چراتے خاص حمی میں جا پڑے، اور جو نہیں مانتے تو قریب ہے کہ انہیں ایک دن یہ واقعہ پیش آجائے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹

(۳) مشکوک چیزوں کو چھوڑ دو

۳۶۲۷۔ **عن** الحسن المجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: دع مایریبک الی مالا یریبک، فان الصدق طمانیۃ، وان الکذب ریبۃ۔

حضرت حسن مجتبیٰ گل مصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۳۶۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تفسیر المشتبہات، ۱/ ۲۷۵
الجامع للترمذی، آخر ابواب القیامۃ، ۲/۷۵

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز تجھے شک میں ڈالے اس کو چھوڑ کر وہ چیز اختیار کر جو شک میں نہ ڈالے، کہ صدق موجب اطمینان اور کذب موجب قلق ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۳

(۴) برائی اور منکر کو مٹادو

۳۶۲۸۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ، فان لم یستطع فبلسانہ، فان لم یستطع فبقلبہ، وذلک اضعف الایمان۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ناجائز بات کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا ہے تو زبان سے منع کرے، اگر اس کی طاقت نہیں تو دل سے براجانے، اور یہ ایمان کا کمزور حصہ ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۷

(۵) کنگھا کرنا سنت ہے

۳۶۲۹۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یمتشط بمشط من عاج۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاتھی دانت کا کنگھا کرتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۲

۳۶۲۸۔ الصحیح لمسلم،

الجامع للترمذی، فتن، ۱۱

السنن لابی داؤد، باب الامر والنہی، ۲/ ۵۹۶

السنن للنسائی ایمان، ☆ ۱۷

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲۰ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۷/ ۲۵۸

السنن الکبری للبیہقی، ۳/ ۲۹۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۲/ ۵۲۶

التمہید لابن عبدالبر، ۱۰/ ۲۶۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۵۲٤،

۳۶۲۹۔ السنن الکبری للبیہقی،

(۶) ہر دن کنگھی نہ کی جائے

۳۶۳۰۔ عن عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الترجل الاغباً۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا، مگر ناغہ کرکے۔

۳۶۳۱۔ عن بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم قال: نهانا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان يمشط احدنا كل يوم۔

بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر دن کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مقصود احادیث ترفہ وتنعم کی کثرت اور تزئین وتحسین بدن میں انہماک سے نہی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ مرد کو زنانہ طور پر سنگار اور کنگھی چوٹی میں مشغولی نہ چاہئے۔ اور جہاں پر نیت ذمیمہ نہ ہو بلکہ بہ نیت صالحہ مثل علاج وغیرہ دن میں کئی بار کنگھی کرے کوئی حرج وکراہت نہیں۔

(۷) کسی ضرورت سے ہر دن کنگھی کرسکتا ہے

۳۶۳۲۔ عن ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت لرسول الله صلى الله

۳۶۳۰۔ السنن لابی داؤد،
الجامع للترمذی، ۱/۲۰۸
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۶/۲۷۹ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۰۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۸۶ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۵/۵۱
الکامل لابن عدی، ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۸/۲۹۲
المسند للعقیلی، ۴/۱۳۷ ☆
۳۶۳۱۔ السنن لابی داؤد، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۱۱ ☆ الحاوی للفتاوی، للسیوطی، ۲/۹۵
۳۶۳۲۔ الموطا لمالک باب اصلاح الشعر، ۳۷۶

تعالیٰ علیه وسلم: ان لی جمة فأرجلها ؟فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نعم واکرمها ،قال : فکان ابوقتادة ربما دهنهافی الیوم مرتین لما قال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعم واکرمها ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: میرے بال شانوں تک ہیں، کیا میں انہیں کنگھی کروں؟ فرمایا: ہاں اور ان کی عزت کر، راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر دن میں دو بار بالوں میں تیل ڈالتے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا، ہاں اور ان کی عزت کر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۹

(۸) بالوں کو سنوارنا چاہیئے

۳٦۳۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من كان له شعر فليكرمه ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۵۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکے سر پر بال ہوں وہ بالوں کی عزت کرے کہ ان کو کبھی کبھی سنوارتا رہے۔۱۲م

(۹) بدفالی ناجائز ہے

۳٦۳٤۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الطیرة شرك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳٦۳۳۔ السنن لابی داؤد، باب فی اصلاح الشعر، ۲/۵۷۳
شرح السنة للبغوی، ۱۲/۸٤ ☆ التمهید لابن عبد البر، ٥/٥٤
مشکل الآثار للطحاوی، ٤/۳۲۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۳٦۸
۳٦۳٤۔ الجامع للترمذی، ۱/۱۹٤ ☆
السنن لابی داؤد، ادب، ۲٤، ۲/۲٦۱ ☆
السنن لابن ماجه، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۸۹ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۱۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۳۰ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدفالی لینا اور اس پر عمل کرنا مشرکین کا طریقہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۹

(۱۰) علم رمل ناجائز ہے

۳۶۳۵۔ عن معاوية بن الحكم السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت يارسول الله ! انی حديث عهدبجاهلية وقد جاء الله بالاسلام ،وان منار جالا يأتون الكهان قال: فلاتأتهم ،قال : ومنا رجال يتطيرون ،قال : ذلك شئ يجدونه فی صدورهم فلايصدهم ،وقال ابن الصباح : فلا يصدنكم ،قال : قلت : ومنا رجال يخطون ، قال : كان نبی من الانبياء يخط ،فمن وافق خطه فذاك ۔

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میرا زمانہ جاہلیت سے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی دولت سے مشرف فرمایا، ہم میں بعض لوگوں کا حال یہ ہے کہ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں، فرمایا: تم وہاں نہ جانا، میں نے عرض کی: ہم میں سے بعض پرندا اڑا کر فال لیتے ہیں، فرمایا: یہ ان کے خیالات فاسدہ ہیں، ان کی بنا پر کاموں سے نہ رکیں، عرض کی: بعض لکیریں کھینچ کر آئندہ کی بات بتاتے ہیں، فرمایا: ایک پیغمبر (حضرت دانیال علیہ السلام) خط کھینچتے تھے جسکا خط ان کے موافق ہوگا تو درست ہے۔ ۱۲م

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے یہ ٹھہرادینا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمل پھینکنے کی اجازت دی ہے، حالانکہ حدیث صراحۃً مفید ممانعت ہے، کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا جواز موافقت خط انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے مشروط فرمایا اور وہ معلوم نہیں تو جواز بھی نہیں۔

امام نووی فرماتے ہیں:۔

مقصود حدیث تحریم رمل ہے کہ اباحت بشرط موافقت ہے اور وہ نامعلوم تو اباحت بھی معدوم۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔

حاصل حدیث یہ ہے کہ رمل اس شریعت میں حرام ہے کہ موافقت معدوم ہے یا موہوم۔
فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۱۳/۹

(۱۱) منہ پر طمانچہ نہ مارو

۳۶۳۶۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذاقاتل احدکم اخاہ فلیجتنب الوجہ ،فان اللہ خلق آدم علی صورتہ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۶۰/۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے اتفاق سے بھڑ جائے تو چہرے پر زدوکوب نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی عظیم وکریم صورت پر پیدا فرمایا۔۱۲م

(۱۲) بہادر وہ ہے جو غصہ پی جائے

۳۶۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما الصرعۃ الذی یملک نفسہ عند الغضب۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہادر وہ ہے جو غصہ پی جائے۔ فقہ شہنشاہ ۲۲

✺✸✺✸✺✸✺✸✺✸✺

✺✸✺✸✺✸✺✸

۳۶۳۶۔ الصحیح لمسلم، ۳۲۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱۳/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۷۹۵۱،
شرح السنۃ للبغوی، ۲۶۵/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۴۲،
فتح الباری للعسقلانی، ۱۸۲/۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰۶/۸

۳۶۳۷۔ الادب المفرد للبخاری، باب من مات لہ سقط،

(۱۳) سفر سے جلد واپس آئے

۳۶۳۸۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : السفر قطعة من العذاب ،یمنع احدکم نومه وطعامه و شرابه ، فاذاقضی احدکم نهمته من وجهه فلیعجل الی اهله ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر ایک تکلیف دہ چیز ہے، کہ تمہارے کھانے پینے اور نیند میں خلل انداز ہوتا ہے، جب ضرورت پوری ہو جائے تو جلد واپس آنا چاہیئے ۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت کو بے ضرورت چار ماہ سے زیادہ کے لئے چھوڑ کر ہرگز سفر میں نہ ٹھرے، حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا حکم فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۵۶۹

(۱۴) کنکریاں پھینک کر مارنا منع ہے

۳۶۳۹۔ **عن** عبد الله بن مغفل المزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الخذف ،وقال : انه لایقتل الصید ولاینکال لعدو، وانه یفقو العین ویکسر السن ۔

۳۶۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۳/ ۱۰ ☆ الصحیح لمسلم، امارة، ۱۷۹ ☆ السنن لا بن ماجه، ۲۸۸۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۳۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/ ۲۰۹ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۱۲۰ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۲۲۰ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۶/ ۳۴۴ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ۴/ ۲۴۷ تاریخ بغداد للخطیب، ۲/ ۵۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۱/ ۲۷

۳۶۳۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الخذف البندقة، ۲/ ۸۲۸ الصحیح لمسلم، ۲/ ۱۵۲ ☆ السنن لا بن ماجه، باب النهی عن الخذف، ۲/ ۲۴۰ المسند لا حمد بن حنبل ۴/ ۸۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳/ ۵۵۸

حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلا، گٹھلی، یا کنکری پھینک کر مارنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا: نہ ان سے دشمن پر وار ہو سکے، اور نہ جانور کا شکار، اس کا نتیجہ یہ ہی ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑے۔

احکام شریعت ۲۵۶

(۱۵) بچوں سے معمولی کام لینا جائز ہے

٣٦٤٠۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كنت العب مع الصبيان فجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتواريت خلف باب ،فجاء فخطأنى خطأة وقال : اذهب ادع لى معاوية ـ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا، آپ میرے پاس تشریف لائے اور میرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے تھپکی دی اور فرمایا: معاویہ کو بلالاؤ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے بچے کو اس طرح کے کام کے لئے بھیجا جا سکتا ہے، اور اسکا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ بچے کی منفعت میں تصرف کیا، کیونکہ یہ معمولی چیز ہے اور شریعت نے ضرورۃً ایسی چیزوں کی اجازت دی ہے، اور عام طور پر مسلمانوں کا اس پر عمل ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۱۱۷

(۱۶) ہبہ کر کے واپس لینا برا ہے

٣٦٤١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله ﷺ

٣٦٤٠۔ الصحيح لمسلم، باب من لعن النبى ﷺ، ٢/ ٣٢٥

٣٦٤١۔ الجامع الصحيح للبخارى،
السنن لابى داؤد،
السنن لابن ماجه،
المسند لاحمد بن حنبل، ١/ ٣٢٧ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٦/ ١٨٠
المعجم الكبير للطبرانى، ١٠/ ٣٥٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٤/ ١٥٣
شرح السنة للبغوى، ٨/ ٢٩٥ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ٦/ ٥٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ ، لیس لنا مثل السؤ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی دی ہوئی چیز پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے کتا قے کرکے کھالیتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۶۹

۳۶۴۲۔ **عن** واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : استفت عن قلبك وان افتاك المفتون ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے دل سے فتوی لو خواہ تمہیں مفتی کچھ بھی فتوی دیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جاہل کیا اور جاہل کا دل کیا، قرآن عظیم نے غیر عالم کے لئے یہ حکم دیا کہ عالم سے پوچھو، ہاں اگر عالم، فقیہ، مبصر ماہر متبحر ہو تو اسے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے دل سے فیصلہ کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۴۱

(۱۷) ہر شخص کے خمیر میں اس کے مدفن کی مٹی ہوتی ہے

۳۶۴۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مامن مولود الا وقد ذر علیہ من تراب حفرتہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا جس پر اس کی قبر کی مٹی نہ چھڑکی گئی ہو۔

۳۶۴۴۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۳۶۴۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۹۴ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۹/۴۴
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/۲۱۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/۱۳۱
المغنی للعراقی، ۱/۲۰ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۱۴۵
۳۶۴۳۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۲/۲۸۰ ☆ التفسیر للقرطبی ۱۱/۲۱۰
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۱۱/۱۶۰ ☆
۳۶۴۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۶۷۳، ۱۱/۵۶۵ ☆ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۱/۱۹۳

الله تعالیٰ علیه وسلم : مامن مولود الاوفی سرته من تربته التی خلق منها حتی یدفن فیها ،وانا ابوبکر وعمر خلقنا من تربة واحدة فیها ندفن ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہانتک کہ اسی میں دفن کیا جائے ، اور میں اور ابوبکر و عمر ایک مٹی سے بنے اس میں دفن ہونگے ۔

فتاوی افریقہ ۱۰۰

۳۶۴۵۔ **عن** عطاء الخراسانی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان الملك ینطلق فیأخذ من تراب المکان الذی یدفن فیه ،فیذره علی النطفة فیخلق من التراب ومن النطفة ، وذلك قوله تعالیٰ : منها خلقنا کم وفیها نعیدکم ومنها نخرجکم تارة اخری ۔

حضرت امام عطا خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتہ جاکر اس کے مدفن کی مٹی لاکر اس نطفہ پر چھڑکتا ہے، تو آدمی اس مٹی اور اس بوند سے بنتا ہے، اور یہ ہے مولی تعالیٰ کا وہ ارشاد کہ۔ ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایا، اور اسی میں پھر تمہیں لیجائینگے ، اور اسی سے پھر ہم تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

فتاوی افریقہ ۱۰۰

(۱۸) سب سے پہلے قلم کی تخلیق ہوئی

۳۶۴۶۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اول ماخلق الله القلم ،قال له : اکتب ،قال: یارب ! وما اکتب ؟ قال : اکتب مقادیر کل شیٔ ما کان وماهو کائن الی الابد ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا فرما کر اس سے فرمایا: لکھ، اس نے عرض کی: اے رب! کیا لکھوں؟ فرمایا: ہر چیز کی تقدیر، اور جو کچھ ہوا اور ابد تک ہوگا سب کچھ لکھ۔

مالی الجیب ۶

۳۶۴۵۔ الترغیب الترهیب للمنذری ،،

۳۶۴۶۔ شرح الزرقانی علی المواهب ۶/۳۰۱

(۱۹) فضائل میں احادیثِ ضعیفہ پر بھی عمل جائز ہے

۳۶۴۷۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من بلغه عن الله عزوجل شيئ فيه فضيلة، فأخذ به ايمانا به ورجاء ثوابه اعطاه الله تعالىٰ ذلك وان لم يكن كذلك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ سے کسی بات میں کچھ فضیلت کی خبر پہونچے، وہ اپنے یقین اور ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے وہ فضیلت عطا فرمائے اگرچہ خبر ٹھیک نہ ہو۔

۳۶۴۸۔ **عن** عبدالله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من بلغه عن الله عزوجل شيئ فيه فضيلة، فأخذ به ايمانا به ورجاء ثوابه اعطاه الله ذلك الثواب وان لم يكن مابلغه حقا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ سے کسی بات میں کچھ فضیلت کی خبر پہونچی وہ اپنے یقین اور اس ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے وہ ثواب عطا کرے اگرچہ جو حدیث اسے پہونچی حق نہ ہو۔

۳۶۴۹۔ **عن** ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ماجاء كم خير مني قلته اولم اقله فاني اقوله، وماجاء كم عني من شر فاني لاأقول الشر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمہیں میری طرف سے اچھی بات کا حکم پہونچے خواہ میں نے وہ بات کہی ہو یا نہیں، تو تم یہ سمجھو کہ وہ بات میں نے کہی ہے، اور جو میری طرف کوئی برا حکم منسوب کرے تو

۳۶۴۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۱۳۲، ۱۵/۷۹۱

۳۶۴۸۔ الموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۵۳

۳۶۴۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۶۷

سن لو! میں بری بات کا حکم نہیں دیتا۔ ۱۲م

۳۶۵۰۔ **عن** حمزة بن عبدالمجيد رحمه الله تعالىٰ قال : رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في النوم في الحجر فقلت : بابي انت وامي يارسول الله ! انه قدبلغناعنك ،انك قلت : من سمع حديثا فيه ثواب، فعمل بذلك الحديث رجاء ذلك الثواب اعطاه الله تعالىٰ ذلك الثواب وان كان الحديث باطلا،فقال : اى و رب هذه البلدة ! انه لمني و انا قلته ـ

حضرت حمزہ بن عبدالمجید رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں حطیم کعبہ معظمہ میں دیکھا، عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، ہمیں حضور سے حدیث پہونچی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی حدیث ایسی سنے جس میں کسی ثواب کا ذکر ہو، وہ اس حدیث پر بامید ثواب عمل کرے اللہ عزوجل اسے وہ ثواب عطا فرمائے اگرچہ حدیث باطل ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں قسم اس شہر کے رب کی! بیشک یہ حدیث مجھ سے ہے اور میں نے فرمائی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۶۵۱۔ **عن** ابی حمزة انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :من بلغه عن الله تعالىٰ فضيلة فلم يصدق بهالم ينلها ـ

حضرت ابوحمزہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ سے کسی فضیلت کی خبر پہونچے وہ اسے نہ مانے اس فضل سے محروم رہے گا۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابوعمر بن عبدالبر نے حدیث مذکور روایت کر کے فرمایا:۔

اهل الحديث بجماعتهم يتساهلون فى الفضائل فيروونها عن كل ،وانما يتشددون فى احاديث الاحكام ـ

تمام علماء محدثین احادیث فضائل میں نرمی فرماتے ہیں، انہیں ہر شخص سے روایت

۳۶۵۰۔ الفوائد للخلعی، تا باب،

۳۶۵۱۔ المسند لابی یعلی، ۳/ ۲۸۷

کر لیتے ہیں، ہاں احادیث احکام میں سختی کرتے ہیں۔

ان احادیث سے صاف ظاہر ہوا، کہ جسے اس قسم کی خبر پہونچی کہ جو ایسا کرے گا یہ فائدہ پائے گا، اسے چاہیئے نیک نیتی سے اس پر عمل کرے اور تحقیق صحت حدیث ونظافت سند کے پیچھے نہ پڑے۔ وہ انشاء اللہ اپنے حسن نیت سے اس نفع کو پہونچ ہی جائیگا۔

اقول: یعنی جب تک اس حدیث کا بطلان ظاہر نہ ہو۔ کہ بعد ثبوت بطلان رجاء وامید کے کوئی معنی نہیں۔　　فتاوی رضویہ جدید ۵/۴۸۸

(۲۰) اللہ تعالیٰ فاسق کے ذریعہ بھی دین کی تائید کرالیتا ہے

۳۶۵۲۔ **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ لیؤید الاسلام برجال ماھم باھلہ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید ایسے لوگوں سے کراتا ہے جو خود اہل اسلام سے نہیں۔　　شرح المطالب ۴۷

۳۶۵۳۔ **عن** ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ یؤید ھذا لدین باقوام لاخلاق لھم۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی حمایت ایسے لوگوں سے بھی کرالیتا ہے جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔ ۱۲م　　شرح المطالب ۴۷

(۲۱) زمین وآسمان ساکن ہیں اور سورج چلتا ہے

۳۶۵۴۔ **عن** ابی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء رجل الی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: من این جئت؟ قال: من الشام، فقال: من

۳۶۵۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۱۵۷، ۱۰/۱۸ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶/۵۰۲

۳۶۵۳۔ المسند لاحمد بنحنبل، ۵/۴۵ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲/۱۲

۳۶۵۴

لقیت ،قال : لقیت کعبا ،فقال : ما حدثك كعب ؟ قال : حدثنی ان السموات تدارعلی منکب ملك ،فقال : صدقته او کذبته ،قال : ماصدقته ولا کذبته ،قال : لوددت انك افتدیت من رحلتك الیه براحلتك ورحلها ،کذب کعب ،ان الله تعالیٰ یقول : ان الله یمسك السموات والارض ان تزولا،ولئن زالتا ان امسکهما من احد من بعده ،زاد غیر ابن جریر ،و کفی بها زوالاان تدورا۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوئے ،فرمایا: کہاں سے آئے؟ عرض کی: شام سے،فرمایا: وہاں کس سے ملے؟ عرض کی: کعب احبار سے،فرمایا: کعب نے تم سے کیابات کی؟ عرض کی: یہ کہا کہ آسمان ایک فرشتے کے شانے پر گھومتے ہیں،فرمایا: تم نے اس میں کعب کی تصدیق کی یا تکذیب،عرض کی: کچھ نہیں،(یعنی جس طرح حکم ہے کہ جب تک اپنی کتاب کریم کا حکم نہ معلوم ہو اہل کتاب کی باتوں کو نہ سچ جانو نہ جھوٹ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش تم اپنا اونٹ اور اس کا کجاوہ سب اپنے اس سفر سے چھٹکارے کو دے دیتے،کعب نے جھوٹ کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ سرکنے نہ پائیں،اور وہ ہٹیں تو اللہ کے سوا انہیں کون تھامے،گھومنا ان کے سرک جانے کو بہت ہے۔

٣٦٥٥۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال :ذهب جندب البجلی الی کعب الاحبار رضی الله تعالیٰ عنهما ثم رجع فقال له عبدالله : حدثنا ماحدثك ؟ فقال :حدثنی ان السماء فی قطب کقطب الرحا،قال عبدالله :لوددت انك افتدیت رحلتك بمثل راحلتك ،ثم قال: ماتنکب الیهودیة فی قلب عبدفکادت ان تفارقه ، ثم قال : ان الله یمسك السموات والارض ان تزولا ،و کفی بها زوالا ان تدورا۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جندب بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاکر واپس آئے،حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہو: کعب احبار نے تم سے کیا کہا؟ عرض کی: یہ کہا کہ آسمان چکی کی طرح ایک کیلی میں ہے،حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے تمنا ہوئی کہ تم اپنے ناقہ کے برابر مال دیکر اس

٣٦٥٥۔ التفسیر للطبری،

سفر سے چھوٹ گئے ہوتے، یہودیت کی خراش جس دل میں لگتی ہے پھر مشکل ہی سے چھوٹتی ہے، اللہ تو فرمارہا ہے: بیشک اللہ آسمان اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ نہ سرکیں۔ ان کے سرکنے کو گھومنا ہی کافی ہے۔

٣٦٥٦۔ **عن** قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحا ،فقال حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنھما : کذب کعب ،ان اللہ ﴿ یمسك السموات والارض ان تزولا ﴾۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے کہ آسمان ایک کیلی پر دورہ کرتا ہے، جیسے چکی کی کیلی، اس پر حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کعب نے جھوٹ کہا، بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ جنبش نہ کریں۔

﴿١٠﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! ان اجلۂ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مطلق حرکت کو زوال مانا اور اس پر انکار فرمایا اور قائل کی تکذیب کی، اور اسے بقایائے خیالات یہودیت سے بتایا۔ وہ اتنا نہ سمجھ سکتے تھے کہ ہم کعب احبار کی ناحق تکذیب کیوں فرمائیں۔ آیت میں تو زوال کی نفی فرمائی ہے اور ان کا یہ پھرنا چلنا اپنے اماکن میں ہے۔ جہاں تک احسن الخالقین تعالیٰ نے ان کو حرکت کا امکان دیا۔ ہے وہاں تک ان کا حرکت کرنا ان کا زوال نہ ہوگا۔

مگر ان کا ذہن مبارک اس معنی باطل کی طرف نہ گیا نہ جاسکتا تھا، بلکہ اس کے ابطال ہی کی طرف گیا اور جانا ضرور تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مطلقاً زوال کی نفی فرمائی ہے نہ کہ خاص زوال عن المدار کی۔ تو انہوں نے روا نہ رکھا کہ کلام الہی میں اپنی طرف سے پیوند لگالیں۔ لاجرم اس پر رد فرمایا اور اس قدر شدید واشد فرمایا۔ وللہ الحمد

تنبیہ۔ کعب احبار تابعین اخیار سے ہیں، خلافت فاروقی میں یہودی سے مسلمان

٣٦٥٦۔ التفسیر لعبد بن حمید،

ہوئے، کتب سابقہ کے عالم تھے، اہل کتاب کی احادیث اکثر بیان کرتے، انہیں میں سے یہ خیال تھا جسکی تغلیط ان اکابر صحابہ نے قرآن عظیم سے فرمادی، تو کَذِبَ کَعبٌ، کے یہ معنی ہیں کہ کعب نے غلط کہا، نہ یہ کہ معاذ اللہ قصداً جھوٹ کہا۔ کَذِبَ بمعنی اخطا، محاورۂ مجاز ہے، اور خراش یہودیت بمشکل چھوٹنے سے یہ مراد ہے، کہ ان کے دل میں علم یہود بھرا ہوا تھا، وہ تین قسم ہے۔

(۱) باطل صریح

(۲) حق صحیح

(۳) مشکوک

اسلام لاکر قسم اول کا حرف حرف قطعاً ان کے دل سے نکل گیا۔

قسم دوم کا علم اور مسجل ہوگیا۔

قسم سوم کہ جب تک اپنی شریعت سے اس کا حال نہ معلوم ہو حکم ہے کہ اس کی تصدیق نہ کرو ممکن کہ ان کی تحریفات یا خرافات سے ہو نہ تکذیب کرو ممکن کہ توریت یا تعلیمات سے ہو۔

یہ مسئلہ قسم سوم بقایائے علم یہود سے تھا جس کے بطلان پر آگاہ نہ ہوکر انہوں نے بیان کیا اور صحابہ کرام نے قرآن عظیم سے اس کا بطلان ظاہر فرمادیا۔ یعنی یہ نہ تو توریت سے ہے نہ تعلیمات سے، بلکہ ان خبیثوں کی خرافات سے ہے۔

تابعین صحابہ کرام کے تابع وخادم ہیں، مخدوم اپنے خدام کو ایسے الفاظ سے تعبیر کرسکتے ہیں، اور مطلب یہ ہے جو ہم نے واضح کیا، وللہ الحمد۔ فتاوی رضویہ ۱۲/۲۸۳

(۲۲) افتادہ زمین اللہ ورسول کی ہے

۳۶۵۷۔ عن طائوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عادی الارض للہ ولرسولہ ۔

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۶۵۷۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۶/۱۴۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۳۲
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۶۲ ☆ المسند للعقیلی ۶/۳

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افتادہ زمین اللہ ورسول کی ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ　　۸۰۶/۳

۳۶۵۸۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیستامرہ فیھا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان شئت حبست اصلھاوتصدقت بھا ،قال : فتصدق بھا عمرالفاروق انہ لایباع ، ولایوھب ولایورث،وتصدق بھافی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوخیبر کی زمین ملی ،تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اس سلسلہ میں مشورہ کریں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چاہوتو اس کی اصل کویعنی درخت روک لواور پھل صدقہ کردو، راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے پھل اس شرط پر صدقہ کردیئے کہ انہیں بیچنا، ہبہ کرنا اور ورثہ میں دینا منع ہے، یہ فقیروں، قرابت داروں، گردن چھڑانے والوں، اللہ کے راستوں، مسافروں اورمہمانوں کے لئے وقف ہے۔

فتاوی رضویہ　　۶۲۸/۳

(۲۳) عرب وموالی اپنے اپنے کفو ہیں

۳۶۵۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول

۳۶۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۳۸۲/۱ ☆ الصحیح لمسلم، ۴۱/۲ ☆ السنن لا بن ماجہ، ۱۷۴/۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۵۵/۲ ☆ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، ۲۶۳/۸ المصنف لا بن ابی شیبۃ، ۲۵۲/۶ ☆ التمھید لا بن عبد البر، ۲۱۴/۱ شرح معانی الآثار، ۹۵/۴ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۲۶۰/۳ السنن الکبری للبیھقی، ۱۵۹/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۵۴/۵

۳۶۵۹۔ السنن الکبری للبیھقی، ۱۳۵/۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۵۱/۲ کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۹۹، ۳۲۸/۱۶ ☆

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : العرب للعرب اکفاء ،والموالی للموالی اکفاء ، الاحائك اوحجام ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب عرب کے کفو، اور موالی موالی کے، مگر جولاہا یا حجام ۔

اراءۃ الادب ۳۴

(۲۴) بیعت وارادت

۳٦٦٠۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بایعنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃفی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وان لا ننازع للأمر اھلہ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم سے ہم نے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی ودشواری، ہر خوشی وناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کرینگے اور صاحب حکم کے کسی حکم میں چون وچرانہ کرینگے ۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شیخ ھادی کا حکم رسول کا حکم ہے، اور رسول کا حکم اللہ کا حکم، اور اللہ کے حکم میں مجال دم زدن نہیں ۔

شیخ کے زیر حکم ہونا اللہ ورسول کے زیر حکم ہونا ہے اور اس بیعت کی سنت کا زندہ کرتا ۔

عوارف شریف میں فرمایا:۔

یہ نہیں ہوتا مگر اس مرید کے لئے جس نے اپنی جان کو شیخ کی قید میں کردیا اور اپنے ارادہ سے بالکل باہر آیا، اپنا اختیار چھوڑ کر شیخ میں فنا ہوگیا ۔ فتاوی افریقہ ۱۵۱

****

۳٦٦٠۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۲/۱۰٦۹ ☆ الصحیح لمسلم، ۱/۵۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۱٤ ☆ السنن للنسائی، کتاب البیعۃ، ۲/۱٦۱

(۲۵) بیعت وامامت کبری

۳۶۶۱۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من خلع یدامن طاعتہ لقی اللہ یوم القیامۃ ولاحجۃ لہ ، ومن مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنا ہاتھ اپنے امام وہادی کی اطاعت سے کھینچ لیا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملیگا کہ قیامت کے دن اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی۔ اور جس کی موت اس حال میں آئی کہ اس کی گردن میں بیعت کا پٹہ نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

نقاء السلافہ ۳۱

(۲۶) اطاعت خدا ورضائے الہی

۳۶۶۲۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قال ربکم : لو ان عبادی اطاعونی لا سقیتھم المطر باللیل واطلعت علیھم الشمس بالنھار ،ولما اسمعتھم صوت الرعد۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے: اگر میرے بندے میری فرمانبرداری کرتے تو میں رات کو انہیں مینہ دیتا اور دن کو کھول دیتا اور انہیں بادل کی گرج نہ سناتا۔

فتاوی افریقہ ۳۶

۳۶۶۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۵۹ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/۲۵۶
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۲۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۶۰، ۱/۷۸
البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ۱/۳۹ ☆

۳۶۶۱۔ الصحیح لمسلم، امارۃ، ۵۸ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ۳/۴۴۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۸/۱۵۶
کنز العمال للمتقی، ۱۴۸۱۰، ۶/۵۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۱۲۲
التفسیر لابن کثیر ۲/۳۰۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۷

۳۶۶۳۔ عن امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ربکم تعالیٰ لیعجب من عبدہ اذا قال : رب اغفرلی ذنوبی ۔

امیرالمومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک تمہارارب اپنے بندے سے بہت خوش ہوتا ہے جب بندہ کہتا ہے: الٰہی! میرے گناہ بخش دے۔ فتاوی افریقہ ۳۶

اللھم اغفرلی ولوالدی ولاساتذتی ولا حبابی ولسائر المومنین یوم یقوم الحساب۔

الٰہی! تیرا یہ عاجز وحقیر، ضعیف وناتواں، پرمعاصی وسراپاتقصیر بندہ تیری بارگاہ میں بصد عجز ونیاز رجوع لاتا اوراپنے بے شمار گناہوں کی مغفرت چاہتا ہے، مولیٰ تعالیٰ اپنی بارگاہ لطف وکرم میں پناہ عطافرما۔

الٰہی! تیراسیاہ کاروگناہگار بندہ اپنی خطاؤں کے کامل اعتراف کے ساتھ تیرے دربار کریم میں حاضر آیا ہے اور تجھ سے بخشش کاطالب ہے۔رب کریم اسکی خطاؤں کو بخش دے، ماں باپ، اساتذہ ومحبین، بھائی بہن اوراہل وعیال عزیزواقارب اور جملہ مسلمانوں کی بخشش فرما۔سب کے درجات بلندفرما۔

اساتذہ جامعہ نوریہ رضویہ،طلبہ جملہ اراکین ومعاونین ادارہ اوراس کتاب کی تالیف واشاعت میں حصہ لینے والے جملہ معاونین کوسعادت دارین سے سرفرازفرما۔

الٰہی! اپنے فضل وکرم سے نوازاور" جامع الاحادیث" کوشرف قبولیت سے مشرف فرما،اس کوخالص اپنے وجہ کریم کے لئے فرمااوراپنی رضا کے لئے قائم وباقی رکھ۔لوگوں کی ہدایت کاذریعہ بنا، اپنے بندوں میں مقبولیت عطافرما اور مسلمانوں کے قلوب کواس سے استفادہ کی طرف مائل فرما۔

۳۶۶۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء مایقول اذا رکب دابۃ ۱۸۲/۲
السنن لابی داؤد باب ما یقول الرجل اذا رکب ۳۵۰/۱
کنزالعمال للمتقی، ۲۰۷۳ ۴۷۶/۱ ☆ منحۃ المعبود للساعاتی ۵۷۴

رب کریم! میں اپنی کم علمی، بے نوائی اور ہیچ مدانی کا پورا احساس و اعتراف کرتے ہوئے تیری بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ مجھے علم نافع اور عمل صالح کی دولت سے مشرف فرما۔ خدمت دین کی توفیق رفیق عطا فرما اور ہر کام اپنی رضا کے لئے کرنے کے اسباب مہیا فرما۔

آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الکریم علیہ وعلی الہ وصحبہ افضل الصلوۃ واکرم التسلیم صلوۃ دائمۃ بدوام الملک الحی القیوم۔

بحمدہ تعالیٰ جس منزل کی طرف یہ حقیر سراپا تقصیر ۴ر محرم الحرام ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۵ر جون ۱۹۹۳ء بروز جمعہ مبارکہ بوقت دس بجکر ۵۷ منٹ پر روانہ ہوا تھا آج اسی یوم سعید میں بتاریخ ۲۵ر رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۲ر دسمبر ۲۰۰۰ء ماہ رمضان اور جمعۃ الوداع کی مبارک ساعتوں میں بعد نماز جمعہ ۴ بج کر ۸ منٹ پر اس منزل سے ہمکنار ہوا اور یہ مجموعہ احادیث اپنے اختتام کو پہونچا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

کل مدت:۔ ۷ سال ۸ ماہ ۲۵ ایام
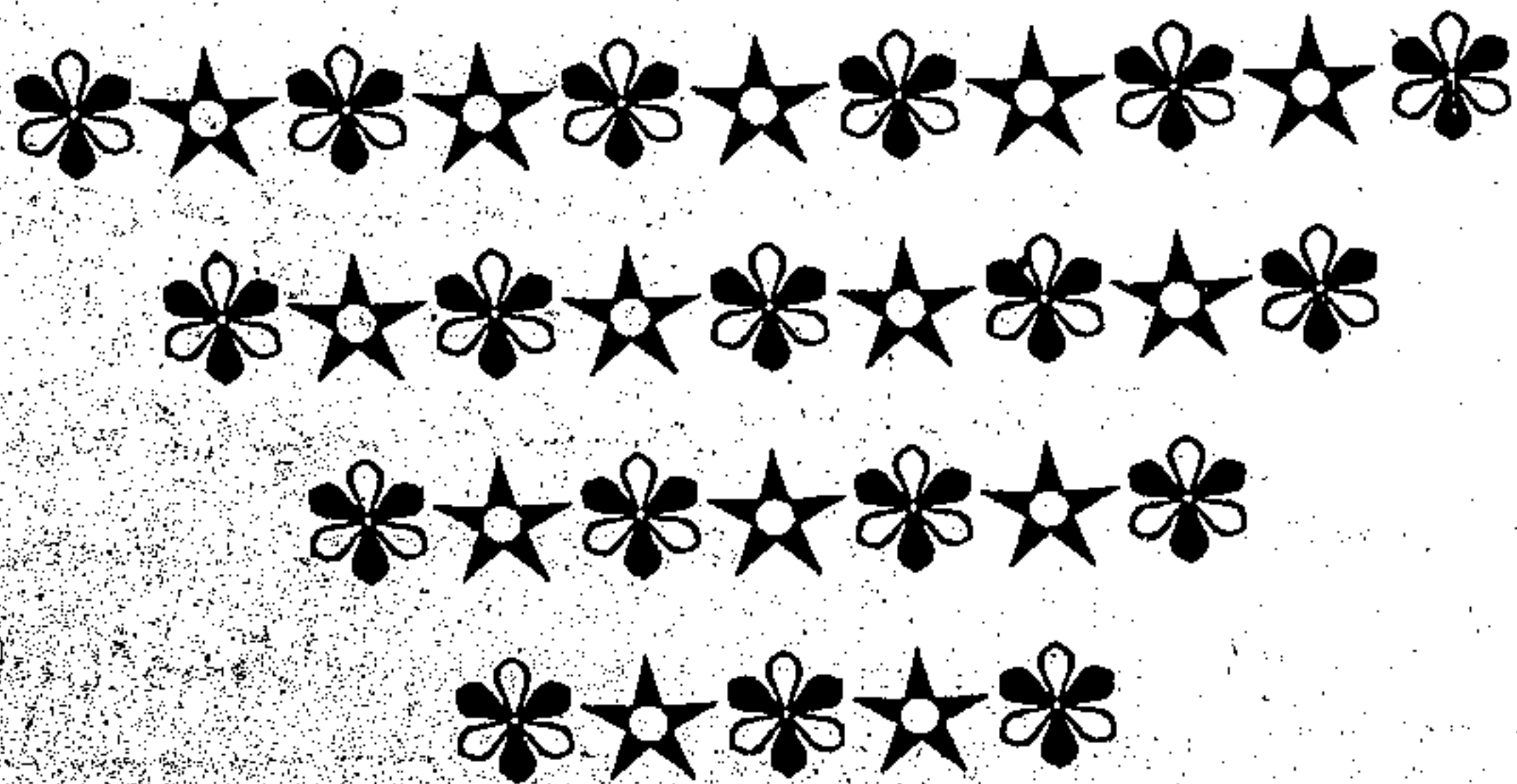
فہرست عنوانات/ جلد چہارم

کتاب المناقب ۵

۱۔ حضور افضل الخلق والانبیاء ہیں ۵

۲۔ معجزات ۳۹

۳۔تصرفات واختیارات رسول ۱۱۵

۷۔ تعظیم رسول ۳۶۳

۸۔ نور مصطفیٰ ۳۶۶

۹۔ علم غیب ۳۸۶

۱۲۔ ولادت، بعثت، وصال ۵۱۱

۱۳۔ اخلاق، شمائل، تبرکات ۵۱۶

۱۵۔ فضائل شیخین ۵۴۹

۱۶۔ فضائل ختنین ۵۸۰

۱۸۔ فضائل صحابہ کرام ۶۰۱

۱۹۔ فضائل تابعین ۶۱۶

۳۱۔ کتاب الشتی ۶۵۴

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ

اَلۡمُکۡرَمَۃُ النَّبَوِیَّۃُ

فِی

اَلۡفَتَاوٰی الۡمُصۡطَفَوِیَّۃ

تصنیف

شہزادۂ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ شاہ ابو البرکات محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(متوفی ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء)

بفیضِ حضور مفتی اعظم علامہ الحاج شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شبیر برادرز ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فتاویٰ فیض الرسول

تصنیف

سابق صدر شعبہ افتاء دار العلوم اہل سنت فیض الرسول

شبیر برادرز

۴۰ - بی اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

سیرتِ محمدیہ

ترجمہ مواہبِ لدنیہ اوّل

تصنیف

شیخ المورخین حضرت امام احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترتیب و تدوینِ جدید

مکرم جناب محمد عبدالستار طاہر مسعودی زید مجدہٗ

تحریک

مولانا محمد منشا تابش قصوری
صدر ادارہ ریاض المصنفین لاہور

ناشر

شبیر برادرز ۴۰۔ اردو بازار لاہور

۶۲۵ اولیائے کرام کے حالات مع سوانح عمری حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

نفحات الانس

تصنیف لطیف:

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم:

مولانا حافظ سید احمد علی شاہ چشتی نظامی

شبیر برادرز

اردو بازار، لاہور

فیوضات الرضویہ
فی
تشریحات الھدایہ
المعروف بہ
شرح ھدایہ

فقہ حنفی کی عظیم معرکۃ آرا کتاب
کی جامع و مستند اردو شرح

مکمل
15
جلدیں

تصنیف
امام ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل الفرغانی

ترجمہ و شرح
علامہ محمد لیاقت علی رضوی

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر ۴۰ ، اردو بازار لاہور فون: 042-37246006
E-mail: shabbirbrother786@gmail.com